# فہرست مضامین الادلۃ القویۃ لدفع الحیل الواہیۃ


| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|
| | سبب تصنیف | ۱۶ | جواز استفتاء عن کل الصحابہ صحابہ کے زمانہ تک منحصر نا بعد اونکے ائمہ اربعہ کا اتباع واجب ہونا + |
| | **فصل اوّل** | ۱۷ | مذہب جدید کا مردود ہونا - |
| ۵ | سائل کے سوال سے سائل کو الزام دینا اور سوال کا پلٹنا + | " | وہابیونکا کافر ہونا غیر مقلدون کے تقریر سے |
| ۷ | قبل تدوینات صحاح ستہ کے تقلید شخصی کا جاری ہونا + | ۱۸ | غیر مقلدونکا فاسق و ضال و مبتدع ہونا + |
| ۸ | سائل کے سوال سے سائل کو رافضی ہونا اور بدلیل خیر القرون تقلید ائمہ اربعہ کی افضل ہونا - اور فی زماننا کے عالم حی کی تقلید مین گمراہی ہونا | ۱۹ | حالت مجبوری مین فاسق کے پیچھے نماز درست ہونا اور حالت اختیاری مین اسکو امام نکرنا بلکہ تحقیر کرنا - |
| ۱۰ | سائل کا سوال سائل پر پلٹنا اور جواب دندان شکن پانا - | ۲۰ | فی زماننا مجتہد مطلق کا وجود غیر ممکن ہونا |
| " | الاسناد من الدین الخ مین گفتگو کرنا | | **فصل دوم** |
| ۱۱ | سبب سند کو دین سے نہونا + | ۲۲ | نقل اشتہار مولوی محمد حسین صاحب لاہوری |
| ۱۳ | متفق علیہ حدیث کو عمدہ ترین حدیثون کے ہونیکی سند بے سند ہونا - | ۲۳ | جواب اشتہار بطور اصول موضوعہ سات گذارش مین - |
| ۱۴ | سائل کا سوال سائل پر پلٹنا - | ۲۴ | پہلی گذارش مین سائل کے سوال کو سائل پر پلٹا دینا مع وعدہ انعام |
| ۱۵ | اجماع کا بیان مع دفع دخل | ۲۵ | دوسری گذارش مین حدیث صحیح کا دع |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|
| ۵۳ | اب ہمکو مناسب ہی کہ امام صاحب کا اتباع کرنا — | ۷۷ | تنبیہ |
| ۵۴ | امام صاحب کے استنباطات کو صحیح جاننا اُن کے مقابلے مین غیرون کے طرف التفات نکرنا — | ۷۸ | جواب اعتراض |
| " | عدم رفعدینی کا ثبوت — | ۷۹ | عوام غیر مجتہد پر احد الائمہ کے تقلید واجب ہونیکا ثبوت — |
| ۵۶ | جواب اعتراض — | ۸۱ | تنبیہ قابل حفظ |
| ۵۷ | دفع دخل - اور اعتراض — | ۸۲ | دقیقہ قابل دید |
| ۵۸ | جواب — پھر جواب اعتراض — | " | ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہنیکا ثبوت |
| ۵۹ | آثار عدم رفعدینی کا — | ۸۴ | تنبیہ — |
| ۶۲ | تاریخ حیات وموت طحاوی وزیلعی کی + | ۸۵ | جواب اعتراض قابل دید |
| ۶۳ | امام محمد رح اور ابن تیمیہ کی موت کی تاریخ | ۸۷ | مسلمانون اور پیغمبر جبریل عم کا نفس ایمان مساوی ہونا — |
| ۶۴ | متعصبین کا امام صاحب کے جھوٹے موٹے عیب کو بہانا بنا کر دکھلانا - اور اپنے گانیکے عیب کو چھپانا — | ۹۱ | ایمان کے دو معنے ہونا — |
| ۶۵ | نماز مین خفیہ آمین کہنے کا ثبوت — | ۹۴ | قضا کا ظاہر وباطن نافذ ہونیکا ثبوت — |
| ۶۹ | طرفہ غریب لطیفہ عجیب — | ۹۵ | حدود کا بالشبہہ منہدم ہونا — |
| ۷۰ | نماز مین زیر ناف ہاتھہ باندھنیکا ثبوت | ۹۷ | نکاح محرم کے وطی مین حد نہ لگانا ماموتہ ہونا — |
| ۷۱ | دفع دخل اور انوکھی ہوئی روایت ابن خزیمہ کی — | " | مختصر قصہ ناحضرت ماعز رضہ کا — |
| ۷۱ | خلف الامام مقتدیونکو قرأت نہ پڑھنیکا ثبوت — | ۱۰۰ | تنبیہ ہود آو یا نہ — |
| ۷۶ | جواب اعتراض — | ۱۰۱ | دو درہ کا ثبوت — |
| | | ۱۰۴ | ایقاظ |
| | | ۱۰۵ | شرع مین تخمین کا بھی دخل ہونا — |
| | | ۱۱۰ | مختصر نقل پادری صاحب کی — |
| | | ۱۱۳ | حدیث قلتین کا مناظرہ — |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| | تشریح جدید ہونا - |
| ۲۶ | فی زماننا حدیث صحیح تحقیقی کا مثل عنقا کے مفقود ہونا - |
| ر | ابن حجر عسقلانی کا سب قسم کے حدیثونکی نسبت مردود و مقبول کہنا سوا حدیث متواتر کے اور حدیث متواتر کا وجود ثابت نہونا - اور محدثین کا صحیح وعدم صحیح کہنے کا قول امر اضافی ہونا + |
| ۲۹ | تیسری گذارش مین امام صاحب کے مسند لہ حدیث کو صحاح کے حدیثون سے معتبر تر جاننے کی علت - |
| ۳۲ | چوتھی گذارش مین امام صاحب کے مسند لہ حدیث صحاح مین نپا پا جانیکے سبب سے باطل سمجھنا - جہالت و بلادت ہے اور صاحبان صحاح کا غیر عرب ہونا + |
| ۳۳ | پانچوین گذارش مین ہر کسی کو اپنے بول بالا رہنے کا خیال ہونا - |
| ۳۵ | امام بخاری رح کا کچھ حال جس سے امام صاحب سے عداوت رکھنا ثابت ہے - |
| ۳۸ | اکثر محدثین اور مورخین کا شافعی مذہب ہونا مع تاریخ حیات اور موت انکی + |
| ۳۹ | قاعدہ جہان کہین امر حق کو چھپا نہین سکتا وہان اسکا اقرار کرنا ضرور پڑتا + |
| ۴۰ | افراط تفریط مورخین کا -- اور معاندین کا قول بھی حدیثون مین شامل ہوجانا + |
| ۴۲ | چھٹوین گذارش مین ایک سو ساٹھ برس تک مبشر بالخیر کا زمانہ رہنا بعد دو سو برس کے زمان مبشر بالشر شروع ہونا + |
| ۴۴ | امام صاحب کی پیدایش ۶۱ یا ۷۰ یا ۸۰ مین ہونا |
| ر | امام بخاری رح کی پیدایش ۱۹۴ مین اور باقی محدثون کے بعد دو سو کے ہونا + |
| ر | امام صاحب کی تدوینات خیر القرون مین واقع ہونا |
| ۴۵ | صحاح کی تدوینات شر القرون مین ہونا + |
| ر | دفع دخل |
| ۴۵ | ساتوین گذارش مین - اخبار احاد پر صحاح وغیرہ کے عمل کرنا بالیقین درست نہونا بدلایل شتیٰ |
| ۴۹ | لا مذہبون نے جو جو کتابین حنفیون کے رد مین صحاح کی خبر احاد کے تکیہ پر لکھی ہین خصوصاً فتح المبین و ظفر المبین کا مردود ہونا |
| ۵۰ | جواب اعتراض + |
| ۵۱ | جواب اعتراض قابل دید + |
| ۵۲ | بخاری اور دیلمی کے درمیان پھوٹ پڑہنا |
| ر | بخاری کا قبل ۱۱ برس کے صحیح بخاری کی تالیف کرنا + |
| ر | مسلم کا ایک برس کے سن مین حدیث سماعت کرنا + |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۵۶ | ف قرأت خلف الامام کا ممنوع ہونا |
| ۱۵۷ | دفع دخل بوجوہات شتیٰ قابل دید بلکہ قابل حفظ۔ |
| ۱۵۹ | تنبیہ قابل دید۔ |
| ۱۶۰ | اعتراض قوی۔ |
| ۱۶۱ | جواب شافی بدلائل قوی۔ یعنے معیار کا تخطیہ کس خوبی سے کیا گیا دیکھو |
| ۱۶۲ | ابن طاہر کی عبارت کا تخطیہ۔ |
| ۱۶۳ | امام صاحب کی تابعیت کی شہادت مقبول نہونیسے کل صحاح کی حدیث بطریق اول مقبول نہونا۔ لازم آنا۔ |
| " | باوجود ثبوت اصحابیہ بقولون کے لم یثبت لکہنا حق کو ناحق جاننا۔ |
| ۱۶۴ | قولہ ولم یلق احدا کا بطلان۔ |
| ۱۶۶ | جواب سوال۔ |
| " | قولہ وکان فی ایام ابی حنیفہ اربعہ من الصحابہ کا بطلان۔ |
| ۱۶۷ | تنبیہ قابل دید۔ |
| " | ابن خلکان نووی و یافعی و ابن طاہر و علی القاری کی موت کی تاریخ۔ |
| ۱۶۸ | اکثر حنفیونکا بلا تدارک عبارت غیر مذہب کا نقل کرنا۔ |
| " | جواب شافی اعتراض قوی کا۔ |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۶۹ | میانصاحب کی دلیل سے میان صاحب کو الزام دینا۔ |
| ۱۷۰ | احد الاقوال کے صدق سے دوسرے اقوال کا کذب لازم آنا۔ |
| ۱۷۰ | وہم کہنا ابن شاہین کا خود وہم ہونا۔ |
| ۱۷۱ | حضرت جابر رض کا ہم نام سیکڑون صحابہ ہونا۔ |
| " | مسند خوارزمی کا معتبر نہونی سے صحاح کا ہے |
| ۱۷۲ | مسند خوارزمی کا وجود و اعتبار معاندین کے کلام سے بھی ثابت ہونا |
| ۱۷۳ | جواب اعتراض مع وجوہات شتیٰ یعنے میان صاحب نے جن جن بزرگون کو ائمہ اربعہ کے ساتھہ برابر ٹھراکر بطلان حصر مذاہب اربعہ کا ثابت کیا تھا اُن لوگونکا خود مقلد ہونا اُن کے کلام سے ثابت ہونا۔ |
| ۱۷۴ | امام اعظم رح و امام شافعی رح کا مذہب قبل امام ابو ثور کے مدون ہونا۔ |
| " | ابو ثور کا زمانہ قبل صاحبان صحاح کے ہونا۔ |
| ۱۷۵ | مساوات بعضیہ سے مساوات کلیہ حقیقۃ ثابت نہین ہوسکتی ہے |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۱۴ | حدیث قلتین کی تضعیف |
| ۱۱۵ | چالیس قلہ اور دہ دردہ کا پانی مساوی ہونا مع مناظرہ و دیگر خوبیہا — |
| ۱۲۰ | حدیث بیر البضاعہ کی گفت وگو — |
| ۱۲۱ | قاضی اقدی رح کے نسبت ابن حجر عسقلانی بیہقی و نسائی کا بدظن ہونا اور جواب دندان شکن پانا — |
| | **فصل سوم** |
| ۱۲۴ | گوہر علی علی گڈہی صاحب کے جواب مین |
| ۱۲۵ | حنفیون کو سنت ادا کرنے والون سے عداوت نہونا بلکہ ہوا پرستون سے حسب شرع عداوت کرنا — |
| ۱۲۷ | سوای ان چار آئمہ اربعہ کے اور ونکی تحریر و تقریر سے مذہب کا مٹ جانا وغیر ذلک قابل دید — |
| ۱۲۹ | ہر چار ائمہ اربعہ کے مقبول ہونیسے بہی باعتبار افضلیت کے امام الائمہ کی تقلید کرنیکی دلیل — |
| ۱۳۱ | امام اعظم رح کے اعظم ہونے کی علت |
| ۱۳۲ | سائل کے سوال سے سائل کو دم دار کتا ہونا لازم آنا — |
| ۱۳۴ | **فصل چہارم** |
| | جواب سوالات متفرقہ غیر مقلدین کے بیان مین |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۳۴ | امام صاحب کی تابعیت کی دلیل علے وجہ الکمال ثابت ہونا — |
| ۱۳۵ | کتاب اصابہ سے تابعیت کا ثبوت — |
| ۱۳۶ | پہلے طبقہ کے صحابیون کا ذکر |
| ۱۳۸ | ایقاظ — |
| 〃 | دوسرے طبقے کے صحابیون کا ذکر |
| ۱۴۰ | ایقاظ — |
| 〃 | تیسرے طبقے کے صحابیونکا ذکر — |
| ۱۴۱ | ایقاظ قابل دید — |
| ۱۴۲ | چوتھے طبقے کے صحابیونکا ذکر — |
| ۱۴۴ | ایقاظ قابل دید — |
| ۱۴۵ | تقریب التہذیب سے تابعیت کا ثبوت |
| 〃 | طبقہ اول کے صحابیونکا ذکر — |
| ۱۴۶ | ایقاظ — |
| 〃 | طبقہ ثانیہ کے صحابیونکا ذکر — |
| ۱۴۸ | ایقاظ — |
| 〃 | طبقہ ثالثہ کے صحابیونکا ذکر — |
| ۱۵۰ | ایقاظ قابل دید — |
| ۱۵۱ | طبقہ رابعہ کے صحابیونکا ذکر |
| ۱۵۲ | ایقاظ قابل دید — |
| ۱۵۳ | شرح مشکوۃ سے تابعیت کا ثبوت |
| ۱۵۴ | ایقاظ — |
| 〃 | دفع دخل قابل دید — |

| صفحہ | مضمون |
| --- | --- |
| ۲۰۶ | سوال دوم کا جواب قابل دید |
| ۲۰۸ | سوال سوم کا جواب |
| " | سوال چہارم کا جواب مع دفع دخل |
| ۲۰۹ | احادیث متخالفہ صحیح بخاری سے |
| ۲۱۲ | روایات متخالفہ صحیح مسلم سے |
| ۲۱۵ | روایات متخالفہ ابن ماجہ سے |
| ۲۱۸ | روایات متخالفہ تیسیر الاصول |
| ۲۲۲ | روایات متخالفہ مشکوٰۃ |
| ۲۲۴ | ایقاظ قابل دید |
| ۲۲۵ | مقلدین کی بشارت |
| ۲۲۶ | کل صحاح غیر حنفی کی کتابین ہین |
| ۲۲۸ | بوجوہات شتی عمدہ دندان شکن جواب اس قول کا جو شوکانی نے چار سے زیادہ نکاح کرنا حلال لکھا |
| ۲۴۵ | تنبیہ |
| ۲۴۶ | بلا عذر دو وقت کی نماز کو جمع کرنا درست نہین |
| ۲۵۲ | عیدین کی چہ تکبیر کا ثبوت سائل ہی کے تقریر سے ثابت ہے |
| ۲۵۶ | وتر کی نماز تین رکعت ہونیکا ثبوت |
| ۲۵۶ | مفقود الخبر کی بی بی کو بعد چار برس کے |

| صفحہ | مضمون |
| --- | --- |
| | نکاح ندینیکا ثبوت |
| ۲۶۲ | اس خاتمہ مین مولوی نذیر حسین صاحب کی توبہ نامہ کا بیان |
| ۲۶۶ | مولوی محمد حسین لاہوری کے خط کا جواب نور الانوار کے طرف سے |
| ۲۶۹ | اوس خط پر فقیر کا تخطئہ کرنا |
| ۲۷۲ | نقل توبہ نامہ |
| ۲۷۴ | اعتراض کرنا غیر مقلد کا اسپر اور جواب بالصواب پانا |
| ۲۸۰ | فتوا عمدہ قابل دید |
| ۲۸۴ | تحریر واعظانہ مستخرجی کے طرف سے |
| ۲۹۰ | تنبیہ |
| ۲۹۲ | تحریر مستخرج بجواب استفتای رضی اللہ عنہ گفتن |
| ۲۹۶ | فتویٰ ہندی لکہ قابل دید |
| ۳۰۰ | تحریر واعظانہ مستخرج کے طرف سے |
| ۳۱۱ | تقاریظ علمای ہر دیار قابل دید ہے |


تمام شد فہرست مضامین

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۷۶ | مجتہد مستقل سے مجتہد منتسب مراد ہے نہ مجتہد مطلق — |
| " | امام بخاری کے شان کی گفت گو + |
| ۱۷۹ | ابطال حصر مذاہب اربعہ کے دفعیہ کی گفتگو — |
| ۱۸۰ | معیار کا تخطیہ — |
| ۱۸۱ | معیار کی عبارت سے صاحب معیار کا خود الزام پانا اور بحر العلوم کی شرح کا مطلب نہ سمجھنا - اُلٹا چور کوتوال ڈانٹے کی نقل لازم آنا — |
| ۱۸۲ | حصر مذاہب اربعہ کے ابطال سے کل حصر اعتباری کا بطلان ثابت ہونا |
| ۱۸۹ | بحر العلوم کے اعتقاد کی گفتگو — |
| ۱۹۰ | عاقل و غافل کا تفرقہ - اور بحر العلوم کی رفتار شتر بے مہار کیسے نہین |
| ۱۹۳ | دلیل استقرائی سے حصر مذاہب اربعہ کا ثبوت — |
| ۱۹۴ | دلیل خلف اور اقلیدس کے ساتوین شکل سے بھی حصر مذاہب اربعہ کا ثابت ہونا — |
| " | عربی تقریظ جو بنفسہ ایک عمدہ رسالہ مستقلہ ہے — |
| ۱۹۵ | اقتباس سورہ کوثر وغیرہ کا ہونا تقریظ مین |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۹۶ | جو لوگ مذاہب اربعہ سے خارج ہین اُنکا بحسب حدیث مبتدع و ضال ہونا + |
| ۱۹۷ | جسطرح سے ایمان و تصدیق بکل ما جاء به الرسل ہمپر واجب ہی اوسیطرح سے ایمان و تصدیق بکلام الائمہ بھی واجب ہے بدلیل نصوص — |
| ۱۹۷ | جسطرح سے بما جاءت به الانبیاء پر مع اختلاف شرائع - طعن کرنا درست نہین اسیطرح فیما استنبطه الائمہ پر بھی طعنہ درست نہین |
| ۲۰۰ | جسنے امام صاحب کے مسائل مستنبطہ کا انکار کیا وہ کافر بنا — |
| " | امام صاحب کے طاعنین وغیرہ کا کافر و فاسق وغیر ذلک ہونا — |
| ۲۰۱ | امام صاحب کے عدم توقیر سے اسلام سے خارج ہونا — |
| ۲۰۲ | امام صاحب کے مقابلہ مین صاحبان صحابہ کا درجہ طالب العلم سے بھی کم ہونا + |
| " | مسلم بخاری کا شاگرد و بخاری امام احمد کا شاگرد و احمد امام شافعی کا شاگرد و شافعی امام محمد کا شاگرد و محمد امام اعظم رح کا شاگرد ہے اب کسکا کیا درجہ ہے + |
| ۲۰۳ | صحاح کی صحت و اعتبار بہ نسبت مابعد صحاح نہ بہ نسبت ماقبل صحاح — |

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب متضمن تقلید شخصی مشتمل بر جواب سوالات الزامی

غیر مقلدین خسر الدنیا والدین الموسوم بہ

# ما حسن الادلة القویه لدفع الجدل الوهابیه

از تصنیفات فاضل اجل عالم باعمل حاجی حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین

جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب اتانت الشموس افاضاته علی العالمین وحیاته

در مطبع میڈیکل پریس آگرہ باہتمام عاصی امام الدین احمد طبع شد

کرکے اِس جنگ کی آمادگی مین کرہمت باندھکر اور دوات وقلم وکاغذ وغیر ذلک سلحون سے مسلح ہوکر چاہتا تھا کہ مفسدون کے سرون کو نیزۂ قلم پر دھرلون - اور تقریرات کی تلوارون سے انھین تہ تیغ کرکے میدان مارلون - اور تحریرات کے گھوڑون پر تقلید شخصی کو سوار کراکر مطلق العنان کردون - اور باغیون کے فسادکے خیمون کو مضامین کے بارود وگولے سے پھونک دون - اور اس جہاد سے شریعت کے میدان کو لا مذہبون کے خس وخاشاک سے پاک وصاف کرلون - کیونکہ حسب مشاہدہ

تیغ مفسد شجرۂ ایمان برید - ہیچو غذا ملت از عالم پرید -

ملت کی خرابی دیکھتا ہون - لیکن کیا کرون مشیّت الٰہی سے لاچار ہون کہ ناگاہ مجھے بیماری نے آگھیرا - حتّٰی کہ رخصت کا لینا ضرور پڑا - پھر اِس عرصہ مین مضمون

جو بقا اپنی فنا سمجھے وہ دُکھ بھرتے نہین -

ایک لڑکی نے ہماری اپنی فنا کو بقا سمجھ کر اور کل من علیہا فان کے معنی پر غور کرکے قضا کی - پھر دوسری نے بھی بندا ے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ لبیک کہکر وہی راہ لی چنانچہ جناب مولوی محمد رضا علی صاحب بنارسی ادام مجدہ الواہب نے اُنکی موت مین یہ تاریخ لکھی

بتاریخ دخول باغ فردوس — گُلی مین ثمرتی فرمود رضوان -
۱۳ —

معہذا - مین نے لیٹے لیٹے اُنکے سوالون کے جواب مین یہ رسالہ لکھا - اور اسکا نام - ما احسن الادلۃ القویہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ الطیبین۔ واصحابہ الطاہرین۔ والائمۃ المجتہدین المقبولین اجمعین۔
**اما بعد** واضح ولائح ہوے کہ جب مجھکو تذکرۃ المذاہب کی تصنیف سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ وہ کتاب عرصۂ قلیل مین ہر ہر شہرون وضلعون و دیارون وامصارون مین شائع و ذائع ہوگئی۔ تب جسطرح سے علماے محققین کی طرف سے مبارکبادی آنے لگی۔ اور فضلاے مدققین کی جانب سے مدحیہ چٹھی پہونچنے لگی۔ اوسی طرح سے بعض غیر مقلدون کی طرف سے بھی سوالون کی گولے میری طرف آنے لگے اور اعتراضون کی تلوارون کے وار ہمپر پڑنے لگے۔ مَین بھی خدا پر بھروسا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فصل اوّل در جواب سوالات غیر مقلد دہلوی کہ نام خودرا ظاہر نہ کردہ

## (۱) سوال

تقلید شخصی کی کیا تعریف ہے اسکو قرآن اور حدیث سے فرمائیے؟

## جواب

سوء ادبی معاف حضرت بڑی حسرت و افسوس کی بات ہے کہ آپ کے سوال سے آپکی جہالت و حماقت پیدا ہے۔ اور غباوت و بلادت ہویدا۔ ؎

بے کمالیہائے نادان از سخن پیدا شود
پستۂ بے مغز چون لب وا کند رسوا شود

سوال کرنے سے نا کرنا اچھا تھا ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد ؎

نہ گفتی ندارد کسی با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار ؎

**لدفع الحیل الوھابیہ** رکھا۔ اور اسکو کئی فصلون مین منفصل کیا۔ خالق الانام۔ اپنے فضل وکرم وانعام سے اِس گمنام کو افراط وتفریط وتعصّب مذہبی عوام کالبہائم سے محفوظ ومصئون رکھے۔ اور توفیق جوابدہی باصواب کی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ یارب العالمین

**تنبیہ** مین بنگالی ہون۔ اُردو دانی پہ ناز نہین کرسکتا ہون ؎

نناز ہم بسرمایۂ فضل خویش بدریوزہ آوردہ ام دست پیش

کہ بنگالی کا علماء ہند کے مقابلہ مین اُردو مین جواب لکھ بھیجنا۔ کیسا جیسا گُل کو گلستان کی طرف اور فلفل کو ہندوستان کی طرف تحفہ لیجانا ؎

گُل آورد سعدی سوے بوستان بشوخی وفلفل بہ ہندوستان

اور ہندوستان مین بنگالے کے اُردو کی اتنی بقدر ہی ہے جتنا ختن مین مُشک کی ؎ ہمانا کہ در پارس انشاے مَن چو مُشک است بے قیمت اندر ختن

باوجود اسکے مین نے اِس رسالہ کو اُردو ہی مین لکھا۔ کہ اُسمین عوام کا فائدہ منظور تھا۔ اصلا ہندوستانیون کے عیب چینی کی پروا نہ کی۔ اور فتلی السراج کی نقل صاحب قاموس سے یاد رکھی۔ بلکہ امر شریعت کے اظہار مین اپنے تئین معیوب گرداننے کو بھی بہتر سمجھا۔ کہ حضرت موسیٰ عم باوجود تتلا پن کے کبھی دعوت الی الحق سے باز نہ رہے۔ پھر مین کیونکر بنگالیت کے عیب سے امر حق کے اظہار سے باز رہون کیا بمضمون حدیث الساکت من الحق شیطان اخرس چپ رہکر شیطان اخرس بنون۔ العیاذ باللہ۔

---

شد غلامے کہ آب جو آرد　　　آب جو آمد و غلام بہ برد

ابتو سوال آپ کا آپ پر پلٹا اِسکا جواب آپ پر واجب ہوا۔ ۵ دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہو گیا۔

## سوال (۲)

تقلید شخصی کس زمانہ سے جاری ہی؟

## جواب

قبل تدوینات صحاح ستہ زمان مبشر بالخیر سے جاری ہی۔ نہین تو بخاری و مسلم و نسائی وغیرہم رح کو امام شافعی رح کا مقلد ہونا کیونکر ثابت ہوتا۔ کیون یہ امر تواریخ و سیر کی کتابون کی سیر سے دریافت نہ کیا کا تھکے آپکو اُنکی تقلید کی آگاہی ہوتی۔ اور جو جو کتابین حنفی مذہب مین قبل تدوینات صحاح کے مثل جامع صغیر و جامع کبیر امام محمد رح کی جو شاگرد رشید امام اعظم رح اور اُستاد امام شافعی رح کے ہین تصنیف ہوئین اُنکی خبر ملتی۔ تو ہرگز آپ کی زبان سے ایسی بات نہ نکلتی اور جو اُنکی تقلید کا حال دریافت کرنے کی قدرت و علم نہین تو آپکے سامنے بیان کرنا اِس مثل کا مصداق ہونا یعنی اندھے کے سامنے رونا اپنی آنکھین کھونا ہی۔

جب آپکو محدثین کی تقلید سے جو اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہی اتنی بیخبری ہی پھر آپکو رموز شریعت و غوامض طریقت سے کیا خبر ہو گی ۵

تو خود می نشنوی بانگ دہل را　　　رموز سِر سلطان را چہ دانی

کم گوی و بجز مصلحتِ خویش مگوے ○ چیزے کہ نہ پرسند تو از پیش مگوے

چو مردم سخن گفت باید بہوش ○ وگرنہ شاں چون بہائم خموش

کیا حضرت! آپ کے نزدیک قرآن و حدیث - اصول منطق فلاسفہ وغیرذلک کی کتابین ہین جنسے اشیا کی تعریف کا ثبوت چاہتے ہین مصرع برین عقل و دانش بباید گریست - اجی صاحب! فقط اسمین قصص و احکام الٰہی وارکان شرعی ہین - اسمین تقلید شخصی کی تعریف کیونکر ملیگی - آپ کو اگر اس بات کا دعوی ہی تو پہلے آپ ہی حدیث صحیح یا مرفوع یا مقطوع یا موقوف یا مرسل یا متفق علیہ وغیرذلک کی تعریف جنپر آپ لوگون کا عمل ہی قرآن و حدیث سے بیان فرمائے بلکہ فرائض و واجبات وغیرہا کی تعریف تو قرآن و حدیث سے ثابت کیجیے بعد اسکے تقلید شخصی کی تعریف قرآن و حدیث سے ثابت کرکے ہمکو مجھ سے پوچھیے ○ تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہی - وگرنہ مستورانانہ برقع منھ پر ڈالکر پردہ مین محجوب رہا کیجیے - مردانہ مناظرہ مین منھہ نہ دکھلائیے کہ آخر کو ننگ و ناموس کھوئیگا - اور پھر جو ہی پچتائیگا - حضرت! آپ کا سوال کرنا نہین مگر شیطان کی شادی رچانا اور وہی گلگلے یا خیالی پلاؤ پکانا ہی ○ بہر رنگے کہ می آید شناسم وہ خیالی پلاؤ یہ ہی کہ آپنے اپنے دل مین یہ ٹھہرا رکھا ہی کہ جب مقلد تعریف تقلید شخصی کا قرآن و حدیث سے ثابت نہ کرسکیگا تب آپ یہ کہیگا کہ بے قرآنی و حدیثی بات پر عمل کرنا جائز نہین - لیکن آپ جس ہتھیار سے لڑنے آئے تھے اُسی سے ہی مارے پڑے - خوب ہی منھہ کی کھائی - ○

فی روایۃ خیر الناس قرنی کذا فی تحفۃ الاخیار ۔ و حدیث عن عمر قال قال رسول اللہ صلعم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف و لا یستحلف و یشہد و لا یستشہد الا من سرہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ الخ کذا فی المشکوٰۃ ۔ اور بخاری نے جو باب (لا یاتی زمان الا الذی بعدہ شر منہ) صـ۱۰۴۲ باندھا ہی منعکس ہوگا ۔ اگر آپ کہتے ہین کہ افضل ہی تو آپکو مناسب ہی کہ امام شوکانی و نسائی و دراسی و ابن جوزی و داؤد ظاہری و اصفہانی و بخاری و ترمذی و دارقطنی و دارمی وغیرہم رح کی تقلید نفرمائیے کہ وے مُردے ہین ۔ نہ روافض کو مناسب ہی کہ محمد ابن یعقوب الکلینی و ابن بابویہ و ابن مطہر حلی و شیخ مفید و شریف مرتضیٰ کی تحریرات پر تقلید کرین کہ یہ بھی مُردے ہین ۔ مگر آپکے کل پیشواے دین انھین بزرگوارون کی تقلید کرتے آئے ہین اور کرتے جاتے ہین ۔ باوجود اسکے تقلید عالم حی کو افضل کہتے پھرتے ہین اور لما تقولون ما لا تفعلون کا مصداق بخوبی ہوتے ہین ۔ اگر انصاف کیجیے اور اعتساف نفرمائیے تو اس افضلیت مین بڑی قباحت لازم آتی ہی کیونکہ بس عالم حی کو آپ لوگون نے افضل جانکر تقلید کی انھون نے کسی کی تقلید کی یا نہ کی ۔ اگر نہ کی احکام شرعی کیونکر سیکھے ۔ کیا انکو نبوت ملی ۔ یا وحی اُنپر نازل ہوئی ۔ یا نفس امارہ کی تقلید کی ۔ اول تو بحدیث لا نبی بعدی سے منقطع ہی ثانی آیہ کریمہ ۔ ان النفس لامارۃ بالسوء ۔ سے مذموم و منہی عنہ ہی ۔ اور اگر کی تو کسی مُردہ کی کی یا زندہ کی ۔ مُردہ کی صورت مین

## (۲۳) سوال

تقلید عالم حی کی افضل ہے یا مُردہ کی ؟

## جواب

ہان ! روافض کے نزدیک عالم حی کی تقلید مُردہ کی تقلید سے افضل ہے
کما فے کتبہم قول المیت میت - کیا بدبو چھپانے سے چھپتی ہے
آخر کو نکل ہی پڑتی ہے - کیون حضرت ! آپکے سوال نے آپکے
اعتقاد مافی الضمیر کی کیسی خبر دی - اور بمضمون - کل اناء یترشح بما فیہ
آپکی ظرفیت کھل گئی - کیون خواہ نخواہ تقیہ سے سُنی بنکر تقلید و عدم تقلید
کی بحث کرتے ہین - آپ خود رافضی ہین کہانتک رفض کو چھپائیگا -
آخر کو نکل ہی پڑا - جسطرح سے قے کرنے سے ماکولات مسروقہ مُبطنی نکل
پڑتے ہین اسی طرح آپکی مُبطنی بات نکل پڑی - بخوبی رافضیت ثابت ہوگئی
لیکن آپنے اپنے پندار مین بڑا ہی فسا دبویا - یعنی بسبب موت کے ائمہ
اربعہ کی تقلید سے لوگون کو برگشتہ کرانے کو اچھا ڈھنگ نکالا بلکہ جو ہی
دموے کا رنگ جمایا - لیکن یہان وہ گڑ نہین کہ مکھی بیٹھے - خیر جو ہو سو ہو
اب مین یہ کہتا ہون کہ مُردہ کی تقلید سے عالم حی فی زماننا کی تقلید ہرگز
افضل نہین - بلکہ سراسر ضلالت واتباع ہوائے نفسانیت ہے نہین تو

مضامین حدیث - عن ابی مسعود رض - قال قال رسول اللہ صلعم
خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیئ قوم تسبق
شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ اخرجہ البخاری والمسلم

امام اعظم رح کی تقلید اور مدح مین موجود ہی کیون اعتبار نہو۔ فنعم
ما قال اللہ تعالی۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ
يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا۔ ثانیًا مجرد قول ابن المبارک کو دین مین
داخل کرنا اور اُنکے اُستاد کے اقوال مستنبط نصین کو دین سے خارج سمجھنا
کسقدر نفسانیت اور عداوت کی بات ہی۔ بمضمون استفت عن نفسک
اپنے ہی نفس سے پوچھ لیجے۔ ثالثًا اگر کل سند محدثین معتبر فی الدین ہو۔
تو رحلت رسالت مآب صلعم کو دو دو بار سہ بار ہونی لازم آتی ہی العیاذ باللہ
کیونکہ متفق علیہ حدیث مین ابن عباس رض کی ایک روایت مین رسالت مآب صلعم
کی رحلت کو بسن ترسٹھ ۶۳ لکھا۔ پھر وہی ابن عباس رض کی دوسری روایت
مین پینسٹھ ۶۵ لکھا۔ پھر حضرت انس رض کی ایک روایت مین ساٹھ ۶۰ لکھا۔ پھر انکی
دوسری روایت مین ترسٹھ ۶۳ لکھا۔ اب بتائیے ان چارون حدیثون
مین سے جو دو محدث معتبر نے انکو دو راوی معتبر کی طرف سے بسند مرفوع
متصل بیان کر رکھا ہی۔ کون حدیث بسند صحیح صحیح ہی۔ اگر کل صحیح ہی تو تکرار
رحلت کی سند بھی بیان فرمائے۔ اگر حضرت انس رض کی ساٹھ کی روایت کو
صحیح کہیئے۔ تو باقی ۶۳ و ۶۵ کی روایت کو کیا کہیگا۔ علی ہذا القیاس اگر
حضرت ابن عباس رض کی ۶۵ کی روایت کو صحیح فرماوین تو باقی روایتون مین
کیا ارشاد کیجیگا۔ باطل تو نہین کہہ سکتے ہین کہ آپنے سند کو دین قرار دے
رکھا ہی۔ نہ کل کی حقیت کا اقرار کر سکتے ہین۔ کہ تکرار رحلت کی لازم آتی ہی

تو بقول آپ لوگون کے افضلیت جاتی رہتی ہے۔ اور زندہ کی صورت مین وہی
اوپر کی قباحت مع تسلسل لازم آتی ہے۔ بہر صورت آپکے سوال پر ضلال کا
زوال ہے۔ نہ اسکی افضلیت پر کسی ائمہ وغیرہ کا مقال ہان یہ فقط رافضی النسل
سرگروہ غیر مقلدین کا قیل و قال ہے۔ کیون نہوا انکی سرشت کا یہی خصال ہے۔

درختے کہ تلخ ست او را سرشت | گرش در نشانی بباغ بہشت
ور از جوے خلدش بہنگام آب | بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب
سر انجام گوہر بکار آورد | ہمان میوہ تلخ بار آورد

## (۴) سوال

تقلید کا واجب ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے امام صاحب وجوب کے قائل
ہین یا نہین۔ اگر قائل ہین تو کس کتاب مین ہے اسکے سند بیان فرمائیے؟

## جواب

اِس سوال کا جواب ہمارے اِس سوال کے جواب پر موقوف ہے کہ سند
محدثین کی مسند ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے تو کسی شارع نے اِس سند کو مسند
گردانا ہے یا نہین اگر گردانا ہے تو اسکی سند بیان کیجیے۔ اگر آپ یہ فرماوین کہ
عبد اللہ ابن المبارک نے بقولہ (الاسناد من الدین ولولا الاسناد
لقال من شاء ما شاء۔ کذا فی مقدمۃ المسلم) سند کو دین سے گردانا ہے تو اسکا
جواب کئی وجوہ سے دونگا اولاً ابن مبارک رح جو شاگرد امام اعظم رح کے ہین
شارع نہین کلام میرا شارع کے سند گرداننے مین ہے۔ ثانیاً اگر قول ابن المبارک
کو سند کے سند ہونے مین اسناد اور اعتبار ہو تو پھر انکے قول کو جو اپنے استاد

اور سنیئے آپ لوگ خدا و رسول ہی کے قول پر عمل کرنے کا ادّعا کرتے ہین۔ اور فقہ و اصول پر عمل کرنے کو ضلالت سمجھتے ہین۔ اِسلیے مین آپ لوگون کی خدمتون مین گذارش کرتا ہون۔ کہ متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم کی اتّفاق کی ہوئی حدیثون کو عمدہ ترین حدیثون کا ہونا ایک مسلہ ہے فرمائے تو یہ قول خدا کا یا رسولؐ خدا کا ہے یا کسی صحابی کا یا کسی تابعی کا یا کسی تبع تابعی کا یا کسی مجتہد کا یا خود صاحب صحیحین کا ہے۔ اگر خدا و رسول کا ہے تو اُسکی سند بیان فرمائے۔ نہین تو عمل بالحدیث والقرآن کا دعوی چھوڑیے۔ خواہ نخواہ شرک کا الزام اپنے پر التزام نہ کیجیے۔ اور اگر باقی بزرگون سے کسیکا بھی قول ہے۔ تو اُسکی سند بیان کیجیے۔ نہین تو اسپر عمل کرنے کو فقہ و اصول کے عمل کرنے سے بدتر ضلالت سمجھیے

ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

اے حضرت! تقلید کا واجب ہونا تو امر نصی ہے۔ امام صاحب کے قائل ہونے یا نہونے پر کچھ موقوف نہین۔ یہ امر فقط تذکرۃ المذاہب کے مقصد ثانی کے ملاحظہ سے معلوم ہو جائیگا۔ دوسری کتاب کی حاجت و ضرورت نہین رہیگی۔ ـــ ۵

یک حرف بس ہست گر شعور ست ورنہ چہ چراغ پیش کور ست

## سوال (۵)

تقلید کے وجوب کا آپ لوگون کو عمل ہے یہ تو فرمائیے وہ کسکا قول ہے اور کسکے قول پر عمل ہے؟

مین نے اس بحث کو اچھی طرح سے تذکرۃ المذاہب کے ۶۶۵ صفحہ مین لکھا ہے اگر جی چاہے دیکھ لیجے - خامسًا - ابن المبارک رح کے قول سے کل محدثین کی سند کو دین سے ہونا نہ سمجھنا چاہیئے - اگر سب سندین دین سے ہوتین - تو کل احادیث موضوعات مستندہ کو دین سے ہونا لازم آتا - بلکہ جو سند ابن المبارک کے زمانہ کے ساتھ مختص تھی - البتہ وہ سند سند شرعی تھی - نہ ہر کہ ومہ کی سند سند شرعی ہے - کما زعمتم - کیونکہ سند کی بنا جب ہوئی کہ لوگ حدیثین وضع کرنے لگے - نہین تو ضرورت نہ تھی - چنانچہ ابن سرین کے قول سے جو مقدمہ صحیح مسلم مین ہے یہ بات ظاہر ہے - عن ابن سرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنۃ فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یؤخذ حدیثھم - پھر جب سندین بھی وضع ہونے لگین تو کلیت (الاسناد من الدین) کی باطل ہوگئی - اور ضلالت آگئی - کیونکہ اسناد پرستی کا نتیجہ اس تین حال سے خالی نہین حدیث کا حدیث ہونا - حدیث کا حدیث نہ ہونا - غیر حدیث کا حدیث ہونا - البتہ صورت اوّل مین تو موجب ہدایت ہے مگر وجود اسکا اشذ الشذوذ ہے اور صورت ثانی و ثالث مین بالکل ضلالت ہی ضلالت ہے - حضرت دور کیون جاتے ہو - اسی روایات مذکورہ مین غور کیجیئگا - تو تاریخ رحلت و ولادت کی ضلالت سے غیر حدیث کو حدیث اور حدیث کو غیر حدیث ہونا لازم آجائیگا - فتدبر -

## جواب

جواب اسکا بھی تذکرہ کے ۴۰۷ صفحہ مین دیکھیے یعنی اجماع امور شرعیہ مین فائدہ یقین وقطعی کا دیتا ہی۔ پر وہ کئی قسمون پر منقسم ہوتا ہی۔ درجہ ہر ایک کا متفاوت ہی۔ انمین سے قوی تر اجماع صحابہ رض کا ہی۔ جیسا حضرت ابو بکر صدیق رض کی خلافت پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا ہی۔ اور ایک اجماع سے اجماع صحابہ ٹوٹ نہین سکتا ہی۔ جیسا روافض کے انکار سے اجماع مذکور نہین ٹوٹا۔ نہ خوارج کے قول سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کا زوال ہوا۔ لیکن اس تقریر سے آپ اپنے دل مین یہ نہ سمجھیے۔ نہ شیطان کے اس وسوسہ کو دخل دیجیے۔ کہ جب مضمون

اجمع الصحابه على ان من استفتى ابابكر و عمر فله ان يستفتى ابا هريرة و معاذ بن جبل وغيرهما كما قال البعض۔ اجماع صحابہ اسپر منعقد ہو چکا ہی کہ جو کوئی استفتا کرے ابو بکر و عمر رض سے اسکو جائز ہی ابو ہریرہ و معاذ بن جبل سے استفتا کرے۔ تب ہر مستفتی کو جائز ہی کہ جب کسی کو چاہے اُس سے استفتا کرے۔ پھر خصوصیت استفتا مذہب واحد کی کیا ضرورت ہی۔ کیونکہ اوّلا غیر صحابی کو صحابہ کی برابر سمجھنا قیاس مع الفارق پر عمل کرنا ہی۔ ؎ لیس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک ؎
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔

ثانیا فله ان يستفتى ابا هريرة الخ اس صورت مین کہ جس صورت مین فتوی مین شیخین کی مخالفت نہو اتحاد ہو۔ اس بحث کو تذکرہ کے صفحہ ۲۸۲ مین

## جواب

جواب اسکا بھی ہمارے اِس سوال کے جواب پر موقوف ہی کہ صحاح ستّہ کی صحت پر آپ لوگون کا اعتقاد ہی - یہ تو فرمائے کہ رسول صلعم انکی صحت کے قائل تھے یا نہین ؟ اگر قائل تھے تو کِس کتاب مین ہی ؟ سند اسکی بیان فرمائے - اگر قائل نہین تھے تو وہ کِسکا قول ہی اور کِسکے قول پر عمل ہی ؟ اگر تذکرۃ المذاہب کے ۵۹۰ - اور ۶۶۱ صفحہ پر نظر فرمائے تو بخوبی اِسکی صحت و عدم صحت کا حال دریافت ہوجائیگا -

اور سنئے - عدم وجوب تقلید پر آپ لوگون کو عمل ہی یہ تو فرمائے وہ کِسکا قول ہی اور کِسکے قول پر عمل ہی ؟

## سوال (۶)

اجماع کی کیا تعریف ہی ؟

## جواب

اجماع کی تعریف ہمارے اصول کی کتابون مین موجود ہی - عیان را چہ بیان ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔۔۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

تاہم اگر اِسکے سمجھنے مین دقت ہو تو تذکرہ کے ۶۰۳ صفحہ پہ نظر کیجیے

## سوال (۷)

صحابہ رضوان اللہ کا اجماع کیا ہی ؟ اور صحابہ کا اجماع آپکے اجماع سے ٹوٹ سکتا ہی یا نہین ؟

آپ نے اپنے دل مین تصور کیا تھا۔ کہ اگر مجیب درست کہیگا تو ہمارا مذہب بھی درست ہوگا۔ اور اگر مردود کہیگا۔ تو مذاہب اربعہ مردود ہوگا ؎

اگر ریا یا اگر تزویج کردند ۔۔۔ از یشان بچہ شد کا شکے نام

حضرت مذاہب اربعہ تو برعایت مضمون الاقرب فالاقرب۔ زمان مبشر بالخیر مین تدوین ہوئے ہین جیسا دوسرے سوال کے جواب مین گزرا۔ تب مردود کے لفظ کا اُنپر اطلاق نہین کیا جاسکتا ہی۔ ہان آپکا مذہب جلد بلا البتہ مردود ہی۔ حضرت آپ کی لاٹھی کی مار آپ پر پڑی۔ کیون نہو آسمان پر تھوکنے سے مُنھ پر پلٹتا ہی ؎

بر بلندان سخن بسوی خودست ۔۔۔ تف بسوی فلک بروی خودست

## (۱۰) سوال

جو منسوب بوہابی ہین وہ لوگ مسلمان ہین یا کافر اگر کافر ہین تو کیون اور اگر مسلمان ہین تو فاسق ہین یا فاجر اگر فاسق یا فاجر ہین تو کیون؟

## جواب

وہابیون کا کافر ہونا یا نہونا بمضمون استفت عن نفسک آپ لوگ اپنے دلون سے پوچھیے۔ وے خود کفر کا فتوی دینگے۔ کیونکہ جب آپ لوگ حنفیون کو ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہونے کے سبب سے کافر بولتے ہین تب اسی دلیل سے وہابیون کو عبد الوہاب کی طرف منسوب ہونے مین بطریق اولی کافر کیون نہ کہینگے۔ لیکن ہین انکو بدلیل (فلو اخذ من کل مذھب مباحہ صار فاسقا تاما) کما فی الکشف

نظر کیجیے۔ ثالثاً یہ جواز استفتا بحدیث - اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اہتدیتم - صحابہ کے زمانہ تک منحصر تھا کہ باعث قرب زمان رسالت مآب صلعم کے فتنہ و فساد کا دخل شریعت مین نہین پایا جاتا تھا اب بسبب وضع وضاعین و نفاق منافقین و عناد معاندین کے وہ خصوصیت قول صحابہ کی باقی نرہی - اضلال مضلین کی مداخلت ہوگئی اس لیے محققون نے عوام کو صحابہ کی تقلیدکرنے سے بازرکھا اور انپر ائمہ اربعہ کا اتباع واجب کیا - چنانچہ اسکی دلیل بھی تذکرہ مذکور کے ۹۶ و ۱۰۴ و ۲۵ صفحہ مین مندرج ہی -

## سوال (۸)

یہ چار مذہب جو قائم ہین وہ کب قائم ہوئے ہین ؟

## جواب

دوسرے سوال کا جواب عین اسکا جواب ہی -

## سوال (۹)

جو امر دینی کہ بعد از منہ مبشرکے قائم ہوا ہی وہ کیا ہی آیا درست ہی یا مردود؟

## جواب

آپ نے امر مطلق کو جب دین کے ساتھ مقید کیا - اور اپنی زبان سے امر دینی کا اقرار کیا - پھر وہ کیونکر مردود ہوگا - واہ کیا تنکے سی بات سے پہاڑ کا سا مغالطہ اڑگیا - ؎

از محیط فضل زیبا گوہرے آمد پدید - ہر سپہر شرع روشن اخترے آمد پدید

جو مسلمان فاسق ہین انکی امامت درست ہی یا نہین ؟

## جواب

اگرچہ اس عبارت ہدایہ سے - یکرہ تقدیم العبد (تا) والفاسق (تا)
وان تقدموا جاز لقوله صلعم - صلوا خلف کل برٍ و فاجرٍ - فاسق کی
امامت مع الکراہتہ درست ہی حالت مجبوری مین - جیسے حجاج کی امامت
صحابہ کبار کے واسطے حالت مجبوری مین درست ہوئی - اور مورد حدیث
صلوا خلف کل بر و فاجر - کا بہی حالت مجبوری ہی - ورنہ بخاری مین
یہ عبارت قال الزھری لا نری ان یصلی خلف المخنث الا
من ضرورۃٍ لا بد منہا - نہین لکھی جاتی - نہ کشف الغمہ مین یہ عبارت
و کان الصحابۃ رض یصلون خلف الحجاج وکفی بہ جائرًا
(تا) وھذا کلہ اذا خیف الفتنۃ من ترک الصلوۃ خلف
ذلک الامام والا فقد کان رسول اللہ صلعم کثیرًا ما یقول
اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وافدکم فیما بینکم و
بین ربکم - ترقیم یاتی - لیکن حالت اختیاری مین حدیث من
صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی کذا فی الھدایہ
اور حدیث کان صلعم کثیرا ما یقول اجعلوا ائمتکم الخ
پر عمل کرنا چاہیے - نہ فاسق یا بدعتی کو رضا و رغبت سے امام بنانا چاہیے
کیونکہ اسکی امامت سے تعظیم اسکی لازم ہوتی ہی - اور تعظیم و تکریم فاسق
کی درست نہین - بلکہ حسب شرع اہانت لازم ہی - اسلئے شرح سفر سعادت

والجامع الرموز والطحطاوی۔ اور بدلیل (حنفے انتقل الی مذہب الشافعے قال فخر الدین محمود بن محمد) اگر این مرد عامی است ساقط القول وشہادۃ شود واگر از اہل علم است مبتدع تو ان گردد کذافے جواہر البیضاوی) فاسق ومبتدع وضال سمجھتا ہون اور بحدیث قال رسول صلعم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی کذافے المشکوٰۃ۔ انکی توقیر نہین کرتا ہون۔ لیکن کافر بولتے ہین ڈرتا ہون۔ کیونکہ ہمارے مذہب مین ان حدیثون کے مطابق۔ قال رسول اللہ صلعم لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک اخرجہ البخاری وغیرہ وقال رسول اللہ صلعم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی بڑی احتیاط سے جھٹ پٹ ہر کسیکو کافر نہین کہا جاتا ہے۔ دیکھیے آنکھ پھاڑ کر عمل بالحدیث ہمکو ہے یا آپکو۔ غیر مقلدون کو عمل بالحدیث کا دعوی کرنا کیسا جیسا خوارج وروافض کو حقیت مذہب کا دعوی بہر نہ نہ بلکہ زن قحبہ کو شدت وعصمت کا دعوی کرنا اور زن مخدرہ عفیفہ پر زنا کا بہتان لگانا۔ یے اپنے گریبان مین تو منھ ڈالکر نہین دیکھتے دوسرون پر طعن کرتے ہین ؎

اپنی فضیحتون پر انہین کچھ نہین نظر اندھے ہین خود پر اورون کو جانتے ہین ہیں

## (۱۱) سوال

ہو جائیگا - اسلیے علماے کرام اور فضلاے عظام نے لکھا ہے کہ بعد قرن ثالث یا رابع کے اجتہاد کا درجہ مسدود ہو گیا اور جن جن بزرگون نے عدم انسداد کا دعویٰ کیا بہتیرا زور مارا - مگر ایک مسئلہ بھی اُنسے استنباط نہوا - بالآخر عاجز ہو کر دنیا سے کوچ کیا - چنانچہ امام شعرانی شافعی اپنے میزان مین لکھتے ہین وقد قال بعض جمہور الناس الان یصلون الی ذلک من طریق الکشف فقط لا من طریق النظر والاستدلال فان ذلک مقام لم یدعہ احد بعد الائمۃ الاربعۃ الا الامام محمد بن جریر ولم یسلموا لہ ذلک کما مر وجمیع من ادعی الاجتہاد المطلق انما ارادہ المطلق المنتسب الذی لا یخرج عن قواعد امامہ کابن القاسم واصبغ مع مالک ومحمد وابی یوسف مع ابی حنیفہ وکالمزنی والربیع مع الشافعی اذ لیس فی قوۃ احد بعد الائمۃ الاربعۃ ان ینشئ الاحکام ویستخرجہا من الکتاب والسنۃ فیما نعلم ابدا ومن ادعی ذلک قلنا لہ فاستخرج لنا شیئا لم یسبق لاحد من الائمۃ استخراجہ فانہ یعجز - فقط

اسی طرح کی بہت سی دلیلین تذکرہ میں مندرج ہین دیکھ لیجیے -

(۱۳) سوال

اگر اس وقت کوئی مجتہد ہووے تو اسکی پیروی درست ہے یا نہین اگر درست

وغیرہ میں حدیث - لا یومّن فاجرًا مومنًا منقول ہی - اور ابراہیم بن میسرہ
سے مشکوٰۃ میں یہ روایت قال قال رسول صلعم من وقر صاحب
بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی مشہور ہی -
اور طحطاوی وغیرہ میں یہ عبارت اما الفاسق العالم فلا یقدم لان
فی تقدیمہ تعظیمہ - وقد وجب علیھم اھانتہ شرعًا
ومفادہ کراھۃ التحریم فی تقدیمہ مسطور ہی - اگر آپ نے
بلحاظ رفض کے یہ سوال کیا ہی تو اسکا جواب تحفہ اثنا عشریہ میں پائیگا -

## سوال (۱۲)

اب کوئی مجتہد ہوسکتا ہی یا نہیں اگر نہیں ہوسکتا ہی تو کیون ؟

## جواب

اگرچہ مجتہد ہونا اس زمانہ میں عقلًا و شرعًا ممنوع نہیں مگر تجربۃً وعادۃً
غیر ممکن ہی کیونکہ لامحالہ مدار اجتہاد کا کتب شر القرون پر ہوگا اور ان
کتابون کی خرابی حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
ثم یجی قوم تستبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ وفی روایۃ ثم
یظہر الکذب وفی روایۃ ثم یفشو الکذب وفی روایۃ ثم یحلفون ولا
یستحلفون وفی روایۃ ثم یشہدون ولا یستشہدون کذا فی البخاری
والمسلم والمشکوٰۃ وتحفۃ الاخیار وغیر ذلک سے ظاہر ہی - پھر جو مسائل
ان سے استنباط کیے جائینگے - ضرور کذب و بہتان سے مخلوط و مستنبط ہونگے
تب کذب و بہتان کا نام شریع ٹھہریگا - اور شرع مثل عنقا کے ناپید

سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرنا۔ **خامساً** آنحضرت یا باریتعالی کا
کسی شخص پر کسی امام کی ائمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنا۔ **سادساً**
ظہر کا وقت دوسرے مثل کے اخیر تک باقی رہنا **سابعاً** عام مسلمانون کا ایمان
اور پیغمبرون اور جبرائیل کا مساوی ہونا۔ **ثامناً** قضا کا ظاہر و باطن
نافذ ہونا۔ **تشریح** مثلاً کسی شخص نے ناحق کسی کی جورو کا دعوی
کیا ہو کہ یہ میری جورو ہی اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے
مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر
بھی اوسکی بی بی ہی اور اُس سے صحبت کرنا بھی اُسکو حلال ہی **تاسعاً**
جو شخص محرمات ابدیہ جیسے مان یا بہن سے نکاح کرکے اُس سے صحبت
کرلے تو اُسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد ہی نہ لگانا **عاشراً**
نجد بابہ آب کثیر بوقوع نجاست سے پلید نہو وہ دردہ سے کرنا۔
**تنبیہ** ان مسائل کی احادیث کے تلاش کرنے کے واسطے مین
ان صاحبون کو اسقدر مہلت دیتا ہون جسقدر یہ چاہین زیادہ مہلت
مین اُنکو بھی گنجائش ہی کہ یہ اپنے اور مذہبی بھائیون سے مدد لین۔

**المشتہر ابوسعید محمد حسین لاہوری**

# الجواب

جناب مشتہر صاحب آپکے مسئلون کے جواب مین اور یہ کئی گذارشین
پیش کرتا ہون۔ بعد اسکے جواب صاف صاف بھی لکھتا ہون۔ اور

ہے تو کیوں نہیں درست ہے تو کیوں ؟

## جواب

اگر شخص زمانہ کوئی اجتہاد کا دعوی کرے بارھوین سوال کے جواب سے پیروی اسکی درست نہین - فقط فقط تذجا

## فصل دوم بجواب سوالات این اشتہار مولوی محمد حسین لاہوری

## (نقل اشتہار بجنسہ)

مین مولوی عبدالعزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی اسمعیل صاحب ساکنان بلیہ وال اور جو اُنکے ساتھ طالب علم ہین جیسے میان غلام محمد صاحب ہوشیارپوری و میان نظام الدین صاحب و میان عبدالرحمن صاحب وغیرہ یعنی جملہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون سے کوئی صاحب مسائل ذیل مین کوئی آیت یا حدیث صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور وہ اس مسئلہ مین جسکے لیے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالۃ ہو پیش کرین تو فی آیت او رفی حدیث یعنی ہر آیت اور حدیث کے بدلے دس روپیہ بطور انعام کے دونگا -

**اوّلا** رفع یدین نکرنا آنحضرت کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے - **ثانیا** آنحضرت کا نماز مین خفیہ امین کہنا - **ثالثا** آنحضرت کا نماز مین زیرناف ہاتھ باندھنا - **رابعا** آنحضرت کا مقتدیون کو

ممنوع ہونا۔ **تنبیہ** ان مسائل کی آیات واحادیث کی تلاش کرنے کے واسطے مین بھی آپ صاحبون کو اِسقدر مُہلت دیتا ہون جس قدر آپ چاہین زیادہ مہلت مین بھی آپ لوگون کو گنجائش ہے کہ جس مین آپ لوگ اپنے ہم مذہبی بھائیون سے مدد لین۔ مگر ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ لوگ حشر تک جواب اِسکا دے سکین۔ اور انعام کے مستحق ہو وین کیونکہ جس مسئلہ مین جس حدیث کو آپ دلیل لاوینگے۔ ہم اُسکا معارض ایسا لاوینگے جس سے آپکے مسائل کا جواب باصواب بھی بخوبی ہوسکے اور بیک کرشمہ دو کار نکل آوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اپنے معارض حدیثون پر مطلع ہووینگے۔ اگرچہ آپ اُسوقت اپنے ایفاے وعدہ سے مُکر جاوینگے۔ اور الکریم اذا وعد وفا سے مُنھ موڑینگے۔ لیکن مقلدین دین متین اِس اظہار وتبیین سے فائدہ اُٹھاوینگے۔ اور آپکی دھوکا دہی کو تاڑ جاوینگے۔ اور بمضمون حتّی یمیز الخبیث من الطیّب حق و باطل کو خوب طرح سے دریافت کرلینگے۔

**دوسری** یہ ہے کہ آپنے جو حدیث صحیح کی قید لگائی۔ گویا یہ فقط دھوکے کی ٹٹی حمقا کی ہدایت پر دھر دی ہے۔ نہین تو وہ التزام یعنی مقلدین کے واسطے مفید نہین۔ کہ اعتبار اِس صحت کا جو علماے متاخرین غیر خیر القرونی نے بمقابلہ آئمہ اربعہ خیر القرونی کےکیا ہے محض تشریع جدید ہے۔ نہ وہ رشید ہے۔ نہ سدید۔ نہ بعض کے لیے مفید۔ نہ معارض اسکا ناپدید۔ کیونکہ حدیث صحیح سے کیا مراد

اور توقع الضاف کا رکھتا ہون - تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہے - خیر لو صاحب مین بھی آپکو بلکہ کل لا مذہبون اور جمیع غیر مقلدون کو بطور اشتہار معدہ دیتا ہون کہ اگر آپ لوگون سے کوئی صاحب مسائل مصرحہ الذیل کو (جو بعینہ نقیض مسائل اشتہار آپکے ہین یعنی جنکی صحت پر آپ نازان ہین) کوئی آیت غیر معارضہ سے یا اُس حدیث سے جنکی صحت تحقیقی ہو ظنی نہو اور اُسکی مخالفت پر دوسری حدیث وارد نہو نہ کوئی آیت اُسکی معارض ہو - یعنی نص صریحہ قطعی الدلالۃ سے ثابت کرین - تو ہر مسئلہ کے عوض بیس بیس روپیہ بطور انعام دونگا **اولاً** موت تک رفع یدین کرنا آنحضرت صلعم کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے - **ثانیاً** آنحضرت صلعم کا نماز مین خفیہ آمین نہ کہنا - **ثالثاً** آنحضرت صلعم کا نماز مین زیر ناف ہاتھ نہ باندھنا - **رابعاً** آنحضرت صلعم کا مقتدیون کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع نکرنا **خامساً** آنحضرت صلعم یا اصحاب کا کسی شخص پر کسی امام کی آئمہ اربعہ سے تقلید کو منع کرنا **سادساً** ظہر کا وقت دوسرے مثل کے آخر تک باقی نرہنا - **سابعاً** نفس ایمان عام مسلمانون اور پیغمبرون اور جبرئیل علیہ السلام کا مساوی نہونا - **ثامناً** قضا کا ظاہر و باطن نافذ نہونا - **تاسعاً** جو شخص محرمات ابدیہ جیسے مان یا بہن سے نکاح کر کے اُس سے صحبت کرلے ایسے واقع خاص مین اسکو قتل نہ کر کے اُسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد ہے لگانا - **عاشراً** تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو وہ دردہ سے

وغیر ذالک لکھ گئے - اور بقولہ تعالیٰ اِن ھی الا اسماء سمیتموھا انتم وآباؤکم اپنے اپنے تسمیہ پر جھگڑتے ہوئے مر مٹے - اور بقولہ تعالیٰ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس اپنی اپنی خواہش نفس اور گمان سے بہت کچھ تحریر فرما گئے -
کیا حضرت آپ ایسی صحت ادعائیہ اضافیہ پر نازان ہین - وہ تو خانہ ساز بات ہے - امر شرعی نہین - نہ حکم شارع اثیر ناطق ہے -
حضرت جب آپ فقہ واصول کو جو زمان مبشر بالخیر مین قبل تدوینات صحاح کے تدوین ہوئین امر بدعی کہتے ہین - امر شرعی مین نہین گنتے ہین - تو ہم کب اس خانہ ساز بات کو امر شرعی مین شمار کرنے سے مجبور ہو سکتے ہین
خیر بالفرض مین کہتا ہون کہ اگر وہ امر شرعی بھی ہو تب بھی مفید مطلب نہین - کیونکہ مین پوچھتا ہون کہ کل محدثین کی سند متصل کے اعتبار کے تام کو حدیث صحیح کہتے ہین - یا بعض کی - یا آپ کی یا آپ کے مقتدا کی خواہش نفس کے تام کو - صورت اول مین تو ہے اتفاق محال - کہ ہمیشہ سے محدثین کی مخالفت ہے لازوال - صورت ثانیہ مین صحت وعدم صحت کا ہے احتمال اور اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال سے بطلان استدلال مین ہے اسکے قیل وقال - پھر اسکی صحت یقین مین کونسا ہے مقال - صورت ثالثہ کا مآل ہی تو ہے نکال - اسکے اتباع مین عذاب کا ہے احتمال - کہ ان النفس لامارۃ بالسوء ہے امر دال
حضرت صورت اول وثالث کو تو بالائے طاق رکھ چھوڑیے - صورت

ہی۔ خالص حدیث رسول صلعم کا مراد ہی۔ یا حدیث مصححہ محدثین غیر
خیر القرونی۔ اوّل تو فی زماننا مثل عنقا کے مفقود ہی۔ مصداق
اسکا بالیقین پردہ زمین مین غیر موجود ہی۔ اگر بالیقین ثبوت ہوتا
ہرگز ہر آئنہ بین المحدثین اختلاف نہوتا۔ نہ محدثین کو حدیث کی نسبت
صحیح وسقیم ورطب ویابس وغیر ذالک کہنے کی طاقت ہوتی۔ نہ اسکی
نوبت پہونچتی۔ نہ کسی کو عطـ انکار کی صورت ملتی۔ نہ ابن حجر عسقلانی شافعی رح
کی طرف سے نخبۃ الفکر مین یہ عبارت ترقیم پاتی۔ الخبر اما یکون
له طرق بلا عدد معین او مع حصر بما فوق الاثنین
او بهما او بواحد فالاول وهو المتواتر وهو المفید للعلم
الیقینی لشروطه والثانی هو المشهور والثالث العزیز
ولیس شرطا للصحیح خلافا لمن زعمه والرابع الغریب
وکلها سوی الاوّل احاد وفیها المقبول والمردود لتوقف
الاستدلال علی البحث عن احوال رواتها دون الاول الخ
نہ ابن صلاح کا یقول (کہ حدیث مین کوئی اس کی مثال یعنی حدیث
متواتر کی مثال ڈھونڈے تو تھک جاوے۔ اور کوئی مثال نباوے)
شہرت پاتی۔ بلکہ عطـ من رغب عن سنّتی فلیس منّی سے امت
سے خارج ہوتے۔ اور عطـ ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم
عنه فانتهوا کے انکار سے کافر بنتے۔ ثانی تو امر اضافی ہی
کہ ہر محدث ہر حدیث کو رجماً للغیب اپنی اپنی پندار مین صحیح و غیر صحیح

برین عقل و دانش بباید گریست - اور جو مشائخ صحاح امام صاحب
کے درجہ و رتبہ و زمانہ سے ادون و اسفل ہین انکا حال امام صاحب کے
مقابلہ مین کہ می پرسد کا حال ہے - کیون نہو جب بقول حافظ ذہبی و
ابن حجر عسقلانی ان قول القرآن لبعضہم فی بعض غیر
مقبول کذا فی القلائد ہم اقران کا قول ہم اقران کے ضرر پر مقبول
نہین پھر اسفلین کو کہ می پرسد - پس مقتضای علم و عقل و دینداری
و فضل کا یہ ہے کہ جو روایت صحاح وغیرہ امام صاحب کے مستدلہ حدیث
کے ساتھ منطبق ہو اسی حدیث کو ہر کوئی صحیح تر جانے - بلکہ اگر کوئی محدث
کی حدیث امام صاحب کی حدیث مستدلہ سے منطبق ہو تو وہ اس انطباق
کو فخر سمجھے - اور شکر کرے کہ اپنی راستی کا ثواب پاوے - نہین تو اعمش
وغیرہ تک کی سند متصل کی خبر احاد برباد جاوے - کہ جب مثل اعمش وغیرہ
کے نوشتہ کا اعتبار نہووے - تو انکی خبر احاد کا کیا اعتبار رہووے - خذ ہذا -
اور اقوال محدثین متاخرین کی طرف (جیسا صححہ ابن تیمیہ وضعفہ ابن
جوزی وحسنہ شوکانی وغیرہ ٹک) التفات نکرے - تاکہ اس مثل کا
مصداق نہ بنے - مثل لنگڑے نے چور پکڑا دوڑیو میان اندھے -
کیونکہ انکی تحریرات کا سیکڑون توسطات پر دار و مدار ہے - اور ہر
متوسط کے قول پر صحت کا حکم لبکہ دشوار ہے - ہان بمضمون لولم
تکن الاعتبارات لبطلت الحکمۃ اعتبار کا اعتبار ہے اس سے
اگر تلقی است کا اعتبار کیجیے تو صحت صحاح کی تلقی پر صحت مذاہب اربعہ

کام لیتے۔ اور تعصب اور اعتصاب کو دخل ندیتے۔ تو ضرور اُن حدیثون
کو جنسے ائمہ اربعہ خصوصًا امام الائمہ امام اعظم رح نے مسائل استنباط
کئے صحیح و معتبر تر جانتے۔ نہ اِنکے مقابلہ مین صحاح کی حدیث کو پیش کرتے
کیونکہ انکے مقابلہ مین صاحبان صحاح کیا معنی انکے مشایخون کا بھی رتبہ نہین
کہ اکثر انکے شاگرد و ہم معصر ہین۔ شاگرد تو شاگرد ہی ہین۔ اور ہم معصرون
کی کچھ ایسی تدوین موجود نہین جسمین عمل کا اعتماد ہو۔ اگر تدوین
بھی ہوتی۔ تب بھی امام صاحب کی مخالفت پر دلیل نہوسکتی۔ ہان
درجہ مساوات کا ہوسکتا۔ کہ مساوی کا مساوی مساوی ہی ہوتا ہے۔
نہ گھٹتا نہ بڑھتا ہے۔ پھر کیونکر صاحبان صحاح وغیرہم نے جو کچھ روایتون کو
بعد دو تین سو برس گزرنے کے انکی طرف منسوب کر رکھا ہے وہ امام صاحب کی مخالفت
پر حجت ہوسکے۔ اور امام صاحب کی روایت مستنبطہ انکی روایت سے
ضعیف ٹھہرے۔ اگر امام صاحب کی احادیث مستدلہ انکے احادیث سے
ضعیف ٹھہری۔ تو کل صحاح کی احادیث مستندہ بطریق اَولٰی ضعیف ٹھہری
کیونکہ صاحبان صحاح کے نوشتہ و گفتہ کا نام تو حدیث نہین۔ بلکہ روایات منقولہ
تابعین عن الصحابہ عن النبی صلعم مثل اعمش و مکحول و عطا وغیرہم کا نام
حدیث ہے۔ جب مثل اعمش و مکحول وغیرہما کا نوشتہ جیسا امام اعظم رح کا نوشتہ
و گفتہ (کہ گویا انشا ہے کہ بعد تحقیق مسئلہ کے آپنے امام محمد رح وغیرہ کو املکھوا
فرمایا تھا) ضعیف ٹھہری۔ تو خبر احاد منسوبہ الی الاعمش وغیرہ کہ باعث
بعد زمان کے بسکہ احتمال کذب کا رکھتی ہے۔ کیونکر ضعیف نہ ٹھہرے سو

سے بیشی حدیث ملنے پر مغرور نہونا چاہیے۔ کہ متاخرین کی حدیث بالکل
رطب و یابس سے بھری ہوئی ہین۔ اِس سے وہ کم سچا۔ بہت اچھا۔
اِسکی باقی تقریر کو تذکرۃ المذاہب کے ۵۵ صفحہ مین پاوینگے۔ اگر نظر
کرینگے۔ **ثانیًا** خود ہر محدث نے یون اقرار کرلیا ہے۔ کہ مین نے
کروڑہا حدیثین جمع کی تھین۔ اُنھین سے اتنی احادیث مثلًا اپنی کتاب
مین داخل کین۔ اور باقی کو جسمین بہت سی حدیثین صحیح صحیح بھی تھین
متروک کیا۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ امام صاحب کی مستدلہ حدیثین
جنکو متاخرین نے صحاح کے تکیہ پر لا اصل لہا کہا ہے۔ اُنھین حدیث
متروکوں مین ہون۔ یا اُن حدیثون مین جو صاحبان صحاح تک پہونچین
اُسمین رہ گئے ہون۔ یا جن جن حدیثون کو صاحبان صحاح وغیرہم رح
نے امام صاحب کی مخالفت پر بسند متصل مرفوع ثابت کیا۔ وے حدیثین
امام صاحب کے وقت مین غیر صحیح و موضوع ٹھہری ہون۔ یا انکے بعد
موضوع ہوئی ہون۔ چنانچہ اسی خلف سو کے خوف سے امام صاحب
نے فقہ و اصول کو ندوین کیا اگر اِس بحث کی تحقیقات کو اچھی طرح سے
جاننا چاہتے ہین تو تذکرۃ المذاہب کے تبصرہ دہم مین اور الیقاظ مین اور
ضمیمہ کے مناظرہ مین نظر فرماوین۔ **پانچوان** یہ ہے کہ ناظاہر نہین کہ اکثرون
کو اپنی بولی میٹھی۔ غیر کی بولی کھٹی معلوم ہوتی ہے۔ ع میٹھا میٹھا ہپ ہپ
کڑوا کڑوا تھو تھو۔ بلکہ ہر کسی کو اپنے ابوال بالا ؎ کا خیال ہوتا
ہے۔ اور ہر کوئی اپنی دوکان کی نمائش دکھایا کرتا ہے۔ الّا ماشاء اللّٰہ

کیا انکی متقدم سمجھیے۔ اور بدلیل حدوث خیر القرون قرنی الخ یہ
امر مسلم الثبوت ہے کہ نوشتہ وگفتۂ متقدمین خیر القرونی۔ نوشتہ وگفتہ متاخرین
شر القرونی سے اقوی و معتبر تر ہے۔ تب لامحالہ امام صاحب یا انکے
شاگردوان کی تدوینات صاحبان صحاح کی تدوینات سے معتبر تر ہین
اب مین جو جو مستدلہ حدیث امام صاحب کی پیش کرونگا۔ وہ صحیح ہوگی
نہین تو اعتبار کا کچھ اعتبار نرہیگا۔ جسکا جی جو چاہے سو اختیار کر لیگا۔ اور
مضمون حدیث خیر القرون قرنی الخ برباد جائیگا۔ **چوتھی** یہ ہے کہ صحاح
وغیرہ کے اندر اگر کوئی حدیث مستدلہ امام اعظم رح کی بنائے جانے کے
سبب سے انکے استدلال کو باطل سمجھنا گویا عین اپنی جہالت وغباوت
پر اقرار کرنا ہے۔ کیونکہ اوّلاً تو بخاری رح ترکستانی و مسلم رح نیشاپوری
و ترمذی رح سمرقندی وابو داؤد رح سجستانی و نسائی رح خراسانی و ابن
ماجہ رح عجمی یہ ہم چند محدث غیر عربی و غیر خیر القرونی نے کل احادیث
نبوی صلعم جمع کرنیوالا سمجھنا۔ اور انہیں پر کل احکام شریعت کا دار و مدار
رکھنا۔ اور امام ابو حنیفہ رح کو بجز سترہ حدیث کے نہ پہونچنیکا اعتقاد
کرنا۔ بالکل خلاف عقل و نقل کی بات ہے۔ کہ سبحان اللہ کیا خوب آئمہ
اربعہ خصوصًا امام الائمہ باوجود قرب زمان الی الرسول صلعم اور عرب
ہونے کے بھی کل احادیث نبوی صلعم پر حاوی نہوسکے۔ پھر یہ چند
غیر عرب البعد زمان عن الرسول ع کل احادیث پر کیونکر حاوی ہوسکے
**۵** یہ بین عقل و دانش بباید گریست **دفع دخل** متاخرین کو متقدمین

سے پھیر دیا۔ اسلیے ان تینون برادرون اور دارقطنی کے کچھ حال کو مین نے
اکیسوین تذکرہ کے چوتھی دفعہ مین اور انتیسوین[۲۹] تبصرہ مین مندرج کیا
اور امام بخاری رحمہ کا حال انکی اِس روایت سے جو اپنی تاریخ صغیر مین
لکھا یعنی قال حدثنا نعیم بن حماد حدثنا الفزاری قال
کنتُ عند سفیان فنعے النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض
الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فے الاسلام اشأم منه انتھی
ما رواہ البخاری عن محمد فے تاریخہ الصغیر کذا فے العوائق علی وجہ الکمال
ثابت ہے۔ کیونکہ اُنھون نے امام صاحب کو عدوی اسلام اور مشئوم
قرار دے رکھا ہے۔ العیاذ باللہ ؎
نہین ہے معتقد انکا اگر حاسد تو کیا غم ہے۔ ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ اُنھون نے باوجود اتنی بزرگی اپنی کے
بھی تعصب کو دخل دیا۔ اور بسبب اتباع معاندین امام صاحب
کے اس خبر احاد رافضیہ پر تکیہ کرکے اسکو انشا کیا۔ خواہ نخواہ اُس
قول سعدی رحمہ کا مصداق ہوا ؎

کسے قول دشمن نیارد بدوست ۔۔۔ جز آنکس کہ در دشمنی یار اوست
کسانیکہ پیغام دشمن برند ۔۔۔ ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند

اور اپنی مرویہ اِس حدیث پر بھی عمل نہ کیا۔ عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث
ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا

- جیسا آپ ہیں اپنی تقریر کے ثبوت مین گرفتار ۔ اور مجھے بھی اپنے
مذہب کی دلیل پر ہے رفتار ۔ حتی کہ اساتذۂ اخیار ۔ اور اولیا و انبیا ابرار
بھی ایسی کردار مین ستے گرفتار ۔ نہین تو حضرت موسیٰ عم قتل مین قبطی
کے کیون ہو گئے تھے طرفدار ۔ اسلئے محدثین بھی اپنے اپنے مذہب کے
ثبوت مین ہو گئے ہین طرفدار ۔ اور جن جن حدیثون سے انکے مذاہب
کی تقویت ہوتی تھی اونکو کیا اختیار ۔ اور اور مذہبون کی حدیثون
مین ضعف وغیرہ کی کر گئے ہین گفتار ۔ پھر کیونکر ان محدثین مخالفین
مذہب حنفی کی گفتار ۔ امام الائمہ کی مخالفت پر ہو اعتبار ۔ علی ہذا القیاس
مورخون کی بھی یہی ہے کردار ۔ پھر معاندین تو ہین لبکہ دشمن و اغیار
انکے جرح و قدح کا ہے کیا اعتبار ۔ جب مین نے اس بات کو آپ لوگون
کے گوش گذار کر دیا ۔ تو بطور نمونہ کے کچھ حال عناد محدثین بلکہ انکے
بعض مشائخون کا بھی ذکر کر دینا ہمپر لازم ہو گیا ۔ وہ یہ ہے کہ بعض مشائخون
مین سے صاحبان صحاح کے اسمعیل بن علیہ ہین جسنے مخلوقیت قرآن
پر اعتقاد کرانے کے واسطے سیکڑون علماے نامدار ۔ و فضلاے ہصار
و دیار ۔ کو بتوسط مامون خلیفہ کے تہ تیغ کروایا ۔ چنانچہ مین نے اس بات
کو چھبیسوین تبصرہ مین لکھا ۔ اور عمدہ ترین مشائخون مین سے
ابوبکر بن شیبہ ہین جسنے امام صاحب کے رد پر کتاب لکھا ۔ اور عثمان
بن شیبہ اور محمد بن شیبہ یہ تینون برادر تو گویا اصل الاصول صحاح
کے ہین ۔ یہانتک ابن ماجہ و مسلم نے اپنے ثلث کتاب کو انکی روایتون

ہی نہین - چنانچہ انھون نے خود بھی عدم مشومیت کی روایت کو اپنے صحیح
مین لایا - اور اِس عبارت برہان شرح مواہب الرحمٰن سے بھی انکا حال
ظاہر ہے - وعن حدیث لغیم المجمر انہ معلول فان ذکر البسملۃ
فیہ بما تفرد لنعیم من اصحاب ابی ھریرۃ رض وانہ حدث عن
ابی ھریرۃ رض انہ صلعم فکان یجھر بالبسملۃ فے الصلوٰۃ
وقد اعرض عن ذکرہ فے حدیث ابیھریرۃ رض صاحبا
الصحیح ولم یذکرھا واحد منھما مع شدۃ حرص البخاری
علی معارضۃ الامام ابیحنیفہ بالاحادیث مھما امکنہ
بدلیل ما اشحن بہ صحیحہ فقط کہ اِس سے شدّت حرص بخاری رح
کے اوپر مقابلہ کرنے امام ابوحنیفہ رح کے ساتھ احادیث کے جسقدر اُنکے
امکان مین ہے اُس دلیل سے کہ جس سے اپنے صحیح کو انہونے بھرا ہے - تجوبی معلوم
ہوگیا - جب امام بخاری رح کا یہ حال ہے تو پھر ترمذی و ابو داؤد و مسلم
ونسائی وغیرہم رح کا جو انکے شاگرد یا شاگرد کے شاگرد ہین - اور اپنی
اپنی کتابون مین امام صاحب کے معاندین کی روایتون کو بھر دیے
ہین کیا پوچھنا ہے
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - اِس لیے یعنی اسی تعصب و
تعسب کے سبب سے اکثر محدثین کا امام صاحب کے شاگردون اور
معاندون اور ہمعصرون اور معصرون اور اسفلون فے الدرجہ کے
اقوال کو حدیث کی سند مین اعتبار کرنا - اور امام صاحب کے قول کو

ولا تباغضو ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ ص۴۱۱ - اور الخبر یحتمل الصدق والکذب سے اور حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ سے منھ موڑا - اور حدیث لاتسبوا الاموات الخ اور حدیث سباب المسلم فسوق الخ اور حدیث لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی کے معنیون سے اعراض کیا - اور فقط نعیم کی خبر پر اعتماد کرکے اتنی قبائح کو امام سفیان رح کی طرف منسوب کر رکھا - حالانکہ حسب روایت فخر الواصلین امام سفیان رح قبل موت امام صاحب کے انتقال کر چکا تھا - چنانچہ - سال ترحیل او ہمارے جہان - لکھا عیاذا باللہ آیت ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون - یاایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ا یحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ و اتقوا اللہ ان اللہ تواب الرحیم۝ وآیت والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف الرحیم۝ کو بھی فراموش کیا - طرفہ ماجرا یہ ہی کہ امام صاحب کی شان میں اشام منہ لکھا - حالیکہ شوم شریعت بیضا بین موجود

سرخروئی اور سلمیت دکھاتے ہین - اور بڑی بڑی کتابون کے نام لیکر
عوام کالہائم کا اعتقاد اپنے پر جماتے ہین - حالانکہ صاحب کتابون کے
عمل ومآل ومذہب وقال سے واقفیت نہین رکھتے ہین - وہ محض
پوچ وبحیر بات ہے - ہان اگر انکا نوشتہ حنفی کی موافقت کرے - تو البتہ حنفی
کے لیے دلیل ہوسے - کیونکہ معاند کا نوشتہ مخالف کے ضرر پر معتبر نہین الا
موافقت پہ معتبر ہے - اس سے یہ ثابت ہوا کہ احادیث صحاح وغیرہ امام صاحب
کی مخالفت پر حجت نہوسے - بلکہ موافقت پر حنفی کی حجت ہوسے - کہ با وجود
شیوع تعصب وعناد کے حنفی کی حدیثین غیر حنفی کی کتابون مین پائی جاتی
ہین - لقہ الدلیل ھذا الحنفی قاعدہ ہے کہ جہان کہین کسی امر کو
چھپا نہین سکتا ہے - وہان اسکا مخالف بھی اسکو اقرار کر لیا کرتا ہے - بعد
اسکے اسکے دفعیہ کی تدبیر کیا کرتا ہے - چنانچہ یہ روایت تحت السرہ کی عن علقمہ
بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رایت النبی صلعم وضع یمینہ
علی شمالہ تحت السرہ اخرجہ ابی شیبہ فی مصنفہ - جو زمانہ مین ابوبکر
ابن ابی شیبہ کے بہت ہی مشہور واظہر من الشمس تھی چھپانے سے چھپتی نتھی
تب انھون نے باوجود معاند ہونے امام صاحب کے بھی اسکو اپنی مصنفہ مین
درج کیا - لیکن انکے متبعون نے پیچھے چلکر اسکا تدارک کر لیا جیسا کہ ابن حزم یہ رح
نے بعد مدت مدید کے اسی روایت مذکورہ کو تضعیف بلکہ تحریف کرکے تحت
السرہ کی جگہہ مین علی صدرہ یعنی عن وائل بن حجر قال صلیت مع
النبی صلعم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ لکھا

اصلا اعتبار نکرنا - اور مسند احادیث مین انکو داخل نرکھنا - ثابت ہے یہ کیا کم تعصب و تعسف کی بات ہے سوا اسکے امام مسلم رح و نسائی رح و بیہقی و سخاوی و نووی و بغوی و غزالی و سیوطی و تقی الدین السبکی و تاج الدین السبکی و بہاء الدین السبکی و امام فخر الدین رازی و ابو بکر القفال و ابن خزیمہ و الضبعی و ابن احمد القفال المروزی و مؤلف کتاب الانساب و صاحب تاریخ ابن خلکان و صاحب میزان الاعتدال فی اسماء الرجال محمد الذہبی و ابن یوسف الجوینی و مؤلف تہذیب الکمال فی اسماء الرجال یوسف ابو الحجاج المزی و قطب الدین محمود السرازی و ابن حجر مکی و علی بن الاثیر صاحب تاریخ الکامل و ابن حجر عسقلانی و مؤلف مسالک الابصار احمد بن العمری و مؤلف مرآۃ الجنان امام یافعی و مؤلف جامع الاصول مبارک بن الاثیر الجزری و صاحب اصول الحدیث زین الدین عراقی و غیر ذلک کلہم شافعی المذہب ہین اور ابن تیمیہ حنبلی ہین اور انکا شاگرد ابن القیم بھی حنبلی ہین اور ابن عبد البر مالکی ہین - کیا یے بزرگ لوگ اپنے اپنے مذاہب کے دلائل نہ ثابت کرکے حنفی مذہب کی دلیل کو ثابت کرینگے ہرگز نہین - بلکہ مثل بخاری رح کے امام صاحب کے معارضہ پر حدیث لانے مین مضطر ہوکر کوشش کرینگے - تا اپنے امام کی تقلید کی وجہ ترجیح ثابت کرین - سو خوب کر چکے ہین - الا ما شاء اللہ - اہل علم اس بات کو خوب جانتے ہین - تب انکے نوشتہ سے غیر مقلدین جو حنفیون کو الزام دیتے ہین اور عوام کو بہکاتے ہین - اور احمد کی ٹوپی محمود کے سر پر اور محمد کی ٹوپی محمود کے سر پر رکھکر اپنی

پر کی گفتار ہے۔ اور بعضوں کی حسد پر رفتار۔ چنانچہ ابن عبد البر نے
اس باب میں یہ عبارت لکھی ان السلف قد سبق بعضهم من بعض
کلام کثیر فی حال الغضب ومنه ما حمل علی الحسد ومنه
ما حمل علی التاویل مما لا یلزم المقول فیه شیٔ منه وذکر
من کلام الصحابة والتابعین وتابعیهم من النظراء بعضهم
فی بعض شیئاً کثیرا لم یلتفت الیه احد من العلماء ولا عولوا
علیه لانهم بشر یغضبون ویرضون والقول فی الرضی غیر
القول فی الغضب فمن اراد ان یقبل قول العلماء بعضهم فی
بعض فلیقبل قول من ذکرنا من الصحابة بعضهم فی
بعض وقول من ذکر من التابعین وائمة المسلمین بعضهم فی
بعض فمن فعل ذلك فقد ضل ضلالا بعیدا وخسر خسرانا
مبینا وان لم یفعل ولن یفعل ان هداه الله والهمه رشده
فلیقف کذا فی الصواعق۔ اور اسلئے تاج الدین السبکی شافعی
نے اپنی طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے۔ فلا یلتفت بکلام الثوری
وغیره فی ابیحنیفة رح وابن ابی ذئب وغیره فی مالك
وابن معین فی الشافعی والنسائی فی احمد بن صالح ونحو
ذلك فقط۔ الخ انتہیٰ ولو اطلقنا تقدیم الجرح لما سلم لنا
احد من الائمة اذ ما من امام الا وقد طعن فیه
طاعنون وهلك فیه هالکون فقط پھر کیوں امام صاحب

اور بخاری رح و مسلم رح نے تو تحریف نہ کیا۔ البتہ سکوت اختیار کیا۔ اسوجہ
سے کہ پیچھے والے اسکا تدارک بخوبی کر سکے۔ غرض اسطرح کی بہت سی روایتین
مشہور جو امام صاحب کے موافقت پر نہین عناد مذہبیہ کے سبب سے
نسیًا منسیًا ہو گیین۔ اور مورخین مذکورین کلہم و غیرہم اکثر غیر حنفی تہا
انکے تعصبات کا حال کیا پوچھنا الامان ہے یہ مصرعہ ۵ ولیکن قلم در کف دشمن
است۔ انکی شان پر صادق ہے۔ کہ انھون نے امام صاحب کی تابعیت کو اڑا دینے
کے واسطے انتقال مین صحابہ رض کے بہت کچھ افراط تفریط کر رکھا۔ اور یون
بھی بین المورخین کے اختلاف کا حال تو خارج عن البیان ہے۔ اِس
امر کو تاریخ دان جانے نادان کیا جانے۔ حضرت جب صاحبان صحاح نے
جناب رسالت آب صلعم کی تاریخ رحلت مین (کہ متفق علیہ کسی روایت مین ساٹھ
برس اور کسی روایت مین باسٹھ و غیر ذلک ہے) وثوق کلّی کی سند نہین لاسکا
نہ مکث فی المکہ کی مدت کو (کسی روایت مین دس برس کسی مین پندرہ ہے) ٹھیک
بیان کر سکا۔ و بغیر ذلک اکثر حدیثون مین اسی طرح کی ہی گفتار۔ کہ محدثین باعث
بعد زمان سید الانبیاء والابرار کے بالاضطرار۔ اقوال اغیار مین ہوئے گرفتار۔
پھر دوسرونکا کیا اعتبار۔ خیر اگر اعتبار ہے تو علم شی بہتر از جہل شی کا اعتبار ہے
ہان اکثر اوقات عبرت باالزام خصم کے واسطے یا دریافت حال رتبہ متقدمین کے
لیے درکار ہے۔ لیکن نہ اس درکار کے درکار سے۔ نہ اُس اعتبار کے اعتبار سے
یعنی انکے نوشتہ کے تکیہ پر اعتماد و اصرار کرکے ائمہ اربعہ ابرار کی شان مین ناملائم
گفتار و نابکار کردار کرنا روا و اختیار ہے۔ کیونکہ اکثرون کی حالت غضب

بن مالک فشکونا الیہ ما یلقون من الحجاج فقال اصبروا فانہ
لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شر منہ حتی
تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلعم اخرجہ البخاری والترمذی
کذا فی التیسیر ص ۳۹۰ عن عمر رض قال قال رسول صلعم اکرموا
اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف و لا یستحلف و
یشہدون ولا یستشہدون الا من سرہ بحبوبۃ
الجنۃ فلیلزم الجماعۃ کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۵۴ - عن عمران
بن حسین رض قال قال رسول صلعم خیر الناس قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم (قال عمران رض
فلا ادری اذکر بعد قرنہ مرتین او ثلثۃ) ثم ان بعدہم
قوما یشہدون ولا یستشہدون (تا) زاد فی روایۃ و
یحلفون ولا یستحلفون اخرجہ الخمسۃ وزاد فی روایۃ للشیخین
والترمذی عن ابن مسعود لتسبق شہادۃ احدہم یمینہ و
یمینہ شہادۃ القرن العصر وہی الامۃ فی کل عصر
من الاعصار کلما انقضی عصر سمی اہلہ قرنا سواء طال
او قصر و اراد بقولہ قرنی اصحابہ صلعم الخ کذا فی
التیسیر ص ۳۴۶ - عن ابی قتادۃ قال قال رسول صلعم الایات
بعد المائتین اخرجہ ابن ماجہ ص ۳۰۲ - ایضا فیہ عن انس بن مالک

کے طاعنون کی طرف کوئی التفات کریگا۔ انشاء اللہ خود انکو ہلاک کریگا۔
چھٹوان یہ ہے کہ پہلا آپ زبان مبشر بالخیر اور زبان مبشر بالشر کے
درمیان امتیاز و بصارت پیدا کریجیے ۔ بے بصیرت را نباشد در حق
و باطل تمیز۔ کور یک داند عصائے سحر و اعجاز کلیم۔ بعد اسکے صحاح وغیرہ
کے تکیہ پر جو کچھ لکھنا لکھا کیجیے۔ وہ امتیاز بصراحۃ الذیل حدیثون کے مضامین
کو سمجھنے سے خواہ نخواہ دل مین پیدا ہو جائیگا۔ بجز زندیق کے کسی مومن
کو شبہ نہ رہیگا۔ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول صلعم خیر
امتی القرن الذی بعثت فیھم ثم الذین یلونھم ثم الذین
یلونھم (واللہ اعلم اذکر الثالث ام لا قال) ثم یخلف
قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یستشھدوا اخرجہ المسلم
عن عمران بن حصین یحدث ان رسول صلعم قال ان
خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم
ثم الذین یلونھم (قال عمران بن حصین فلا ادری اقال رسول
صلعم بعد قرنہ مرتین او ثلاثا) ثم یکون بعدھم
قوم یشھدون ولا یستشھدون یخونون ولا یؤتمنون
وینذرون ولا یوفون ویظھر فیھم السمن اخرجہ المسلم
عن عایشۃ رض قالت سئل الرجل النبی صلعم ای النا
خیر قال القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث
اخرجہ المسلم عن الزبیر بن عدی قال اتینا انس

یعنی خیر القرونی مین واقع ہونا۔ اور صاحبان صحاح کی پیدائش وتدوینات بعد عبور زمان مبشر بالشر یعنی شر القرونی مین وقوع ہونا۔ ثابت ہوئی تو امام صاحب کی مستدلہ حدیث کو صاحبان صحاح کی حدیث ہرگز معارضہ نہین کرسکتی ہی۔ اگر کرے تو مضامین احادیث مذکورۂ بالا کے منعکس ہونا۔ اور خیر کو شر سے اور شر کو خیر سے متبدل ہونا لازم آوے۔ العیاذًا باللہ اب اِس تقریر سے جتنی کتابین غیر مقلدین کی یا اور اور متعصبون کی جو حنفی مذہب کی مخالفت پر تالیف ہوئین ہین سب کی سب مردود ہوگئین ہین۔

**دفع دخل** اگر کوئی اعتراض کرے کہ تمھاری فلان فلان حدیث کو ابن جوزی وغیرہم نے اپنی موضوعات مین داخل کیا ہی۔ تو جواب اسکا یہ ہی کہ ابن جوزی وغیرہ کے موضوعات کو (جو بدترین زمانہ مین تالیف ہوئین) صحاح کے مقابلہ مین پیش کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس صحاح کی حدیث کو امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح کی مستدلہ حدیث کے مقابلہ مین پیش کرنا۔ کیسا جیسا خالص زر و جواہر کے مقابلہ مین ملمع اور مصنوعی کو ظاہر کرکے احمقون کو بہکانا۔ بلکہ صحت صحاح پر جو تلقی امت ہو چکنے کا دعویٰ تمھارا ہی اُسکو فی النار والجہنم بھیجنا۔

**ساتوین** یہ ہی کہ اخبار احاد پر صحاح وغیرہ کے عمل کرنا درست نہین کیونکہ محدثین متبحرین اور معلمین متشرعین پر مخفی نہین کہ سواے حدیث من کذب علیا معتمدا الخ کے کل احادیث صحاح وغیرہ کا جز احاد ہی

عن رسول صلعم قال امتی علی خمس طبقات فاربعون سنۃ اهل برّ و تقوی ثم الذین یلونهم الی عشرین ومائۃ سنۃ اهل تراحم و تواصل ثم الذین یلونهم الی ستین وماتہ سنۃ اهلِ تدابر و تقاطع ثم الهرج الهرج اخرجہ ابن ماجہ الضیا فیہ - عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم امتی علی خمس طبقاتٍ کل طبقۃ اربعون عاما فامّا طبقتی وطبقۃ اصحابی فاهل علم و ایمان واما الطبقۃ الثانیۃ ما بین الاربعین الی ثمانین فاهل بر و تقوی ثم نحوہ اخرجہ ابن ماجہ

اب ہو ن کو ان حدیثون سے حال ابتدا و انتہا و مدت معینہ زمان بشیر بالخیر کہ ایکسو ساٹھ برس تک ہی - اور معنی قرن اور ابتدا زمان مبشر بالشر کہ دوسو برس کے بعد سے شروع ہی - بخوبی معلوم ہوگیا - اور حال ولادت امام اعظم ابوحنیفہ رح کا بھی کہ ۶۱ یا ۷۰ یا ۸۰ مین ہی - اور حال پیدائش امام بخاری رح کا بھی کہ ۱۹۴ مین ہی - اور باقی صاحبان صحاح کی پیدائش بعد دوسو برس کے ہی ہی سرکہ وہ ہم کو خوب معلوم ہوگیا ہی - کہ منشیٔ تذکرۃ المذاہب کے ۸۴ ہم صفحہ مین لکھا ہی - اور حال وضع وضاعین معاندین الاسلام کا بھی کہ قبل پیدائش صاحبان صحاح کے شروع ہوگیا تھا - جنہون کو ہمارے تذکرہ مذکور کے الفاظ کے ملاحظہ سے اچھی طرح سے گوش گذار ہوچکا ہی - کہ اکثر دیار کے علماؤن نے ڈاک کے ذریعہ سے منگوا لیا ہی -

**خلاصہ** جب امام صاحب کی پیدائش اور تدوین زمان مبشر بالخیر

فسلمت علی بابک ثلاثا فلم تردوا علیّ فرجعت وقد قال رسول صلعم اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یؤذن له فلیرجع فقال عمر رض اقم علیه البینة والا اوجعتک فقال ابی بن کعب رض لا یقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعید قلت انا اصغر القوم قال فاذهب به (تا) فقمت معه فذهبت الی عمر فشهدت اخرجه المسلم۔ اسکے سواے اور بھی اسطرح کی چہ سات وہینین باب الاستیذان مین مسلم اور بخاری کی موجود ہین۔ اور تیسیر الوصول مین مسلم اور ابو داؤد سے ہی کہ حضرت علی رض راوی کو تین بار حلف دلاتے۔ اور ازالہ مین ہی کہ حضرت عمر رض بلا ضرورت خبر احاد کی طرف التفات نفرماتے۔ اور بخاری اور موطاء و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ وغیرہ مین ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رض مغیرہ بن شعبہ کی روایت مین هل معک غیرک (یا) ائیت من یشہد معک علی هذا فرماتے سواے اسکے علماء متدین اور فضلاء متشرعین پر ناظاہر نہین کہ صحابیون نے تالیف قرآن کے وقت مین باعث عدم مقبول ہونے خبر احاد کے لفظ متتابعات کو قرأت حضرت اُبی رض مین سے جو آیت قضاء رمضان مین تھا۔ فعدة من ایام اخر متتابعات۔ اور قرأت حضرت ابن مسعود رض مین سے جو آیت کفارہ یمین مین تھا قرآن سے نکال ڈالا۔ جب خبر احاد صحابہ کی دلیل شرعی نہوئی۔ پھر خبر احاد غیر صحابہ کی۔ (جو صحاح وغیرہ مین

خبر متواتر نہین اسلیے ابن صلاح نے کہا ہی کہ حدیث مین اگر کوئی متواتر کی مثال ڈھونڈے۔ تو تھک جاوے حتیٰ کہ حدیث انما الاعمال بالنیات بھی اِس متواتر کی مثال سے نہین۔ اگرچہ اتنے لوگون نے اُسکو روایت کیا ہی کہ عدد اُنکے حد تواتر کو پہونچتے ہین۔ ولیکن کثرت اُسکی رواۃ کی وسط اسنادمین ہوئی نہ قرن صحابہ مین انتہیٰ۔

اور خبر احاد سے فائدہ علم یقینی شرعی حاصل نہین۔ نہ اُن پر عمل نکرنے سے بلکہ بالفرض انکار کرنے سے بھی خوف عذاب کا متحقق نہین اگر ہوتا تو صحابہ کی خبر احاد کو باوجود مسلمیت عدالت صحابیت کے صحابہ رد نہین کرتے بلکہ رد وانکار کے عذاب سے ڈرتے۔ نہ انکے تصدیق کے لیے شاہد طلب فرماتے نہ حلف دلواتے۔ بلکہ فقط اُنہین خبر احاد پر کفایت کرتے۔ ہمارے اِس دعوے کی دلیل نیچے کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہو جائیگی۔ عن فاطمۃ بنت قیس قالت اِنَّ زوجہا طلقہا ثلثا ولم یفرض لہا رسول صلعم سکنی ولا نفقۃ ورده عمر رض قال لا ندع کتاب ربنا وسنت نبینا بقول امراۃ لا ندری اصدقت ام کذبت ام حفظت ام نسیت۔ عن بسر بن سعید قال سمعت ابا سعید الخدری رض یقول کنت جالسًا بالمدینۃ فی مجلس الانصار فاتان ابو موسیٰ فزعًا او مذعورًا فقلنا ماشانک قال ان عمر ارسل الیّ ان اٰتیہٗ فاتیت بابہ فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیتک

رجا الکم الخ کے مضمون سے اعراض کرنا - العیاذ باللہ العیاذ باللہ -
سبحان اللہ کیا خوب آپ لوگوں نے تو عمل بالقرآن والحدیث المتواتر کو
طاقوں پر رکھ چھوڑا - پر اخبار احاد پر بہت کچھ اودھم مچایا - ۵
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا غبغبہ جب دلیل قوی اور برہان جلی سے
ثابت ہوگیا کہ خبر احاد صحاح وغیرہ قابل حجت شرعی یقینی نہوا - تب
لامذہبوں کے سرگروہوں نے جو جو کتابیں حنفیوں کے رد میں لکھی ہیں
اور انہیں صحاح کی حدیثوں کی حجتیں لائے ہیں وے سب اس نظر سے
کالہباء منشورا ہو گئیں - خصوصًا اُن عبد البطونوں کی کتابیں جسمیں یہ عبارتیں
موجود ہیں - رد کر دیا حنفیہ متعصبہ نے محکمات صریحہ کو جو دال تھے کہ عبادات
میں نیت شرط ہے - رد کر دیا مقلدان بے معنی نے سنت
محکمہ صریحہ صحیحہ کو کہ وہ نہی ہے بیع رطب کے بعوض تمر کے
رد کر دیا حنفیہ متعصبین نے احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ
غیر منسوخہ غیر معارض لہا کو جو دلالت بینہ رکھتی تھی کہ
وقت ظہر کا ایک مثل ہے اور ایک مثل کے بعد عصر کا وقت
آجاتا ہے - رد کر دیا حنفیہ متعصبین نے اُن احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ کو
جو دلالت کرتے تھے کہ بول غلام پر فقط نضح اور رش مار کافی اور غسل
کی حاجت نہیں جیسا صحیحین میں ہے - رد کر دیا حنفیہ متعصبین نے
احادیث وتر کو جو دلالت کرتے تھے کہ یک رکعت معقول ہے - رد کر دیا
حنفیہ متعصبین نے احادیث صحیحہ محکمہ کو جو قاطبۃً دلالت کرتے تھے جہر آمین پر

بعد عبور زمانہ ملبشر بالخیر حتی کہ بعد مرور زمانہ تبع تابعین کے اور بعد شائع وضائع ہونے وضع وضاعین المعاندین اسلام کے سعی سنائی خبرین تالیف ہوئین) کیونکر ایسی دلیل شرعی ہوگی جسمین کل شریعت کا مدار ان پر کیا جاوے ۔ برین عقل و دانش بباید گریست - اجی صاحب جب خبر احاد کے مادے مین صحابیون کا یہ حال و قال ہے پھر آپ لوگون کا کس برتہ پر اتنا پانی - ہان اگر آپ لوگ بسبب عناد نہ ہی کے ہمارے اِس استنباط کو ناپسند کرین تو کر سکتے ہین - لیکن آپکے پیشوا ابن حجر عسقلانی رح کے اس قول کلها سوا الاول احاد و فیها المقبول والمردود کو تو ضرور پسند کرینگے - اور سند گردانینگے - باوجود اسکے کل اخبار احاد کو صحاح وغیرہ کی حدیث نبوی فرض کر کے ہر ہر بات مین قال النبیؐ قال النبیؐ کہنا بے شک حدیث متواتر مذکور من کذب علیؐ کا مصداق بننا ہے - اور اُن حدیثون کے مضامین کو جو صحاح وغیرہ کے باب التوقی فے الحدیث مین ہین بد سمجھنا - اور بدلیل حدیث قال رسول صلعم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم کذا فے المشکوٰۃ کاذب بننا - اور خبر احاد صحاح وغیرہ کو کل شریعت کا مدار سمجھ لینا اور اُنکو آیت ما اتاکم الرسول فخذوہ الخ کا مصداق فرض کرکے لوگون کو عمل پر اُنکے ورغلانا - اور اُنکی مخالفت پر ڈرانا - صحابیون رض پر عیب لگانا اور غیر رسول کو رسول قرار دینا - اور حیات و موت کو رسول صلعم کی دو دو بار فرض کرنا - بلکہ قولہ تعالیٰ - استشھد وا شھیدین من

باطل ہوگیا۔ قطع نظر اِس تقریر کے اَور سنئے جب صحابہ متفرد کے خبر احاد
یقینی واجب العمل ٹھری۔ تب یہ خبر سند متصل مرفوع کی کب دلیل شرعی
یقینی ہوگی۔ اعتراض اگر کوئی کہے کہ حاکم نے کہا ہی کہ بخاری
اور مسلم کی یہ شرط ہی کہ وے کوئی روایت اپنی کتاب مین نہین لاتے
جبتک کہ اُسکو دو صحابی مشہور نے رسول صلعم سے روایت نہ کیا ہو۔
پھر اُن صحابیون سے دو یا زیادہ تابعی نے روایت نکیا ہو۔ پھر تابعین
سے دو یا زیادہ تبع تابعین نے روایت نکیا ہو۔ تب تو صحیحین کی سب
حدیثین مطابق دلیل شرعی کے ہین۔ جواب ہان اگرچہ دعوی حاکم
کا یہ ہی جو اپنے بیان کیا۔ لیکن تکذیب اِسکی عیان ہی حاجت بیان نہین۔
کیونکہ صحیحین مین ایسی روایتین بہت ہین جسکی ایک ہی سند ہی بس
چنانچہ صحیحین دیکھنے والے اور پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہین۔ اگر
ہماری بات کو قبول نکرین۔ تو ضرور امام نووی شافعی کی بات تو قبول
کرینگے۔ وہ خود یہ فرماتے ہین کہ یہ انکی شرط نہین کہ انکی کتابون مین
ایسی روایتین ہین کہ اُسکی ایک ہی سند ہی۔ اُنمین سے حدیث انما
الاعمال بالنیات بھی ہی انتہا۔ اور حاکم کا قول اسطرح کا بہت ہی
اُنمین سے ارشاد اللبیب مین ایک منقول ہی خلاصہ ترجمہ اسکا یہ ہی کہ
جب بخاری رح نے اپنی کتاب صحیح کو تالیف کیا۔ تب امام احمد حنبل و یحیی
بن معین و علی بن المدنی وغیرہم پر پیش کیا۔ اُنھون نے پسند کیا۔
اور صحت کی شہادت دی۔ (تا) اور ۲۵۰ھ مین نیشاپور مین آئے۔

ردکر دیا حنفیہ نے نصوص صحیحہ محکمہ کو جو صراحتہً دال تھے کہ قراءت فاتحہ
نماز مین فرض ہے۔ رد کر دیا اہل بطلان اور ارباب خذلات اور اہل ضلالت
اور ارباب بغاوت نے صدہا نصوص صریحہ صحیحہ محکمہ کو۔ وغیر ذلک جو منح المبین
علی رد مذاہب المقلدین مین ہین۔ اور یہ عبارت ابو حنیفہ نے اس مسئلہ
مین حدیث بخاری کا خلاف کیا۔ اس مسئلہ مین حدیث مسلم کا خلاف کیا
علی ہذا القیاس جیسا ظفر المبین مین ہے انتہی۔ اسی طرح کی تحریر و تقریر قابل
عمل کیا معنی قابل دید بھی نہین بلکہ قابل سوختنی ہے کیونکہ جب احادیث
صحاح کا خبر احاد ہونا ثابت ہوا۔ تب دعوی اُنکا اسکے صحیحہ صریحہ
غیر منسوخہ قطعیہ محکمہ وغیر ذلک محض بے اصل و بیہودہ ٹھہرا۔ کیونکہ جنکو حدیثون
کو یہ لوگ قطعیہ صریحہ صحیحہ محکمہ غیر معارضہ کہتے ہین۔ اور اُنپر شور و شغب کرتے
ہین اُن سب کا معارض صحاح وغیرہ ہین بھی موجود ہے۔ چنانچہ آیندہ اسکا
ذکر آتا ہے۔ پیران نمی پرند مریدان می پرانند کی نقل ہے۔ اعتراض
اگر کوئی کہے کہ خبر احاد مین حدیث متصل مرفوع بھی شامل اور وہ
واجب العمل و مقبول ہے۔ جواب ہان شامل ہے مگر بیشتر القرونی کے
اخبار احاد واجب العمل والقبول ہونے مین گفتگو ہے کیا اعتبار اسکا فی
زماننا محال ہے کہ بہت سی حدیثین متصل مرفوع موضوع بھی ہین
چنانچہ اس باب مین تمھاری کتب موضوعات ہماری شاہد ہین۔ جب
حدیث متصل مرفوع مین وضع کا احتمال آگیا۔ تب بدلیل اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال۔ یقینی استدلال کرنا اُن سے

دو بزرگ کی صحیحین کا حال یہ ٹھہرا - تب غیر صحیحین کا حال کیا ہوگا اِس سے
دریافت کرلیجئے - کیونکہ نسائی و ابو داؤد وغیرہما اِن دونون کے شاگرد
ہین - اور واقعی ہین سے محدثین مشہورین ہم معصرین نے ایک دوسرے
کی روایت لے لیکر اپنی اپنی کتاب بھرلی - امّا نفسانیت کے سبب سے اِس
بات کو اپنی کتاب میں ذکر نہ کیا - (الا ماشاء اللہ) اب فی زماننا لوگون
نے اسکو متواتر سمجھ لیا - حتاکہ اُنکے تکیہ پر مذاہب آئمہ اربعہ کو نہ و با لا کرنے لگا
حالانکہ علما ئے محققین اور فضلائے مدققین نے لکھا ہی کہ آئمہ محدثین مشہورین
متاخرین کے صحاح کے تکیہ پر آئمہ اربعہ متقدمین کو الزام نہ دینا - نہ انکی روایتون
کو اُنکی روایتون سے تصفیہ کرنا - کہ طریق سند متقدمین اَور تھا - متاخرین
کا اَور ہو گیا تھا - اب ہمکو مناسب ہی کہ بدلیل حدیث خیر القرون
قرنی الخ - اور حدیث اتبعوا سواد الاعظم - الزموا الجماعۃ -
علیکم بالجماعۃ من شذ شذ فی النار کے اقدام الائمۃ تابعی
کا اتباع کرین - جبکہ قبل اِنکے کسی کو صاحب مذہب بنائے - اگر پاتے
بے شک اِنکا اتباع کرتے - اور بدلیل حدیث قال رسول صلعم یکون فی
اخر الزمان دجّالون کذّابون یاتونکم من الاحادیث بما لم
تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم
ولا یفتنونکم رواہ المسلم کذا فی المشکوٰۃ [ص ۱۹] - اور حدیث عن
ابی العاص ان رسول صلعم قال ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلماء فاذا لم

وہان بطفیل محمد یحییٰ الذہلی کی مدت تک حدیث کا درس دیتے رہے - پھر جب درمیان ذہلی اور انکے پھوٹ پڑی ذہلی نے لوگون کو اُنسے انقطاع ہونے کا حکم دیا - تب سب لوگ اُنسے الگ ہو گئے مگر مسلم بن الحجاج باقی رہے - اور دونون کی مجلس مین حاضر ہوتے رہے - ایک دن ذہلی نے کہا کہ جو کوئی مثل قول بخاری کے کہیگا اُسکو میری مجلس مین حاضر ہونا حلال نہین تب مسلم الگ ہوئے اور جو کچھ ذہلی سے نقل کئے تھے واپس دیے انتہیٰ -

تنبیہ اب اِس عبارت مین غور کرنے کی جگہ ہی کہ امام بخاری رح کی پیدائش تو ۱۹۴ سنہ مین ہوئی - ۲۰۵ سنہ مین نیشاپور مین جب آئے اُسوقت سن اُنکا ۱۱ برس کا ٹھہرا - تب وہ کب ملک بملک حدیثون کی تلاش مین محدثین کی خدمت مین تشریف لے گئے تھے - اور کب علم حاصل کرکے چھ لاکھ حدیث جمع کی تھی - اور کیونکر ہر حدیث کی نقل مین زمزم کے پانی سے غسل کرنے اور دو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت ملی - جو اپنی صحیح بخاری کو قبل ۲۰۵ سنہ کے تالیف کرکے ائمہ مذکورین کے آگے پیش کیا - کیا ان کے پیٹ سے تالیف کرلائے تھے - اگر کہو کہ ہان اگر صغر سِنی ہی مین صحیح بخاری تالیف ہوئی تب تو وہ حجت شرعی ہونے سے بالکل جاتی رہی - کہ نابالغ کی شہادت پر مدار شریعت نہین ہوسکتا ہی - اور مسلم رح کی پیدائش تو ۲۰۴ سنہ مین ہوئی ۲۰۵ سنہ مین بخاری اور ذہلی کے درس مین کیونکر حاضر ہوکر سماعت کی - اگر اِسی سماعت سے صحیح مسلم لکھی تو اِسکا کچھ اعتبار شرع مین نرہا - جب ایسے

کچھ سن لیجیے - رفع یدین نہ کرنا آنحضرت صلعم کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے تو بہتیرے آثاروں سے ثابت ہی چنانچہ اُن میں سے بعضوں کو مین مفصل الذیل مین نقل کرتا ہون - بلکہ منع فرمانا آنحضرت صلعم کا رفعیدین کو اور بُری طرح سے اُسکو اُونٹون کی دُم کے ساتھ تشبیہ دینا - خود آپ ہی کی صحیح مسلم کی اس روایت سے اچھی طرح سے ثابت ہی کہ اُنہون نے اِس حدیث کی بنا پر باب باندھا - اور اِس باب کو باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنھی عن الاشارۃ [؟] نام رکھا - وہ حدیث یہ ہی - عن جابر بن سمرۃ رضہ قال خرج علینا رسول اللہ صلعم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ الخ اخرجہ المسلم ص ۱۸۱ اب اس حدیث کے مضمون پر غور کیجیے - کہ رفع یدین کسقدر ممنوع و منھی عنہ ہی - اچھی طرح سے سمجھیے - اور انصاف کیجیے معاذ اللہ کہ کم سمجھنا [؟] یہ حیران کرتا [؟] ہی - کیونکہ قول النبی صلعم مالی اراکم رافعی ایدیکم (جو مثل ما انازع القرآن کے ہی) بہت ہی تعجب سے رفع یدین کی مشروعیت کو وزاحمت کرتا ہی - اور جملہ تشبیہ کانھا اذناب خیل شمس سے کسقدر مذمت رفع یدین کی ثابت ہوتی ہی - بمضمون - استفت عن نفسک اپنے دل سے پوچھیے منصفین کہو تو کہ ہی یہیں کسکی راے صواب - اور امر اسکنوا فی الصلوٰۃ سے اسکون فی الصلوٰۃ واجب ہی - نہ برخلاف اسکنوا حرکات ناشایستہ فی الصلوٰۃ درست ہی - بلکہ منھی عنہ ہی - اسلیے اکثر علماے

یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا اخرجہ ابن ماجہ کے متاخرین کے اتباع سے منھ موڑے - تاکہ وادی ضلالت سے نجات پاوین - خذ ہذا فانہ ادق الدقائق - واحق الحقائق -

**اب بالتصریح آپ کے مسئلون کے جواب مین آپ ہی کی صحاح وغیرہ سے صحیح صحیح حدیثین لاتا ہون سننے اُسمین انصاف سے نظر فرمائے - اور اعتساف کو دخل نہ دیجیے** - یعنی امام الائمہ امام اعظم رح نے جس حدیث سے استدلال واستنباط کیا اسیکو صحیح جانئے - انکے مقابلہ مین غیرون کے اقوال وتالیفات کی طرف ہرگز التفات نفرمائے - کیونکہ امام صاحب خیر القرونی تابعی ہین - آنکھ دیکھی باتین لکھتے ہین - اور صاحبان صحاح وغیرہم شر القرونی ہین - بلا آنکھ دیکھی خبرون پر اعتماد کرکے صحاح وغیرہ لکھی ہین - اور شر القرونی کی تالیفات حسب احادیث مذکورۂ بالا شر سے ملو ومخلوط ہین - اگر کوئی کہے کہ اسکے امتیاز کے واسطے اسناد موضوع موجود ہے - کہونگا وہ بھی شر القرونی کی تالیف ہے - اسمین بھی وضع وضاعین معاندین کا بہت کچھ حلول پاچکا ہے - اس باب مین کتب موضوعات تمھاری بیری شاہد ہے -

**آنحضرت صلعم کا موت تک رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت**

اسکا جواب تو مین نے تذکرۃ المذاہب کے مناظرہ مین لکھا ہے - خیر یہان بھی

ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ مین۔ واحتج الحنفیۃ بحدیث سمرۃ خرج علینا رسول صلعم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم الخ اخرجہ المسلم لکھا۔ کیا آپکو اسکا علم نہ تھا۔ جو آپنے اعتراض کیا۔ اور اسمین امام بخاری غیر حنفی کی مخالفت سے حنفی کی مضرت حاصل نہین۔ **چہارم** یہ ہی کہ قطع نظر بالاے تقریرون سے اور اِنکے اُنکے تحریرون کی دلائل سے۔ فقط یہ توخیال فرمائے۔ کہ جب معنی لفظ رفع یدین کہ حدیث مین ہی خاص بتین بنفسہ ہی احتمال بیان کا نہین رکھتا ہی۔ تب جس جس کیفیت سے نماز کے اندر رفع یدین پایا جائیگا وہ اس حدیث سے منہی عنہ ہوگا۔ اسمین خصوصیت کا دخل دینا۔ یعنی نص پر مداخلت کرنا۔ **دفع دخل** اس سے تکبیر تحریمہ کے رفع کو بھی منہی عنہ ثابت ہونا۔ نہ سمجھنا کیونکہ مضمون اسکو نفی الصلوٰۃ نماز کے اندر کے رفع مین گفتگو ہی۔ اور قبل تحریمہ وجود صلوٰۃ متحقق نہین۔ بلکہ وہ تحریمہ بدلیل قولہ تعالی وذکر اسم ربہ فصلی شرط صلوٰۃ ہی۔ اور شرط صلوٰۃ رکن صلوٰۃ نہین ہوتا ہی۔ جیسا وضو۔ اور نہ مخصوص منہ البعض کا قاعدہ اسمین منطبق ہوسکتا ہی۔ کیونکہ جب دونون طرف یعنی رفع وعدم رفع یدین مین آثار بن موجود ہین۔ تب فقط رفع کے آثارون کو عدم رفع کے آثارون پر کیونکر ترجیح دیجاسکتی ہی۔ بلکہ اسمین اذا تعارضا تساقطا کا قاعدہ پیش آیا ہی **اعتراض** اگر آپ کہین کہ تمھاری دوسری حدیث کے مستثنی مین بہت کچھ اختلافات ہی پھر وہ حدیث

حنفیون نے رفع یدین کو موجب فساد صلوٰۃ لکھا۔ حتیٰ کہ مکحول نے
امام صاحب سے یہ روایت کی من رفع یدیہ عند الرکوع وعند
الرفع فسدت صلوٰتہ۔ کذا فی کتاب الشتاع۔ اور امیر کاتب الاتقانی
نے فساد الصلوٰۃ برفع الیدین کا حکم دیا۔ اور ایک رسالہ اسمین لکھا۔ اگرچہ
تقی الدین السبکی الشافعی نے تعصب مذہبی سے اُسکو رد کر دیا۔ حتیٰ کہ بعض
حنفیون نے بھی اس غیر مذہبی کے رد پر فریب کہا کر اُس روایت کو ضعیف
ٹھہرایا۔ علیٰ ہذا القیاس بہتون نے غیر مذہبی کتابون کی اسناد پر فریفتہ ہوکر
بہت کچھ لکھا۔ لیکن اُس سے ہوتا کیا۔ جب اس حدیث مسلم سے اور حدیث
لاترفع الایدی الافی سبع مواطن الخ سے (جسکو بزار و بیہقی
وبخاری تعلیق مین وطبرانی وابن ابی شیبہ وغیرہم نے طرق مختلفہ سے
مع اختلاف مواضع سبع کے روایت کیا۔ کذا فی غیر بحر الہدایہ صـ ۸۲) رفع یدین
کا منھی عنہ ہونا ثابت ہوا۔ **اعتراض** اگر آپ کہین کہ اس حدیث مسلم کو
تو کسی شراحون نے عدم رفع یدین کی دلیل نہین گردانا۔ اتنے دن کے بعد
فقط تمھین کو یہ مضمون سوجھا۔ کیا اُنھون کو نہین سوجھا تھا۔ **جواب**
اسکا کئی وجھون پر ہے۔ **اوّل** یہ ہے کہ رفع یدین کے ثبوت کا مضمون باوجود
قرب زمان ہونے کے امام صاحب کو نہ سوجھا تھا۔ جو بعد مدت مدید وعرصہ
بعید کے اوروں کو سوجھا۔ **دوم** یہ ہے کہ جب آپ کو متاخرین کی تقلید سے
امام صاحب کی تقلید ترک کرنا آسان ہوا۔ تب ہمکو اعلیٰ کی تقلید سے ادنیٰ کی
تقلید چھوڑنا۔ کونسا مشکل آن پڑا۔ **سوم** یہ ہے کہ خود آپ کا مقتدا

وعدم رفعیدین لبشرط لا شئ وبلین بلین لا شرط الشئ اگر ثالث کو
ثانی کے ساتھ ملا یا جاوے۔ تو کثرت اس جانب کو معلوم ہوے۔ مگر اسکو
سمجھنے کے واسطے علم درکار ہے۔ محدثین فی زماننا کا فہم (جو ایک سند
مدعی مولوی نذیر حسین صاحب سے حاصل کرکے اپنے کو اُستاد لغمان بلکہ
لقمان سمجھتے ہین۔ اور اس سند کو دکھا دکھا کر عوام کالبھائم کے پاس
عمل بالحدیث کا دعوی کرکے اپنی بزرگی حاصل کرتے ہین۔ روزگار کا
ڈھنگ نکالتے ہین) کچھ بکار آمد ومعتبر نہین۔
تیسرا یہ ہے کہ اکثر محدثین غیر حنفی ہین۔ کما مر ذکرھم
انھون نے اپنی تقویت مذہب کے واسطے تل کو تال بناکر دکھلایا ہے۔
اور روایت نسخ پر اعتماد نہ کیا۔

**اب چند آثار عدم رفع یدین کا حسب وعدہ نقل کرتا ہون اور توقع انصاف کا رکھتا ہون** عن علقمہ قال قال لنا ابن مسعود رض الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلعم فصلے ولم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ مع تکبیرۃ الافتتاح رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال ابوداؤد لیس ھو بصحیح علی ھذا المعنی کذا فی المشکوۃ [ص ۲۸۴] (جو امام بغوی شافعی کی مصابیح سے منتخب ہے۔) کیا حضرت اپنی اس روایت کو جو نصف صاحبان صحاح (جنکی حدیثون کو آپ لوگ کالوحی من السماء سمجھتے ہین) روایت کیا نہین دیکھا۔ یا دیکھا بھر صورت پھر یہ اشتہار لن ترانی کا دینا کیسا تھا۔ اور دعوی

قابل احتجاج کیونکر ہو سکی - جواب جس طرح سے آپ لوگون کے پاس فعدیثی
کی حدیث باوجود اختلافات رفع فی السجود کے قابل احتجاج کا ہو سکی -
کیا آپ نے صحاح نہین پڑھا - پھر کیونکر محدثیت کا دعوی بھرا خیر نہ پڑھا
نہ پڑھا - فقط تخریج الہدایہ کی اس عبارت کو دیکھ لیا ہوتا - وفی الصحیحین
عن سالم عن ابن عمر رض فی حدیث الرفع کان لا یفعل ذلک
فی السجود ولمسلم وکان یفعله حین یرفع راسه من السجود -
ایضًا فیه عن ابی ہریرہ رض رائت رسول صلعم یرفع یدیه فی
الصلوٰۃ (تا) وحین یسجد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه - پھر کیونکر
بین السجدتین کے رفع یدینی کو باطل جانتے ہین ؏
اپنی فضیحتون پر انہین کچھ نہین نظر - اندھے ہین خود پر اوَرون کو جانے ہین بے بصر
اگر کوئی کہے کہ رفع یدین کی حدیثین کثرت سے ہین - اور عدم رفع
کی بہت کم ہین جواب اسکا کئی طرح پر ہے پہلا قوی ترین جواب ان مین
سے یہ ہے کہ جتنی روایتین رفع یدین کی ہین سکی سب آثار ین ہین بس - نہ کوئی
حدیث مین ایسا آیا ہے کہ رسول صلعم نے ارفعوا ایدیکم عند الرکوع
والقیام عنه فرمایا - حالانکہ ان دونون حدیث مذکورین ما ارالکم
رافعی ایدیکم الخ - لا ترفع الایدی الخ فرمایا - فافترق
الفرق فرقًا جلیا - کما افترق النہار من اللیل لوجود الشمس فرقا
معیا -
دوسرا یہ ہے کہ اس باب مین تین طرح کی حدیثین ہین یعنی رفع یدین ثبت طرالشئی

کو دوسرے طریق سے ثابت ہوا۔ فقس علیہ البواقی۔ عن علقمہ قال قال لنا ابن مسعود رض الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلعم فصلے ولم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ مع تکبرۃ الا افتتاح الخ اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر[۲۱۵]۔ عن البراء قال رائت رسول اللہ صلعم اذا فتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود اخرجہ ابوداؤد وکذا فی التیسیر[۲۱۵]۔ اور اسی طرح سے بیہقی شافعی نے بھی حدیث ابن عمر وعباد بن الزبیر سے روایت کیا۔ عن براء بن عازب قال کان الرسول صلعم اذا صلے رفع یدیہ حتیٰ تکون ابھاماہ حذاء اذنیہ ثم لم یعد اخرجہ الدارقطنی عن براء بن عازب قال کان النبی صلعم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکون ابھاماہ من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود اخرجہ ابن شیبہ۔ عن علقمہ عن عبداللہ قال صلّیت مع رسول اللہ صلعم والی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ اخرجہ الدارقطنی وابن عدی۔ و روی الطحاوی عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ قال الطحاوی فھذا ابن عمر قد رائ النبی صلعم یرفع ثم ترک ھو الرفع بعد النبی صلعم فلا یکون ذلک الا وقد ثبت عندہ نسخ ما قد کان رائ النبی صلعم فعلہ وما ذکر

انا لاغیری کا بھرنا کیا تھا۔ اور لوگون کو راہِ راست سے بھٹکانے کی
تکلیف دینا کیا تھا۔ آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو۔ اور اسمین لڑائی
کرنا کیا تھا۔ لڑائی مین کیا لڈو ملتے ہین۔ ہم نے بلکہ بمضمون ولا
تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم عزت جاتی۔ ملت مین خرابی آتی ہے
اسلیے یہ مثل۔ لڑائی کا گھر ہانسی۔ بیماری کا گھر کھانسی۔ ساری وجاری
کیون حضرت آپ تو اِس حدیث کو موضوع بھی نہین کہہ سکتے ہین۔ کیونکہ
آپ لوگ صحاح کی صحت پر تلقی امت کا دعوی بھر چکے ہین۔ ہان اگر آپ کہیے
کہ ابو داؤد نے اِس روایت کو اِس طریق سے صحیح نہین کہا ہے۔ تو جواب
اِسکا یہ ہے کہ اِس طریق سے صحیح نہونا ثابت نہین چنانچہ انھون نے خود دوسری
روایت براءمین جو آئی ہے عدم رفع یدین کو تصدیق کرکے روایت کیا۔ یا یہ
جملہ ابو داؤد کی طرف سے نہو۔ کیونکہ ابو داؤد بلکہ ہر محدث کلیہ دعوی ہے کہ ہمنے
اپنے سنن یا کتاب مین بجز حدیث صحیح کے نہین روایت کیا۔ پھر رواہ ابو داؤد
کے بعد یہ جملہ کیسا۔ شاید صاحب مشکوٰۃ شافعی نے تعصب سے بڑھا دیا ہو۔
کیونکہ تیسیر الاصول مین بھی یہی روایت منقول ہے اُسمین یہ عبارت لیس
ھو بصحیح علی ھذا المعنی ابو داؤد سے منقول نہین۔ بلکہ اخرجہ اصحاب السنن
اصحاب السنن مین ابو داؤد بھی داخل ہین۔ سوا اسکے اِس عبارت سے ہمارا
ضرر کیا بلکہ فائدہ ہے کہ اِس سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت عدم رفع یدین
کا طرق مختلف سے ثابت ہے کسی نے کسی طریق سے کسی نے کسی طریق سے ثابت
کیا۔ چنانچہ اِسی روایت مین ترمذی اور نسائی کو اِسی طریق سے اور ابو داؤد

اقوال کو جو اسناد درستی سے سجاوٹ و بناوٹ کیے ہین صاحب تنویر العین کا پیش کرنا - محض نکمی بات ہی لکیر پر فقیر ہونا شیر کے مقابلہ مین گیدڑ پیش کرنا - تاب آفتاب کو ٹھوک کر کرم شب تاب کی تاب پر مغرور ہونا ہی - کہ کجا امام محمد رح کہ امام شافعی رح کی مان کو نکاح کر کے انکو تعلیم و تربیت دیکے قبل قول صاحبان صحاح کے ۱۸۹ مین انتقال کیا - اور کجا ابن تیمیہ الحنبلی کہ ۶۶۱ مین پیدا ہوکر ۷۲۸ مین انتقال کیا - اور کجا ابن جوزی کہ ۵۱۰ مین پیدا ہوکر ۵۹۷ مین انتقال کیا ٥ لیس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک - قال محمد السنۃ ان یکبر الرجل فی فی صلاتہ کلما خفض و کلما رفع و اذا انحط للسجود و اذا انحط للسجود الثانی کبر - فاما رفع الیدین فی الصلوٰۃ فانہ یرفع الیدین جزاء الاذنین فی ابتداء الصلوٰۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شیء من الصلوٰۃ بعد ذالک و ھذا کلہ قول ابی حنیفہ رح و فی ذلک اثار کثیرۃ قال محمد (نا) عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ قال رائیت علی ابن ابی طالب رفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ المکتوبۃ ولم یرفعھما سوی ذلک - عن ابراھیم النخعی قال لا ترفع یدیک فی شیء من الصلوٰۃ بعد التکبیرۃ الاولی - عن ابن حکیم قال رائت ابن عمر یرفع یدیہ حذاء اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلوٰۃ

طاؤس انه قد رای ابن عمر یفعل ما یوافق ما روی عنه
عن النبی صلعم لا یقدح ذلك لانه یجوز ان یکون هذا
قبل ان یقوم الحجة عنده بنسخه ثم لما قامت ترکه
وفعل ما ذکره عند مجاهد انتهی کلام الغیبی کذا فی شرح البخاری
عن ابن عباس رض انه قال لم یکن العشرة المبشرة یرفعون
ایدیهما الا عند الافتتاح کذا فی شرح سفر السعادة رواه الطحاوی
عن الحدیث الحسن بن عیاش عن عبد الملك بن الحسن
عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم عن الاسود قال رایت
عمر یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود ورایت ابراهیم
والشعبی یفعلان ذلك وقال الطحاوی فهذا عمر لم یکن یرفع
یدیه الا فی التکبیرة الاولی والحدیث صحیح لان الحسن
ابن عیاش وان کان هذا الحدیث دار علیه فانه ثقة حجة
ذکر ذلك یحیی بن معین وغیره انتهی اس حدیث کے معارضہ مین
صاحب تخریج الهدایہ زیلعی کے قول کو حاکم کا پیش کرنا بجز سادہ لوحی کے
کیا ہے۔ کہ کجا طحاوی کہ ۲۲۹ یا ۲۳۰ مین پیدا ہوکر ۳۲۱ مین انتقال کیا۔ اور
کجا زیلعی کہ ۷۶۲ مین انتقال کیا ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎
کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔ علی ہذا القیاس سوطا سے امام محمد رح کے
حدیثون کے مقابلہ مین جو آتے ہین یا اور اور عدم رفع کی حدیثون کے
معارضہ مین ابن حبان اور ابن جوزی اور ابن تیمہ وغیرہم من المتاخرین کے

محدثین نے اُسوقت کی روایتون کو پاپاکر شائع وذائع کیا) آخر چلکر منسوخ ہوگئی جیسا طحاوی نے اپنے معانی الآثار مین اور ابن الہمام نے اپنے فتح القدیر مین اور عینی شرح ہدایہ مین اِس بات کو ثابت کیا۔ اور اگر ایک کو صحیح دوسرے کو غیر صحیح کہیئے۔ تو کسکو صحیح فرض کیجے۔ اگر حدیث رفع کو صحیح کہیئے۔ تو ترجیح بلا مرجح کو تعصب مذہبی سے دخل دیجیے۔ اور اگر وجہ ترجیح کے لیے اور اکو محدثین کی حدیث کو پیش کیجیے۔ تو مین اُن محدثین کے اُستادون کے پیران پیر امام اعظم رح کی اِس حدیث کو (ابوحنیفہ رح) عن حماد عن ابراھیم عن الاسود ان عبد اللہ بن مسعود رضہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لا یعود لشئ من ذلک کذا فی عقود الجواھر والخوارزمی کہ اِسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ اور ترمذی نے حسن کہا۔ اور حدیث مسلم مذکور کو اور حدیث لاترفع الایدی مشہور کو پیش کرونگا۔ اور موطاے امام محمد رح کی احادیث تو سب پر بھاری اور پیش کیا ہوا ہی۔ دکھلاؤنگا۔ پھر وجہ ترجیح کِس جانب کو ہی دیکھیے۔ اور امام صاحب کے رتبہ اور محدثین کے رتبہ مین امتیاز کیجیے۔ اور اس فساد کو مٹا دیجیے۔ یعنی بین الحنفیون کی عداوت کو اُٹھا دیجیے۔ اگرچہ اِس باب مین بہت سے دلائل وآثار ہین لیکن مین نے باعث مطول ہونے کتاب کے طرح دیا۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ پر اکتفا کیا ؎

یک حرف بس است اگر شعور است ۔ ورنہ چہ چراغ پیش کور است

## انحضرت صلعم کا نماز مین خفیہ آمین کہنے کا ثبوت

ولم یرفعھما فیما سوی ذلک - وغیر ذلک ہکذا کلہ فی موطاے
امام محمد رح - عن سوار بن مصعب عن عطیہ العوفے ان ابا
سعید الخدری وابن عمر کانا یرفعان ایدیھما اوّل مایکبیران
ثم لایعودان اخرجہ البیہقی الشافعی وعللہ بان عطیہ شئی الحال وسوار
اسوء منہ - اِس تعلیل سے بوے تعصب کی آتی ہی کیونکہ یہ ہی بیہقی نے
رفع یدین کی روایت کی یہ ہی ابن عمر وابو سعید وغیرہما سے لیث بن ابی سلیم
کے طریق سے روایت کیا - حالانکہ لیث بن ابی سلیم مختلف فیہ ومتکلم فیہ ہی اسکا
کچھ ذکر نہ کیا - اور اپنی تقویت مذہب کے واسطے اُس روایت کو معلول کیا
ع اے ہنرہا نہادہ برکف دست - عیبہا برگرفتہ زیر بغل -
**الغرض** یہ حضرات اسناد پرستی کی وجہ سے جہاں کہین امام ابو حنیفہ رح
کے خلاف پر کچھ جھوٹ موٹ کی بو باس بھی پاتے ہین - فوراً اسکو پہاڑ کا سا
بنا کر دکھلاتے ہین - اور اگر انکا اپنا پہاڑ کا سا عیب بھی موجود ہووے - تو
اسکو تل برابر بھی نہ شمار کرے - کیونکہ رفع یدین کے ثبوت مین جتنی آثار ین
ہین اسمین کیا کیا تناقضات اور اختلافات ہین انکو یہ حضرات اصلا
نہین دیکھتے ہین - بلکہ لگا یا منسیا سمجھتے ہین - لیکن محققین خوب جانتے
ہین - اور انسی سے ناسخ ومنسوخ ثابت کرتے ہین - دور کیون جائے
ہین - یہ ہی بیہقی کی دونون روایت پر غور کیجیے - تو معلوم کیجیے - کیونکہ
اگر دونون روایت کو صحیح کہیے تو ضرور حدیث عدم رفع کو حدیث رفع
کا ناسخ سمجھیے - کہ فی الحقیقت ابتداء اسلام مین رفع یدین تھی (چنانچ

تامین کیا۔ کیا غیر مقلدون مے ان لوگون کو بھی باعتبار راویوں کے امام صاحب کا مقلد سمجھا۔ العیاذ باللہ۔ حضرت اگر خیال کیجیے تو اسی حدیث سے تامین بالجہر کو بخوبی منسوخ سمجھیے۔ **سواے اسکے** احادیث مصرحہ ذیل سے بخوبی تامین بالسر کو استنباط کر لیجیے۔ عن ابی موسی رض قال کنا مع النبی صلعم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی ؐ ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غایبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم الخ والضا۔ عن ابی موسی رض انھم کانوا مع رسول اللہ صلعم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ فاری لا الہ الا اللہ واللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلعم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا الخ اخرجھا مسلم والضا ہکذا فی البخاری۔ اور امام محمد رح اپنی موطا مین (جو قبل وجود شیوخ صاحبان صحاح کے تدوین ہوئی) لا یجھرون بذلک یعنی بالتامین لکھا اور وہی امام محمد رح نے اپنی کتاب الآثار مین امام ابو حنیفہ رح سے چار چیز امام کا مخفی کرنا روایت کیا۔ وہ چار چیز۔ تعوذ وبسم اللہ وسبحانک وآمین ہے۔ اسی طرح سے سیوطی شافعی نے بھی اپنی جامع الجوامع مین ابوہریرہ وطحاوی سے روایت کیا۔ اور ابن شاہین نے اپنی سنن مین۔ وغیرہم نے لکھا۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ مطلق آمین کہنا قول النبی صلعم سے خصوصًا اس حدیث سے بخوبی ثابت ہے وہ واجب العمل ہے۔ اسمین کسی طرح سے کسی فریق کا خلاف نہین۔ قال رسول صلعم اذا صلیتم فاقیموا

اسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین لکھا ہے - اور بہت سی آیات قرآنی او احادیث
نبوی سے اسکو ثابت کیا - خیر یہان بھی دو ایک روایت اور سُن لیجے -
عن وائل بن حجر رض قال سمعت رسول صلعم قرأ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین فقال اٰمین ومدّ بہا صوتہ وفی روایۃ
خفض بہا صوتہ اخرجہ ابو داؤد والترمذی کذا فی التیسیر - چونکہ صاحب
تیسیر بھی شافعی المذہب ہین اسلیے روایت مدّ بہا کو صاف و مقدم لکھا
اور خفض بہا صوتہ کو بے غرضی کے ساتھ موخر لکھا - نہین تو اس حدیث کو
احمد و ابو داؤد و الطیالسی و ابو یعلی الموصلی نے اپنے اپنے سنون مین اور
طبرانی نے اپنے معجم مین اور دارقطنی نے اپنے سنن مین اور حاکم نے اپنے مستورک مین
حدیث شعبہ سے یون روایت کیا - عن سلمہ بن کہلی عن حجر ابی العنس
عن علقمہ بن وائل عن ابیہ انہ صلی مع النبی صلعم فلما بلغ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین واخفے بہا صوتہ
ولفظ الحاکم فی کتاب القراءت وخفض بہا صوتہ ہے اسی طرح سے
عینی اور فتح القدیر [۱۲۱] اور مرقات اور عمدۃ القاری وغیرہم مین ہے عن ابی
ھریرۃ رض قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلعم اذا قال
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین حتی یسمعہا اھل
الصف الاوّل فیرتج بہا المسجد - اخرجہ ابن ماجہ [۶۲] اس حدیث سے
صاف ظاہر و باہر ہے کہ تامین بالجہر ابتداء مین تھی - اخیر کو منسوخ ہو گئی - شاید
یہ بات ابو ہریرہ رض کو نہ پہونچی ہون - نہین تو اُنکے ہم اقران صحابہ نے کیون ترک

اُسی حدیث کے فقولوا ربنا لك الحمد سے ربنا لك الحمد کا بھی جہر لازم آتا اور اسی طرح سے ان حدیث زرین کے فلیقل بلٰے انا علیٰ ذلك من الشاھدین - اور فلیقل آمنّا باللّٰہ سے بلیٰ انا علی ذلك من الشاھدین اور آمنّا باللّٰہ کا جہر لازم آتا - قال رسول اللّٰہ صلعم من قراء منکم بالتین والزیتون فانتھی الی الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین فلیقل بلیٰ وانا علی ذلك من الشاھدین ومن قراء لا اقسم بیوم القیمۃ فانتھی الی الیس ذلك بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی - ومن قرأ والمرسلات عرفا فبلغ فبای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنّا باللّٰہ رواہ ابوداؤد وغیرہ کذا فی المشکوٰۃ ص۱۴۴ اور نا ظاہر نہیں کہ آمین دعاء ہے چنانچہ خود بخاری کی ایک روایت میں عطا نے آمین کو دعا کہا - جب آمین کا دعا ہونا ثابت ہوا - تو خفیہ کہنا بھی ضرور رہا - کہ نصوص قرآنی اُسپر دال ہے - قولہ تعالیٰ ادعوربکم تضرعًا وخیفۃ - وقولہ تعالیٰ واذکر ربك فی نفسك تضرعًا وخیفۃ دون الجھر من القول وقولہ تعالیٰ واسرّوا قولکم او اجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور وقولہ تعالیٰ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما یوسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید - وغیر ذلک نہیں تو تنسیخ قرآن کی لازم آویگی - اور وہ تنسیخ حدیث - کلامی لا ینسخ کلام اللّٰہ الخ سے باطل ہے - چہ جائے یہ حدیث کہ جس میں تعارض واقع ہے - ناسخ قرآن ہوئی - **طرفہ غریب لطیفہ عجیب** تو یہ ہے کہ غیر مقلدین جس حدیث کے تکیہ پر

صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین یجبکم اللہ فاذا کبر وارکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلعم فتلک بتلک قال واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم رواہ المسلم وفی روایۃ لہ عن ابی ہریرہ وقتادہ واذا قراء فانصتوا کذا فی المشکوٰۃ [ص ۲۹۴] ہان صورت جہریہ وسریہ مین اختلاف ہی وہ دونون صورت قول النبی صلعم سے ثابت نہین یعنی رسول اللہ صلعم نے مدّ والجاصوتکم نفرمایا۔ البتہ محدثین فعل النبی صلعم سے ثابت کرتے ہین۔ اورجب فعل النبی صلعم سے دونون ثابت ہین۔ تو قاعدہ تعارض کا پیش آگیا۔ پھر اسمین غیرمقلدون کا کیا نکلا سواے اسکے فعل النبی صلعم حنیفی کے پاس موجب وجوب نہین اگر ہوتا تو رسول اللہ صلعم صلوا کما رایتمونی اصلی نفرماتا۔ بلکہ مجرد روئت ہیئت صلوٰۃ نبی صلعم کی کفایت کرتی۔ نہ نعلین کھولتے مین اصحابون کو نماز کے اندر جو وے فعل النبی صلعم کو دیکھ کر کھولتے تھے مزاحمت فرماتا۔ نہ یہ حدیث عن ابن عمرو بن العاص (تا) یارسول اللہ صلعم انک قلت صلوٰۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوٰۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم اخرجہ المسلم ومالک وترمذی والنسائی کذا فی التیسیر [ص ۲۱۶] فرماتا۔ الغرض اس فعل النبی صلعم سے جو تعارض واقع ہوا ہی۔ حنیفی الزام نہین پاسکتا ہے اور حدیث بالاکے فقولوا آمین سے جہر بالتامین مراد نہین ہوسکتا ہی۔ ۴ بن تو

اخرجه زرین کذا فی التیسیر ج۲۱۶ ای حضرت مین نے تو آپ کے سوال کے جواب مین تحت السرہ کی روایت کو آپ کی کتابون سے اسقدر بھی ثابت کیا۔ حالانکہ مین اس بات کا محتاج نہ تھا۔ بھلا آپ تو اپنے علی الصدر کی روایت کو صحیح سے ثابت کیجیے۔ نہین تو کس برتہ پر تتا پانی کا طلب ہے بیان فرمائے۔

**دفع دخل** ابن خزیمہ کی علی الصدر کی روایت کو جو وائل بن حجر کی طرف منسوب ہے ان روایتون کے معارضے مین ہرگز پیش نہین کر سکتے ہین جب شیخ الصحاح ابن ابی شیبہ کی تحت السرہ کی روایت وائل بن حجر سے ثابت ہو چکی۔ پھر بعد مدت مدیدکے ابن خزیمہ کی علی الصدر کی روایت وہی وائل بن حجر سے کیونکر صحیح ہوگی۔ نہ معارضے کی قابلیت رکھیگی۔ حضرت یہ ابن خزیمہ کی روایت عجب انوکھی روایت ہے نہ صحاح مین موجود ہے نہ ائمہ اربعہ مین سے کسی کے مذہب کے ساتھ منطبق ہے حتیٰ کہ جمہور شافعیہ بھی تحت الصدر وفوق السرہ کے قائل ہین نہ علی الصدر کے۔ پھر آپکی دلیل کا پتا کیا ٹھہرا نہ آپکو گھر کا نہ گھاٹ کا پتہ لگا۔ ہان من یضلله فلا ھادی له کا نتیجہ نکلا۔

## آنحضرت صلعم کا مقتدیون کو خلف الامام قرأت کرنے سے منع کرنے کا ثبوت

اسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین لکھا۔ پھر یہان بھی بہ نیّت نفع عوام کے کچھ لکھتا ہون۔ عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلعم انصرف من صلوٰۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ معی منکم من احد فقال رجل انا یا رسول اللہ صلعم قال فقال انی اقول مالے

آمین بالجہر کا فساد مچا رہے ہین۔ وہ حدیث وائل بن حجر سے ہی اُسکو تو خود امام بخاری رح کا شیخ و استاذ یحییٰ بن معین نے ضعیف کیا۔ جیسا امام زیلعی نے تبئین الحقائق مین لکھا۔ اور قابل حجت نہین کہا۔ قال الشافعی یجہر بہا عند الجہر بالقرءۃ لحدیث وائل بن حجر قال سمعت النبی صلعم انہ قال اٰمین ومد بہا صوتہ وما رواہ ضعفہ یحیے بن معین فلا یلزم حجۃ۔ پھر اِن نادانون کے شور و شغب سے کیا ہوتا ہی۔ اور حنفیون کا کیا بگڑتا ہی۔

## آنحضرت صلعم کا نماز مین زیر ناف ہاتھ باندھنے کا ثبوت

عن علقمہ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رائیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ اخرجہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ۔ عن علی رض ان من السنۃ وضع الیمین علی الشمال تحت السرۃ رواہ ابو داؤد۔ اِس حدیث کو صاحب الکافی والمبسوط وغیرہما نے اور امام نووی شافعی نے بھی ذکر کیا۔ اگرچہ امام نووی نے اپنے مذہب کے حسن ظن پر اِسکو ضعیف کہا۔ وہ حنفیون کو مضر نہین لما ذکرنا۔ عن علی رض ان السنۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ کذا فی الشعرانی الشافعی ۹۳ وعن علی رض قال ان من السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الاکف تحت التسرۃ رواہ احمد وابو داؤد وکذا فی المنتقی الاخیار۔ عن ابی جحیفہ رض ان علیا قال السنۃ وضع الکف فی الصلوٰۃ ویضعہما تحت السرۃ

ولا فی الاخرین واذا صلی وحدہ قراء فی الاولین بفاتحہ
الکتاب وسورۃ ولم یقراء فی الاخرین شیئا (ای من القرآن)
ساتوان عبد اللہ بن مسعود سے قال انصت للقراءۃ فان فی
الصلوٰۃ شغلا وسیکفیک الامام۔ آٹھوان بن قیس سے
قال لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقراء خلف الامام
نوان ابراہیم سے قال ان اول من قراء خلف الامام رجل اتھم
دسوان بن شداد بن الہادی سے قال ام رسول اللہ صلعم
فی العصر قال فقراء رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما ان
صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول صلعم قدامک
فکرھت ان تقراء خلفہ فسمعہ النبی صلعم قال من کان
لہ امام فان قراءتہ لہ قراءۃ۔ اس روایت سے صراحۃً عدم
جواز قراءت کا صورت سریہ مین بھی ظاہر ہی۔ کہ نماز عصر کی تھی۔ گیارھوان
سعد سے قال وددت ان الذی یقراء خلف الامام فی فیہ جمرۃ
بارھوان عمر بن الخطاب رض سے قال لیت فی فم الذی یقراء
خلف الامام حجرا۔ تیرھوان موسیٰ سے انہ قال من قراء خلف
الامام فلا صلوٰۃ لہ۔ کل ان روایتون کو امام محمد رح کی موطا سے
نقل کیا ہی۔ اور اسی طرح سے امام محمد رح بہت سی حدیثین اپنی کتاب الآثار
مین بھی لایا ہی۔ ہمنے طوالت کی وجہ سے انکو ذکر نکیا۔ اور اسیپر کفایت
کیا۔ اگر کوئی کہے کہ صحاح کی کوئی روایت آپ نہین لائے۔ تو خیر

انازع القرآن فانتهى الناس عن القراءة مع رسول صلعم
فیما جهر به من الصلوٰة حین سمعوا ذلك اخرجه محمد فی موطایه -
ایضاً فیه - عن ابن عمر انه کان اذا سئل هل یقرء احد مع
الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام فحسبه قراءة الامام
وکان ابن عمر لا یقراء مع الامام - ایضاً فیه - اخبرنا مالك
حدثنا وهب بن کیسان انه سمع جابر بن عبدالله یقول من
صلی رکعة لم یقراء فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام
امام محمد رح نے اپنے موطا میں اِن حدیثوں کو امام مالک رح سے نقل کرکے
فرمایا کہ بقول امام ابوحنیفہ رح کے قراءت خلف الامام نہ صورت جہریہ میں ہے
نہ صورت سریہ میں - کیونکہ اِسمیں بہت سی آثارین ہیں - ایک تو ابن
عمر رض سے قال من صلی خلف الامام کفته قراءته - دوسرا بھی
ابن عمر رض سے انه سئل عن القراءة خلف الامام قال
تکفیك قراءة الامام - تیسرا - جابر بن عبدالله عن النبی صلعم سے انه
قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة - چوتھا
قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة - پانچواں
ابی وائل سے - قال سئل عبدالله بن مسعود عن القراءة خلف
الامام قال انصت فان فی الصلوٰة شغلا سیکفیك ذالك
الامام - چھٹواں علقمه بن قیس سے ان عبدالله بن مسعود
کان لا یقراء خلف الامام فیما یجهر فیه وفیما یخافت فیه فی الاولیین

فحسبه قراءۃ الامام وکان ابن عمر لا یقرا مع الامام۔ انیسوان
اسی موطاے مالک مین جابر سے روایت ہے انہ قال من صلی رکعۃ لم
یقرا فیھا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام۔ اس روایت کو
ترمذی نے بھی لیا اور اپنی جامعہ مین اسکو صحیح کہا۔ بیسوان ابن ماجہ مین جابر
سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلعم من کان لہ امام فقراءۃ الامام
لہ قراءۃ۔ اکیسوان وہی ابن ماجہ مین ابوہریرہ رض سے اور ابی موسی الاشعری
سے قال قال رسول صلعم اذا قرا فانصتوا الخ۔ بائیسوان وہی ابن ماجہ
مین ابن اکیمہ سے قال سمعت اباھریرہ رض یقول صلی النبی صلعم
باصحابہ صلوۃ نظن انھا الصبح فقال ھل قرا منکم من احد
قال رجل انا قال انی اقول مالی انازع القرآن۔ تیئسوان ابن
ابی شیبہ نے اس حدیث کو علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا عن علی
قال من قرا خلف الامام فقد اخطاء۔ چوبیسوان وہی ابن ابی
شیبہ نے حضرت زید بن ثابت سے قال لا قراءۃ خلف الامام
کو روایت کیا۔ پچیسوان پھر انھون نے ابراہیم سے قال اول ما
حدثوا القراءۃ خلف وکانوا لا یقرؤن۔ کو روایت کیا۔
چھبیسوان وہی ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی نے
ابن مسعود سے انہ قال فی القراءۃ خلف الامام انصت
للقرآن کما امرت فان للصلوۃ شغلا وسیکفیک ذالک کو
روایت کیا۔ کذا فی الدر المنثور للسیوطی الشافعی۔ ستائیسوان

اسکی بھی چند روایت لاتا ہون۔ اگرچہ بقاعدۂ ماسبق کے یون کسیطرح
کی ضرورت اسکی نہین سمجھتا ہون۔ چودھوان[14] صحیح مسلم مین عمران بن حصین
سے یہ روایت ہی قال صلی بنا رسول اللہ صلعم صلوٰۃ الظہر
او العصر فقال ایکم قراء خلفی سبح اسم ربك الاعلی فقال رجل
انا ولم ارد بہا الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا
(ای نازعنیہا معناہ الانکار علیہ) اخرجہ المسلم[۴۲] والضیا فیہ پندرھوان[15]
اسی عمران سے یہ روایت ہی ان رسول اللہ صلعم صلی الظہر فجعل
رجل یقراء خلفہ سبح اسم ربك الاعلی فلما انصرف قال ایکم
قراء او ایکم القارئ قال رجل انا فقال قد ظننت ان بعضکم
خالجنیہا۔ ایضًا فیہ سولھوان[16] قتادہ سے یہ روایت ہی ان رسول
صلعم صلی الظہر وقال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا۔ اور طرفہ
عجیب اور لطیفہ غریب تو یہ ہی کہ صحیح مسلم مین بخیال تین روایت کی اور کوئی
روایت باب القراءۃ خلف الامام مین نہین۔ اور ان تینون روایتون سے
صاف ظاہر ہی کہ نماز ستریہ مین بھی قراءۃ خلف الامام درست نہین کیونکہ نماز عصر
یا ظہر کی تھی سترھوان[17] وہی صحیح مسلم کے باب فی سجود القرآن مین یہ روایت عطا بن
یسار سے مذکور ہی انہ اخبرہ انہ سال زید بن ثابت عن القراءۃ
مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی شئی الخ اخرجہ المسلم[۲۱۵]۔
اٹھارھوان[18] موطاے مالک مین ابن عمر رض سے روایت ہی انہ کان اذا
سئل ھل یقراء احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام۔

تمھاری روایتین باوجود موجود ہونے معارضون کے کیونکر قابل احتجاج کے ٹھہرین۔ ے

ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ حضرت اب تو آپ ہی کے قول سے قاعدۂ اذا تعارضا تساقطا۔ کا نکل پڑا۔ پھر تو احتجاج باحادیث صحاح کا برباد ہوگیا۔ کیون نہو حسب نوشتہ احادیث ماسبق کے میرے۔ یہ تالیفات شر القرونی ہین۔ اسمین بہت کچھ رطب ویابس مخلوط ہین۔ نہین تو اسطرح کے تناقضات بزرگون سے ہرگز وہرآئنہ ثابت نہو نہین۔ کیا یہ عقل تجویز کرتی ہے کہ حضرت عمرؓ وغیرہ رض کسی وقت مین کچھ اور کسی وقت مین کچھ فرماوین۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ نتیجہ فقط اسناد پرستی اور تعصب مذہبی کا ہے۔ نی بلکہ یہ معجزہ قول حضرت رسالت آبؐ صلعم ثم یظہر الکذب وغیرہ کا ہے۔ تنبیہ مین کچھ امام صاحب کے قول کے ثبوت کے واسطے صحاح کی طرف محتاج نہین ہون۔ بلکہ اصل کی اصالت کو نقل سے ثابت کرنے کو جہالت سمجھتا ہون۔ لیکن فقط الزام خصم کے لئے پیش کیا کرتا ہون۔ نہین تو انکے قول کو قرآن سے ثابت کرنے مین عاری وعاجز نہین ہون۔ وہ عدم جواز قرأت خلف الامام اسی آیت اذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا سے بخوبی ثابت ہے۔ کیونکہ جب اس آیت سے تلاوت قرآن کو ایسا استماع و انصات لازم ہے جیساکہ طلوع شمس کو وجود نہار لازم ہے۔ تب قرأت فاتحہ خلف الامام کو بھی استماع وانصات لازم ہے کہ وہ بھی قرآن بل ام القرآن ہے۔ اعتراض خیر لفظ فاستمعوا سے البتہ صورت جہریہ مین استماع متحقق ہوسکتا ہے

دارقطنی نے حضرت علی رضؓ سے انه قال من قرء خلف الامام فقد اخطاء الفطرة کو روایت کیا۔ اٹھائیسوان[۲۸] ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر سے قال لا یقرء خلف الامام لا ان جهر ولا ان سر ذکره الزیلعی فی نصیب الرایه کو روایت کیا۔ انتیسوان[۲۹] امام مالک نے بیاضی سے ان النبی صلعم خرج علی الناس وهم یصلون وقد علت اصواتهم بالقراءة فقال ان المصلی یناجی ربه فلینظر بما یناجیه ولا یجهر بعضکم علی بعض بالقرآن کذا فی التیسیر[۲۱۹] کو روایت کیا تیسوان[۳۰] پھر وہی امام مالک اور احمد اور ترمذی او مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (ما لی انازع القرآن) اور (اذا قرأ فانصتوا) کو روایت کیا کذا فی المشکوٰة[۳۱] ۔

**تنبیہ** جب ہمنے اصل اصل کتابون سے عدم قراءت کو ثابت کیا۔ باقی روایتون کو جو طحاوی اور ابن ہمام اور عینی وغیرہم لائے۔ طوالت کی وجہ سے چھوڑا۔ **اعتراض** اگر آپ فرمائین کہ تمھاری سب روایتون کا معارض موجود ہی بلکہ تمنے جس راوی سے عدم جواز کو ثابت کیا۔ اسی راوی سے جواز کی بھی روایت ثابت ہی جیسا ابن عمر رضؓ و عمر رضؓ وغیرہما سے دونون طرف کی روایتین موجود ہین۔ پھر تمھاری روایتین کسطرح سے قابل احتجاج کے ٹھہرین۔ **جواب** جسطرح سے آپ لوگون کے پاس جواز کی روایتین باوجود موجود ہونے روایتین عدم جواز کے قابل احتجاج کے ٹھہرین۔ اگر بقول آپکے ہماری روایتین قابل احتجاج کے نہ ٹھہرین۔ تو پھر

والنسائی کذا فی المشکوٰۃ ص ۳۰۲ - دوم حدیث یہ ہی - وفی روایۃ الترمذی قال اذا قمت الی الصلوٰۃ فتوضاء کما امرک اللہ بہ ثم تشہد فاقم فان کان معک قرآن فاقراء والا فاحمد اللہ وکبرہ وھللہ ثم ارکع کذا فی المشکوٰۃ ص ۲۸۵ -

## خدا ورسول کا عوام غیر مجتہد پر کسی امام کی ایمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنے کا ثبوت

ہر چند اسکا جواب بھی مین نے تذکرہ مین ادلہ قطعیہ سے ثابت کیا - لیکن یہانپر بھی دوسری طرز سے کچھ لکھنے کو مناسب سمجھا - وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فرمایا - اِس سے اتباع اولی الامر کا واجب ہی - اِسمین کسی طرح کا شک و شبہ نہین - لیکن گفتگو اِسمین ہی کہ مطلق اولی الامر کا اتباع واجب ہی یا مقید بفرد کامل کا - اگر ثانی ہی تو فتنہ فرو نشست ونزاع برخاست کا نقشہ پیش ہی کہ امام صاحب ائمہ مین فرد کامل ہین - تب انکا اتباع واجب ہی - اگر اوّل ہی تو مین قولہ تعالی اتبع احسن ما انزل الیکم - و قولہ تعالی ولا تنسوا الفضل بینکم - وقولہ تعالی اوحینا الیک ان یتبع ابراھیم کو امر مطلق کا بیان ڈالتا ہون - اور اِس سے فرد کامل مراد لیتا ہون - کیونکہ جب اوّل آیت سے باوجود حقیت کل ماانزل اتباع ما احسن کا مامور بہ ہونا ثابت ہوا - اور ثانی آیت سے فاضل کے فضل کو بھولنا منہی عنہ ٹھہرا - اور ثالث آیت سے باوجود حقیت نبوت

اما صورت سریہ مین کیونکر استماع ثابت ہوسکتا ہی - تب اُس صورت سریہ
مین قرات خلف الامام کون آیت سے ممنوع ہوتی ہی - جواب
اِس آیت کے لفظ انصتوا سے ممنوع ہوتی ہی کیونکہ انصات مین سماعت
لازم نہین - اگر ہوتا تو اللہ جل شانہ بعد فاستمعوا کے پھر انصتوا کو تکرارًا
نہ فرماتا - کہ حشو قرآن مین لازم آتا - البتہ یہ تخصیص بعد تعمیم اُس صورت کے
لیے ہی کہ جس صورت مین قرآن سُنا نجاوے - اور جہان سماعت متحقق
نہونے پاوے - وہان بھی اِسی انصتوا سے خاموشی اختیار کرے - اور
استماع مین سماعت وانصات دونون لازم ہین یعنی چُپ رہکر سُننے کی
کوشش کرے - نہین تو فائدہ خاصیت باب افتعال کہ اللہ تعالی نے
سمع کو باب افتعال مین لیجاکر فاستمعوا فرمایا باطل ہوئے - کیون حضرت
جب شاہی دربار مین دور کے بیٹھنے والون کو جو کلام شاہی سُننے نہین پاتے
ہین انصات لازم ہوتا ہی تو کیا اللہ جل شانہ کا دربار اِس سے بھی گیا گذرا ہوگا
کہ اسمین جسکا جو جی چاہے سو ہڑبڑ کرکے جاے - سواے اِسکے جب یہ
ثابت ہوا کہ ان دونون حدیثون مین قرات فاتحہ کی مطلقًا متحقق نہین پھر مضمون
حدیث لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو یہانپر کیا کہیے - باوجود عدم
قرات فاتحہ کے نماز کیونکر صحیح ہوتی ہی - اوّل - حدیث یہ ہی عن عبد اللہ
بن ابی اوفے قال جاء رجل الی النبی صلعم فقال انی لا استطیع
ان اخذ من شیئًا فعلمنی ما یجزئنی قال قل سبحان اللہ الحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الخ اخرجہ ابو داؤد

قال اتت النبی صلعم امراۃ فکلمتہ فی شئ فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ص ارایت ان جئت ولم اجدک کانہا ترید الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ چوتھی روایت محمد بن حنیفہ سے قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلعم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ ۔ پانچوین روایت ابن عمر سے قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلعم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ ابی داؤد قال کنا نقول ورسول صلعم حی افضل امۃ النبی صلعم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کذا فی المشکوٰۃ ۔ تنبیہ جب پہلی روایت سے حضرت ابوبکر رض اللہ کے رہتے ہوئے امامت غیر کی سزاوار نہین ہونا ۔ اور دوسری روایت سے اللہ و مؤمنون کا سوائے ابوبکر کے انکار کرنا ۔ اور تیسری روایت سے بعد رحلت آنحضرت صلعم کے عورت سائلہ کو ابوبکر کے پاس آنا ۔ اور چوتھی روایت سے خیر الامہ بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کا ہونا ۔ اور پانچوین روایت سے ابوبکر کی برابر اور کسی کو نہ ٹھہرانا ۔ ثابت ہوا ۔ یعنی باوجود حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم صحابیون مین سے صحابیون نے حضرت ابوبکر صدیق کو افضل جانکر ترجیح دیکر اقتدا کیا ۔ تب اسی طرح سے سنیون مین حنفیون نے ائمہ کے درمیان سے امام الائمہ

ہر نبی کے اتباع حضرت ابراہیم کا کرنا ثابت ہوا - تب علی وجہ الکمال -
وبصورت جمال امر مطلق کو مقید بفرد کامل ہونا ثابت ہوگیا - اور امام
ابی حنیفہ رح استاذ الایمہ امام الایمہ واعظم الایمہ وافضل الایمہ واعلم الایمہ
واورع الایمہ وازہد الایمہ واقدم الایمہ واقرب الایمہ الی الرسول صلعم
ہین پھر انکا اتباع کیون واجب نہو - اگر آپ اسپر بھی اکتفا نہ کرین تو مین
آپ کے صحاح سے (جسکو آپ لوگ کالوحی من السماء سمجھتے ہین - حتی کہ
اسکے مقابلہ مین حدیث السنة قاضی سے قرآن کو بھی ضعیف ٹھہرائے
ہین العیاذ باللہ) چند حدیثین جنکو صاحب مشکوۃ نے جمع کیا - اس
تقریر کی تائید مین پیش کرتا ہون - اور اسمین تامل وتفکر سے نظر کرنے کو
امید رکھتا ہون - منجملہ انکے پہلی روایت حضرت عائشہ رض سے یہ ہے عن
عایشة رض قالت قال رسول اللہ صلعم لا ینبغی لقوم فیھم
ابوبکر ان یؤمھم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
کذا فی المشکوۃ - اگرچہ ترمذی رح نے باعتبار اسناد کے اسکو غریب
کہا - لیکن اسکی تائید مین نیچے کی حدیثین موجود ہین - دوسری روایت
انسے یہ ہے عن عایشة رض قالت قال رسول اللہ صلعم
فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی
اللہ والمؤمنون الا ابابکر رواہ المسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی
بدل انا ولا کذا فی المشکوۃ - تیسری روایت جبیر بن مطعم سے

النبی صلعم الظہر فقال ابردوا ابردوا وقال انتظروا انتظروا
وقال شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا
عن الصلوٰۃ حتیٰ رائینا فی التلول اخرجہ البخاری[۷۶] - ایضًا اخرجہ المسلم[۲۲۴]
چوتھی روایت پھر ابوہریرہ رض سے عن النبی صلعم انہ قال اذا
اشتد الحر فابردوا (تا) واشتکت النار الخ اخرجہ البخاری[۷۶]
ایضًا اخرجہ المسلم[۲۲۴] - پانچویں روایت ابوسعید سے قال قال رسول صلعم
ابردو بالظہر فان شدت الحر من فیح جہنم تابعہ سفین
ویحییٰ وابوعوانہ عن الاعمش اخرجہ البخاری[۷۶] - چھٹویں پھر ابوسعید
سے قال قال رسول اللہ صلعم اذا اشتد الحر فابردوا بالظہر
فان شدۃ الحر من فیح جہنم اخرجہ ابن ماجہ[۴۹] - ایضًا فیہ عن ابی
ہریرہ مثلہ - ایضًا فیہ عن مغیرہ بن شعبہ مثلہ - ایضًا فیہ عن ابن عمر مثلہ -
دسویں پھر ابوہریرہ رض سے ان النبی صلعم قال اذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم اخرجہ الستہ
بہذا اللفظ کذا فی التیسیر[۲۰۶] - گیارھویں - ابوذر رض سے قال کنا
مع النبی صلعم فی سفر فاراد المؤذن ان یوذن للظہر فقال
لہ رسول اللہ صلعم ابرد ثم اراد ان یوذن فقال لہ
ابرد حتیٰ رائینا فی التلول فقال النبی صلعم ان شدۃ الحر
من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ اخرجہ الخمسہ
الا النسائی کذا فی التیسیر[۲۰۶] - بارھویں قاسم بن محمد سے قال ما

کو اسی اشارۃ النص سے ترجیح دیکر اقتدا کیا تو کیا قصور کیا۔ **دقیقہ** دیکھیے غور کیجیے کہ بعد النبی صلعم کے اقتدا کی تین صورتین ہین۔ اوّل۔ اقتدا صحابہ کا صحابہ کے ساتھ۔ دوم۔ اقتدا غیر صحابہ کا صحابہ کے ساتھ۔ سوم۔ اقتدا غیر صحابہ کا غیر صحابہ کے ساتھ۔ جب صورت اول مین اُن حدیثون سے بسبب عموم اولی الامر کا آیت اولی الامر منکم سے بالکل مفقود ہے کہ کُل صحابہ کا اقتدا ساتھ حضرت ابو بکر رضی کی افضلیت مین فرد کامل ہونے کے سبب سے موجود۔ اور صورت ثانیہ مین بھی وہی افضلیت کے سبب سے (کہ حدیث اصحابی کالنجوم الخ سے ثابت ہے) اقتدا غیر صحابہ کا صحابہ کے ساتھ ثابت۔ تب صورت ثالثہ مین کیون وہی افضلیت کا اعتبار نہو۔ اور کیون حدیث اجعلوا آئمتکم خیارکم الخ سے خیار ائمہ پر اقتدا واجب نہو خذ ہذا۔

## ظہر کا وقت دوسری مثل تک باقی رہنے کا ثبوت

چند روایتون سے ثابت ہے کہ۔ انمین سے ایک روایت ابو ہریرہ رضی سے یہ ہے ان رسول صلعم قال اذا اشتد الحرّ فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحرّ من فیح جھنم قال ابو محمد (یعنی دارمی) ھذا عندی من التاخیر اذا تاذوا بالحرّ اخرجہ الدارمی[۱۲۲۵]۔

دوسری روایت نافع مولی ابن عمر رضی و ابو ہریرہ رضی سے۔ حدثاہ عن الرّسول انہ قال اذا اشتد الحرّ فابردو بالصلوٰۃ فان شدۃ الحرّ من فیح جھنم اخرجہ البخاری[۷۶]۔ اور اسی طرح سے یہ روایت صحیح مسلم مین بھی ہے[۲۲۱]۔ تیسری روایت ابی ذر رضی سے قال اذّن موذّن

غربت الشمس الخ اخرجہ محمدؒ فی موطا؂۴۲ - اِس حدیث سے ابتداء وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے ہونا ثابت ہے - پندرھوین؂۱۵ روایت جابر رضی اللہ سے قال صلی بنا رسول اللہ صلعم حین صار ظل کل شئی مثلیہ رواہ ابن ابی شیبہ کذا فی العینی - اِس سے بھی دو مثل کے بعد ابتداء عصر کا شروع ہونا ثابت ہے - **اعتراض** اِن حدیثون کے معارضون کی نسبت مین تم کیا کہتے ہو **جواب** اِن حدیثون کی نسبت مین تمھارا جو جواب ہے وہی جواب میرا اُن حدیثون کی نسبت مین ہے - **دوسرا جواب** ہماری روایتون مین تناقض نہین اور تمھاری روایتون مین بہت سے تناقضات ہین - انھین سے ایک ابن عباس سے یہ ہے قال قال رسول اللہ صلعم امنی جبرائیل عند البیت مرتین فصلی بالظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شئ مثلہ (تا) فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ الخ رواہ ابوداود والترمذی کذا فی المشکوٰۃ؂۲۲ - اِس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ظہر کا آخر وقت اور عصر کا اوّل وقت مشترک ہے کیونکہ آخر وقت مین ظہر کے اور اوّل وقت مین عصر کے لفظ کان ظلہ مثلہ مشترک ہے - حالانکہ کوئی وقت صلوٰۃ خمسہ سے مشترک نہین چنانچہ ابن عمر کی روایت مین وقت الظہر (تا) مالم یحضر العصر الخ کذا فی المشکوٰۃ؂۲۲ - اور ابی ذر کی روایت مین یمیتون الصلوٰۃ او یوخرون عن وقتہا الخ کذا فی المشکوٰۃ؂۲۲ - اور حضرت علی رضی کی

ما ادرکت الناس الا یصلون الظہر بعشی اخرجہ مالک کذا فی التیسیر[۲۰۵]
معنی عشی آخر روز ہی۔ تیرھوین[۱۳] ابو موسی سے قال کان رسول اللہ صلعم
اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل اخرجہ النسائی کذا
فی التیسیر[۲۰۵]۔ تنبیہ ان روایتون سے ابراد بالظہر حالت گرمی مین علی
وجہ الکمال ثابت ہی۔ اور معنی ابراد کے یہ ہین کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت مین
پڑھے۔ اور ٹھنڈا پن تو قبل ایک یا ڈیڑھ مثل کے اس دیار مین بھی متحقق نہین
ہوسکتا ہی۔ پھر اُس دیار ریگستان مین کیونکر متحقق ہو۔ ہان کسیقدر قبیل کا
مثل سے لیکر دو مثل تک متحقق ہی۔ اس لیے امام صاحب نے ان حدیثون
سے مسئلہ مثلین کا استنباط کیا۔ سوا اسکے تیسری روایت مین
بخاری او رمسلم کی اور گیارھوین روایت مذکور مین تیسیر کے لفظ حتی رأینا
فی التلول مذکور ہی۔ اور تلول کے معنی لغت مین تودہ اور عینی مین التلول
جمع تل و ہو کورۃ من الرمل۔ اور قسطلانی مین التل بالفتح والتشدید
کل ما اجتمع علی الارض من تراب او رمل او غیرہما و یکون سطحاً غیر شاخص غالباً
والا لیظہر لہ ظل لانبساطہ الا اذا ذہب اکثر وقت الظہر لکھا۔ اب غور کی جگہ
کہ تودہ ریگ وغیرہ کا سایہ جب تک آفتاب خوب ڈھل نہ جاوے تب تلک
متحقق نہین ہوتا ہی۔ اُسی وقت شئی مستقیم کا سایہ دو مثل تک ہوتا ہی۔
چودھوین[۱۴] روایت عبد اللہ بن رافع سے عن ابی ہریرہ رض انہ سالہ
عن وقت الصلوٰۃ فقال ابو ہریرہ انا اخبرک صل الظہر اذا کان
ظلک مثلک۔ والعصر اذا کان ظلک مثلیک والمغرب اذا

امام صاحب کے دقائق کو دریافت نہ کرسکے انھون نے بھی امام صاحب کا خلاف کیا۔ کل حزب بما لدیھم فرحون سے للناس فیما یعشقون مذاہب سے ہرکس مناسب گوہر خود گرفت یار۔ بلبل بباغ رفت و زغن سوے خارزار۔

## عام مسلمانون کا نفس ایمان اور پیغمبرون اور جبرائیل کا مساوی ہونے کا ثبوت

مساوی ہونا نفس ایمان رسول صلعم اور مؤمنون کا اس آیت سے بخوبی ثابت ہی قولہ تعالیٰ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون ط کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔ کیونکہ خداوندکریم نے لفظ رسول صلعم پر لفظ المؤمنون کو عطف کیا۔ اور درجہ معطوف ومعطوف علیہ کا حکم عطف مین متحد ہی۔ پس ایمان رسول ؐ ومؤمن کا بھی متحد ہونا ثابت ہوا۔ نہین تو۔ جاء زید وعمرو مین عدم مساوی ہونا۔ مجیئت مین ہر دونون کے لازم آتا ہی۔ حالانکہ یہ خلاف عقل ونقل ومحاورۂ عجم وعرب کے ہی۔ اور سواے اسکے لفظ کل کی تنوین عوض مضاف الیہ کا ہی کذا فے الجلالین۔ تب کل کلھم کے معنی مین مستعمل ہی۔ اور کلھم تاکید حکم مین مستعمل ہوتا ہی تب کیونکر ایمان مین جو فرمان خدا کا ہی باوجود تاکید کے دونون مساوی نہون۔

سواے اسکے کمال دین کمال ایمان پر دلالت کرتا ہی۔ اور جب کمال ایمان ہر مؤمن کا ثابت ہو تب معنی قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم

روایت مین یا علی ثلث لا تؤخرها الصلوٰۃ اذا اتت الخ کذا فی المشکوٰۃ صـ۵۴ ـ ان روایتون سے بخوبی عدم اشتراک ثابت ہے ـ پھر جس حدیث مین وقت کا تناقض ہے وہ حدیث کسقدر صحیح ہوسکتی ہے دریافت کیجیے اور روایت جناب بن الارث کی جسمین شکونا الی رسول اللہ صلعم حر الرمضاء فلم یشکنا الخ کذا فی التیسیر صـ۲۰۵ ہے وہ تو بالکل خلاف مضمون انا ارسلناک رحمۃ للعالمین کا ـ اور قولہ تعالیٰ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کا ـ اور قولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کا ـ اور حدیث انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ صـ۳۱ کا ـ اور حدیث قال رسول صلعم یسروا ولا تعسروا وفی روایۃ وسکنوا ولا تنفروا اخرجہ الشیخان کذا فی التیسیر صـ۱۵ ـ اور حدیث ولولا یثقل علی امتی لصلیت بہم ھذہ الساعۃ الخ کذا فی المشکوٰۃ صـ۶۲ کا ـ اور حدیث لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ کذا فی المشکوٰۃ صـ۶۲ کا ـ اور حدیث خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ صـ۱۰۹ کا ـ اور کل روایات ما تقدم ابردوا بالظھر کا ہے ـ حضرت ہر ہر بات مین خبر احاد پر تکیہ کرکے انکے پیچھے پیچھے دوڑنا ـ کیسا جیسا کوا کان لے گیا کہنے پر کوے کے پیچھے دوڑنا ـ اور کان مین ہاتھ دیکر نہ دیکھنا ـ مگر کیا کیجیئگا ـ آپ لوگون کو ان باتون کے بھٹکارنے راہ راست نے بھٹکا رکھا ہے ـ ہان جو جو علماء

من عند اللہ الخ نازل ہوئی - پس اس سے صاف ظاہر ہی کہ نصرت فعل الٰہی ہی - اور اللہ اسکا وعدہ کر چکا ہی - اسکے وجود مین کسی طرح کا شک نہین - اور رسول صلعم کو اس بات پر کلی اعتماد تھا - باوجود اسکے مضطر ہوکر دعا مانگی - اور اللہ جل شانہ نے بھی فقط اُنکے اطمینان قلب کے لیے فوج بھیجی - اِس سے کچھ ازدیاد ایمان کا نہین لازم آتا ہی - ورنہ یہ نہونے سے کمی ایمان کی لازم آتی ہی - اگر کمی ایمان کی لازم آتی - تو نقصان ایمان نبی صلعم اور حضرت ابراہیم عم کی قبل اِس اطمینان کے لازم آتی - العیاذ باللہ - سوا اسکے اگر نفس ایمان کی زیادتی و کمی ہونا ثابت ہوتا - تو خداوند کریم خود اس آیت مین ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا - اُن لوگون کی شان مین جو بعض چیزون پر ایمان لاتے اور بعض کو انکار کرتے اولئک ھم الکافرون حقا - ہرگز نہ فرماتا بلکہ بمضمون آیہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم - وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین - اور وان تک حسنۃ یضعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما - اور فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ - بعض ایمان کا اجر دینیکا وعدہ کرتا - اجر مومن کی کیسا ہی کم ہو کیون ہرگز ضائع نہ کرتا - نہین تو بر خلاف وان اللہ لیس بظلام للعبید - اللہ کا ظالم ہونا لازم آتا - العیاذ باللہ - صاحب تفسیر بیضاوی شافعی اس آیت کے تحت مین یہ عبارت لکھتا - یریدون ان یتخذوا (تا) سبیلا - طریقا وسطا بین الایمان والکفر ولا واسطۃ اذ الحق

کیونکر مصدق ہوسکتا ہی سوا اسکے ایمان کی کمی وبیشی جو بظاہر آیت
اذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وغیرہا سے معلوم ہوتی ہی
وہ کیفیت ایمان کی زیادتی ونقصانی ہی۔ نہ نفس ایمان کی اگر نفس ایمان
کی زیادتی ہوتی۔ تو حضرت ابراہیم عم اِس آیت مین واذ قال ابراھیم رب
ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی
کیفیت احیاء موتیٰ سے سوال نکرتے۔ اور اولم تؤمن سوال استفہام
انکاری کی جگہ مین بلی ولکن لیطمئن قلبی نہ کہکر۔ لیزیدنّ ایمانی فرماتے۔
اس سے صاف ظاہر ہی کہ درمیان ایمان اور اطمینان کے تفرقہ ہی یعنی ایمان اور
شئی ہی اطمینان اور شئی ہی نہین تو لفظ بلی ولکن کے معنی منطبق حال اِس قیل و
قال کے نہوتے۔ نہ اِس آیت مین الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب عطف وتطمئن قلوبھم کا اوپر الذین آمنو
کے صحیح ہوتا۔ سوا اسکے جناب رسالت مآب صلعم جب حسب وعدہٗ خداوند
تعالی تین سو صحابہ کو ہمراہ لیکر مشرکین کے مقابلہ مین لڑنے تشریف لے گئے۔ اور
نظر آپکی مشرکین پر پڑی۔ اور اُنکو عدد و شمار مین ہزار پائے۔ تب مضطر ہوکر
ہاتھ اُٹھاکر یہ دعا اللھم انجزنی ما وعدتنی الخ پڑھنے لگے۔ یہانتک
کہ ردائے مبارک آپ کی گرپڑی۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض یا نبی اللہ
کفاك مناشدتك ربك فانہ سینجز لك ما وعدك فرمایا۔ تب یہ
آیت فاستجاب لکم انّی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین وما
جعلہ اللہ الا بشریٰ لکم ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا

لما قال الامام الرازی لا یقبل الزیادۃ والنقصان من حیثیۃ اصل التصدیق لا من جھۃ الیقین فان مراتب اھلھا مختلفۃ فی کمال الدین فقط ہذا ہو المراد ۔ فندفع منا الفساد سواے اسکے ایمان کے دو معنی ہیں ایک حقیقی ۔ جو مجرد تصدیق قلب بما جاء بہ النبی صلعم پر دلالت کرے ۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ الا من اکرہ علی الافتراء او کلمۃ الکفر وقلبہ مطمئن بالایمان لم یتغیر عقیدتہ وفیہ دلیل علی ان الایمان ہو التصدیق بالقلب کذا فی البیضاوی اور حدیث من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسولہ حرم اللہ تعالیٰ علیہ النار رواہ مسلم کذا فی التیسیر ۔ اور حدیث ثلثۃ من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ عن الاسلام بعمل الخ اخرجہ ابو داؤد کذا فی التیسیر ۔ اسپر شہادت دیتے ہیں ۔ ہرگز اس ایمان کی کمی بیشی ثابت نہیں ۔ دوسرا مجازی جو کیفیت تصدیق قلبی پر دلالت کرے ۔ یعنی جوں جوں احکام شرعی صادر ہونے لگے ۔ تیوں تیوں انشراح صدر اور انفلاح قلب مؤمنوں کے بڑھنے لگے ۔ یہ فقط اثر وثمرہ اُس تصدیق قلبی حقیقی کا ہے ۔ چنانچہ اسی بات پر یہ روایت ابن عباس کی دلالت کرتی ہے ۔ عن ابن عباس رض ان اول ما اتاھم النبی صلعم التوحید فلما امنوا باللہ وحدہ انزل الصلوۃ والزکوۃ ثم الحج ثم الجہاد فازدادوا ایمانا الی ایمانھم کذا فی الکشاف ۔ کہ انزل الصلوۃ وغیرہ بعد امنوا کے وارد ہے ۔ تب وہ صلوۃ وغیرہا داخل ایمان نہوئے ہاں وہ

لا یختلف فاذا الایمان با للہ تعالیٰ انما یتم بالایمان برسلہ وتصدیقہم فیما بلغوا عنہ تفصیلا او اجمالا فالکافر ببعض ذلک کا الکافر بالکل کما قال اللہ تعالیٰ فماذا بعد الحق الا الضلال - اولئک ھم الکافرون - ہم الکاملون فی الکفر لاعبرة بایمانہم ہذا سوا اسکے اس آیت مین اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا - ایمانا کے معنی اطمینانا للنفس بارسوخا للیقین بتظاہر الادلة او بالعمل بموجبہا کما فی البیضاوی ہے - اور تفسیر عباسی مین فزادتہم ایمانا - کے تحت مین جراةً بالخروج الیہم لکھا - اور جلالین مین تصدیقا باللہ ویقینا لکھا ہے - پس وہ زیادتی کثرت ہمت اور انشراح صدر و نفلاح قلب پر دلالت کرتی ہے - نہ نفس ایمان کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے کما زعمتم - سوا اسکے لغت مین آمن کے معنی اعتماد کبھی آیا ہے - امنتہ علی کذا اعتماد کردم او را برین - وایمنتہ کذلک وقریٔ قولہ تعالیٰ مالک لا تامنا بین الادغام والاظہار کذا فی الصراح - اب معنی فزادتہم ایمانا کے زادتہم اعتمادا ٹھہرے - سوا اسکے ہر زبان مین یہ محاورہ شائع وذائع ہے کہ زید مثلاً آج کل روپیہ پاکر بہت بڑا آدمی ہوگیا - یہانتک بکر سے بھی بڑھ گیا اور عمرو بہت ہی گھٹ گیا - یہانتک بکر سے بھی گھٹ گیا - اس سے یہ مراد نہین کہ نفس زید وعمرو کا قد وقامت بکر کے قد وقامت سے بڑھ گیا یا گھٹ گیا نہین ہرگز نہین - ہان کیفیت سابقہ سے بڑھ گیا یا گھٹ گیا - اسی طرح سے نفس ایمان کی زیادتی وکمی نہین ہوتی - ہان کیفیت ایمان کی زیادتی وکمی ہوتی ہے - اسلیے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین لکھا ہے - فالتحقیق ان الایمان

عاشق کو بہت کچھ رنگ دکھلاتا ہی۔ اُسی طرح سے ایمان قلبی بھی بہت کچھ ثمرہ طاعات دکھلاتا ہی۔ ہان اُس رنگ و ثمرات کی کمی وبیشی سے عشق و ایمان مین کمال و جمال متنزر وقصور کہتے ہین سو معنی مجازی ہی اسمین نزاع کیا۔ یا ایمان مثل ایک درخت کے ہی تنہ اسکا تصدیق قلبی ہی۔ اور اعمال وطاعات (کہ ثمرات اور نتائج اُس تصدیق کے ہین) بمنزلہ شاخ و برگ وگل ومیوہ وغیر ذلک کے ہین۔ اور ثمرات وغیرہ جیسا متفرعہ تنہ کے ہین۔ اُسی طرح سے طاعات بھی متفرعہ تصدیق قلبی کا ہی چنانچہ اسی بات پر آیہ قولہ تعالیٰ ان الذین امنوا واعملو الصالحات شہادت دیتی ہی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے لفظ امنوا سے مؤمنون کے ایمان کی خبردی۔ بعد اسکے اُسپر لفظ واعملوا کو عطف کیا۔ اِس سے صاف معلوم ہوگیا۔ کہ ایمان اَور چیز ہی اور عمل اَور چیز ہی۔ کیونکہ درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے مغائرت فی الذات ظاہر ہی۔ پھر عمل بالارکان داخل ایمان کیونکر ہوا۔ جب یہ داخل ایمان نہ ہوسکا۔ تب اِسکے گھٹنے بڑھنے سے ایمان کی گھٹتی بڑھتی نہین لازم آتی ہی۔ کیونکہ اثبات ایمان مع ترک بعض اعمال کے بھی ان آیتون سے بخوبی ثابت ہی۔ قولہ تعالیٰ وقلبہ مطمئن بالایمان اگرچہ بالاکراہ کلمہ کفر وغیرہ کے زبان پر جاری کرے۔ اور قولہ تعالیٰ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا الخ کہ اس سے ہر دو طائفہ کا بیان باوجود باہم مقاتلہ کرنے کے بھی من المؤمنین ثابت ہوا۔ اور مقاتلہ بین المسلمین منہی عنہ وکفر ہی۔ اِن آیتون اور حدیثون سے قولہ تعالیٰ ومن یقتل مؤمنا متعمدًا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا۔ قولہ تعالیٰ

انشراح صدر و انقلاح قلب وغیرذلک پر دال ہی۔ وہ سب کیفیتین ہین اور
اسی کیفیت پر ایمان کا اطلاق ہونا مجازاً درست ہی۔ اور معنی مجازی کا استعمال
قرآن مین بہت ہی۔ جیسا قولہ تعالیٰ یذبح ابناء ھم۔ مین تذبیح کی نسبت
فرعون کی طرف کرنا مجازی ہی کیونکہ یہ فعل جیش فرعون کا ہی نہ فرعون کا ہی
چونکہ امر فرعون سے یہ فعل وقوع مین آیا۔ اسلیے اسکی طرف منسوب ہوا۔
اسی طرح سے ایمان کی کیفیت کی کمی بیشی سے ایمان کی کمی بیش مراد لینا مجازاً
درست ہی۔ کہ معنی مجازی اثر معنی حقیقی کا ہی۔ اسواسطے قرآن مین زادتھم
ایماناً آیا ہی۔ اور جیسا قولہ تعالیٰ وسخر لکم اللیل والنھار والشمس و
القمر۔ مین تسخیر کے معنی مجازی مراد ہی کہ نفع اُنسے حاصل ہی۔ نہین تو رات دن
شمس و قمر خلائق کے قبضہ اختیار مین رہنا ثابت ہوتا۔ تب جسکا جب جی چاہتا
رات کو دن دن کو رات کرسکتا۔ کہ معنی حقیقی تسخیر کے یہی ہین۔ حالانکہ کچھ اختیار
خلائق کا اسمین متصور نہین ہاں چونکہ خلائق کو اُن سب سے نفع حاصل ہوتا ہی۔ اسلیے
اللہ جل شانہٗ نے سخر لکم الخ فرمایا۔ اسی طرح سے انشراح صدر و انقلاح قلب کے
معنی اللہ جل شانہٗ نے زادتھم ایماناً فرمائے۔ خذ ہذا لانہ ادق الدقائق۔
تنبیہ جو لوگ امام صاحب کے دقائق کو نہین سمجھتے ہین۔ خواہ نخواہ اپنی جہالت سے
امام صاحب پر لعن وطعن کرتے ہین۔ سواے اسکے نفس ایمان حقیقی فقط
نام تصدیق قلبی کا ہی۔ وہ ایک چیز ہی اسمین تعدد کی بو باس بھی نہین۔
پھر زیادتی و نقصانی اسمین کیونکر متحقق ہوئے سواے اسکے تصدیق قلبی
مؤمن کے دل مین کیسا جیسا عشق عاشق کے دل مین۔ پس جس طرح سے عشق

وہابیون کی قلعی خوب طرح سے کھل گئی۔ اِسلیے یہان طوالت کے خوف سے ثانیاً
نہ لکھکر اُسپر برات دیگئی۔ کہ اگر زیادہ لکھون تو یہ کتاب بڑھجائگی۔ اور اُجرت
طبع مین ثقالت ہوگی اور اگر کم لکھون تو اس مسئلہ کی تقریر کی خوبی جاتی رہیگی
یعنی لوگ فقط اِسی قدر قلیل پر اکتفا کرینگے۔ اُسکی طرف نظر نہ کرینگے۔ اسلیے
مین ناظرین سے اس کتاب کی امید رکھتا ہون۔ اور تمنا التماس کرتا ہون۔
کہ اس بحث کو اس کتاب مین دیکھین۔ اور وہابیون کی ڈھکوسلے کی باتون پر
خوب واقف ہوجاوین۔ اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کرین۔ اور امام
صاحب کی دقائق نویسی پر اعتماد کلی و وثوق دلی رکھین۔ اِنکے بھٹکانے سے
بھٹک نجاوین۔ اپنی تقلید پر ثابت قدمی اختیار کرین۔ اور اسکے ساتھ
امام ابو یوسف رح کے طعن کے دفعیہ کو بھی جو تذکرہ کے ۲۹۹ صفحہ مین ہی دیکھین

## جو شخص محرمات سے نکاح کرکے اُس سے صحبت کرلے اُسپر حد شرعی بالشبہہ مندرہ ہونے کا ثبوت۔

معلوم کرنے کی بات ہی کہ وطی دو صورت سے حاصل ہوتی ہی۔ نکاح
سے یا سفاح سے صورت اوّل مین حلّت اور صورت ثانی مین حرمت ثابت ہی
حالانکہ نفس وطی دونون صورتون مین متحقق ہی۔ لیکن شارع نے یہ تفرقہ
کر رکھا ہی۔ یعنی بمضمون آیت فانکحوا ما تاب لکم من النساء۔ و
آیت ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین۔ نکاح مین شارع
نے قوت حلت کی دیرکھی ہی۔ اسلیے اگر کوئی محرمات سے نکاح کرکے صحبت
کرلے تو بھی اُس نکاح کی وجہ سے حد شرعی اُسپر جاری نہین ہوتی ہی۔

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اذا تواجہ المسلمان بسیفھما فالقاتل والمقتول فی النار الخ اخرجہ الخمسہ الا الترمذی کذا فی التیسیر ۳۹۹ - سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر اخرجہ الخمسہ الا ابا داؤد وکذا فی التیسیر ۳۹۹ - تب اس سے یہ واضح ہوا کہ معنی آیت وان طایفتان الخ کا ایمان حقیقی کے ساتھ متعلق ہے - اور معنی ان آیت اور حدیثون کے ایمان مجازی کے ساتھ متعلق ہین - پس اس معنی مجازی کے اعتبار سے قول محدثین الایمان یزید وینقص کا ثابت ہونا ثابت ہے - اور اس معنی حقیقی کے اعتبار سے قول محققین خصوصًا امام صاحب کا جو الایمان لا یزید ولا ینقص ہے بخوبی ثابت ہوگیا - فافترق الفرق فرقا جلیا - واندفع الفساد منا اندفاعًا قویًا - اور جب اس بحث معنی اعتباری کا دخل ہوا - تب یہ امر امر اضافی ٹھہرا - اور امر اضافی مین نزاع کرنا نزاع لفظی ہے - اسلیے شیخ الاسلام علامہ عینی شارح بخاری لکھتے ہین - قال الامام ھذا البحث لفظی لان المراد بالایمان ان کان ھو التصدیق فلا یقبلھما وان کانت الطاعات فیقبلھما فکل ما قام من الدلیل علی ان الایمان لا یقبلھما فھو مصروف الی اصل الایمان وکل ما دل علی ان الایمان یقبلھما فھو مصروف الی الکامل وھو مقرون بالعمل فقط علی ھذا القیاس تفسیر کبیر مین اور کشاف اصطلاحات فنون مین بھی یہی لکھا ہے -

## قضا کا ظاہر و باطن نافذ ہونے کا ثبوت

چونکہ اسکے ثبوت کے دلیل تذکرہ مین ایسی اچھی طرح سے لکھی گئی - جس سے

وجود صورت مخرج ہین جہان کہین یہ شرط پائی جائیگی وہان اثبات یا موجب یعنی اسقاط حدود واجب ہوگا۔ کہ موجب امر کا وجوب ہی۔ پس نکاح محارم مین وجود شبہ موجود ہی کہ نفس نکاح مین حکم شرعی ناطق ہی اور حکم شرعی مین خطا کرنے سے حد نہین لازم آتی ہی۔ بر خلاف زنا کے کہ یہان حکم شرع کا ناطق نہین **اب تو نکاح محارم** مین امام صاحب کا حد نہ لگانا مامور بہ ثابت ہوگیا۔ اور لگانا منہی عنہ ٹھہر گیا۔ ع
دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہوگیا۔ سبحان اللہ کیا خوب اُلٹے چور کو توالے ڈانٹے۔ خود تو کرتے ہین چوری۔ پھر اُسپر کر رہے ہین سینہ زوری۔ ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔
**سوا اسکے** آنحضرت صلعم نے حدود کے جاری کرنے مین کسقدر احتیاط فرمائی۔ فقط حضرت ماعزرض پر حد جاری کرنیکا قصہ جو صحیحین وغیرہما مین مکتوب ہی کفایت ہی۔ کیونکہ جب حضرت ماعزرض آکر زنا کا اقرار کرتے تھے تب تب رسول صلعم انکو حیلہ و حوالہ سے بار بار ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ کہکر ہٹکا دیتے تھے۔ اور کبھی لعلک مسستہا او قبلتہا فرماتے تھے۔ اور کبھی لوگون سے پوچھتے تھے کہ کیا اسکو جنون ہی یا اسنے شراب پی۔ اور کبھی ڈرا کر ان اعترفت الرابعۃ رجمتک فرماتے تھے۔ جب چوتھے مرتبہ بھی اقرار کیا۔ تب بہ تجسس کرکے کیفیت زنا سے سوال کیا۔ بعد اسکے آنحضرت صلعم نے حد جاری کی۔ اب محل غور و تفکر ہی کہ باوجود اقرار

کہ محل شبہ کا ہی۔ اور شبہ سے حدود مندفع ہوتے ہین بقول النبی ص ادرءوا الحدود بالشبہات کذا فی عقود الجواہر[۱۹۲]۔ وبقول النبی صلعم ادفعوا الحدود ما وجدتم لہ مدفعا۔ اخرجہ ابن ماجہ[۱۹۶]۔ وبقول رسول اللہ صلعم ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان لہ مخرج فخلوا سبیلہ فان الامام ان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبۃ اخرجہ الترمذی کذا فی التیسیر[۱۹۵] وکذا فی عقود الجواہر[۱۹۶]۔ اور اسکو حاکم اور دارقطنی وبیہقی نے بھی اخراج کیا۔ پس یہی حدیث ہمارے امام کی حجت کے لیے بہت ہی کفایت ہی۔ اور بڑی دلیل وبرہان ساطع ہی۔ سوائے اسکے حضرت علی رض سے بھی یہ روایت ہی۔ عن علی رض ادرءوا الحدود اخرجہ الدارقطنی۔ سوائے اسکے ابوہریرہ رض سے بھی یہ روایت ہی عن ابی ھریرۃ رض ادرءوا الحدود ما استطعتم اخرجہ ابویعلی سوائے اسکے حضرت عمر رض سے بھی یہ روایت ہی عن عمر قال لان اخطئ فی الحدود بالعفو احب الی من ان اقیمتہا بالشبہات کذا فی العقود الجواہر[۱۹۶]۔ ان حدیثون سے صاف معلوم ہوگیا کہ حتی الوسع حد جاری نہ کیجائیگی۔ یعنی کسی طرح کے شبہ ہونے سے یا اسکے دفعیہ کی صورت ملنے سے حد ساقط ہوگی۔ تب نکاح محارم مین خود نفس نکاح دفعیہ حد کے واسطے کفایت ہی کہ محل شبہ ہی۔ پھر اس مطلب کو دوسری تقریر سے ثابت کرتا ہون غور کیجیے اور سنئے کہ ادفعوا اور ادرءوا جو ان حدیثون مین وارد ہین صیغہ امر کے ہین اور آیتان مامور بہ متعلق بالشرائط ہین۔ شرائط انکے وجود شبہ وجود صورت مدفع

ان آیتہ براسہ کی جگہ مین ان اضرب عنقہ واصفی مالہ ہی۔ اِس سے آپکا کیا نکلا۔ اِسمین بھی تو حد شرعی جو رجم ہی جاری نہ ہوئی۔ بلکہ قتل اور اخذ مال جو خلاف حد شرعی کے ہین موجود مین۔ تب کیا یہ تعزیر ہی۔ یا از تداد کے سبب سے قتل واخذ مال کا حکم ہی۔ اگر تعزیر ہی تو اِس حدیث نے امام صاحب کے قول کی خوبھی موافقت کی۔ اِسلیے ہدایہ مین لکھا ہی ومن تزوج امراۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ رح لکنہ یوجع عقوبۃ اذا کان علم بذلک۔ اور اگر ارتداد ہی۔ تو وہ قتل واخذ مال منطبق حال ہی۔ محل نزاع کا ہی کیا اِسمین قیل وقال۔ اور فی الحقیقت یہ صحیح ہی کہ حدیث مین وطی کا ذکر بھی نہین۔ اِسلیے لمعات مین آیا ہی۔ کان الرجل اعتقد حلہ وانکر حکم الشریعہ فکان مرتدا فلذلک امر بقتلہ واخذ مالہ۔ اور امام صاحب کے عموم کے قول کو (جو ومن تزوج امراۃ لا یحل لہ نکاحہا سے ثابت ہی) ماہین کے ساتھ مختص کر کے امام صاحب پر طعن کرنا۔ اور ایسے واقعہ خاص کو کسی معتبر کتاب سے ثابت نہ کر کے اِسکو شہرت دینا۔ اور اِس سے لوگون کو نفرت دلانا اور باوجود اِس مسئلہ مختلف فیہا ہونے کے بھی حنفیون پر عیب لگانا۔ شقاوت جبلی ہی یا عداوت خلقی۔ یا جہالت کلی۔ وجہ شقاوت کی یہ ہی کہ باوجود متفق ہونے حدیث اُنکے قول کے اُنپر طعنہ مارنا۔ گویا رسول صلعم پر طعن کرنا۔ اور رسول صلعم پر طعن کرنا شقاوت نہین تو کیا۔

صحابی کے بھی رسول صلعم صورت مدفع ومخرج ڈھونڈھتے تھے۔ پھر نکاح محارم مین باوجود شبہ نکاح کے کیونکر حد جاری کی جاتگی۔ کاش کے وہابی حدیثون کے معنی سمجھتے۔ اور فقط میانجی صاحب کی سند سے محدث نہ کہلاتے۔ تو یہ فسادات نہوتے۔ فلا تفسدوا فی الارض واصلحوا بیننا وبینکم فیکون خیرا لنا ولکم۔ ہان نکاح محارم مین تعزیر ہوگی۔ سیاست کی جاتگی۔ اور تعزیر کا حکم امام کی رائے پر محوّل اور مفوّض ہے۔ جہان جیسا مناسب سمجھیگا وہان ویسا ہی حکم دیگا۔ یہانتک قتل بھی تعزیر مین شامل و داخل ہے۔ اسلیے نصاب الاحتساب[۱۲] مین لکھا ہے۔ ان الحد مقدر شرعا والتعزیر مفوّض الی رای الامام۔ وایضا فیہ ان الحد یندرئ بالشبہات و التعزیر یجب مع الشبہۃ۔ اور دُرّ المختار مین لکھا ہے۔ و یکون التعزیر بالقتل۔ چنانچہ یہ اِس حدیث سے بھی ثابت ہے۔ من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ الخ اخرجہ ابن ماجہ[۱۸۷]۔ یہ قتل تعزیر کی وجہ سے ہے حد کی جہت سے نہین کذا فی انجاح الحاجہ[۱۸]۔ **حضرت منتقم صاحب**۔ آپنے جس حدیث کے تکیہ پر یہ سوال کیے وہ حدیث یہ ہے۔ عن البراء قال مربی خالی ابو بردہ بن نیار ومعہ لواء فقلت این ترید فقال امرنی رسول اللہ صلعم الی رجل تزوج امراۃ ابیہ ان اٰتیہ براسہ اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر[۱۳۶]۔ اور ابن ماجہ[۱۹۰] کی ایک روایت مین

ہوکر یہ تجربہ حاصل کرکے یہ تفسیر کیے ہون ۔ تعجب نہین ۔ العیاذ باللہ ۔
**سوا اسکے** وہابی لوگ سوتیلی خالہ وغیرہ کو محرمات ابدیہ نہین
سمجھتے ہین ۔ یعنی بڑے ذوق وشوق سے اپنی مان کی سوتیلی بہن سے
نکاح کرکے صحبت کی لذت اٹھاتے ہین اور اصلا اس آیت کے خلتکم
کو نہین دیکھتے ۔ قولہ تعالیٰ حرمت علیکم امھتکم وبنتکم
واخواتکم وعمتکم وخلتکم الخ یا بمضمون علی ابصارھم
غشاوۃ شقاوت کی پٹی آنکھون پر دھر لیتے ہین ۔ حتی کہ علانیہ اسکی
درستگی کا فتوی دیتے ہین چنانچہ مولوی نذیر حسین اور انکے شاگرد مولوی
عبدالقادر پیش امام کالی مسجد دہلی کے ہین ۔ اسکی درستگی کا فتوی دیا ہے
چنانچہ اس بات کو صاحب جامع الشواہد نے بھی شہرت دی ہے
زیادہ کیا کہون سوا دلی سے معافی چاہتا ہون ۔ رنجش کے ڈر سے
خاموشی اختیار کرتا ہون ۔ ؎

قادر چرا چرا نہ نہد مہر خاموشی ۔ سنگین دل اند مردم وگفتار نازک است
؎ نخواہم درین نوع گفتن بسے ۔ کہ حرفے بس ار کار بندد کسے

## تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو وہ دردہ سے کرنے کا ثبوت

دہ دردہ کا ثبوت تو تینے کی حدیثون کی تطبیق سے بخوبی اچھی طرح سے
ثابت ومستنبط ہے ۔ لیکن اس استنباط کے مضامین کو سمجھنا اور استنباط
کرنا ہر کہ ومہ کا کام نہین ۔ ہان یہ حصہ روز ازل ہی سے امام اعظم رحمۃ

وجہ ثبوت عداوت کی یہ ہے کہ وہابیوں کا امام صاحب کی خوبیوں کو چھپا کر
اِنکے عیوب افترائیہ کو ظاہر کرنا عداوت نہین تو کیا۔ ۵

گر از شت خوئی بود دیہ رشت ؎ نہ بیند مرطاؤس جز پائے زشت

وجہ ثبوت جہالت کی یہ ہے کہ محارم ابدیہ کی تفسیر فقط ماں یا بہن پر کرنا۔
اور اُنکو مستثناے عقلیہ مین شامل رہنا نہ سمجھنا۔ جہالت نہین تو کیا۔
کیونکہ محارم سے وہ محارم مُراد ہین کہ جنہین مجہ قرابت یا جہات قرابت
کے سبب سے مظنہ حلت نکاح کا ہوسکے جیسا نواسی و پوتی و پرپوتی و بھانجی
و بھتیجی کی اولاد یا علاتی بہن اخیافی بہن رضاعی بہن کی اولاد یا باپ کی
منکوحہ بیٹے کی منکوحہ یا سوتیلی خالہ یا سوتیلی پھوپی وغیر ذلک ہین۔ حقیقی
بہن و بیٹی مراد ہین کما زعم الوہابیون کیونکہ یہ سب تو حسب تعامل الناس
مستثناے عقلی ہین۔ کیونکہ آجتک تو کسی مؤمن نے انکی حلت کا گمان
نہین کیا۔ اور لفظ محارم للاکثر حکم الکل کے قاعدہ پر وارد ہے اور اسی
طرح کا کلام ہر زبان مین شائع و ذائع ہے۔ نہ اسکے لیے حاجت ہے برہان
کی۔ نہ ضرورت ہے بیان کی۔

**تنبیہ** : وہابیوں نے جو محارم کی تفسیر ما بہن کر کے مشہور کر دیا۔
اِسکی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ وہابی سب قبل اسکے حنفی تھے اور انکے باپ
بلاشبہ حنفی تھے شاید وے لوگ لفظ محارم سے ما بہن بیٹی ہی سمجھ گئے ہوں
اور اُنسے نکاح کر کے صحبت کرنے سے حد شرعی نہ جاری ہونے کی جہت سے
اُنکیسے نکاح کر کے صحبت کر لیے ہون۔ اور یہ وہابی اُس قسم کے نطفہ سے متولد

**حدیث** اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها فی وضوءه فان احدکم لا یدری این باتت یده اخرجه المالک[ص۸] وایضا امام محمد[ص۶] **حدیث** انه نهی ان یبال فی الماء الراکد اخرجه المسلم[ص۱۹۰] وایضا اخرجه ابن ماجه[ص۲۹] **حدیث** لا یبولن احدکم فی الماء الراکد الدائم ثم یغتسل منه اخرجه المسلم[ص۱۹۰]

**حدیث** لا تبل فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم تغتسل منه اخرجه المسلم[ص۱۹۰] **حدیث** یقول (ابوھریرہ رض) قال رسول صلعم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب فقال کیف یفعل یا اباھریرہ فقال تناوله تناولا اخرجه المسلم[ص۱۹۰] **حدیث** لا یبولن احدکم فی الماء الراکد (وفی روایته) فی الماء الناقع اخرجه ابن ماجه[ص۲۹] **حدیث** لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیه اخرجه الخمسه وھذا لفظ الشیخین کذا فی التیسیر[ص۲۷۷] **حدیث** لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه او یتوضاء فیه فان عامة الوسواس منه رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی کذا فی المشکوٰۃ[ص۱۶] -

**حدیث**[۱۳] اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغتسل سبع مرات متفق علیه کذا فی المشکوٰۃ[ص۱۳] **حدیث** ان رسول صلعم قال طھور اناء احدکم اذا ولغ فیه الکلب ان یغسله سبع مرات اولاھن بالتراب اخرجه الستة واللفظ لمسلم کذا فی التیسیر[ص۲۷۹]

کے نام مین ارقام ہے - کیونکہ اکثر راوی ایسے ہین کہ حدیثون کی روایت کرتے ہین سبھی لیکن اسکے مضامین کے کُنہ کو نہین پہونچتے ہین - چنانچہ یہ حدیث فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ کذا فی المشکوٰۃ [صفحہ] - اِس بات پر شہادت دیتی ہے -

**سواے اِسکے** اِس باب مین حدیثون کی اقسامین ہین - ہر ہر قسم کے معنیون اور موردون کو سمجھکر تطبیق دینا اور اسکے مابہ الامتیاز کو فرق کرکے مسائل استنباط کرنا - یہ کچھ مودی اور نقال کا کام نہین - نہ بیہودہ گو و نقال کا - البتہ اعلم الامیہ و افضل الرجال کا کام ہے - **حدیثون کی** اقسام انھین سے ایک قسم تو یہ ہے - **حدیث** ان النبی صلعم قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ اخرجہ المسلم [۱۸۸] وایضا فی المشکوٰۃ متفق علیہ - **حدیث** [۲] ان النبی صلعم قال اذا استیقظ احدکم فلیفرغ علی یدہ ثلاث مرات قبل ان یدخل یدہ فی الاناء فانہ لا یدری فیھم باتت یدہ - اخرجہ المسلم [۱۸۸] - **حدیث** [۳] اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلھا فی وضوءہ فان احدکم لا یدری این باتت یدہ اخرجہ البخاری [۲۸] **حدیث** [۴] اذا استیقظ احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلثا فان احدکم لا یدری فیم باتت یدہ اخرجہ ابن ماجہ [۳۲] -

پڑتا ہے۔ اور کوئے میں آدمی گر کر مرنے سے کوئے کا سب پانی حتی المقدور نکالنا پڑتا ہے۔ اور چوہا گر کر مرنے سے بیس ڈول اور مرغی گر کر مرنے سے چالیس ڈول پانی نکالا جاتا ہے ۔ پھر ائمین سے دوسری قسم یہ ہے۔

حدیث[۲۰] ان النبی صلعم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ و المدینۃ تردھا السباع والکلاب والحمر عن الطھارۃ منھا فقال لھا ما حملت فی بطونھا ولنا ما غبر طھور اخرجہ ابن ماجہ ایضا فی المشکوٰۃ[۱۹۵]

حدیث[۲۱] عن جابر بن عبداللہ قال انتھینا الی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار قال فکففنا عنہ حتی انتھی الینا رسول صلعم فقال ان الماء لا یجسہ شیء فاستقینا واروینا وحملنا اخرجہ ابن ماجہ

حدیث[۲۲] عن اکرمہ انہ قال رسول اللہ صلعم بغدیر فقالوا یا رسول اللہ صلعم ان الکلاب تلغ فیہ والسباع فقال رسول اللہ صلعم للسبع ما اخذ فی بطنہ وللکلب ما اخذ فی بطنہ فاشربوا و توضؤا ۔ قال ابو حنیفہ لا باس بہ اذا کان عشرا فی عشر مالم یتغیر طعمہ وریحہ ولونہ ویتوضأ بہ کذا فی مصنف ابی بکر ابن ابی شیبۃ

حدیث[۲۳] ان عمر خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص حتی وردوا حوضا قال عمرو بن العاص یا صاحب الحوض ھل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا وانی سمعت رسول اللہ صلعم

حدیث[۱۵] ان حبشیا وقع فی زمزم فمات قال فامر به ابن الزبیر ان ینزف ماء زمزم الخ رواہ ابن ابی شیبہ حدیث[۱۶] ان زنجیا وقع فی بیر زمزم فمات فیھا فامر ابن الزبیر ان اخرج و امر ان ینزح قال غلبتھم عین جاءت من الرکن فامر بھا فدست بالقباطی والمطارف حتی نزحوھا والصحابہ متوافرون من غیر نکیر و لم ینکر منھم احد وکان ذلک الافتاء بمحضر الصحابہ ولم ینکر منھم احد رض رواہ الطحاوی سوائے اسکے ابن ابی شیبہ دارقطنی اور بیہقی نے بھی طرق مختلفہ سے روایت کیا ۔ کذا فی تخریج الہدایہ[۲۹] والفتح القدیر[۴۲] ۔ اگرچہ بیہقی نے اسکے ضعف پر ابن عتبہ سے ایک روایت نقل کی لیکن ابن ہمام نے اپنی فتح القدیر مین اسکا دفعیہ کر کے اس حدیث کی صحت ثابت کر لی ۔ حدیث[۱۷] ان علیا رض سئل عمن بال فی بیر قال ینزح رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ حدیث[۱۸] عن ابی سعید الخدری رض انه قال فی الدجاجة اذا ماتت فی البئر ینزح منھا اربعون دلوا کذا فی تخریج الہدایہ[۲۹] ۔ وغیر ذلک الغرض اسطرح کی بہت سی حدیثین صحاح وغیرہ مین بھری ہوئی ہین تنبیہ ان حدیثون سے صاف معلوم ہو گیا کہ انار کا پانی (خواہ چھوٹے ہون یا بڑے ہون) ہاتھ کی نجاست ہلانے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے ۔ اور جو پانی ایک جگہ مین بند ہے جاری نہین اسمین پیشاب کر کے پھر اُسی پانی سے غسل کرنا منع ہے ۔ کہ وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے ۔ اور کُتے کا کسی ظرف کے پانی پینے سے اُس ظرف کو سات بار دھونا

بیہقی نے بھی لیا ہے کذا فی تخریج الہدایہ [۲۵] **تنبیہ** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتی ہے مگر بو اور مزہ اور رنگ جبکہ تبدیل
ہو جاوے **پھر** اُنہین سے پانچوین قسم یہ ہے **حدیث** [۲۸] عن ابی سعید
الخدری قال قیل یا رسول اللہ صلعم انتوضاء من بئر بضاعۃ
وھی بئر یلقی فیہا الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول
اللہ صلعم ان الماء طہور لا ینجسہ شئ کذا فی المشکوٰۃ [۱۹۴]۔
**حدیث** [۲۹] عن ابی سعید الخدری رض قال قیل یا رسول اللہ
صلعم انا تستقی لک الماء من بئر بضاعۃ وتلقی فیہا لحوم
الکلاب وحزق المحایض وعذر الناس فقال ان الماء
طہور لا ینجسہ شئ اخرجہ اصحاب السنن وہذا لفظ ابی داؤد قال
سمعت قتیبۃ بن سعید قال سالت قیم بئر بضاعۃ عن عمقہا فقلت اکثر
ما یکون الماء فیہا قال الی العانۃ قلت واذا نقص قال دون العورۃ
قال ابو داؤد قدرت بئر بضاعۃ بردائی مددتہ علیہا ثم ذرعتہ فاذا
عرضہا ستۃ اذرع وسالت الذی فتح لی باب البستان ہل غیر بناؤہا
عما کانت علیہ قال لا ورائیت فیہا ماء متغیر اللون کذا فی التیسیر [۲۷]
**تنبیہ** ان حدیثون سے بئر بضاعۃ کا پانی جسمین حیض کے لتے اور کتے کا گوشت
پلیدگی وغیرہ گرایا جاوے اور پانی اُسکا زیر ناف تک اور چوڑائی اسکی
چھ ہاتھ کی ہے پاک ہونا ثابت ہے **پھر** اُن مین سے چھٹوین قسم یہ ہے
**حدیث** [۳۰] قال رسول صلعم لا تقبل الصلوٰۃ بغیر طہور کذا فی

یقول لها ما احدث فی بطونها وما بقی فھو لنا طھور وشراب اخرجہ مالک الی قولہ وترد علینا واخرجہ باقی رزین کذا فی التیسیر[۲۷۶] وکذا فی موطاے محمد[۲۶] وکذا فی المشکوۃ[۱۹۹] تنبیہ ان حدیثون سے واضح ہوگیا کہ کتے اور گدھے اور درندیکے غدیر مین پانی پینے سے یا اسمین مردہ گرنے سے ایس حوض اور غدیر کے حوض کا پانی ناپاک نہین ہوتا ہی۔ اور اس پانی سے وضو کرنا اور پینا درست ہی پھر انمین سے تیسری قسم یہ ہی حدیث[۲۴] اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم یحمل الخبث رواہ ابن عدی عن جابر مرفوعًا وقال لایصح غلط فیہ القاسم بن عبداللہ العمری واستدرکہ السیوطی فقال لہ طریق اخری عن جابر اخرجہا الدارقطنی فی سننہ کذا فی الفوائد المجموعہ اور اس حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی اور عقیلی وغیرہم نے طرق مختلفہ سے جابر وابن عمر وابن منکدر وغیرہم سے روایت کیا حدیث[۲۵] سئل رسول اللہ صلعم عن الماء فی الفلاۃ من الارض وماینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث کذا فی المشکوۃ[۵۱] حدیث قال رسول اللہ صلعم اذا کان الماء قلتین اوثلثا لم ینجسہ شئ اخرجہ ابن ماجہ[۴۰] تنبیہ ان حدیثون سے یہ معلوم ہوا کہ یہ حدیثین آپسمین معارض ہین اور حال ناسخ ومنسوخ معلوم نہین۔ پھر انمین چوتھی قسم یہ ہی۔ حدیث[۲۶] قال رسول اللہ صلعم ان الماء لا ینجسہ شئ الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ اخرجہ ابن ماجہ[منہ] اس حدیث کو دارقطنی اور طبرانی اور

حقیقت مین وہ دردہ ہی کا تھا - اِسلیے وہ دردہ کا مسئلہ اُس سے استنباط کیا
۵ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار - ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار -
**اعتراض** شرح مین تخمین کا دخل نہین **جواب** بہت ہی دخل ہی
نہین تو تمھاری حدیث قلتین کی باطل ہی کیونکہ جنگل کے پانی کو قلہ سے
تخمین کیا گیا ہی اور قبلہ جب معلوم نہو تو نماز مین تحری یعنی تخمین کرنا
درست ہی - بقول النبی صلعم عن عامر بن ربیعہ قال کنا
مع رسول اللہ صلعم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ فلم تدر این
القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیالہ فلما اصبحنا ذکرنا ذلک
لرسول اللہ صلعم فنزلت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اخرجہ
الترمذی والمراد بحیالہ تلقاء وجہ کذا فی التیسیر **سوائے اِسکے**
**حدیث** من حفر بئرا فلہ اربعون ذراعا عطنا لماشیۃ اخرجہ
ابن ماجہ اور **حدیث** حریم البئر مد رشائہا اخرجہ ابن ماجہ اِس
تخمین کی تائید کرتی ہی - اور خداوند کریم نے اِسطرح کے استنباط کی
بشارت قرآن مین دے رکھی ہی - قولہ تعالی ولو ردوہ الی الرسول
والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم اور یہ
استنباط امام صاحب کا اللہ جلشانہ کے پاس بھی حسن و مقبول ہی - کیونکہ
جب اُنھون نے حدیث لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور - و حدیث مفتاح
الصلوٰۃ الطہور وغیر ذلک کو دیکھا - اور اُس سے عدم قبول نماز کا بغیر
صحت طہارت کے معلوم ہوا - تب احتیاطاً اِس مسئلہ کو حسن جانکر استنباط

المشکوٰۃ ۱۵۳ **حدیث** ۱۳۱ قال رسول اللہ صلعم مفتاح الصلوٰۃ الطہور
الخ کذا فی المشکوٰۃ ۱۵۴ **تنبیہ** ان حدیثون سے یہ واضح ہوا کہ نماز بغیر طہارت
کے مقبول نہین ہے۔ **بحر** ثمین سے ساتوین قسم یہ ہے **حدیث** ۱۳۲ عن ابن
عباس رضا فعۃ الماء لا ینجسہ شئ اخرجہ الاربعۃ وصححہ ابن خزیمہ
وابن حبان وغیرہما کذا فی تخریج الہدایہ ۱۵۵ **تنبیہ** ہر چند ظاہر اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتی ہے لیکن الف و لام معہودی اسمین
موجود ہے۔ **ایقاظ** اب اسمین انصاف کی نظر سے تفکر و غور کرکے اور تعصب کو
دخل نہ دیکے دیکھیے تو کہ طہارت کے باب مین کس جانب کو احتیاط ہے۔ لامحالہ
جو شخص عالم متبحر اور محتاط و منصف ہوگا۔ وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترجیح
دیگا۔ کیونکہ امام صاحب نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے اُس غدیر
کے پانی سے وضو کرنے کا اور پینے کا حکم صادر فرمایا۔ جس سے کتے اور
گدھے اور درندے بھی پانی پیتے ہین اور ایک طرف گدھا مرا پڑا ہے۔
پھر انا کے پانی مین مستیقظ کے ہاتھ ڈبانے سے یا اُس مین کتے کے پانی
پینے سے یا پیشاب کرنے سے یا غیر جاری بند جگہ کے پانی مین پیشاب کر کے
وضو کرنے سے منع فرمایا۔ تب امام صاحب نے منع اور اجازت کی وجہ کو حدیثون
کے موردون کی کیفیت سے دریافت کرکے اُنکے ذہنون مین پہونچگئے کہ رسول اللہ
صلعم نے کثرت و قلت پانی کے لحاظ سے اس طرح کا حکم صادر فرمایا۔ اور
عدم نجاست کی غایت کو غدیر ٹھہرایا۔ جب ہی امام صاحب کو اس بات کی
بصارت ہوئی۔ تب ہی اُس غدیر کے تخمین دہ در دہ کرلے۔ کہ وہ غدیرہ

کہا اگر یہ قول خدا کا ہوتا تو ضرور ارم کا وجود دنیا مین ملتا۔ مین تو تیس
برس سے ساری دنیا کو خصوصًا مکہ و مدینہ شام روم یمن و مصر بغداد
کوفہ بصرہ ہندوستان و ترکستان و فارستان وغیر ذالک کو خوب چھانا
کہین اسکا پتہ نہ ملا۔ تم اگر اسکا ثبوت دے سکو تو دو۔ نہین تو قرآن
کے خدا کا کلام نہونے پر اقرار کرو۔ کہ خدا جھوٹا نہین۔ مین نے کہا ہان
صاحب یہ بہت بڑا سوال ہے اسکا جواب مجھ سے نہوسکا۔ خیر مین آپکو
[illegible] کی تدبیر کرتا ہون۔ اور جواب شافی و کافی پانے کا ٹھکانا
لگاتا ہون۔ آپ کلکتہ مین کتنے دنون سے ہین کہا قریب برس روز سے
ہون۔ تب مین نے کہا کہ بیتر رام ماڑ کی گلی مین اور امرتلا کی گلی مین دو
بزرگ عالم رہتے ہین انسے بھی آپنے یہ سوال کیا۔ کہا کہ مین نے تو اب تلک
بیترام ماڑا اور امرتلا کی گلی کا نام بھی نہین سنا۔ حالانکہ مین نے کلکتہ
کے سب عالمون کا حال دریافت کر لیا۔ یہ کون بزرگ ہین نہین معلوم
ہوا۔ تب مین نے کہا کہ حضرت سوء ادبی معاف کہ آپکی تقریر سے آپکی
جہالت ساری اور ضلالت طاری ہے۔ کیونکہ آپنے تو ابھی فرمایا کہ مین قریب
برس روز سے کلکتہ مین ہون۔ اور سب عالمون کا حال دریافت کر چکا
ہون۔ پھر یہ کہنا کیسا کہ مین نے تو اب تک بیتر رام ماڑا اور امرتلا کی
گلی کا نام بھی نہین سنا اور یہ دو بزرگ کون ہین نہین معلوم ہوا۔
حالانکہ آپ نے سب عالمون کا حال دریافت کر لینے کا دعوی کر لیا۔
جب دو بڑے حصہ کلکتہ اسوقت موجود ہونے کے ساتھ بھی

کیا۔ اور اِس حدیث سے ما راٰہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ حسن
مؤمن جس چیز کو حسن جانیگا وہ اللہ کے پاس حسن ہوگا۔ پس استنباط امام
صاحب کا بھی اللہ کے پاس حسن ہونا ثابت ہوا ؎

زشت باشد بچشم موشک کور
نور گیتی فروز چشمہ ہور

؎ قاصری گر کند این قافلہ را طعن قصور۔ حاش للہ کہ برآرم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند۔ روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را۔

**سوائے اِسکے** شاید امام صاحب کو حدیث دہ دردہ کی یعنی عشرا
فی عشر ملی ہو۔ اور اسپر تکیہ کرکے عکرمہ کی روایت کے تحت مین (جسکو
ابو بکر ابن شیبہ نے بطور طنز اور ظن کے لکھا ہی) لا باس بہ اذا کان عشرا فی
عشرا الخ فرمایا ہو۔ اور صحاح وغیرہ مین جب نوشتہ حجہ تھی گذارش کے
وہ حدیث مندرج نہوئی ہو۔ **اب** دہ دردہ کے مادہ مین لا اصل لہ کہنا کیسا
جیسا پادری صاحب کا ارم کے مادہ مین لا اصل لہ کہکر بطلان قرآن کا
ثابت کرنا العیاذ باللہ **مختصر نقل** اسکی یہ ہی کہ ایک دن ناگاہ ایک لندنی
پادری نے اگر کہا کہ یہان پر کوئی ایسا بڑا عالم ہی جس سے مین سوال کرون
جواب پاؤن۔ مین نے کہا اگرچہ یہان بڑا عالم کوئی نہین لیکن آپکا سوال
تو سنون۔ اگر جواب دے سکون بہتر نہین تو بڑے عالم کا پتہ بتاؤن۔ کہا خواہ مخواہ
کیون دردسر پیدا کرون۔ الغرض بعد اصرار شدید اور تکرار مزید کے کہا کہ
الم تر کیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلھا
فی البلاد۔ یہ آیت تمھارے قرآن کی ہی یا نہین مین نے کہا ہان۔

تھا مجھ سے پوچھیے۔ اور سنیئے گویا ارم کی نسبت طرف کل دنیا کے کیسنی جیسا
پشم کی انسبت طرف کل بدن آپکے ہی کیا آپ کل بدن کی پشمون کو بخوبی
شمار کر سکتے ہین۔ جو سارے جہان کی معدنیات وغیرہ چیزون کو شمار کر سکینگے

درآبے کہ پیدا نذارد کنار  غرور شنا ور نیاید بکار

بلکہ آپ اپنی ہتھیلی مین کتنی لکیرین ہین اسکو بھی تو شمار نہین کر سکتے ہین
پھر دنیا جہان کی سب چیزون کو کیونکر شمار کرنے کا دعوی کرتے ہین۔
کیا آپ کے باپ دادے کا وجود ہماری نظر مین نہ موجود ہونے کے سبب سے
آپکی نسل آنسے ثابت نہو گی۔ جو ارم کا وجود آپکی نظر مین نہ موجود ہونے کے
سبب سے قرآن کا بطلان ثابت ہوگا۔ تب پادری صاحب نے مخجل اور
منفعل ہوکر کہا بس کہ مین آپکے اس جواب لاجواب سے اپنے سوال کا جواب
باصواب پایا۔ اور بمضمون اس مصرعہ کے حق تلخ بین تا چہ شیرین بگفت
تمہاری اس تقریر پر آفرین کی۔ انتہی۔ **فائدہ** اس مناظرہ سے
بڑی خوبی یہ نکلی کہ اب امام صاحب کے مستدلہ مسائل کی شان مین لا اصل لہ
کہنے کی بات برباد ہو گئی۔ کیونکہ بسبب عبور دہور و مرور شہور کے اسکی اصل
متاخرین کی نظر مین نہ موجود ہونے کے سبب سے اسکی اصالت نہین جا سکتی
نہ متاخرین کے اسناد سے اسمین خرابی آسکتی۔ کیونکہ وہ اسناد مثل ناک
موم کے ساختہ ہی جدھر پھیرے پھر جاے۔ پھر کیونکر اس سے عقلاً اور
شرعاً متقدمین الزام پائے۔ **اعتراض** حدیث قلتین کا کیا جواب
دیتے ہو۔ **جواب** حدیث اذا بلغ الماء اربعین قلۃ الخ کا جو جواب

برس روز کے عرصہ تلک آپ کی نظر و تدارک سے مخفی رہ گئے - تو پھر اگر بعد گذر جانے ہزاروں برس کے ارم کا پتہ و نشان جو بہ نسبت دنیا کے تل برابر بلکہ جزو لا تیجزی کی مثل ہے آپکی نظر سے مخفی رہنے سے قرآن کا بطلان ثابت ہوے - بطریق اوّل آپکی انجیل اور توریت اور زبور کا بھی بطلان ثابت ہوے - کیونکہ انمین قصص بنو اسرائیل و حضرت آدمؑ و نوحؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام و فرعون و شداد و نمرود وغیرہم کا ذکر ہے - حالانکہ انکی قبرون اور مکانون اور ہیئت ملکون وغیر ذالک کا کچھ پتہ و نشان نہین اگر ہے تو کہان بتا سکو تو بتاؤ - نہین تو انجیل کے خدا کا کلام نہونے پر اقرار کرو - کہ خدا جھوٹا نہین العیاذ باللہ ۹ ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا - ای حضرت آپ نے شاید وسعت کل دنیا کو تیئس کلکتہ کی مقدار سے کم تصور کیا ہوگا - جب ہی تو آپنے تیئس برس کے عرصہ مین جہان کو چھان مارا کہا - نہین تو جب آپنے ایک برس تلک فقط ایک کلکتہ کو چھان نہ مار سکے - پھر تیئس برس مین کیونکر کل دنیا کو چھان مارنا ثابت ہوگا کیا حضرت آپنے تعصب مذہبی کے سبب سے اپنے علم جغرافیہ کو بھی بھولا - کاشکے آپ دنیا کے دائرہ کی مقدار مساحت کو یاد رکھتے - اور کتنے ہزار دائرے اسمین متحقق ہو سکے جانتے - اور ہر ہر دائرہ کے خطوط کے مفاصل کو دریافت کرتے تو ایسی بیہودہ بات کا سوال نہ کرتے - نہ اوقات عزیز اس بیہودگی مین صرف کرتے - دور کیون جایئے - فقط اسی کلکتہ کی زمین مین قبل سو برس کے کس جگہ مین کیا تھا بتایئے - تب ارم کا حال جو قبل ہزارون برس کے

کے اِس قول (الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء) سے اسناد پرستی پر جو محض تشریع جدید ہی ہرگز عمل نہ کرونگا جب حدیث اربعین اسکی معارض ٹھہری۔ پھر کہا خیر امام صاحب اگر حدیث اربعین قلہ پر بھی عمل کرتے تب بھی عمل بالحدیث ثابت ہوتا۔ اُنھون نے دہ در دہ کی تشریع قیاسی کو کیون شرع مین دخل دیا۔ **جواب** اسکا کئی طرح سے دیتا ہون سُنئے۔ اور تامل و غور کیجیے۔ **پہلا جواب** یہ ہی کہ حدیث مین لفظ قلہ کا وارد ہی اور معنی اسکے مشترک ہین چند معنیون مین اور معنی مُرادی بالیقین معلوم نہین باسواے اسکے وہ اِسم جنس ہی چھوٹے بڑے پر اطلاق ہوتا ہی۔ اور پانی کی مقدار قلّے کے چھوٹے بڑے ہونے کے سبب سے متفاوت ہوتی ہی۔ جیسا ہمارے دیار کے جالے اور مٹکے آپسمین متفاوت ہین۔ اور جن جن قلون کے ملاحظہ سے رسول صلعم نے اربعین قلہ وغیرہ فرمایا وہ قلے سب کا وجود امام صاحب کے قرن تک موجود نہ رہا۔ ہان غدیرے اور حوضون کا وجود البتہ موجود رہا تب امام صاحب نے ان غدیرون کو معائنہ کرکے اِنکے پانیون کو تخمین کرکے یہ مسئلہ دہ در دہ کا استنباط کیا۔ جیسا امام شافعی رح نے ایک قلہ کے پانی کو اڑھائی مشک تخمین کیا۔ **دوسرا جواب** یہ ہی کہ چالیس قلہ اور دہ در دہ کا پانی تخمینًا مساوی ہونا ثابت ہی کیونکہ قلہ کے پانی کو اکثرون نے دو مشک کے پانی کی برابر قرار دیا ہی۔ اور امام شافعی رح نے دو کی جگہ مین احتیاطًا اڑھائی مشک تخمین کیا ہی۔ تب اِس حساب سے چالیس قلے مین سَو مشک

تم دیتے ہو وہی جواب تمہارا عین جواب میرا سمجھ لو۔ پھر کہا حدیث اربعین کو تو دارقطنی وغیرہ نے لا یصح کہا جیسا قاضی شوکانی کے فوائد مجموعہ مین ہی
جواب حدیث قلتین کو بھی بہتون نے ضعیف و متروک کہا چنانچہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق مین یہ عبارت لکھی ان حدیث قلتین ضعیف ضعفہ جماعۃ المحدثین حتی قال البیہقی من شافعیہ انہ غیر قوی وترکہ الغزالی والروانی مع شدۃ اتباعہما الشافعی لضعفہ۔ اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا۔ وممن ضعفہ الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسماعیل بن اسحق وابوبکر العربی المالکیون ایضاً فیہ قد وقع الاضطراب فی ذلک الحدیث ففی بعض الروایات لفظ قلتین وفی بعضہا ثلث قلال و فی بعضہا اربعین قلۃ وفی بعضہا اربعین غربا۔ اور تمہید مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہی۔ ما ذہب الیہ الشافعی من حدیث قلتین مذہب ضعیف۔ اور دبوسی کے اسرار مین وھو حدیث ضعیف۔ مرقوم ہی۔ اور آپنے جو کہا کہ دارقطنی نے حدیث اربعین کو لا یصح کہا مراد اسکی یہ ہی کہ جس اسناد مین قاسم بن العمری ہی اس اسناد کے طریق سے یہ حدیث صحیح نہین لیکن دوسرے طریق سے صحیح ہی چنانچہ اسکا ذکر چوبیسوین حدیث مین گذر چکا۔ فقط لا تقربوا الصلوۃ پر عمل نہ کیجیے کل عبارت کو دیکھیے۔ پھر کہا تم جو یہی کہو ابو حنیفہ صاحب کی تشریع جدید پر عمل نہ کرونگا جب قلتین کی حدیث اسناد صحیح سے ثابت ہو چکی ہی۔ جواب تم جو یہی کہو امام صاحب کے شاگرد ابن المبارک

کسو جہ سے خلاف شرع اور اسکو کسو جہ سے موافق شرع سمجھتے ہو۔ ۵
اپنی فضیحتی پہ انہین کچھ نہین نظر۔ اندھے ہین خود پر اَوروں کو جانتے ہین
بے بصر۔ ۵ چو بد نا پسند آیدت خود مکن۔ پس انگہ بہ ہمسایہ گو بد مکن۔
**چوتھا جواب** یہ ہی کہ آپ لوگ طہارت کے مادے مین بڑے محتاط کہلاتے
ہین۔ حتی کہ مس ذکر سے بھی وضو کا واجب ہونا کہتے ہین۔ پھر یہان قلتین
مین وہ احتیاط کہان گئی۔ حضرت غور تو کیجیے کہ مس ذکر سے وضو کا واجب
کرنا۔ اور قلتین بھر پانی مین حیض کے لتے اور غلیظ چیزین دھو کر کے بھی وضو کرنا
اور اسکو مطہر سمجھنا کتنی افراط و تفریط کی بات ہی اپنے دلون سے پوچھیے نہ غیر سے
استفت عن نفسك ولا تستفت عن غيرك کیونکر خشک ذکر و فرج
کے چھونے سے وضو کا ٹوٹنا سمجھنا پھر اُنکے اندر کی تر چیزون کو یعنی اُس
پیشاب اور خون حیض وغیرہما کو جو قلتین مین گرتے ہین مطہر سمجھنا گویا پیشاب
سے آبدست کرنے کو طہارت سمجھنا اور شئے طاہر کو نجس کہنا۔ پھر کہا حدیث مین
آیا ہی اور حدیث کے باب مین اسطرح کا کلام کرنا جہنم کا رستہ لینا ہی۔
**جواب** تب تو تمکو بھی اربعین کی حدیث کو موضوع کہنے کے سبب سے
جہنم کا رستہ لینا ہی **ثانیا** اس سے مجکو جہنم کا رستہ لینا ثابت نہین کیونکہ
جب حدیث مین آنا بالیقین ثابت نہین۔ کہ یہ فقط اسناد پرستون کی اسناد
پرستی کا نتیجہ ہی کہ وے اسناد کو کالوحی من السماء سمجھتے ہین۔ یہانتک
حدیث صحیح کو بھی عدم موجود ہونے اسناد کے موضوع کہتے ہین۔ اور غیر
حدیث کو اسناد کی وجہ سے حدیث کہہ لیتے ہین۔ جیسا رحلت رسالت مآب

مشک پانی ہوئے اگر اس سو مشک پانی کو کسی جائے مسطح پر ده در ده
کا حوض بناکر ڈالا جاوے تو ضرور وہ حوض بھر کر ایک ہاتھ پانی اسمان سے جمے
کیونکہ جب ایک مشک پانی سے اُس ظرف کا جو ایک ہاتھ مربع کا مقدار
ہو لبریز ہونا ثابت ہی تب سو مشک سے سو ہاتھ کا لبریز ہونا ثابت ہی کیونکہ
دش کو دش میں ضرب کرنے سے سو حاصل ہوتا ہی اسی کو ده در ده کہتے ہیں
لیکن اِس بصارت کو صاحب بصارت سمجھے ۔ نہ صاحب عداوت و لجاجت
سمجھے ۞ نیست آسان این سخن را فہم کردن مشکل است ۔ ۞
معانی ہست در زیر حرف سیاہ ۔ چو در پردہ معشوق در مینع ماہ ۔
محقق ہمان بیند اندر ابل ۔ کہ در خوبرویان چین و چگل ۔
تیسرا جواب یہ ہی کہ اگر آئمہ اربعہ خصوصًا امام صاحب اسی طرح سے
مسائل کو قیاس سے استنباط کرکے لوگون کو ہدایت نہ کرتے ۔ تو شرق و
غرب و عجم و عرب کے لوگ جنہون نے قلہ وغیرہ کو نہین دیکھا ہے کیونکر عمل بالحدیث
کرکے طہارت کرتے ۔ کیا قلوان اور غدیرون کو دیکھنے پھرتے حالانکہ
نہ وہ قلے موجود ہین نہ وہ امر ممکن الوجود ہی لامحالہ اس قلوان اور غدیرون
کے پانی کی مقدار پر دوسرے پانی کو قیاس کرنا پڑا جس طرح سے تمھارے
پیرون نے قلے کے پانی کو دو یا ڈھائی مشک تخمین کیا ۔ اُسی طرح ہمارے
امام صاحب نے بھی غدیرے کے پانی کو ده در ده تخمین کیا ۔ تب تو تم اور
تمھارے پیران پیر کا دا دا پیر بھی اسی تخمین و قیاس مین گرفتار ہین ۔ پھر تم
فقط امام صاحب ہی کے قیاس و تخمین سے کیون نفرت کرتے ہو ۔ اور سا کو

حدیثین پہلے قسم کی اِس حدیث مضطرب کا معارض ٹھہرین - پھر کہا بقول علماء کے اِن سب حدیثون کے اناء سے اناء صغیر مُراد ہی - **جواب** جب تم امام صاحب کے معنی مُرادی کو سند نہین گردانتے ہو - پھر متاخرین کے مراد لینے کو کیونکر سند گردانتے ہو - کیا خوبی عقل کی ہی کہ جواب جو سوجھے اندھے سو جھے کیونکہ یہ متاخرین امام صاحب کے مقابلہ مین طفل مکتب سے بھی ادون ہین - پھر انکے اقوال کو امام صاحب کے معارضہ مین پیش کرنا کیسا جیسا کاغذ کی ڈھال تلوار لیے ہوئے سپاہی کو مسلح سپاہی کے مقابلہ مین پیش کرنا

۵ قبول ناقصان زشناہدے بے جوہر باید - کہ جز طفلان خریداری نہ بینی تیغ چوبین را - اور اناء سے اناء صغیر مراد لینا کیسا جیسا سرکی چوبین سراہی مین رکھدینا - کیونکہ جو عموم اناء مین ہی وہ عموم اناء صغیر مین بھی ہی - کہ صغر امر اضافی ہی کہ بہ نسبت کبیر صغیر صغیر ہی اور صورت عکسی مین بھی یہی حال ہی - جیسا کوئی ظرف چار قلے کا ہو تو دو قلے کا ظرف مثلاً بہ نسبت چار قلے کے صغیر کہلاویگا علی ہذالقیاس نصف یا ربع قلہ بہ نسبت ایک قلے کے صغیر کہلاویگا قس البواقی علی ہذا پس قلہ سرکی چوبینت قلہ سراہی مین رہ گیا - اِس مُراد لینے سے آپکا کیا نکلا - پھر کہا یہ امر تعارف و تعامل الناس پر موقوف ہی اور اناء کبیر کے پاس اناء صغیر کا بھی رہنا متعارف و معروف ہی -

**جواب** الحمد للہ ہان یہ امر تعارف الناس پر موقوف ہی - اِسلیے امام صاحب نے (جو اعرف الناس بالتعارف فی العرب ہین) عرف کو ٹٹول کر یعنی جب عرف جس چیز مین تین چار قلے پانی سماوے اِسکو بھی انائیت مین شامل

صلعم کو ایک روایت سے ۶۰ اور ایک سے ۶۵ ثابت کرکے دولون کو حدیث
صیح جانتے ہین - کیا حضرت ایسی حدیث کو حدیث مین آیا ہی کرکے کہتے ہین -
اور ڈراتے ہین - اور غیر حدیث کو قرار دینے سے بمضمون حدیث من کذب
علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ ابن ماجہ وغیرہ جہنم کی راہ
لیتی پڑتی ہی نہین سمجھتے ہین - نہین ڈرتے ہین - ثالثاً اگر یہ حدیث صحیح
بھی ہو تو اسکے معنی تم نہین سمجھتے ہو - کہ گویا لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کرتے ہو -
وانتم سکارا کو طرح دیتے ہو - کیونکہ اس حدیث کے قلتین کو فقط دیکھتے ہو
اور الخبث کے الف ولام معہودی کی طرف جو مثل الف لام ان الماء طہور
لاینجسہ شئی کے ہی نہین تاکتے ہو - بلکہ اُس الف لام کو استغراقی یا جنسی
سمجھتے ہو - اسلیے نجاست غلیظہ اور مُردے گرنے سے بھی اسکے پانی کو مطہر
سمجھکر طہارت کرتے ہو اور کراتے ہو - کچھ بھی مقتضاے مورد ومقال اور
اقتضاے حال کا خیال نہین کرتے ہو - کیا حدیث لاوضوء الا من صوت
اوریح کذا فی المشکوٰۃ ص ۱۷ سے فقط ان دولون ہی کو ناقض وضوء مین حصر سمجھتے
ہو - ہرگز نہین - بلکہ تم مس ذکر سے اور مماست النار سے اور بوسہ لینے
سے وغیر ذلک سے بھی ناقض وضو سمجھتے ہو - جب اس حدیث کے مضمون کو
اپنے مورد مین خاص سمجھتے ہو - تب اُس حدیث کے مضمون کو کیون اپنے
مورد مین خاص نہین سمجھتے ہو - پھر کہا یہ روایت ابوداؤد کی اذا کان
الماء قلتین لم ینجسہ شئی اِسکی تائید کرتی ہی :-

جواب ہرگز یہ تائید قابل سماعت کی نہین ہوسکتی ہی جب اُنیس ۱۹ صحیح صحیح

تب وہ بے شک حکم دہ درہ کا رکھیگا - دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر اوقات اسکے پانی سے باغون کی سیرابی کی جاتی تھی اسلیے نجاست اسکی اٹھ جاتی اور خالص پانی زمین سے نکل آتا تھا پھر وہ طاہر نہو گا کیا - اسکو قلتین سمجھے ہو یعنی جسمین پانی نہ ٹہرنے پاتا اور وہانکا غلیظ وہان رہتا تیسری وجہ یہ ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم اسکے پانی کا سوال کیا گیا تھا اسوقت اسکا پانی باغ کی طرف جاری تھا - اسیلیے ان الماء لا ینجسہ شئ فرمایا - کہ الف ولام الماء کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے - اسواسطے امام مالک رح نے ما دھا (یعنی ماء بضاعہ) کان جاریا بین البساطین کہا - اور طحاوی نے معانی الاثار مین کانت بئر بضاعۃ طریقا للماء جاریا الی البساتین لکھا - جب اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ دوسرا پانی بیر بضاعۃ سے ہوکر باغون مین جاتا - تب وہ حکم مین ماء جاری کے ٹھہرا - پھر کہا طحاوی کی اس روایت کو جو واقدی سے ہے ابن حجر عسقلانی نے تخریج الہدایہ مین فھو مردود علی من قال کہا - پھر تقریب مین واقدی کی نسبت یون لکھا کہ محمد بن عمر و واقد الاسلمی الواقدی المدنی القاضی نزیل بغداد متروک مع سعۃ علمہ من الناسعۃ - اور بیہقی نے انکی نسبت الواقدی لا یحتج بحدیثہ لکھا - اور نور الدین علی نے تنزیہ الشریعۃ مین انکی نسبت یون لکھا کہ محمد بن عمر واقد ابو واقد قال النسائی یضع الحدیث -

**جواب** کہان قاضی واقدی مدنی - کہان عسقلانی و بیہقی و نسائی

پاک اور حدیث لایبولن وغیر ذلک کا مورد ان اناؤن کو جانا کر دہ دردہ کی تخمین کی۔ اور اناء کبیر کے پاس اناء صغیر کے رہنے سے آپکا کیا نکلا۔ بلکہ اُس سے میرا دعوی ثابت ہوا کہ اگر اناء کبیر مین پیشاب کرنا و ستنقیظ کا ہاتھ ڈالنا اور حیض کے لتّے گرانا درست ہوتا تو اناء صغیر کی حاجت کیا تھی۔ اگر کہیے کہ مورد حدیث لایبولن وغیر ذلک کا وہ اناء صغیر جو مثل کلبیا وغیرہ کے ہی وہی مُراد ہی کہونگا کہ اسمین معنی حدیث لا یغمس یدہ و لا یدخل یدہ فے الاناء منطبق نہین ہوتا ہی پھر کہا اگر اناء سے اناء تام مُراد ہو دہ دردہ کا سا اناء کے پانی بھی جو غیر ممکن الوجہ نہین حدیث لایبولن سے ناپاک ہونا ثابت ہی پھر خصوصیت دہ دردہ کی کہان رہی ۔

**جواب** تم خود ہی اقرار کر چکے ہو کہ یہ امر تعارف الناس پر موقوف ہی پھر یہ دہ دردہ کا سا اناء عرب مین ہوتا کہان متعارف و معروف تھا جو تم تیرہ سو برس کے بعد کہتے ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلعم کا مختلف موردون مین مختلف حکم فرمانا عبث تھا العیاذ باللہ پھر کہا حدیث بیر بضاعۃ کی جو انتیسوین حدیث تمھاری ہی وہ ہماری تائید کرتی ہی ۔

**جواب** کبھی نہین بلکہ ہماری تائید کرتی ہی کئی وجوہات سے پہلی وجہ یہ ہی کہ بیر بضاعۃ کا پانی بھی قریب دہ دردہ کے برابر تھا کیونکہ اُس روایت سے عمق اسکا قریب تین ہاتھ کے ہونا اور عرض اسکا چھ ہاتھ کا ہونا اور طول کا ذکر نہ کرنا ثابت ہی اور طول کو عرض سے زیادہ ہونا بھی ثابت ہی جب تین عمق کو بلالحاظ طول کے فقط چھ عرض مین ضرب کروگے اٹھارہ ہونگے

اُسکے مضامین کا اتباع کرتا - اور انکی ثقہ میت اور مدنیت اور قضائیت اور
وسعت علمیت اور اور وصفون اور خوبیون پر جو بزرگون نے خصوصاً
داودی و ابو بکر بن العربی و ابن جوزی وغیرہم نے لکھی ہی لحاظ نہ کرنا کیسا
جیسا کوا کان لیگیا کہنے پر کوے کے پیچھے دوڑنا - اور کان مین ہاتھ دیکر نہ دیکھنا
مولانا روم مرغ بر بالا پران و سایہ اش - میدود بر خاک پران سایہ
اش - ابلہے صیاد آن سایہ بود - می دود چندانکہ بے مایہ شود - بے خبر کان
عکس آن مرغ ہواست - بے خبر کہ اصل آن سایہ کجاست - تیر اندازد بسوے
سایہ او - ترکشش خالی شود در جستجو - اِسی طرح سے تُم لوگ بزرگون کے
بے اصل عیب جوئی کی جستجو مین اپنے ایمان کا ترکش خالی کرتے ہو - کیونکہ احادیث
مفصل الذیل پر عمل نہین کرتے ہو - کیا خوب باوجود اسکے اپنے کو عامل بالحدیث
کہلاتے ہو - قال رسول اللہ صلعم لیس المؤمن بطعان ولا لعان
ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی کذا فی التیسیر[۱۴۲] - وقال رسول
صلعم لا تسبوا الاموات الخ کذا فی التیسیر[۱۴۳] - قال رسول اللہ صلعم
لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الخمسہ
کذا فی التیسیر[ص۹] - قال رسول اللہ صلعم المسلم من سلم المسلمون من
یدہ ولسانہ کذا فی التیسیر[ص۹] وقال رسول صلعم سباب المسلم فسوق الخ
اور اگر واقدی بعض معاندون کے جھوٹا کہنے سے جھوٹا ہو جاے - تو حضرت
شیخین رح بھی روافض کے منافق بولنے سے منافق ہو جاوینگے العیاذ باللہ -

تمت

کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی - حضرت اسطرح فرخرفات دلائل کے دفعیہ کے واسطے سات گذارشین مینے لکھین خصوصًا پانچوین گذارش مین نظر کیجیے - اُس سے سنجوبی ابن حجر و بیہقی و نسائی کا شافعی المذہب ہونا اور اقوال متاخرین کی طرف علمار کا التفات نہ کرنا سمجھ لیجیے - پھر انکے الزام سے حنفی کو ملزم نہ سمجھیے بلکہ بمضمون قول ابن حجر فہو مردود علی من قال انکے اقوال کو بھی اُنپر مردود ہونا سمجھیے - کیونکہ ابن حجر شافعی نے بیہقی شافعی کی تقلید کی اور بیہقی شافعی نے نسائی شافعی کی تقلید کی اور نسائی نے تعصب وغیرہ سے واقدی کی نسبت یضع الحدیث کی شہادت دی - پھر یہ شہادت انفرادی غیر شرعی ہم مذہبی خانہ سازی الزام خصم کے لیے کب دلیل ہوگی - جب حضرت حسن رض اللہ کی شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے دلیل نہوسکی - اور جن جن حنفیون نے ان بزرگون کے نوشتہ کے تکیہ پر اسطرح کی شہادت دی - وہ بھی مقبول نہین ہوگی ہان بئیر بضاعۃ کا پانی جاری ہونے کی جو شہادت ہے البتہ وہ شہادت شہادت شرعی ہے کہ جب امام مالک رح خود اور وہ واقدی جو امام شافعی رح کے ہم عصر اور مدینہ طیبہ کے رہنے والا اور آخر زمان مبشر بالخیر مین بغداد کا قاضی تھا ایسے دو بزرگ نے بئیر بضاعۃ کی کیفیت کو آنکھون سے دیکھکے اسکا پانی جاری وغیرہ ہونے کی شہادت دی - تب یہ شہادت شہادت شرعی ٹھہر چکی - پھر اتنی مدت کے بعد متاخرین کے ہوائی و سماعی شور و شغب سے کیونکر وہ شہادت شرعی باطل ہوگئی ؎ چو آن راہ کج پیش شان راست بود - رہ راست در چشم شان کج نمود - ای حضرت واقدی رح کی شان مین جو جو کلام متعصبون کا ہے

## جواب

ہرگز دھرانیہ حنفیون کو سنّت ادا کرنے والون سے بغض نہین تھا نہ ہوا نہ ہوگا
یہ فقط آپکا دھوکا دینا اور حمقا و جُہلا کو بگاڑنا - اور لطائف الحیل سے
انکو دام تزویر مین پھسانا ہے - ہان چند اُن ہوا پرستون اور شیخ نجدی
کے متبعون سے {جو آئمہ اربعہ کرام اور مقلّدین عظام کو بدلائل چند اقوال
متعصبان لیام کے اور مشرک فی الرسالہ کے دعویٰ سے مشرک کہتے ہین خصوصًا
امام اعظم رح کی شان مین نا ملائم کلام کرتے ہین اور خدعًا سنّت کے نام سے
غیر سنت پر عمل کرتے اور کرانے کی ترغیب دیتے ہین اور جیسا اکثرون نے
شراب کو شربت اتار کہکر نوشجان فرمایا ہے اور لطائف الحیل سے مثل عبداللہ
ابن سبا یہودی کی ملت محمّدی صلعم کو خاک مین ملایا چاہتے ہین گو یا انہین
لوگون کی شان مین یہ ابیات سعدی رح کی منطبق حال ہین ابیات

زہے جو فروشانِ گندم نما | جہان گرد شب کوک خرمن گرا
سوے مسجد آورد دکان شید | کہ در خانہ کمتر توان یافت صید
نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند | ہمین بسکہ دنیا بدین می خرند
عبائے بلالانہ در تن کنند | بدخل حبش جامۂ زن کنند
زسنّت نہ بینی در ایشان اثر | مگر خواب پیشین و نانِ سحر }

البتہ بغض و عناد رکھتے ہین - حتیٰ کہ اس حدیث کے موافق عین ایمان
سمجھتے ہین - حدیث - من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع
فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان اخرجہ الخمسہ الا البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فصل سوم در جواب سوالات گوہر علی علی گڑھی صاحب کہ بارے باخبار مشتہر شدہ بود بنابرنیت نفع عام نوشتہ می شود

جناب حضرت گوہر علی صاحب علی گڑھی ! آپکی اگست مہینے کی نوین تاریخ کی تحریر جو دارالسلطنۃ مین لکھی ہوئی ہی کسی محب نے ہمارے لاکر مجھے دکھائی اور مجکو جواب دینے مین اُسکے مجبور کیا ۔ جسمین مین نے آپکی عقل کا بٹوا عجب ونخوت سے بھرا پایا ۔ کیونکہ آپنے اُسکے آخر مین یہ جملہ {جواب دیجیے یا کسی سے دلوایے ورنہ حنفی پھر کسی طرح کا دعویٰ نہ کرین} لکھا ہی ۔ اور آپنے اپنے سوال کے جواب دینے کا نام دینداری رکھا ۔ اسلیے ماشاء اللہ دار السلطنۃ نے دینداری سے جواب باصواب دیا ۔ حضرت دینداری کے لفظ سے ڈرا کر سوال کرنا اور جواب شافی پاکر بھی منحرف ہونا ۔ کہیے یہ کیسی دینداری ہی ۔ دینداری تو نہین بلکہ ریاکاری ہی ۔ خیر آپ عمل کیجے نہ کیجے ۔ مجھ سے بھی کچھ اور سن لیجے ۔ حضرت آپنے اپنی تحریر مین گویا سات سوال کا جواب مانگا ہی ۔ چنانچہ بندہ نے آپکے سوالات مجمل کو مفصل کرکے ہر ہر سوال کا جواب دیا ۔ انکو انصاف کی نظر سے غور کیجے ۔ اعتساف نفرمائے

### پہلا جواب

حنفیون کو سنت اداکرنے والون سے کیون بغض پیدا ہوگیا ۔

کرکے جہنم کی راہ لیتے ہین۔

## دوسرا سوال

سوال کرو تو جواب ندارد۔ کوئی دلیل پیش نہین کرتے ہین۔

## جواب

اگر آپکو حنفی مذہب کی دلیلون کی تفصیل جاننا منظور ہو تو تذکرۃ المذاہب وتبصرۃ الحقائق کی سیر کیجئے کہ جسکی سند پر علماء ہند وسندھ عجم وعرب شرق وغرب۔ ومفتیان حرمین شریفین کا اتفاق ہو چکا ہے کہ اُس سے تمام کیفیت کُھل جائیگی۔ اور حقیقت مذہب حنفی کی اور تابعیت وافضلیت امام صاحب کی اچھی طرح سے ظاہر ہوگی۔ علاوہ اِسکے بہتیرے فوائد تاریخی اور عوائد مذہب شیعہ وسنّی وخارجی کے کل قواعد اصول فقیہ وحدیثیہ سے تم ایسے نادانون وناقہمون کو واقفیت ہوگی اور علماء کبار وفضلاء نامدار کی تحریر کی کیفیت ملیگی۔ اور حرمین شریفین کے وجوب تقلید شخصی اور رد کتاب ظفر المبین فی رد مغالطۃ المقلدین کے فتوی کی سیر ہوگی۔

## تیسرا سوال

بہت سے امام اور عالم گزر چکے ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ چار پر خصوصیت کس وجہ سے رکھی گئی۔

## جواب

ہان بہت سے امام اور عالم تو گذر چکے ہین لیکن باتفاق علماء دین ومتبعان شرع متین کے سوائے ان چار ائمہ اربعہ کے اَورون کی تحریر وکتابت ومذہب

کذا فی التیسیر۔ ای حضرت جب انھون نے اپنے اوپر یہ مادہ بغض کا ٹھہرالیا۔
تب حنفیون کے دلون مین بھی حدیث مذکور کے مطابق بغض پیدا ہوگیا۔
بلکہ نصیبین زیرین سے انپر قتل واجب ہوا۔ **قولہ تعالیٰ** فان بغت احدٰھما
علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفی الی امر اللہ۔ وقال النبی صلعم
من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم
او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔ اخرجہ مسلم کذا فی التیسیر۔ ابتو
یہ امر امر شرعی ٹھہرا پھر امر شرعی مین مذمت کی وجہ کیا۔ کیا خوب اُلٹے چور
کتوال کو ڈانٹے۔ ای حضرت پھر ایسے لوگون کا سنت اور عمل بالحدیث کا ادعا
کرنا کیسا جیسا نادان کے پاس ملمع کو سونا اور سونے کو پیتل ظاہر کرنا۔ سعدی گ
بدین ای فرومایہ دنیا مخر جو خر بانجیل عیسی مخر۔
خواہ نخواہ سنت کا نام لیتے ہین اور حقیقت مین کسکی سنت ادا کر رہے ہاین
اصلا غور نہین کرتے ہین۔ ای حضرت یہ سنت ادا کرنے کی بات نہین بلکہ
سنت کی بربادی کی پہلی جھلکی ہی کہ یہ نرالی ادا آپ نے شیخ نجدی سے
سیکھی نہین تو آپ جس مؤلفات غیر خیر القرونی سے یعنی صحاح وغیرہ کے
تکیہ پر یہ شور و شغب و دھمک کر رہے ہین۔ اور دھوکے سے ملمع کی چمک
دکھا رہے ہین اسمین بھی تو یہ حدیثین۔ اتبعوا السواد الاعظم۔
علیکم بالسواد الاعظم۔ علیکم بالجماعۃ۔ الزموا الجماعۃ
لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وغیر ذلک لکھی ہوئی ہین۔ پھر کیون اِس
سنت کی پیروی نہین کرتے۔ بلکہ حدیث من شذ شذ فی النار۔ سے چشم پوشی

مین دونون کی برابری ثابت ہوئی - فخذوا ھذا ولو موا انفسکم
ولا تلوموا غیرکم فارجعوا الینا فتنجوا والا فتھلکوا -

## چوتھا سوال

جب چارون کو اللہ نے مقبول جہان کیا تو چاہیے - کبھی امام ابو حنیفہ کے مسائل پر عمل کرو کبھی امام شافعی کے کبھی امام احمد کے کبھی امام مالک کے یہ کیا ضرور ہے آپ لوگون نے امام اعظم ہی صاحب کو بزرگ جان رکھا ہے اسکا کیا سبب ہے -

## جواب

اگر چارون ائمہ مقبول خدا ہونے کے سبب سے چارون کے مسائل پر ہر شخص کو عمل کرنا لازم ہوتا - تو ہر امت کو ہر چار کتاب توراۃ - زبور - انجیل - فرقان - یا ہر انبیاء کے احکام پر عمل کرنا واجب ہوتا - اور اگر ایک کو افضل جانکر تقلید کرنے سے دوسرون کا بطلان لازم ہوتا - تو ہرگز - وہ آئینہ رسول خدا صلعم حضرت عمر رض کو امامت سے باز رکھکر حضرت ابو بکر صدیق رض کو افضل جانکر امامت کا حکم صادر نفرماتے - جیسا اس خصوصیت امامت سے باقی صحابہ کی صحابیت باقی رہی - ویسا ایک امام کی تقلید کی خصوصیت سے باقی امامون کی امامت قایم رہی - جب رسول خدا صلعم نے عشرہ مبشرہ مین سے ایک کو تفضیل دیا - تب ہم نے بھی اگر ائمہ اربعہ مین سے ایک کو اسی فعل رسول صلعم سے اور قولہ تعالی اتبعوا احسن ما انزل الیکم سے تفضیل دیا - تو کیا قصور کیا - کہ آپ نے ملامت کا جھنڈا اُڑایا - اور اگر

مٹ گئے۔ اور اگر ہین بھی کہین تو معاندین کی طرف سے انمین تحریف و الحاق حلول پا چکے۔ اور رحمت الٰہی انہین چار ہی مین پائی گئی (چنانچہ انکی دلیل و حجت تذکرۂ مذکور مین اچھی طرح سے تحریر کی گئی) اسلیے انہین چار ہی مین خصوصیت آچکی۔ حضرت جب آپ خود زبان مبارک سے فرماتے ہین۔ کہ بہت سے امام و عالم گذر چکے ہین ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ تب آپ پر سب آئمہ جہان کی تقلید کرنی واجب ہونی چاہیے۔ حالانکہ یہ عقلاً و شرعاً و عادۃً محال ہے کہ آپ سب کی تقلید نہین کر سکتے ہین بلکہ اکثرون کے نام بھی نہین جانتے ہین۔ پھر انکی کتاب و مذہب سے کیا واقف ہونگے۔ لامحالہ بعض کی کرنی پڑی اور بعض کی گئی گذری۔ اور جس بعض معدود کی تقلید آپنے کی۔ یعنی جسکو کسی مسئلہ مین اپنی خواہش نفس کے مطابق امام بنایا۔ اُس بعض کی نسبت طرف کل ائمہ کے کیسی جیسی ایک کی نسبت طرف چار کے بلکہ یہ نسبت بھی اِس بعض مین نہین پائی جاتی ہے کیونکہ ایک کی نسبت طرف چار کے کیسی جیسی چار کی نسبت طرف سولہ[16] کے اور سولہ[16] کی نسبت طرف چونسٹھ[64] کے کیسی جیسی چونسٹھ[64] کی نسبت طرف دو سو چھپن[256] کے۔ اب آپ غور فرمائیے کہ جتنی ائمہ کی تقلید آپ کرتے ہین۔ عدد و شمار مین چونسٹھ[64] بھی نہونگے۔ اور عدد و شمار کل ائمہ کے دو سو چھپن[256] سے زائد ہونگے۔ تب ایک اور چار کی نسبت بھی اِسمین باقی نرہی۔ پھر آپ کی یہ لفظ ہے کہ ہر ایک کی تقلید ہونی چاہیے۔ گرد و غبار کیسے اُڑ گئے۔ برباد ہوگئے۔ خاک مین مل گئے۔ اب آپ جس بات سے مقلدون کی مذمت کرتے ہین وہی بات آپ مین آگئی کہ بغضیت

کا ایک ہی حال - پھر دیکھیے تو نتیجہ ملامت کا کیا مآل - اور کسی مین کسی کی
تقلید کرنی شیطانون اور منافقون کا خصال - زیادہ اسمین کیا قیل وقال
بس یہی ہی حرمت عدم تقلید شخصی پر دال - اور کل ائمہ کو خاطی و بے ادب سمجھ کر کسی
کسی مسئلہ مین تقلید کرنا گویا آپکو لقمان حکیم سمجھنا کہ اسنے خاطی و بے ادبون کے
افعال و اقوال مین یہی عمل کیا اسلیے یہ کلام - لقمان را پرسیدند - ادب از کہ
آموختی گفت از بے ادبان مشہور ہوا - اسی طرح سے آپنے بعض قول ائمہ کو
موافق خواہش نفس کے پسند کیا اور بعض کو مہمل جانکر ناپسند کر کے طرح دیا
اور اسی کا نام آپنے ہدایت اور مذہب محمدی ٹھہرایا - یہ ہدایت آپکی عین
ضلالت ہی کیونکہ آپنے تقلید آئمہ کی نہ کی بلکہ نفس کی کی - اور نفس واحد
ہی - تب ہم اور آپ تقلید شخصی مین مساوی ٹھہرے لیکن فرق یہ ہی کہ ہمنے
امام الائمہ تابعی خیر القرونی کی تقلید کی - اور آپ نے نفس شیطان کی -
العیاذ باللہ -

اور امام اعظم صاحب ہی کو اعظم و بزرگ جان رکھنے کی وجہ یہ ہی - کہ انکی
بزرگی اور افضلیت پر ائمہ ثلثہ وغیرہم متفق ہین اسوجہ سے کہ انکی پیدایش
سنہ ۸۰ یا سنہ ۷۰ ہجری مین ہوئی - اسلیے بحدیث - خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم الخ - زمان مبشر بالخیر یعنی زمان ثم
ثانی مین انکی پرورش ہوئی - اور اسوقت کے دین خالص کی تعلیم انکو ملی
کہ صدہا صحابہ کبار و دیگر تابعین ابرار کی صحبت انحضرات نے اٹھائی - بناءً علیہ
تابعیت انکی ثابت ہوئی اور اسی تابعیت سے انکی افضلیت متحقق ہوئی

تقلید شخصی واجب نہوتی - تو قرآن مین یہ آیت ثم اوحینا الیک ان اتبع ملت ابراھیم حنیفا نازل نہوتی - کیونکہ کُل انبیا اپنی اپنی نبوّت مین محق وصادق تھے - مع ہذا حضرت ابراہیم عم کی ملّت کو اتباع کرنے کو فرمایا - نہ یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے مروی ہوتی - عن عائشہ قالت قال رسول صلعم لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یومھم غیرہ رواہ الترمذی کذا فے المشکوٰۃ - نہ یہ حدیث ابن عمر سے شہرت پاتی - عن ابن عمر رض قال کنا فے زمن النبی صلعم لا نعدل بابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلعم لا نفاضل بینھم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول ورسول صلعم حتی افضل امۃ النبی صلعم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کذا فے المشکوٰۃ اور آپ جو فرماتے ہین کہ کبھی اِسکی تقلید کرنی چاہیئے اور کبھی اُسکی تقلید کرنی چاہیے یہ بات بہت ہی بُری ہے - کیونکہ اِسمین تلہی لازم ہوتی ہے - اور خواہش نفس کی تقلید کرنی پڑتی ہے - اور تلہی تو باتفاق علماء حرام ہے - اور تقلید نفس کی تو ان النفس لامارۃ بالسوء سے منہی عنہ ہے - یا حضرت آخر آپ کسی نہ کسی کی تقلید تو کیجیگا تامل وغور سے دیکھیے کسکی تقلید کیجیگا - اپنے نفس کی یا غیر کی - صورت اوّل مین خاصہ شیطان یعنی - الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس - بنیگا - صورت ثانی مین ایک کی یا سارے کی - ایک کی تو ہمارا مقال - سارے کی تو محال - اور بعضیت مین دونون

## جواب

ایک مرتبہ آپ نے اپنے سوال کا جواب بذریعہ دارالسلطنت پایا۔ اب
مجھسے بھی یہ جواب لیجیے۔

## ساتوان سوال

یہ معاملہ دین و مذہب کا ہی جواب اسکا ثواب سے خالی نہوگا۔

## جواب

ہان معاملہ دین کا ہی اگر دینداری سے حق طلبی کا مناظرہ کرے۔ ملاسنہ
مجادلہ کا نام معاملہ دین نہین بلکہ انکے مرتکبون کو حسب نصیبین عذاب ہی۔
دلیل ہر ایک کی تذکرہ مذکور مین دیکھنا۔ زیادہ والسلام۔

تمت

چونکہ اُور کسی امام کی ایسی پیدائش نہوئی یہ فضیلت اُنکو ملی۔ اِسوجہ سے اعظمیت کی خصوصیت اِنہین مین آگئی پھر بعض معاندین کے طعن و تشنیع سے اُنکے اور اُنکے مقلدین کا کیا بال بینکا ہوگا۔ بلکہ وہ خود بحدیث۔ ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ۔ اور بحدیث من ضار مؤمنا ضار اللہ تعالی بہ الخ۔ اخرجہا الترمذی جہنم کے جنجال مین پڑیگا۔ ۵

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

## پانچوان سوال

ای حضرت یہ سوال کرنا تھا دم بخود ہوکے رہ گئے بلکہ یہانتک کہ دُم دباکے بھاگے۔

## جواب

حضرت گستاخی معاف۔ کیا آپکی طرف کے لوگون کے دُم بھی ہوتی ہی ورنہ آپکے خصم نے دُم کہان سے پائی کہ دُم دباکر بھاگا۔ یہ صفت اُس کُتّے کی ہی جو دوسرے کُتّے بلند دُمدار سے مغلوب ہوکر دُم دباکر بھاگتا ہی۔ پھر کہیے کہ دُمدار کُتّا کون ہوا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ حضرت مسلمانون کو کُتّا بنانا کیا دینداری کی بات ہی یا بربادی ملت یا عداوت کی گھات ہی اور ہمارا جو کچھ لکھنا البادی اظلم اور ستم برستم پیشۂ عدل است وداد۔ پر عمل کرنا۔ ۶

## چھٹا سوال

میرے سوال کا جواب خود دیجیے یا کسی سے دلوایئے۔

اپنی تدوبیر کے دام مین پھنسا سکین۔ خیر یہان پر اور طرح سے
اور کچھ بیان کرتا ہون۔ اگر کل اُن دلائل مذکورہ سے درگذر بھی
کرون۔ اور اُنکو بالاے طاق رکھ چھوڑون۔ تاہم امام صاحب کی
تابعیت کے ثبوت مین کسیطرح سے عاجز و قاصر نہین ہون۔ بلکہ انواع
اقسام سے ثابت کرنے کی قدرت رکھتا ہون۔ کہ وہ اظہر من الشمس و ابین
من الامس ہے۔ ہر وسعت نظر کی نظر اُس نور سے منور ہے۔ شپرہ اگر اسکو
نہ دیکھے اسکے عدم پر دلیل نہین ہوسکتی ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

یعنی اگر متعصبین کی آنکھون مین بمضمون وعلی ابصارھم غشاوہ تعصب
یا جہالت یا ضلالت کی پٹی لگی رہے۔ تو کیونکر وے اُس نور سے منور ہونگے
بلکہ انکار ہی کرتے رہینگے۔ ہان اگر وے نظارت ظاہری اور بصارت
باطنی سے مالا مال ہوتے۔ اور کتب سیر اور تواریخون کے ملاحظے کا اشتغال
رکھتے۔ تو انکی زبانون سے ایسی بیہودہ قیل وقال نہ نکلتے بلکہ فقط ایک
ہی کتاب اصابہ ابن حجر عسقلانی شافعی کی بھی (جسمین اکثر صحابیون کی
موت کا ذکر ہے) کفایت کرتی۔ اگرچہ اسمین بھی تعصب کی باتین ہین۔
خیر تاہم اُس کتاب کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ کون کون صحابی
کس کس سن وسال تک ذی حیات باقی تھے۔ اور کون کسوقت قالب
عنصری سے پرواز کر گئے۔ چنانچہ مین مثل مشت نمونہ خروارے کے چند صحابیون
کی موت کی تاریخ کو جس سے امام صاحب کی تابعیت بلکہ امام ابو یوسف رح

## فصل چہارم درجواب بعض سوالات متفرقۂ غیر مقلدین کہ مقلدین را ازانہا در بیض و بیض انداز ند۔

**سوال اوّل** - حنفی بلا حجت ولبغیر علت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو تابعی کہتے ہین - اور اسی سے انکی فوقیت بتاتے ہین - حالانکہ انکی عدم تابعیت مین علماء نے دلیل شافی وبرہان کافی لکھی -

**جواب** امام صاحب کی تابعیت کی دلیل ایسی غیر محصور ہے - کہ قلم کی زبان اسکے بیان سے قاصر ومعذور - کیا آپنے میری کتاب تذکرۃ المذاہب کو بھی نہین دیکھا - مین نے تو اسمین امام صاحب کی تابعیت کو علماء مختلف المذاہب کے اقوال سے اور دلائل عقلیہ وبراہین نقلیہ سے ایسا ثابت کیا - کہ ناظرین کو آئینہ کردکھایا - یہانتک کہ سماے شریعت پر ھو سراج امتی الخ کی برکت سے امام اعظم رحہ کی افضلیت وتابعیت کا آفتاب ایسا طلوع ہوگیا کہ باقی آئمہ کی فضیلت اسکی کرن سے مثل نجوم کے چھپ گئی - پھر امام ابو یوسف رحہ نے اسپر مستنیرا داد فضائل کی دی - اور امام محمد رحہ نے تو خدمت عطاردی ادا کی - الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے سبب سے اس طلوع کا نہ زوال ہے نہ غروب - نہ حفیض مین اسکا مرور - نہ اسفل مین اسکا عبور - بل سدا اوج ہی مین اوج مصرح کررہا ہے - انشاء اللہ تعالی تا روز قیامت اسی طرح پرتابان ودرخشان رہیگا - تب رات کہان ہوگی - جسمین حشرات الارض جگنو کی طرح غیر مقلدین نکلنے پاوین - اور غول بیابانی کی مانند ضلالت کی روشنی سے علماے کرام فضلاے عظام کو

ص ۳۹۲/۸۸۹ - ثابت بن الضحاک بن خلیفہ (تا) الانصاری نے جو اہل مسلم و بخاری وغیرہما کے بیعت الرضوان اور بدر اور حدیبیہ وغیرہا مین حاضر تھے بقول ابن سعد وغیرہ کے ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۵۰/۱۰۵۹ - جبیر بن عبداللہ القبطی مولی بنی غفار بقول ہاے بن المنذر نے ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۳۷/۲۹۵ - جنادہ بن ابی امیہ الدوسی وہو صاحب عبادۃ بن الصامت جنھنے ایام جاہلیت اور اسلام کو پایا ۶۷ سنہ سرسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۶۴۳/۱۹۲۷ - حارثہ بن بدر بن حصین بن قصی (تا) بن تیم التیمی نے ۶۴ سنہ چونسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۸/۲۸۵۸ - زید بن ارقم بن زید بن قیس نے آنحضرت جو نبی صلعم کے ساتھ سترہ ۱۷ لڑائی مین شریک تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے کوفے مین ۶۶ سنہ چھیاسٹھ یا ۶۸ سنہ ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۶/۸۸ - سعد بن مالک بن سنان (تا) ابو سعید الخدری رض مشہور تھے جنسے بہت روایتین صحاح مین موجود ہین بقول واقدی ۶۳ سنہ ترسیٹھ یا ۶۵ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۵۳/۶۴۷ - سلیمان بن صرد بن ابی الجون (تا) الخزاعی نے جسکے نام کو (جو سار تھا) رسول صلعم نے تغیر دیا۔ اور حضرت علی رض اللہ کے ساتھ صفین مین شریک رہا۔ پھر حضرت حسین رض کا کاتب ہوا اور عمر انکی ۹۳ ہوئی تھی ۶۵ سنہ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔

اور امام محمد رح کی بھی تابعیت نکلتی ہی - چار طبقے مین لکھتا ہون - اور اس
کتاب کے ناظرین سے توقع انصاف کی رکھتا ہون - اور مقلدین حنیفی سے
دعاے خیر چاہتا ہون - کہ مین نے ایک ایسی راہ نکالی ہی کہ جس سے مورخین
متعصبین کی تحریرات کی ناکامیابی ثابت ہو گئی - اور اُس دروغ کے
فروغ مین خیرگی آگئی - پہلے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی - جو اکسٹھ ۶۱
سے ۷۰ ستر تک زندہ تھے - دوسرے طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی جو
ستر سے ۷۹ اُناسی تک لباس حیات سے ملبوس تھے - تیسرے طبقے مین اُن صحابیون
کا ذکر ہی - جو اسّی سے ۸۹ نواسی تک رزق حیات سے مرزوق تھے - چوتھے
طبقے مین اُن صحابیون کا ذکر ہی جو ۹۰ نوّے سے سو تک
بلکہ مافوق ۱۰۰ سو تک زندگی رہے -

## پہلے طبقہ کے صحابیون کا ذکر

ص ۵ / ۴۲ / ۱۳۵ - اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ (تا) بن اقصی الاسلمی
خادم رسول صلعم کے تھے بقول واقدی سنہ ۶۶ چھیاسٹھ ہجری مین انتقال فرمایا -

ص ۲۰۹ / ۲۴۶ - اسماء بن حارثہ بن حصین خدیفہ بن بدر الفرازی ابو حسان
الکوفی نے بقول ابو حسان زیادی سنہ ۶۰ ساٹھ ہجری و بقول ابن حبان سنہ ۶۵
پینسٹھ مین انتقال فرمایا -

ص ۲۹۶ / ۶۲۸ - بریدہ بن الحصیب بن عبداللہ بن الحرث بن الاعرج (تا)
افقی الاسلمی جس سے صحیحین مین روایت ہی - اور اُنھون نے جنگ رسول
صلعم کے ساتھ کی بقول ابن سعد سنہ ۶۳ تریسٹھ مین انتقال فرمایا -

ص ۱۱۵/۳۰۵۹ السائب بن الخلاد بن سوید بن ثعلبہ (تا) ابن مالک الانصاری نے جنکی روایتین سنن وغیرہ مین موجود ہین اور بدر مین حاضر تھے بقول ابونعیم ۷۱ھ اکھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۴/۶۰۷۸ سلمہ بن عمرو بن الاکوع نے جنکی روایت بخاری وغیرہ مین ہے اور بڑے شجاع تھے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۷/۸۱۷۵ سعید بن عمران الھمدانی نے جو یرموک مین حاضر تھے ۷۰ھ ستر مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۳۸/۸۱۸۸ سلیم بن عتر بن سلمہ بن مالک النجیبی ابو سلمہ انہ ادرک نے ۷۵ھ پچھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۸/۳۱۰ عبداللہ بن مطیع بن الاسود (تا) بن لوی بن غالب القرشی نے جنکی روایتین صحیحین وغیرہا مین مذکور ہین ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۵۸/۳۶۶ عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان التیمی نے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۱۸/۵۷۴ القمہ بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان النخعی ابوشبل الکوفی نے جنہنے ایام جاہلیت اور اسلام کو دیکھا ۷۲ھ بہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۳۲/۶۳۴ عمرو بن میمون الازدی نے بقول ابونعیم ۷۴ھ چوہتر یا ۷۵ھ پچھتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۴۲/۱۱۷۸ قبیصہ بن وائل التغلبی نے بقول طبری ۷۷ھ ستہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۵۰/۸۴۶۴ شریح بن ہانی بن یزید ابو المقدام ادرک النبی صلعم ۱۲۰ سال کی بقول القاسم ۷۸ھ اٹھتر مین شہید ہوا۔

ص ۱۳۲/۳۱۹ - عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلبعہ اللخی بقول خلیفہ وغیرہ ۶۸ سنہ
ارسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۰/۳۷۴ - عقبہ بن نافع بن عبدالقیس بن لقیط ۶۳ سنہ تریسٹھ مین مقتول ہوا

**ایقاظ اوّل** ان بزرگون کی موت کو دیکھو۔ اور امام صاحب کی ۶۱ اکسٹھ
کی پیدائش کو یاد کرو۔ پھر بعد اسکے اور تین طبقے کا خیال کرو۔

## دوسرے طبقے کے صحابیون کا ذکر

ص ۲۱۲/۴۵۴ - الاسود بن یزید بن قیس النخعی ابو عمرو نے ۷۴ سنہ یا ۷۵ سنہ چہتر
مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۸۸/۶۱۴ - البراء بن عازب بن الحارث (تا) بن الاوس الانصاری نے
جنکی روایت صحاح مین بہت ہے اور جو رسول صلعم کے ساتھ ۱۵ دس پندرہ
لڑائی مین شریک تھے اور حضرت علی رض کے ساتھ جنگ جمل وصفین و
قتال الخوارج مین شریک تھے اور جسنے کوفہ مین گھر بنایا تھا بقول ابن حبان
۷۲ سنہ بہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۸۷/۲۲۳ - خرشہ بن الحر الفرازی نے بقول خلیفہ ۷۴ سنہ چوہتر مین انتقال کیا۔
اگرچہ انکو ابن حبان اور العجلی نے تابعی کہا۔ لیکن اجری نے ابوداود سے
انکی صحابیت کو ثابت کیا۔

ص ۴۹/۲۸۸ - زید بن خالد الجہنی نے جو حدیبیہ مین حاضر تھے اور صحیحین وغیرہما مین
انکی بہت سی روایتین ہین بقول ابن الرقی وغیرہ ۷۸ سنہ اٹھہتر مین انتقال
فرمایا۔

۸۴؁ چراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۲/۲۹۹ عبداللہ بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ العنبتری نے بقول الہیثم بن عدی ۸۰؁ یا ۸۵؁ یا ۷۹؁ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۴۲/۳۴۴ ۔ عبدالرحمٰن بن القاری نے بقول ابن سعد ۸۰؁ مین و بقول ابن حبان ۸۸؁ اٹھاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۴۵/۸۴۱ ۔ سوید بن غفلہ بن عوسجہ بن عامر آلخ نے بقول ابو نعیم ۸۰؁ اسی مین و بقول ابو عبیدہ ۸۱؁ اکیاسی مین اور بقول عمر بن علی ۸۲؁ بیاسی مین انتقال فرمایا۔

**ایقاظ سوم** سبحان اللہ کیسی کچھ بشارت ہے اُن مقلدین کو جنہون نے امام صاحب کی تابعیت کو ثابت کیا۔ اور بڑے اعتقاد سے اُنکی تقلید کو اختیار کیا۔ نعوذ باللہ کیسی کچھ خجالت و ندامت ہے اُن غیر مقلدین کاذبین کو جنہون نے تابعیت کو انکار کیا۔ اے مقلد و خوش رہوا ور دیکھو کہ انمین سے کیسی کیسی بزرگون کا ذکر ہے اور غور کرو۔ کہ جب حضرت بسر بن عقوبہ رض جنکی رسول صلعم نے آشکلت آلخ فرمایا۔ اور حضرت عبداللہ بن شداد جنکی مان حضرت سلمی رض کو حضرت جعفر رض اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت علی رض یکے بعد دیگرے نے نکاح کیا۔ اور حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ جو حضرت انس رض کا اخیافی بھائی تھا وغیر ذالک کہ۔ اُس اسّی کے بعد تلک جس اسّی مین منکرین تابعیت نے امام صاحب کی پیدائش کو عناد سے کالوحی من السماء سمجھکر ۶۱ و ۷۰ روز کی پیدایش کو باطل ٹھہرایا۔ زندہ رہنا ثابت ہوا۔ بلکہ

**ایقاظ دوم** - ان بزرگون کی ت کی طرف اور امام صاحب کی ستر کی پیدایش کی طرف پھر اسکے پیچھے کے دو طبقے کی طرف خیال کرو۔

## تیسرے طبقے کے صحابیون کا ذکر

ص ۲۱۲/۴۴ - الاسود بن ہلال المحاربی ابوسلام الکوفی نے جو بقول باوردی و العثمانی وابن فتحون و بخاری رح صحابی ہین - بقول ابن علی ۸۴ھ چوراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۹۹/۴۳۸ - یسر بن ارطاہ نے بقول المسعودی ۸۶ھ چھیاسی مین انتقال کیا۔

ص ۳۱۳/۴۴۷ - بشر بن عقوبۃ الجہنی ابوالیمان یہ وہ صحابی ہین جنکو رسول صلعم نے اُسکت اما ترضی ان اکون اناابوک وعایشہ امک فرمایا تھا جب وہ روتے تھے - بقول عبدالبر اُنھون نے ۵۰ھ پچاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۰۷۲/۱۶۹۲ - روح بن زنباع بن روح بن سلامہ الجذامی ابوزرعہ نے اگرچہ بعضون نے انکو تابعی کہا - لیکن بقول اکثر خصوصًا مسلم و حاکم اور غیرہما کے صحابی ہین - بقول ابوسلیمان ۸۴ھ چوراسی مین انتقال کیا۔

ص ۱۲۱/۳۰۷ - السائب بن یزید بن سعید بن ثمامہ نے جنکی روایت صحیحین مین موجود ہے - بقول ابونعیم ۸۲ھ بیاسی یا ۹۱ھ نوے یا ۹۴ھ چورانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۸/۲۹۵ - عبداللہ بن شداد بن الہاد اللیثی جنکی مان سلمی بنت عمیش جنکو جعفر نے نکاح کیا پھر حضرت ابوبکر رض نے پھر حضرت علی رض نے نکاح کیا تھا - اور ہر ایک سے اولاد ہوئی بقول العجلی ۸۲ھ بیاسی مین نہر وجبل مین مغرق ہوگئے۔

ص ۱۱۹/۲۹۷ - عبداللہ بن ابی طلحہ بن زید سہل الانصاری اخو انس بن مالک رض نے

تو لاکھون صحابی کا وجود امام صاحب کے وقت تک موجود رہنا عقلاً و نقلاً ثابت
ہوا۔ اب غیر مقلدین کے ڈھکوسلے باتون کی طرف جو چند اوراق اخباریہ سے
نقل کرتے ہین ہرگز التفات نہ کرو۔ بلکہ اسکو کذب و بہتان جانو۔ جس سے
خسر الدنیا والاخرۃ سے نجات پاؤ۔

## اقتباس تقریب التہذیب سے بھی چند صحابیون کی موت کی تاریخ لکھتا ہون۔

## طبقہ اولی کے صحابیون کا ذکر

ص ۳۴ ۔ بریدہ بن الحصیب ابو سہل الاسلمی صحابی نے ۶۳ ؁ تریسٹھ مین انتقال
فرمایا۔

ص ۳۹ ۔ ثابت بن الضحاک الاشہلی صحابی نے بقول افلاس ۴۵ ؁ مین بقول
صحیح ۶۴ ؁ چونسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۴ ۔ جندب بن عبد اللہ بن صفیان البجلی صحابی نے بعد ۶۰ ؁ ساٹھ کے
انتقال فرمایا۔

ص ۴۶ ۔ الحارث بن حاطب بن الحارث صحابی صغیر نے اگرچہ ابن حبان نے
انکو تابعی کہا ۶۶ ؁ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۶ ۔ الضحاک بن قیس بن خالد صحابی صغیر ۶۴ ؁ چونسٹھ مین مقتول ہوا
ص ۱۳۰ ۔ عبد اللہ بن زید عاصم بن کعب الانصاری صحابی مشہور ۶۳ ؁
تریسٹھ مین شہید ہوا۔

ص ۱۳۳ ۔ عبد اللہ بن عباس رض نے ۶۸ ؁ مین انتقال فرمایا طائف مین۔

ص ۲۹۳/۸۰۳ - عبدالرحمن بن سابط نے جنکو ابو موسیٰ نے صحابی کہا ۱۱۸ھ ایک
سو اٹھارہ مین انتقال کیا -

ص ۳۰۴/۸۲۰ - عبدالرحمن بن عمرو السلمی نے جنکو طبری اور ابن شاہین نے صحابی کہا
۱۱۰ھ ایک سو دس مین انتقال کیا -

ص ۳۲۷/۸۸۱ - عدی ابن عدی بن عمیرہ بن عروۃ الکندی نے بقول طبری صحابی ہین
۱۲۰ھ ایک سو بیس مین انتقال کیا -

ص ۳۶۱/۱۰۰۵ - عمیہ مولیٰ ام الفضل نے جنکو ابن ابی داؤد نے صحابی کہا ۱۰۴ھ
ایک سو چار مین انتقال کیا -

ص ۴۳۲/۱۱۵۹ - الفضل بن عبدالرحمن الہاشمی نے جنکی اصحابیت کو ابو موسیٰ نے
ابو سعود الاصبہانی کی روایت سے ثابت کیا ۱۲۹ھ ایک انتیس مین انتقال کیا -

**ایقاظ چہارم** - ای مومنو جب یہ کتاب آپ لوگون کو میسر ہو - تب
بڑی خوشی اور خرمی سے ایک مجلس کرو - اور اسمین مقلدین اور غیر مقلدین کی
دعوت کرکے - بنظر ایمان کے ان بزرگون کی طرف نظر کرو - اور دیکھو اور دکھلاؤ
پھر امام صاحب کی تابعیت کی کیا بات ہی - بلکہ صاحبین وغیرہما کی تابعیت کو
بھی ثابت کرنیکی حجت بخوبی حاصل کرلو - پھر اُن صحابیون مین نظر کرو اور
اچھی طرح سے پہچانو کہ یہ کون کون بزرگ ہین - پھر غور کرو کہ جب ایسے ایسے
بزرگ مثل حضرت انس رض خادم رسول صلعم اور مثل حضرت عبداللہ پرپوتا
حضرت عبدالمطلب رض اور مثل حضرت عبدالرحمن خالہ زاد بھائی حضرت ابراہیم
بن رسول صلعم کا امام صاحب کے زمانہ تک باحیات موجود رہنا ثابت ہوا -

ص ۴۰ - جابر بن سمرہ بن جنادہ صحابی مشہور کورہ کے رہنے والے نے بعد سنہ ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۴۰ - جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری صحابی مشہور جس نے ستره دفعہ جنگ کی بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۷۶ - رافع بن خدیج بن عدی الانصاری صحابی جلیل القدر نے سنہ ۷۳ یا سنہ ۷۴ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص ۹۸ - سلمہ بن عمرو بن الاکوع الاسلمی ابو مسلم نے سنہ ۷۴ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۱۹ - عاصم بن عمر بن الخطاب رض نے جو حالت حیات مین جناب رسالت مآب صلعم کے پیدا ہوئے تھے ستر کے بعد انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۹ - خلیفہ حضرت عبد اللہ بن الزبیر بن العوام رض سنہ ۷۳ تہتر مین حجاج کے حکم سے مقتول ہوا۔

ص ۱۳۲ - عبد اللہ بن صفوان بن امیہ جو رسول خدا صلعم کے عہد مین متولد ہوا سنہ ۷۳ تہتر مین مع خلیفہ ابن الزبیر مقتول ہوا۔

ص ۱۳۷ - عبد اللہ بن عمر رض نے سنہ ۷۳ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۵۵ - عبد الرحمن بن عثمان بن عبد اللہ التیمی اخی طلحہ صحابی مع خلیفہ ابن الزبیر مذکور مقتول ہوا۔

ص ۱۵۷ - عبد اللہ بن غنم الاشعری نے اگرچہ صحابیت مین انکے اختلاف ہے سنہ ۷۸ اٹھتر مین انتقال کیا۔

ص ۱۷۵ - عرباض بن ساریہ السلمی صحابی نے بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۴ - عبد المطلب بن ربیعہ الہاشمی صحابی نے ۶۲ سنہ باسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۷۷ - عدی بن حاتم مشہور صحابی نے ایک سو ۱۲۰ برس کی عمر مین ۶۸ سنہ اڑسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۰۹ - قرۃ بن ایاس بن ہلال المزنی صحابی نے ۶۴ سنہ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۴۸ - معاذ بن الحارث الانصاری صحابی صغیر ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین جنگ حرّہ مین شہید ہوئے۔

ص ۲۵۰ معقل بن سنان بن مظہر الاشجعی صحابی ساکن الکوفہ ۶۳ سنہ ترسیٹھ مین جنگ حرہ مین شہید ہوا۔

ص ۲۶۲ - فضلہ بن عبید ابو برزہ الاسلمی صحابی مشہور نے بقول صحیح ۶۵ سنہ پینسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۰۱ - ابو شریح الخزاعی صحابی نے ۶۸ سنہ اڑسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۱۷ - ابو واقد اللیثی صحابی نے ۶۸ سنہ اڑسٹھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۴۳ - ہند بنت ابی امیہ ام سلمہ ام المؤمنین نے بقول صحیح ۶۲ سنہ باسٹھ مین انتقال فرمایا۔

**ایقاظ پنجم** - ان بزرگون مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رض بھی ہین دیکھو۔

## طبقۂ ثانیہ کے صحابیون کا ذکر

ص ۳۴ - البراء بن عازب الانصاری صحابی مشہور کوفہ کے رہنے والے نے ۷۲ سنہ بہتر مین انتقال فرمایا۔

سنہ انتی مین ۱۴۰ سالگی مین انتقال کیا۔

ص۱۳۳ - بسر بن ارطاۃ القرشی العامری من صغار الصحابۃ نے ۸۶ سنہ چھیاسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۱۶ - طارق بن شہاب بن عبد الشمس البجلی نے جسنے رسول صلعم کو دیکھا سنہ ۸۲ یا ۸۳ سنہ تراسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۲۱ - عابد اللہ بن عبد اللہ الخولانی نے رسول خدا صلعم کے وقت مین پیدا ہوکر ۸۰ سنہ اسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۳۵ - عبد اللہ بن ابی اوفی ابن علقمہ بن خالد صحابی تھے جو شہر کوفی کے آخر صحابیون مین سے ہین ۸۶ سنہ ستاسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۲۶ - عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب الہاشمی صحابی نے ۸۰ سنہ مین انتقال فرمایا

ص۱۲۶ - عبد اللہ بن الحارث الزبیدی صحابی نے ۸۵ سنہ یا ۸۶ سنہ یا ۸۸ سنہ یا ۸۸ سنہ اٹھاسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۲۸ - عبد اللہ بن حوالہ ابو الحوالہ صحابی نے ایک قول مین ۸۰ سنہ اسی مین انتقال فرمایا۔

ص۱۳۳ - عبد اللہ بن ابی طلحہ الانصاری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوکر ۸۴ سنہ چوراسی مین انتقال فرمایا یہ بزرگ حضرت انس رضہ کا اخیافی بھائی تھا۔

ص۱۳۲ - عبد اللہ بن البادی اللیثی جو رسول خدا صلعم کے عہد مین پیدا ہوکر کوفہ مین ۸۱ سنہ اکیاسی مین یا بعد اسکے مقتول ہوا۔

ص۱۸۵ - عمارہ بن رویبہ ابو زہیر صحابی نے جو کوفے مین رہتے تھے بعد ستر کے انتقال فرمایا۔

ص۲۱۷ - محمد بن حاطب بن الحارث الکوفی صحابی صغیر نے ۷۴ھ مین انتقال فرمایا۔

ص۲۷۲ - وہب بن عبد اللہ السوائی صحابی نے ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۱۹۹ - عوف بن مالک الاشجعی ابو حماد صحابی مشہور نے ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۲۹۸ - ابو سعید المعلی الانصاری صحابی نے ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔

ص۳۴۳ - زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسدیہ المخزومیہ نے جو رسول خدا صلعم کے پروردہ تھی ۷۳ھ تہتر مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رض انکے جنازہ مین حاضر تھے۔

ص۳۳۸ - اسماء بنت ابو بکر صدیق رض زوجہ حضرت زبیر بن العوام رض مادر خلیفہ حضرت عبد اللہ بن الزبیر نے ایک سو برس کی عمر مین ۷۳ھ یا ۷۴ھ چوہتر مین انتقال فرمایا۔

**ایقاظ ششم** - ان بزرگون مین حضرت عاصم بن حضرت عمر رض - اور حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر رض - اور حضرت عبد اللہ بن زبیر خلیفہ رض - اور حضرت اسماء بنت حضرت ابو بکر رض بھی موجود ہین - دیکھو -

## طبقہ ثالثہ کے صحابیون کا ذکر

ص۲۳ - اسلم العدوی مولی عمر رض جنہنے زمانہ جاہلیت و زمانہ رسول صلعم کو پایا

رفع کر سکو۔

## طبقہ رابعہ کے صحابیون کا ذکر

ص ۲۲ ۔ اسعد بن سہل ابو الامامہ الانصاری صحابی نے ترانوے ۹۳ برس کی عمر مین سنہ ۱۰۰ ایک سو ہجری مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۹ ۔ انس بن مالک النضر الانصاری خادم رسول صلعم نے جو صحابی مشہور ہین ایک سو برس کی عمر مین سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ ترانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۴۶ ۔ الحارث بن رافع بن مکیث الجہنی نے بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۵ ۔ عبد اللہ بن ابسر المازنی صحابی صغیر نے جو آخر صحابیون مین سے شام مین مرا علی الاختلاف ایک سو کے عمر مین سنہ ۸۸ اٹھاسی یا سنہ ۹۶ چھیانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۲۶ ۔ عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب نے علی الاختلاف سنہ ۸۴ یا سنہ ۹۹ ننانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۵۹ ۔ عبد الرحمن بن یزید بن حارثہ الانصاری نے جو نبی صلعم کے وقت مین پیدا ہوئے سنہ ۹۳ ترانوے مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۶۸ ۔ عبید اللہ بن رافع المدنی مولی النبی صلعم نے جو کاتب حضرت علی رضہ کا تھا بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

ص ۱۷۴ ۔ عتبہ بن عبد السلمی ابو الولید صحابی مشہور نے جو قریب سو کے سن رکھتا تھا علی الاختلاف سنہ ۸۷ مین یا سنہ ۹۰ مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۷۷ ۔ العداء بن خالد العامری صحابی جنکی وفات بعد سنہ ۱۰۰ کے ہوئی۔

ص ۱۶۹ - عبیداللہ بن العباس بن عبدالمطلب الہاشمی ابن عم رسول صلعم صحابی نے ۸۷ھ ستاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۷۴ - عتبہ بن البدر السلمی صحابی نے ۸۴ھ چوراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۹۰ - عمر بن ابی سلمہ بن عبداللہ الاسد المخزومی صحابی صغیر نے جنکو رسول صلعم نے پرورش کیا کیونکہ انکی مان حضرت ام سلمہ سے حضرت نے نکاح کیا تھا ۸۳ھ تراسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۱۹۷ - عمران بن عصام الضبعی بقول بعض کے صحابی ہی ۸۳ھ تراسی مین مقتول ہوا۔

ص ۱۹۳ - عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان المخزومی صحابی صغیر نے ۸۵ھ مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۵۳ - المقدام بن معدیکرب بن عمرو الکندب صحابی مشہور نے ۸۷ھ ستاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۲۶۹ - واثلہ بن الاسقع صحابی مشہور نے ۸۵ھ پچاسی مین انتقال فرمایا۔

ص ۳۰۳ - ابوعامر الاشعری صحابی عبدالملک بن مروان کی خلافت تک زندہ رہا۔

**ایقاظ ہفتم** - اِن بزرگون مین حضرت اسلم العدوی مولی حضرت عمر رضہ - اور حضرت عبداللہ بن جعفر الطیار رضہ بن ابی طالب - اور حضرت عبیداللہ بن عباس رضہ اور حضرت عمر بن ابی سلمہ جنکی مان حضرت ام سلمہ ام المؤمنین کو رسول صلعم نے اپنے نکاح مین لاکر انکی پرورش کی یعنی ربیب النبی صلعم موجود ہین دیکھو - اور اس ایقاظ کو تیسرے اور چوتھے ایقاظ کے ساتھ ملاکر خیال کرو - پھر آٹھوین ایقاظ کے بزرگون کا بھی خیال کرو - جس سے عدم تابعیت کے شبہ کو دل سے بخوبی

ورثے ۔ بفضلہ تعالیٰ اگر مین اس اصابہ اور تقریب کے کل دلائل کو
بھی طرح دون تب بھی اسی طرح کے دلائل اور اور کتابون سے استنباط
سکتا ہون ۔ چنانچہ مولانا عبد الحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ سے بھی ایسا
چند صحابیون کا نام استخراج کرکے تحفۂ احبا کرتا ہون ۔ جس سے اچھی طرح
سے امام صاحب کی بلکہ صاحبین کی بھی تابعیت ثابت ہوتی ہے ۔ اور معاندین
کی عداوت کی بات ظہور مین آتی ہے ۔ ص ۲۰ ۔ حضرت انس بن مالک رض
خادم رسول صلعم نے ۹۱ سنہ اکانوے مین ایک سو برس کی عمر مین انتقال
فرمایا ۔

ص ۴۲ ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رض نے طائف مین ۶۸ سنہ ارسٹھ ہجری مین
انتقال فرمایا ۔

ص ۵۲ ۔ حضرت ابو امامہ رض نے علی الاختلاف ۸۶ سنہ یا ۸۱ سنہ یا ۹۱ سنہ
اکیانوے مین انتقال فرمایا ۔

ص ۱۰۶ ۔ حضرت رافع بن خدیج رض نے ۷۳ سنہ تہتر مین انتقال فرمایا ۔

ص ۱۱۲ ۔ المقدام بن معدیکرب رض نے ۸۷ سنہ ستاسی مین انتقال فرمایا اور
اسوقت عمر انکی نوّے ۹۱ کی تھی ۔

ص ۱۱۳ حضرت العرباض بن خالد رض نے ۷۵ سنہ پچہتر مین انتقال فرمایا ۔

ص ۱۳۵ ۔ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رض نے ۷۳ سنہ تہتر مین انتقال فرمایا ۔

ص ۱۳۸ ۔ حضرت عکرمہ مولی ابن عباس رض کے اگرچہ بعضے نے انکو تابعی کہا
۱۰۷ سنہ ایک سو سات مین انتقال فرمایا ۔

ص۱۸۱ - عکرمہ بن عبد اللہ مولیٰ ابن عباس رضؓ نے علی الاختلاف سنہ ۱۰۱ ایک سو ایک میں یا بعد اسکے انتقال فرمایا۔

ص۲۳۹ - مالک بن الحویرث ابو سلمان اللیثی صحابی نے سنہ ۹۴ چورانوے مین انتقال فرمایا

ص۲۴۱ - محمود بن لبید بن عقبۃ بن رافع الاوسی صحابی صغیر نے سنہ ۹۶ یا ۹۷ ستانوے مین انتقال فرمایا۔

ص۲۶۶ - الہرماس بن زیاد بن مالک الباہلی الوجدیر صحابی نے بعد سنہ ۱۰۰ سو کے انتقال فرمایا۔

ص۳۱۶ - ابو نصر الہلالی نے بقول بعض کے صحابی ہین بعد سنہ ۱۰۰ سو برس کے انتقال فرمایا۔

ص۳۴۰ - زینب بنت کعب بن عجرہ زوجہ حضرت سعید الخدری رضؓ نے جنکو بعض نے صحابیہ کہا بعد سنہ ۱۰۰ کے انتقال فرمایا۔

ص۲۵۷ - موسیٰ بن طلحہ المدنی نزیل الکوفہ نے جو رسول خدا صلعم کے وقت مین پیدا ہو کر سنہ ۱۰۳ ایک سو تین مین انتقال فرمایا۔

ص۲۶۹ - والصہ بن معبد بن عتبہ الاسدی صحابی نزل الجزیرہ وعمر الی ستہ تسعین یعنی سنہ ۹۰ نوے تک زندہ رہے۔

**ایقاظ ہشتم** - ان بزرگون مین سوائے حضرت انس رضؓ وغیرہ کے حضرت عبید اللہ بن رافع مولیٰ النبی صلعم - اور حضرت عکرمہ بن عبد اللہ مولیٰ ابن عباس موجود ہین دیکھو - اور اس ایقاظ کو چوتھے ایقاظ اور نہم ایقاظ کے ساتھ ملاحظہ کر کے امام صاحب کی تابعیت کیا معنی صاحبین وغیرہما کی تابعیت بھی بخوبی ثابت کیجئے

امام صاحب سے ملاقات و روایت ثابت ہوتا کونسی ضرورت ہے۔ کھو لگا۔ باوجود موجود ہونے ہر دونوں کی ملاقات و روایت ثابت نہوتا کون سی ضرورت ہے۔ اگر سچ پوچھو تو لقی کا ثابت ہونا بہت ہی ضرورت ہے کہ صاحب مذہب کو مذہب بنانے کے واسطے حتی المقدور حقیقت کو ثابت کرنا بہت ہی ضرورت ہے تب باوجود موجود ہونے صحابی کے ملاقات و روایت نہ کرنا امام صاحب کا مؤمنوں کے اعتقاد کے خلاف ہے۔ ہان زندیقوں کے اعتقاد کے موافق ہے۔ العیاذ باللہ۔

خیر اسکا دفعیہ اور طریقہ سے بھی کر دیتا ہوں۔ یعنی بفضلہ تعالی صراحتہً روایت کرنا بھی امام صاحب کا صحابیوں سے ثابت کر دکھلاتا ہوں۔ ہر چند اس بات کو بہت کتابوں سے ثابت کر سکتا ہوں۔ لیکن خوف طوالت سے فقط عقود الجواہر پر اکتفا کرتا ہوں۔

ص۷۶۔ روی محمد بن الفضل وسلیم بن مسلم قالا حدثنا ابوحنیفہ بہ عن جابر قراء رجل خلف رسول صلعم فنہاہ رسول صلعم عن ذلک

ص۷۷۔ روی مکی بن ابراہیم عن ابی حنیفہ بہ عن جابر قال انصرف النبی صلعم من صلوۃ الظہر او العصر فقال من قرأ منکم سبح اسم ربک الاعلی فسکت القوم حتی سال عن ذلک مرارا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ فقال رایتک تنازعنی او تخالجنی القرآن۔

ص۷۷۔ روی یونس بن بکیر وعلی بن مزید الصدائی ومروان بن شجاع

۱۳۹ھ - حضرت واثلہ بن الاشفع نے ایک سو برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔
۱۷۱ھ - حضرت جابر بن سمرہ رض نے علی الاختلاف ۶۶ھ یا ۷۴ھ یا ۷۶ھ چہتر مین کوفے مین انتقال فرمایا۔
۱۷۹ھ - عبد مزادرک النبی صلعم نے ایک سو بیس برس مین انتقال فرمایا۔
۲۳۳ھ - قتادہ رض نے اگرچہ بعض نے انکو تابعی سمجھی کہا ۱۱۷ھ ایک سو سترے مین انتقال فرمایا۔
۲۳۵ھ - النعمان بن بشیر رض جو بوقت رحلت رسول صلعم آٹھ برس کا تھا ۶۴ھ چونسٹھ مین مروان کے حکم سے مقتول ہوا۔
۳۶۵ھ - حکیم بن حزام رض کے ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔
۲۷ھ - حضرت عمرو بن ابی سلمہ رض نے کہ آنحضرت صلعم کے وقت مین نو برس کا تھا ۸۳ھ تراسی مین انتقال فرمایا۔
۳۰۶ھ - حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رض نے ۸۶ھ یا ۸۸ھ ستاسی مین کوفے مین انتقال فرمایا۔
۱۰۱ھ - عبداللہ بن السحر الصحابی رض نے ۸۸ھ مین انتقال فرمایا۔

**ایقاظ فہم** - ان کل بزرگون مین نظر کرکے - ہمارے تذکرۃ المذاہب کے ۲۷۸ صفحہ سے ۲۸۱ تک دیکھو - جسمین اکثر ان بزرگون کا نام پاؤ - پھر ۳۲۱ صفحہ کو بھی ملاحظہ کرو - پھر ۵۸۰ مین نظر کرکے کمالیت پیدا کرلو - تاکہ ہمیشہ مناظرہ مین دندان شکن جواب دیکر غالب رہو -

**دفع دخل** - اگر کوئی کہے کہ امام صاحب کے زمانہ تک صحابی کے رہنے سے

ولم علیھا سویقا وتمرا وقال ان سبعت لك سبعت لصواحبك

۱۲۱ - ابوحنیفہ عن الھیثم عن انس قال خرج النبی صلعم للیلتاین خلتا من شھر رمضان الخ۔

۶۸ - ابوحنیفہ عن عکرمہ عن ابن عباس قال قال رسول صلعم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا۔

۱۰۷ - ابوحنیفہ سمع عائشہ عجرد تقول قال رسول صلعم اکثر جند اللہ تعالی فے الارض الجراد لا آکلہ ولا احرمہ۔

۱۲۴ - ابوحنیفہ عن ابی الھذیل غالب بن الھذیل ان لنساء کن مع جنازۃ فاراد عمر ان یطردھن فقال رسول اللہ صلعم دعھن فان العھد قریب۔

**دفع دخل** اگر کوئی کہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کی موت تو قبل اسّی کے ہوئی اور امام صاحب کی پیدائش اسّی مین ہوئی - پھر کیونکر روایت کرنا اُنکا اُنسے ثابت ہوسکتا ہے - **جواب** اِسکا کئی طرح پر ہے -

**اوّلاً** - امام صاحب کی پیدائش کو اسّی ہی مین ہوتا فرض کرکے اُسکو کالوحی من السماء سمجھ لینا - کون سی وحی من السماء سے ثابت ہے - اجی صاحب اِس تاریخ کو تو یہ مضمون ہے ۵ ولیکن قلم در کفِ دشمن است - کے چند معاندون نے امام صاحب کی تابعیت کو باطل کرنے کے واسطے اِنکے اصحابون کی طرف منسوب کرکے شہرت دیا - اور غیر معاندون نے بھی نقل کیا

عن ابی حنیفه عن جابر قال صلی رسول صلعم باصحابه الظهر
او العصر فلما انصرف قال من قرء خلفی سبح اسم ربک
الاعلیٰ فلم یتکلم احد فرد ذلک ثلاثا فقال رجل انا
یا رسول اللہ فقال قد رأیتک تخالجنی او تنازعنی القرآن من صلی
منکم خلف امام فقراءته له قراءة ف سبحان اللہ چہ خوب
ان تین حدیثون سے قرات خلف الامام کی منہی عنہ ہونا بخوبی ثابت
ہوگئی تب ہی امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح نے قرات خلف الامام کو نادرست
فرمایا - اب ہم سبکو اس روایت کے غیر کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے
کہ وہ اسکے مقابلہ مین قابل اعتماد کے نہین ہوسکتی ہے - کہ اسمین باعث توسطات
بعید دکے رطب ویابس کی گنجایش ہے - خذہذا -

ص۱۲۴ - ابوحنیفہ عن علی بن الاقمر ان النبی صلعم کان یظل
صائما ویبیت طاویا ثم ینصرف الخ -

ص۱۲۴ - ابوحنیفہ عن علی الاقمر عن ابن عمر ان رسول صلعم
قال ان بلالا یوذن بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن مکتوم
ف اس حدیث سے سحر گاہی کا اخیر رات کو کھانا حسب مذہب امام صاحب کے
ثابت ہوا -

ص۱۴۱ ابوحنیفہ عن ابراہیم ان النبی صلعم حج واعتمر اربع
عمر فقرن احدی عمرہ الا اربع حجہ -

ص۱۶۵ ابوحنیفہ عن الہیثم ان النبی صلعم لما تزوج ام سلمہ

کیونکہ اس قصے مین یہ چار بات ہین ایک اٹھہ دوسرا ستر تیسرا اسّی چوتھا
روایت کرنا۔ انمین سے فقط اسّی ایک طرف۔ اور باقی تین ایک طرف
فانظروا لمن الغلبۃ یا ایھا الاخوان فانظروا۔ ھذا احق الحقائق۔
استنبطتہ بتائید خالق الخلائق۔ خذہ یا ایھا الشائق۔ فانہ
ادق الدقائق۔

تنبیہ۔ اب ان تحریرات مذکورہ اور تقریرات مذکورہ سے امام صاحب
کی تابعیت کالشمس فی نصف النہار کیسی ثابت ہو گئی۔ نہ ابر و بادل
کیسی مزاحمت بھی باقی رہی۔ کیونکہ امام صاحب کی پیدائش علی الاختلاف اٹھہ[۶۱]
یا ستر یا اسّی۔ ہجری مین ہوئی کما مرّ ذکرہ۔ اگر اٹھہ[۶۱] کا اعتبار کیا جاوے
تو ہر چار طبقے کے صحابیون کی ملاقات سواے اسکے اور اور لاکھون اُن صحابیون
کی ملاقات (جنکی شمار مورخین کو معلوم نہین)۔ نصیب ہوئی۔ اور اگر ستر
کا اعتبار کیا جاوے۔ تو باقی تین طبقے کے صحابیون کی ملاقات اور سواے اسکے
اور اور ہزارون اُن صحابیون (جنکی گنتی مورخین کی کتابون مین آئی نہین)
نصیب ہوئی۔ اور اگر اسّی کا بھی اعتبار کیا جاوے تو بھی باقی دو طبقے کے صحابیون کی ملاقات ما سوا
اسکے اور اور سیکڑون اُن اصحابون کی ملاقات (جنکی تعداد مورخین کو معلوم نہین) بخوبی نصیب ہوئی
یہانتک امام صاحب نے بہتیری روایتین بھی صحابیون سے کین۔ چنانچہ بطور نمونہ کے چند روایتین مذکور ہو
پھر امام صاحب کی تابعیت مین کونسی بات باقی رہی سوا اسکے بڑے بڑے شاعرون نے بھی امام صاحب کی
روایت کرنے کو اپنے شعرون مین مندرج کیا چنانچہ بعض اُنمین سے ایک یہ ہے کفی النعمان فخرا مارواہ۔
من الاخبار من عدد الصحابۃ۔ کذا فی شرح الحصکفی حضرت تابعیت کی تعریف تو وہ ہے جسکو صحابی کی ملاقات

خیر بالفرض اگر یہ تاریخ صحیح بھی ہو تو بھی امام صاحب کی ان روایتون کو
اُس جابر کی طرف جو قبل پیدائش امام صاحب کے انتقال فرمایا منسوب کرنا
اور اُس سے تکذیب روایتون کو ثابت کرنا علماے غیر متبحرین بلکہ نادانون کا
کام ہی کیونکہ مورخین نے فقط ایک جابر کی تاریخ لکھی حالیکہ جابر فقط
ایک صحابی کا نام نہین ہزارون صحابہ کا نام ہی۔ چنانچہ فقیر نے جو پہلے طبقے
مین بارہ صحابیون کا نام ذکر کیا۔ اسمین بھی اسما ربن حارثہ دو صحابی کا نام
مشترک آگیا۔ جب بارہ صحابی مین دو صحابی کا نام مشترک ہوسکا۔ تو بارہ سو
صحابی مین کتنے صحابہ کا نام مشترک ہوسکتا ہی۔ جواب اِس اربعہ متناسبہ سے
۱۲ : ۲ :: ۱۲۰۰ : م = ۲× ۱۲۰۰ ÷ ۱۲ = ۱۲۰۰×۲ / ۱۲ = ۲۰۰
صحابہ کا نام مشترک ہوسکتا ہی۔ پھر لاکھون کروڑون صحابیون مین جابر کے نام
کا مشترک نہ سمجھنا محض بے وقوفون کا کام نہین تو کیا۔ بلکہ اِس آیت کا منکر
ہونا۔ قولہ تعالیٰ وکم اھلکنا قبلھم من قرنٍ ھل تحس منھم
من احد او تسمع لھم رکزا۔

ثانیًا۔ جب بہت سی کتابون سے روایت کرنا امام صاحب کا ثابت ہوچکا
پھر چند منکرین کے انکار سے کیا ہوسکتا ہی بلکہ قاعدہ المثبت مقدم علی
النافی کا دخل اسمین آجاتا ہی۔

ثالثًا۔ جب امام صاحب کی پیدائش علی الاختلاف ۶۱ اکسٹھ۔ ستتر۔ اسّی
مین ہونا اور روایت کرنا اُنکا حضرت جابر سے مسلّم و ثابت ہی۔ تو بخوبی
اُس جابر سے جو قبل اسّی کے انتقال فرمایا ملاقات اور روایت کرنا بھی ثابت

انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولم یثبت ذلک عند اهل النقل انتهی کلامه۔ سواے اِسکے ابن خلکان اور امام نواوی اور امام یافعی و علی القاری حنفی اور محمد اکرام حنفی کا بھی یہ قول ہی جیسا معیار مین ہی۔ تم اِسکا کیا جواب دیتے ہو۔

**جواب** ہر چند کہ بعد اثبات دلائل تابعیت اور ایراد سند اِسکے کے مجھے حاجت رد کرنے اِن اقوال متعصبین کی تو نہ تھی۔ لیکن چونکہ نا فہم اِسکی دلیل لائے۔ اِسلیے اِسکی قلعی کھولنے کی ضرورت پڑی۔ بفضلہ تعالی اِس عبارت کا جواب اِسی عبارت سے کئی طرح پر نکالتا ہون۔ اور آسے پیش نظر ناظرین کے کرتا ہون۔ جس سے وے مارے خوشی کے باغ باغ ہو جاوین اور میرے لیے دعاے خیر مناوین۔

**اوّلاً**۔ یہ عبارت تو میرے ہی دعوی کی دلیل ہی نہ میان صاحب کی۔ بلکہ میان صاحب کا اِس عبارت سے امام صاحب کی عدم تابعیت کا استدلال کرنا۔ گویا اپنی خوش فہمی کا اقرار کرنا ہی۔ نے نے بلکہ معرکہ مناظرہ مین بے علمی کا علم اُٹھانا۔ کیونکہ اُسی عبارت مین اصحابہ یقولون انہ لقی جماعة من الصحابة وروی عنہم کی جو عبارت ہی وہ عبارت بڑے زور سے اِثبات پر دلالت کرتی ہی۔ کہ امام صاحب کے جم غفیر اصحابون نے امام صاحب کی لقی اور روایت کی شہادت دی۔ جب ایسے جم غفیر کی شہادت سے اُنکی تابعیت ثابت ہو چکی۔ پھر کیا سیکڑون برس کے بعد ابن طاہر یا اَور کسی کے انکار سے وہ شہادت شرعی باطل ہو جائیگی۔ لاحول ولا قوة

حاصل ہوئی۔ اِسکی تابعیت ثابت ہوئی۔ جب امام صاحب کو اتنے صحابیوں سے ملاقات حاصل ہوئی۔ پھر کیونکر تابعیت اِنکی ثابت نہوئی۔ باوجود اِسکے اِنکی تابعیت کا منکر ہونا۔ بعض متعصبین کے قول سے اُسکا انکار کرنا۔ گویا کل سیَر اور تواریخ کی کتابون کو یعنی ابوعبداللہ البخاری۔ خلیفہ بن خیاط۔ محمد بن سعد۔ یعقوب بن سفیان۔ ابوبکر بن ابی خیثمہ۔ ابوالقاسم البغوی۔ ابوبکر بن ابی داؤد۔ عبدان مطین۔ ابوعلی بن السکن۔ ابو حفص بن شاہین۔ ابوالمنصور الباوردی۔ ابوعبداللہ بن مندہ۔ ابونعیم ابوعمرو بن عبدالبر۔ ابوبکر بن فتحون۔ ابوموسی المدنی۔ عزالدین بن الاثیر ابوعبداللہ الذہبی۔ وغیرہم۔ کی تحریر اور تقریر اور کتابون کو خاک مین ملانا۔ بلکہ جلاکر راکھ کرنا۔ **اعتراض** اگرچہ تمنے بہت سے دلایل قویّہ۔ اور براہین جلیہ سے اپنے دعوی کو ثابت کیا۔ لیکن اکثر علماے محققین وفضلاے مدققین نے امام صاحب کی تابعیت کو انکار بھی کیا۔ حتّٰی کہ تمہارے حنفیون مین سے بھی شیخ ابن طاہر حنفی صاحب مجمع البحار نے انکار کیا۔ چنانچہ اِنکے تذکرۃ موضوعات کی اِس عبارت کو مولوی نذیر حسین میان صاحب نے اپنی معیار مین امام صاحب کی عدم تابعیت کی دلیل گردانا ہے۔ وکان فے ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک بالبصرۃ وعبداللہ بن ابی اوفے بالکوفۃ وسہل بن سعد الساعدی بالمدینۃ وابوالطفیل عامر بن واثلہ بمکہ ولم یلق احد منہم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون

بینہ کے مقابلہ مین بیکار ہے۔ صورت ثانی اور صورت ثالث کی شہادت تو شرع
مین بے اعتبار ہے۔ الغرض جس چیز کا وجود بینہ سے ثابت ہوگیا۔ پھر کسی کے
انکار سے اُسکا بطلان لازم نہین آویگا۔ چنانچہ اسکی دلیل تذکرۃ المذاہب
کے ۵۶۵ صفحہ مین حضرت علی رض کے قول سے ثابت ہوئی۔ جب امام
صاحب کی تابعیت جو بیّنہ قویہ یعنی اُنکے اصحابون کے قول سے ثابت
ہوچکی حتّٰی کہ معاندین بھی بقولہم اصحابہ یقولون کے اسباب کو اقرار کرتے
ہین۔ تب بعض منکرین کے انکار سے کیونکر باطل ہوگی۔ فنعم ما قال اللہ
تعالٰی۔ لیہلک من ہلک عن بینۃ یحیی من حیّ عن بینۃ۔
ثالثًا۔ اگر یہ شہادت جم غفیر اصحاب امام صاحب کی جو انکی روایت اور لقبیا
پر دی گئی جس سے تابعیت ثابت ہوتی ہے۔ مقبول شرع نہ ہوگی۔ تو شہادت
منفردی رواۃ صحاح کی جو چند متوسطین پر دار و مدار ہے کیونکر مقبول شرعی
ہوگی۔ ہرگز نہوگی ہرگز نہوگی۔ جب یہ شہادت رواۃ کی مقبول شرعی نہ ٹھہری
تو کُل حجّت آپکی پایۂ اعتبار سے گزر گئی۔ پھر آپکے علمون کا پتہ کہان۔ اور
انکے ثمرون کا ٹھکانا کہان۔ تب تو دھوبی کے گدھے کیسی سی نقل ہوئی۔ نہ گھر
کا نہ گھاٹ کا۔
رابعًا۔ باوجود ثبوت بلکہ اب غیر مقلدون کی شان مین یہ کہاوت صادق آئی
گھر مین رہے نہ تیرتھ گئے۔ مونڈ منڈا کر فضیحت بھئے۔ اصدق قولہ تعالٰی فی
کُل وادٍ یہیمون و اصحابہ یقولون الخ کے پھر لم یثبت لکھنا۔ اور اُسپر اعتقاد
کرنا۔ سراسر امام صاحب کے اصحابون کو جھوٹا سمجھنا۔ بلکہ حق کو ناحق اور ناحق

؎ برین عقل و دانش بباید گریست - ابھی صاحب امام صاحب کے اصحابون کی مجلس مین ایسے ایسے مورخین متاخرین کی گزر و گنجایش کہان جو اس شمع خلوت کا پروانہ بھی ہو سکے - پھر ایسے لوگو نکے انکار پر اعتماد کون کرے - ؎

باشمع خلوت ما پروانہ در نہ گنجد   در بزم آشنایان بیگانہ در نہ گنجد

کاش انکے میان صاحب صرف و نحو سے بھی کچھ موانست رکھتے - تو ضرور لفظ اصحابہ یقولون سے جو اس عبارت مین موجود ہی معنی جمعیت کے دریافت کر کے شہادت شرعی کو معلوم کر لے سکتے - تب تو لم یلق احدًا منھم ولا اخذ عنہ - اور لم یثبت ذلک عند اھل النقل کو جو محض خبر احاد بعض متعصبین متاخرین کی ہی - مقابلے مین شہادت جم غفیر اُن اصحابون کی جو ہمعصر امام صاحب کے تھے پیش نہین کرتے - اس سے میان صاحب کی حیثیت و لیاقت کی وسعت جسقدر ہی کھل گئی - اور امام صاحب سے اِنکی عداوت کسقدر ہی معلوم ہو گئی - ثانیاً جب ابن طاہر کو یہ بات ثابت ہو چکی کہ امام صاحب کے وقت مین چار صحابہ موجود تھے اور امام صاحب کے اصحابون نے انکی لقا اور روایت کی شہادت بھی دی - پھر کونسی وحی اِسکے نسخ پر نازل ہوئی - جسکے تکیہ پر یہ انکار کرتے ہین بھلا انکا یہ اِنکار کب قابل سماعت ہو گا - کیونکہ یہ قول تین حال سے خالی نہین - یا تو انکار ہی انکار ہی - یا شہادت علی الغیب ہی - یا شہادت علی النفی ہی - صورت اول مین تو بمضمون البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر - حلف درکار ہی - نہین تو مجرد بولنا یا لکھنا انکا محض بیکار ہی - بلکہ حلف منکر بھی

یحتمل الصدق والکذب کے۔ اور مضمون سے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے علماے محققین اور فضلاے مدققین پر مخفی نہین۔ سواے اسکے مخبر اوّل نے اس قول کو دیانت وامانت کی جہت سے کہا۔ یا تعصّب وعداوت سے۔ اگر ثانی ہی تو یا یہ اعتبار سے خارج ہی جیسا ابن خلطان وامام نواوی وغیرہما کا قول جسکو آپکے میان صاحب دلیل لائے۔ اگر اوّل ہی تو بھی قابل وثوق کلّی کے نہین۔ کیونکہ وہ مخبر اوّل اگر امام صاحب کا ہمعصر بھی ہوتا تو بھی امام صاحب کے ساتھ رات دن ہر آن وزمان مثل ہمزات ونسایہ انکے کے رہنے سے رہا۔ پھر اُسکے عدم لقی وعدم روایت کی شہادت کیونکر مقبول شرعی ہو سکے۔ اور کون احمق اُسکو اعتبار کرے۔ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اسکے غیبوبت مین کسی صحابی کی ملاقات ہوئی ہو۔ یا اسکے روبرو مین بھی ملاقات ہوئی ہو۔ لیکن وہ اُس صحابی کی صحابیت سے مطلع نہو۔ جیسا چند آدمی ملکر کسی تماشگاہ یا بازار مین سیر کو جاتے ہین اسمین بعض کو بعض کے ساتھ ایسی ملاقات ہو جاتی ہی۔ دوسرے کو خبر تک بھی نہین ہوتی ہی۔ اگر ہو بھی پر اسکے عدم معرفت اور عدم شناخت کی وجہ سے اس بعض کی لقی کا انکار کرتے ہین۔ اسی طرح سے مخبر اوّل نے بھی عدم لقی کی خبر ظاہر کی ہو۔ اور اہل نقل اسکو نقل کرتے رہین۔ ہون۔ کچھ بعید نہین۔ کیونکہ جب ہمکو روایت کرنے کی شہادت ملی۔ تب منکرین کے قول کو رد کرنے کی ضرورت پڑی۔ اگر کہو جانب آخر کے ناقلون مین بھی یہ احتمالات موجود ہین۔ تب اذا تعارضا

اور ناحق کو حق یقین کرنا - العیاذ باللہ - سواے اسکے یہ قول لم یثبت تخلی بحکم ہی اسپر نازان ہونا احمقون کا کام ہی کیونکہ اس لم یثبت کا بطلان اسی عبارت سے بہت ہی عیان ہی حاجت بیان نہین - کیونکہ جملہ اصحابہ یقولون الخ صاف اس بات پر گواہی دے رہی ہی کہ اکثر اہل نقل نے امام صاحب کی لقی اور روایت کو ثابت کیا - اسلیے یہ جملہ اصحابہ یقولون الخ کی کتابون مین شائع و ذائع ہوئی پھر اہل نقل کے دوسرے فریق نے اسکا انکار بھی کیا - جب ایک فریق نے ثابت کیا - اور دوسرے فریق نے رد کیا - تب لم یثبت کا لکھنا تحکم نہین تو کیا - بلکہ تکذیبین کی خبر احاد کو کالوحی من السما سمجھنا - اور شہادت شرعی مثبتین کو لاشئی تصور کرنا - ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا - اگر سچ پوچھیے تو عدل و انصاف و عقل و فہم کی کارگزاری تو یہ ہی کہ جہان کہین اہل اثبات اور اہل نفی کے درمیان مخالفت واقع ہو تو بمضمون المثبت مقدم علی النافی اہل اثبات کی ترجیح ہو -

**خامسًا** علی ہذا القیاس قولہ و لم یلق احد منہم کا بطلان بھی ماسواے دلائل بالا تقدم کے فقط عقل سے بھی ایسا ثابت ہی جسمین نقل کی گنجایش باقی نہین رہ سکتی ہی پھر اسمین اہل نقل کی نقل کا کیا اعتبار - کہ اہل بصارت کرے اسکو اختیار - وہ بطلان عقلی یہ ہی کہ کوئی اہل نقل ان منکرین مین سے امام صاحب کے ہمعصر تھے ہی نہین بلکہ سواے اسکے نہین ہی کسی مخبر کی خبر کو نقل در نقل کیئے گیے - اور اس مخبر اول کی خبر کسقدر قابل تصدیق ہی مضمون سے حدیث لیس الخبر کالمعاینة کے - اور قول سے الخبر

تنبیہ جب مین ابن طاہر کی عبارت کو تخطیہ کامل کر چکا۔ تب اُس سے
ابن خلکان اور امام نواوی وغیرہما کی عبارت کا تخطیہ بھی باجمال حاصل ہوا
کہ عبارت کُل کی ایک ہی ہی۔ اب باقی رہ گئی یہ بات کہ ابن طاہر نے
باوجود حنفیت کے کیون ایسا لکھا۔ جواب اسکا یہ ہی کہ یہ ناقل ہی اور
نقل کفر کفر نباشد سے انپر چندان الزام نہین ہوسکتا ہی۔ کیونکہ ہوسکتا ہی
کہ اُنکی نظر اور اُنکی ہم نسلن کی نظر فقط معاندین منکرین کی کتابون پر پڑی
ہوگی۔ اسلیے ایسی خطا اِنسے سرزد ہوئی۔ س ہ
خطا کردن بقولِ دشمنان گوش کہ عہدِ دوستان کردی فراموش
کیونکہ ابن طاہر کی یہ عبارت بعینہ ابن خلکان شافعی جنہنے ۶۸۱ھ مین انتقال
فرمایا انکی وفیات الاعیان مین ہی۔ اور امام نواوی شافعی جنہنے ۶۷۶ھ
مین انتقال فرمایا انکی تہذیب الاسماء مین۔ اور امام یافعی شافعی جنہنے
۷۶۸ھ مین انتقال فرمایا انکی مرأت الجنان مین ملی۔ جسکو آپکے میاں صاحب
نے جدی جدی دلیل جانکر اپنی معیار مین نقل کیا۔ حالانکہ یہ ایک ہی دلیل ہی
کہ ہر متاخر نے اپنے تقویت مذہب کے لیے ہم مذہب متقدم سے نقل کی۔
اسی طرح سے ابن طاہر نے بھی جنہنے ۹۸۶ھ مین انتقال فرمایا۔ بلا تحقیق و
تدارک کے انکی کتابون سے وہی عبارت کو نقل کیا۔ علی ہذا القیاس اکثر
حنفیون کا یہ ہی حال۔ اور بہتون کی ایسی ہی قیل و قال۔ چنانچہ علی
القاری حنفی نے جنہنے ۱۰۱۴ھ مین انتقال فرمایا۔ اپنی شرح شرح النخبۃ
مین اور محمد اکرام حنفی نے امعان النظر و توضیح نخبۃ الفکر مین امام سخاوی

لتساقطا کے اعتبار سے دونون فریقون کا قول ساقط الاعتبار ہی۔
**جواب** مین الحمد للہ کہونگا کہ جب تمہارے اعتراض سے جانب آخر کے اہل نقل کی نقل کا ثبوت پا یا گیا۔ تب تمہاری دلیل ولم یثبت عند اہل النقل۔ وغیرذالکسکی تکذیب اور اِس قول کے بطلان مین جو ہماری استدلال ہی اِسکی تصدیق بخوبی ثابت ہوگئی۔ جب قول منکرین ولم یلق ولم یثبت۔ باطل ٹھہرا۔ تب وہ معارض شئی موجود بالبیّنہ کا نہوسکا۔ ہان قاعدہ تعارض اِس محل مین جاری ہوتا ہی جہان کہین دونون طرف دلیل مساوی موجود ہوئے۔ یہان منکرین کو سوائے اِنکار بلا حلف کے بیّنہ کہان جو تعارض کا قاعدہ پیش آوے۔ اگر مجرد انکار بیّنہ کا معارض ٹھہرے۔ تو کل بیّنہ مدعی کا دار العدالت مین ساقط الاعتبار ٹھہرے۔ تب تو ہر منکر فقط انکار سے مقدمہ جیت لیوے۔ یہ خلاف عقل ونقل کے بات ہی۔ ہان نادانون کے خیالات ہین۔ ؎

خیالات نادانِ خلوت نشین　　　بہم بر کند عاقبت کفر و دین

**سادسًا** علی ہذا القیاس قولہ وکان فی ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ کا بطلان یعنی امام صاحب کے وقت مین فقط چار ہی صحابہ تھے اِسکے حصر کا بطلان بھی ظاہر و باہر ہی کیونکہ سوائے اِن چار کے اور اکو سیکڑون ہزارون لاکھون صحابہ امام صاحب کے زمانہ تک ذی حیات موجود تھے چنانچہ اُنمین سے بعض کا ذکر ہمنے ابھی پہرے اور جو تھے طبقے ہین کر دیا ہی۔ پھر اِسکے حصر کا ادّعا ہوا کی طرح اُڑ گیا۔

معاندین کی سرکوبی کے لیے خدا کے فضل وکرم سے اسکا جواب بھی اسی عبارت سے نکالتا ہون - اور دوستون کے لیے تحفہ بھیجتا ہون - حضرت آپکے میان صاحب نے محال کیا ثابت کیا - بلکہ اپنی ہی کوتاہی عقل اور نافہمی نقل کو ثابت کیا - کاش کہ میان صاحب محال کے معنی سے واقفیت رکھتے - اور تواریخون کی عبارتون کو سمجھتے - (کہ محض خبر احاد احتمالی و باہم متضاد ہی) تو ایسی خفت عقل کی بات نہ فرماتے - نہ لفظ محال کا ایسے محل مین اطلاق کرتے - اجی حضرت محال تو اُسوقت مین ثابت ہوتا - جس وقت حضرت جابر رض کی موت ایسی کوئی تاریخ متعین مین جو قبل تاریخ پیدائش امام صاحب کے ہی - بالیقین ثابت ہوتی - یہان تو جانبین کی موت وحیات مین اختلاف ہی اختلاف ہی - اور اختلافات مین احتمالات ہی اور بمضمون اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال احتمالات مین امر تیقن کہان - جو محال ثابت ہوے - بلکہ نقلی اور روایت بہت ہی ممکن وغیر محال ہی - فقط تعصب نہبی سے اسطرح کی قیل وقال ہی - کیونکہ جب علی الاختلاف امام صاحب کی پیدائش اکسٹھ یا ستر یا اسّی مین ہوئی - اور دلیل تمہارے میانصاحب کی بھی حضرت جابر رض کی موت علی الاختلاف اُرسٹھ یا ستر یا اٹھتر یا کچھ اوپر ستتر یا اُناسی مین ہوئی - تب تو نقلی بخوبی ثابت ہوگئی پھر محال کیونکر ثابت ہوا - اگر کوئی امام صاحب کے اکسٹھ اور ستر مین پیدا ہونے کو انکار کرے - تو خصم کو بھی گنجائش ہی کہ مورخین کی اُن کل تاریخون کو (جو خود ہی آپسمین متخالف ومتضاد ہین) لاشی سمجھکر انکار کرے - اور اُنکی غیر تاریخ کو صحیح جانے - فی الواقعہ یہ ہی صحیح ہی کہ یہ تواریخین خود ہی

شافعی المذہب سے جو ۳۳۶ھ مین انتقال فرمایا ۔ اس عبارت کو بلا تدارک نقل کیا
جسکو میانصاحب نے دلیل گردانا جب اس نقل کی اصل کی بنا تعصب
مذہبی سے ہوئی ۔ تب اس سے حنفیون کو الزام دینا محض پوچ ولچر بات ہی ۔
چونکہ اس تعصب کی بات کو ایک مرتبہ مینے فصل سوم کی پانچوین گذارش مین لکھا
اسلیے وہانپر مراجعت کرنے کی برارت دیا ۔ **سابعًا** امام یافعی شافعی نے تو اعتماد
کلی اور اعتقاد جلی سے امام صاحب کی تابعیت کی شہادت مین یہ عبارت مراۃ الجنا
(ن) وکان قد ادرک اربعۃ من الصحابۃ الخ لکھی حتی کہ جس قول سے عدم تابعیت
ثابت ہوتی ہی اسکو غیرون کی طرف منسوب کرکے قال بعض اصحاب التاریخ ولم یر احدا منهم
ولا اخذ عنه کہا ۔ تاکہ لوگ اسکی سند نہ پاوین بلکہ اسکو ضعیف سمجھین ۔ مع ہذا انکے قول کو عدم
تابعیت مین سند گردانتا ۔ نافہمی عبارت کا اقرار کرنا ہی سچ ہی مطلب فہمی کچھ اور ہی نقل نویسی کچھ اور
مورکی تواند کہ سلیمان شود ۔ **اعتراض** اجی صاحب حنفیون نے جن جن صحابیون سے
امام صاحب کی لقا وروایت ثابت ہی کہا ۔ میانصاحب نے اپنے معیار مین تاریخون سے
اسکا محال ثابت کیا ۔ حتی کہ شامی نے اس قول کو واعترض بانہ مات
قبل ولادۃ الامام لسنۃ انتہی اور ابن شاہین کے اس قول کو ہذا
وهم صریح فان جابر بن عبد الله باتفاق الروایات مات فی
بضع وسبعین الخ ۔ اور امام نوادی کے اس قول کو توفی جابر بن عبد اللہ
بالمدینۃ سنۃ ثلاث وسبعین وقیل ثمان وسبعین وقیل
ثمان وستین الخ ۔ اپنے دعوی کی دلیل گردانا ہی ۔ پھر اسکا جواب تم کیا دیتے ہو
**جواب** ہرچند بعد ثبوت تابعیت کے اسکا جواب دینا عبث سمجھتا ہون ۔ لیکن

دقایقون وغوامضون کو سمجھنے کے لیے مدّت مدید وعلم مزید چاہیے ؎
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن۔
سوائے اسکے جابر بن عبداللہ رض کے ہم نام سیکڑون صحابہ ایسے تھے
(کہ مورخون کو انکے حالات سے اصلا اطلاع نہین) شاید امام صاحب نے
اُن مین سے کسی سے روایت کیا ہو۔ اسلیے خوارزمی و عقود الجواہر وغیرہما
مین امام صاحب کا روایت کرنا صحابی سے ثابت ہے اور ناظاہر نہین کہ مثبتین
کا قول منکرین کے قول سے معتبر تر ہے۔ کہ اسمین المثبت مقدم علے
النافی شاہد ہے۔ کما مرّ ذکرہ۔

**اعتراض** خوارزمی جو امام صاحب کی مسانید مشہور ہے وہ تو ابو حنیفہ کی بذات
خود جمع کی ہوئی نہین بلکہ خوارزمی نے امام کے اُن مسانید کو جو کئی شخصون نے
علیحدہ علیحدہ جمع کر رکھا تھا ۶۷۴؁ھ مین جمع کیا اسکا کیا اعتبار ہے۔

**جواب** اجی صاحب اگر اسکا اعتبار نہو تو صحاح کا بھی اعتبار نہوگا۔ کیونکہ
صحاح کی حدیثین جو قال النبی صلعم مشہور ہین وہ تو رسول خدا صلعم کی بذات
خود یا صحابی کی بذات خود جمع کی ہوئی نہین۔ بلکہ صاحبان صحاح نے بعد دو
ڈھائی سو ۲۰۰ ۲۵۰ برس کے جمع کیا۔ پھر اسکا کیا اعتبار ہے العیاذ باللہ۔ علی ہذا القیاس
اگر خوارزمی کا ۶۷۴؁ھ مین تالیف ہونے کے سبب سے معتبر نہونا ثابت ہو۔ تو
ابن خلکان و ذہبی و یافعی وغیر ذلک کی تاریخ جو صدی ۶۷۴؁ھ کے آگے پیچھے
تالیف ہوئین بطریق اولی معتبر نہونا ثابت ہو۔ پھر انکی دلیل لانا کیا حضرت
جابر رض نے اپنی موت کی تاریخ کو بذات خود لکھا تھا ؎ برین عقل و دانش بباید گریست

اپنی غلطی کو اگا رہی ہین کہ جب حیات و موت کی تکرار عقلاً ونقلاً وشرعاً و عرفاً متصور نہین۔ تب شخص واحد کی موت و حیات مختلف تاریخون مین کیونکر متحقق ہوسکتی ہین۔ تو ظاہر نہین کہ اسطرح کے موضع اختلاف مین احد الاقوال کے صدق سے دوسرے اقوال کا کذب علی سبیل البدلیت لازم آتا ہے اور کل تاریخون کا صادق ہونا محال ہے کہ موت و حیات دو تین بار نہین ہوتی ہین۔ اما کل کا کذب ہونا محال نہین بلکہ ممکن ہے کہ انکا غیر کوئی تاریخ صحیح ہو اور وہ تاریخ امام صاحب کی تابعیت کی خبر دیتی ہو۔ اگرچہ اِس قسم کی خبر کو امام صاحب کی تابعیت کو اڑانے کے واسطے ابن شاہین وغیرہ نے ھذا وھم صریح اور وھم من قال سنة سمانین وغیر ذلک کہکر مشہور کرتے ہین

بے ہنران صد حیل آرند پیش تا زود کار ہنرمند پیش

لیکن اس سے ہوتا کیا۔ اور بگڑتا کیا۔ جب ان مورخین کا جنازے مین حضرت جابر رض کے شریک ہونا محال ثابت ہے پھر انکے قول سے اُن متقدمین کے قول کو (جس سے امام صاحب کی تابعیت ثابت ہے) وہم سمجھ لینا۔ اور انکے قول کو وہم نہ سمجھنا یہ خود بڑا وہم ہے۔ بلکہ کل متاخرین کا متقدمین کے قول کو وہم صریح کہنا بھی وہم ہے۔ اور اسطرح کی دہمی بات سے محال ثابت کرنا وہمیون کا کام ہے۔ اور کیون جانتے ہو خود تمھارے ابن شاہین نے بھی وہم سے اتفاق روایات کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ تمھارے ہی تینون مورخون کے کلام سے بھی اختلاف روایات کا ظاہر ہے۔ پھر اتفاق روایات کا دعویٰ کرنا وہم نہین تو کیا۔ قولہ تعالیٰ اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم خذ هذا کیونکہ ان

بھی امتحان کر لو۔

**اعتراض** اجی صاحب کیا ٹنٹر آتے ہو۔ اگر سچ کہو تو۔ ائمہ اربعہ پر اجتہاد کا ختم سمجھنا۔ اور کسی کو انکی برابر نہ جاننا۔ ان چار کے سوا اور کسی کی تقلید نہ کرنا۔ یہ تمہارے کُل حنفیوں کی جہالت و بدگمانی ہی نہین تو سیکڑون مجتہد انکی برابر موجود تھے چنانچہ معیار کی اس عبارت سے ثابت ہی دیکھو۔ ایک انمین سے امام عالی مقام ابو ثور ہین کہ تھے وہ ابتدا مین حنفی المذہب پھر شافعی مذہب کو ترجیح دے کر اختیار کیا۔ بعد اسکے بذات خود تبحر حاصل کر کے مجتہد مستقل متبوع المذہب ہوئے الخ۔ اور ایک انمین امام المحدثین حامل رایت رسول صلعم محمد بن اسمٰعیل بخاری ہین اجتہاد مستقل کا انکا ناظر صحیح اُسکے پر مخفی نہین ہی (تا) کہا ابو مصعف نے کہ محمد بخاری ہماری دانست مین زیادہ تر ہین علم فقہ و حدیث مین امام احمد بن حنبل سے۔ اور کہا کہ اگر پاتا مین امام مالک کو اور دیکھتا طرف اُسکے اور طرف محمد بخاری کے تو بیشک کہتا کہ دونون برابر ہین فقہ اور حدیث مین (تا) قتادہ نے کہا کہ بخاری کو امام احمد سمجھ لے۔ اور اسحٰق بن راہویہ سمجھ لے۔ الخ۔ ایک انمین سے داؤد ظاہری ہی کہا امام یافعی وغیرہ نے کہ داؤد ظاہری مجتہد مستقل ہے۔ اور علم حاصل کیا تھا اسحٰق بن راہویہ اور امام ابو ثور سے اور امام شافعی کی طرف بہت میلان رکھتے تھے۔ وغیر ذلک (تا)۔ ابطال حصر مذاہب اربعہ بنظر اوّل اسی قدر مین حاصل ہو گئی ہی انتہٰی کلامہ مختصراً۔

**جواب** بفضلہ تعالیٰ اسکا جواب بھی اسی عبارت سے کئی طرح پر نکالتا ہون۔

اجی صاحب اور سنو جب تمنے اِس بات کا اقرار کیا۔ کہ خوارزمی نے امام کے اُن مسانید کو جو کئی شخصون نے جمع کر رکھا تھا۔ جمع کیا۔ تب اس سے صاف ظاہر ہی کہ قبل خوارزمی کے امام صاحب کا مسانید مدون تھا تب ہی تو خوارزمی نے جمع کیا۔ پھر اُسکو خوارزمی کی طرف منسوب ہونے سے ضعیف ٹھہرانا تمھاری کوتاہی عقل یا التعصّب نہیں کا نتیجہ ہی۔ کیونکہ جب تمنے اور تمہارے میان صاحب نے خوارزمی کے ہمعصر ابن خلکان ولنوادی ویافعی کے قول سے اپنے زعم مین امام صاحب کی لقی کو محال ثابت کرکے ہمکو الزام دیا۔ پھر کیونکر تم لوگون نے خوارزمی کے قبل جو مسانید مدون تھی اسکو بے اعتبار سمجھا ؎ برین عقل و دانش بباید گریست۔ سبحان اللہ کیا خوب ابتو معاندین کے کلام سے بھی مسانید مذکور کا معتبر ہونا سمجھا گیا ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ سوا اسکے امام شعرانی نے اپنی میزان مین

کل حدیث وجدناہ فے مسانید الائمۃ الثلاثۃ فھو صحیح الخ

لکھا جسکو مین اپنے تذکرۃ المذاہب کے ۱۰۴ + ۲۰۴ صفحہ مین دلیل لایا۔

الغرض مسانید امام کا وجود موجود ہونا اور اسمین روایت کرنا امام صاحب کا صحابہ سے ثابت ہی۔ پھر چند منکرین موّرخین کے انکار سے امام صاحب کا عدم روایت کرنا صحابہ سے ثابت نہین ہوسکتا ہی۔ ھذا ھو المراد فندفع منا الفساد۔ اجی صاحب تم جس جس کلام و دلیل سے ائمہ اربعہ خصوصًا امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح کی افضلیت کو گھٹاؤگے یا غیر کے ساتھ انکی مساوات ثابت کروگے بفضلہ تعالیٰ مین اسی دلیل و کلام سے امام صاحب کی کرامت و افضلیت ثابت کرونگا۔ ہاتھ دیکھن کو آرسی کیا۔ میری تحریرات مین دیکھتے تو ہو۔ جی ہا ہے اور

**اقول** اگر اس سے امام ابو ثور کا برابر ہونا ساتھ امام اعظم صاحب کے ثابت ہووے۔ تب تو تم اور تمھارے میانصاحب بلکہ کل غیر مقلدین متھوون کو جو تقلید کو چھوڑ کر ٹین ٹین کر رہے ہین۔ اور حاطب اللیل کا سا نشر القرونی کتابون مسائل استخراج کر کے اپنے کو مجتہد مستقل سمجھتے ہین۔ امام اعظم صاحب کا برابر ہونا لازم آوے۔ کہ تم سب بھی ابتدا مین حنفی تھے پھر بزعم خود مجتہد بنے۔ بلکہ اگر اسی طرح کی مساوات بعضیہ سے مساوات کلیہ خفیفہ ثابت ہووے۔ تو معاذ اللہ ہر کوئی مثل کفار کے حسب آیت مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ۔ اپنے کو پیغمبر کا مساوی ثابت کر سکے کیونکہ ناک و کان و ہاتھ و پائون وتن و بدن و کھانا پینا وغیر ذالک دونون مین مساوی موجود ہین العیاذ باللہ۔ عجب نہین کہ تمہارے میانصاحب نے اس عبارت سے اپنے دل مین یہ مضمون ٹھانا ہوگا کہ جب وہ مرینگے لوگ انکو بھی مثل ابو ثور کے امام صاحب کی برابر سمجھینگے۔ کیونکہ انکے شاگردون نے بھی انکی شان مین بہت کچھ کاغذات سیاہ کیے۔ حضرت ایسی مساوات کو تو گھر مین رکھ چھوڑو۔ اور کچھ دلیل ہے تو لاؤ۔ اجی صاحب ابو ثور وغیرہ کو مجتہد مستقل کہنا کیا جیسا امام فخر الدین رازی وغیرہ کو امام مستقل کہنا اس سے ائمہ اربعہ کی مساوات ثابت نہین ہوسکتی ہے۔ بالفرض اگر چند ائمہ مثل ابو ثور وغیرہ کے ہو بھی گئے ہون۔ لیکن جب انکا مذہب مدون باقی نہ رہا۔ بلکہ منقرض ہوگیا۔ پھر ائمہ اربعہ کے مدون مذہب کے ساتھ مساوات کا دعوی کرنا قیاس مع الفارق کو دخل دینا ہے۔ اب غور کرکے دیکھیے تو حنفیون کی جہالت

اور بتحت قولہ قولہ لکھ لکھ کر دوستون کو اسکی خوبی دکھلاتا ہون - **قولہ** ایک زمانہ سے امام عالی مقام ابو ثور ہین الخ (تا) اختیار کیا - **اقول** اسکے جواب مین الحمد للہ کہکر یہ مصرعہ پڑھتا ہون ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - کہ اس عبارت سے تم ہمکو کیا الزام دینے آئے ہو - بلکہ تم بھی خود اپنے الزام پانے کا اقرار کرتے ہو - لیکن بمضمون وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ اسکو نہین دیکھنے پاتے ہو - کیونکہ تمھارے میانصاحب نے جب اس بات کا اقرار کر لیا - کہ امام ابو ثور حنفی المذہب تھا - تب تو ابو ثور کا مقلد ہونا ثابت ہو چکا مجتہد مستقل مطلق کا دعویٰ باطل ہو گیا - پھر تمنے ابو ثور کو امام صاحب کی برابر کیونکر سمجھا - کیا تمنے مقلِّد اسم فاعل اور مقلَّد اسم مفعول کو ایک برابر سمجھا - اگر ایسا تھا - پھر کیون مردانہ مناظرہ مین منھ دکھلایا - شرم سے برقعون مین کیون منھ نہ چھپایا - بھلا کچھ صرف و نحو بھی تو پڑھ کر آئے ہوتے - جس سے فاعل و مفعول کا تفرقہ حاصل کر سکتے - کاشکے تمکو علم ہوتا تو اس تقریر سے یہ بات بخوبی ثابت کر سکتے - کہ امام اعظم اور امام شافعی کا مذہب قبل امام ابو ثور کے مدون تھا تب ہی تو ابو ثور نے اسطرح کی تقلید کی تھی - سوا اسکے اس تقریر سے اُن لوگون کے قول کا بھی بطلان (جن لوگون نے بعد تین چار سو برس کے یعنی بعد از صحاح یہ چار مذاہب قرار پائے کہا) ثابت کر سکتا - کہ ابو ثور کا زمانہ قبل صاحبانِ صحاح کے تھا - اسلیے مین نے فصل اوّل کے دوسرے سوال کے جواب مین* قبل تدوین صحاح یہ چار مذاہب قرار پائے لکھا - **قولہ** بعد اسکے بذاتِ خود تبحّر حاصل کر کے مجتہد مستقل متبوع* المذہب ہوئے -

سوائے اِسکے امام بخاری رح تو خود امام شافعی رح کے مقلد ہین۔ کیا آپنے اِس عبارت کو مع سند تا حرص البخاری علی معارضۃ الامام ابیحنیفۃ بالاحادیث مہما امکنہ بدلیل ما اشتجن بہ صحیحہ فقط۔ جو اِس کتاب کے ۷۳ صفحہ مین۔ برہان شرح مواہب الرحمن سے نقل ہوئی ہی نہین دیکھا۔ اِس سے صاف ظاہر ہی کہ بخاری رح شافعی المذاہب تھے نہین تو امام مستقل کو اتنی شدت اتباع کی ضرورت کیسی سوائے اِسکے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب انصاف مین یہ عبارت لکھی۔ ومن ہذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ معدود فے طبقات الشافعیۃ ومن ذکرہ فے طبقات الشافعیہ الشیخ تاج الدین السبکی الخ پھر کیونکر بخاری رح کو امام مستقل بتاتے ہین۔ کیا جو جی مین آتا ہی سو کہا کرتے ہین بھلا کچھ سمجھ کو تو فرمانا چاہیے۔ انتہی بے شرمی اچھی نہین الحیاء شعبۃ من الایمان۔ کو نہ بھولیے۔ جب یہ بات ثابت ہوئی تب بے دھڑک مقلدین کو کافر و مشرک نفرمائے۔ کہ بخاری رح کو بھی کافر بنانا لازم آویگا۔ پھر آپکی شریعت کا حال کیا ہوگا۔ خذ ذا۔

**قولہ** اور کہا کہ اگر پاتا مین امام مالک کو (تا) تو بے شک کہتا کہ دونون برابر ہین الخ۔

**اقول** یہ قول بھی مثل قول مذکور کے مبالغہ ہی نہین تو مہمل ہی کہ قائل کا بن دیکھے امام مالک کو یہ بات کہنا کیسا جیسا کسی کا کلکتہ کی مدح مین یہ بات کہنا کہ اگر پاتا مین بہشت کو اور دیکھتا مین اِسکے اور طرف کلکتہ کے تو بے شک کہتا کہ دونون برابر ہین خوبی مین۔

آپ حضرت اِسطرح کے اقوال پر نازان ہو کر اِن بزرگون کو آئمہ اربعہ

و بدگمانی ہے یا آپکی اور آپکے میانصاحب کی۔ حضرت جن لوگون نے امام ابو ثور کو مجتہد مستقل لکھا۔ اُس سے مجتہد مطلق مُراد نہین بلکہ مجتہد منتسب مُراد ہے۔ اِسکی باقی بحث کو بارھوین سوال کے جواب مین لکھا ہے نظر فرمائیے۔

**قولہ** - ایک ائمین امام المحدثین حامل رایت صلعم محمد بن اسمعیل بخاری ہین (تا) امام احمد سے۔ **اقول** ابو مصعف کا یہ قول کیسا جیسا کوئی اپنے معشوق کے چہرہ کو آفتاب ماہتاب سے بہتر کہتا ہے اُس سے کوئی عاقل یہ نہین سمجھتا ہے کہ اِسکے معشوق کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے حقیقت مین بہتر و بڑھکر ہے۔ یہ ناہواتون کی سمجھ ہے کیا اسطرح کی بولی آپکے محاورے مین نہین ہے۔ حالانکہ بہت ہے۔ چنانچہ اگر آپ کوئی ذہین و فطین لڑکے کو دیکھتے ہین تو یہ کہتے ہین کہ یہ لڑکا شیخ بو علی سینا سے بھی بڑھکر ہے۔ لیکن اِس حقیقت مین بو علی سینا سے بڑھنا ثابت نہین ہوسکتا ہے۔ اگر ہوسکتا تو مبالغہ کیا ہوتا۔ کہ افضل کو افضل کہنے مین مبالغہ کیا۔ اور اگر مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان فرق نہو تو تشبیہ سے فائدہ کیا۔ اگر یہ مُراد نہ لیجاے۔ تو قتادہ کے اس قول کو کہ بخاری کو امام احمد سمجھے کہا۔ کیا کرو گے۔ کہ یہان سے تو افضلیت جاتی رہی مساوات آگئی۔ پھر دونون مین تطبیق کیسی ہوگی۔ اگر تم یہ معنی مرادی مُراد نہ لو۔ بلکہ معنی حقیقی یعنی افضلیت مُراد لو۔ تو ابو مصعف کو بے ادب سمجھو نعوذ باللہ کہ امام احمد رح اُستاد امام بخاری رح ہین اور شاگرد کو اُستاد پر ترجیح دینا گویا رق کو آقا پر ترجیح دینا ہے۔ اور اِس قول سے التلمیذ رق اہدیٰ لا یعتق الا بالموت رقیت شاگرد کی ثابت

آئمہ اربعہ خصوصًا امام الآئمہ سے مساوات حاصل کر سکے۔ فلا یتحقق المساواۃ بینھما فان بینھما بعد المشرقین لا لا بل المساواۃ بینھما کبین الارض والسماء۔ کیون نہو کہ اِس آیت سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ آیمہ کو بھی اہل عرب سے ہونا چاہیے تا کہ عربی بولی کی ماہیت وحقیقت کو اچھی طرح سے بیان کر سکے پھر یہ کیفیت عجم کے آیمون مین کہان کہ برابری کرے آئمہ عرب کے ساتھ۔ **قولہ** ابطال حصر مذاہب اربعہ الخ **اقول** یہ ابطال تب ہی ثابت ہوتا۔ جب یہ ابو ثور و بخاری وغیرہما آئمہ اربعہ کے ساتھ برابر ہو سکتے۔ جب برابر ہونا ثابت نہو سکا۔ تب ابطال حصر مذاہب اربعہ کا کیا ثابت ہوگا بلکہ ابطال کے ابطال سے اثبات کا اثبات ثابت ہوگیا اور آپکے میان صاحب کا اِن آئمہ مذکورین کو عمومیت مین حدیث خیر القرونی قرنی کی داخل کر کے امام صاحب کی مساوات ثابت کرنا حمقا اولٰی کو دھوکا دینا ہے۔ کیونکہ زمانہ خیر القرونی قبل زمانہ اِن آئمہ کے منقرض ہوگیا کما مر ذکرہ [۱۳۳]۔ اور عمومیت کتاب اللہ مین فرد کامل مُراد ہے چنانچہ اِس امر کو مین نے ایک مرتبہ تبصرہ دوم مین تذکرۃ المذاہب کے ذکر کیا۔ اور امام الآئمہ کے افضل صحابہ رض کی تقلید نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انکا کوئی مذہب مدوّن نہین جسمین لوگ عمل کر سکے۔ چنانچہ مین نے اِس امر کو بھی تذکرۃ المذاہب کے تذکرہ ہشتم مین ذکر کیا۔ جب عدم تدوین کی وجہ سے صحابہ کی تقلید درست نہوئی پھر غیر مدوّن مذہبون کی تقلید کو کہ می پرسد اعتراض اچھے صاحب کیا تم بکتے ہو۔ تم کچھ تمھارے حنفی مولانا عبد العلی بحر العلوم کی طرح

کے برابر ٹھہرانا - جہالت آپکی یا حنفیون کی دیکھیے - اگر ساتوین گذارش مذکور کو نظر فرمائینگے تو کچھ لذت پائینگے ۔ **قولہ** ایک اُنمین سے داؤد ظاہری ہی الخ - **اقول** جب امام ابوثور کا امام صاحب کے ساتھ برابر ہونا ثابت نہوا - پھر اِنکے شاگرد داؤد ظاہری امام صاحب کی کیونکر برابری کرینگا **فائدہ جلیلہ** کاشکے آپ لوگ فہم کامل اور عقل شامل رکھتے - جس کی کہ اپنی بولی کے مضمون کو بھی بخوبی سمجھتے - تو ضرور اپنی اِس بولی اور دلیل سے بھی امام صاحب کی افضلیت بخوبی ثابت کرتے - کیونکہ جب ابوضعف وقتادہ ونافع وابن خلکان وخطیب بغدادی وغیرہم کی مدح سے امام ابوثور وامام بخاری وداؤد ظاہری وغیرہم کی اتنی فضیلت ثابت ہوئی - تو امام بخاری کے استاذ امام احمد بن حنبل اور امام احمد کے استاذ امام شافعی اور امام شافعی کے استاذ امام محمد اور امام محمد کے استاذ امام مالک رحمہم اللہ تعالی کی مدح سے امام الائمہ امام ابوحنیفہ رح کی افضلیت کسقدر ثابت ہی - استفت عن نفسك ولا تستفت علی غیرك سے دریافت کریجیے - **۵** معاند کو حکم ٹھہرانا یہ جرأت ہماری ہی - اور اِن آیتون کی تلاوت کیجیے اور اِنکے معنیون کو سمجھیے - قولہ تعالی رفع بعضکم فوق بعض درجات اور فضلنا بعضکم علی بعض اور فوق کل ذی علم علیم وغیر ذلک - سوا اسکے امام اعظم رح کی افضلیت کو مین نے نص قطعی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم الخ - وغیر ذلک سے ثابت کیا - کما مر ذکرہ فی الفصل الثالث - پھر کیونکر آپکے ائمہ مذکورین میرے

اِس سے مین اپنا مدعا ثابت کر لیتا ہون۔ اور آپکو اُسی سے الزام دیتا ہون
اور آپ کے میانصاحب کا بحر العلوم کی شرح کو نہ سمجھنے کی کیفیت دکھلاتا ہون
**قولہ** مولانا عبد العلی (تا) شرح تحریر ابن الہمام مین فرماتے ہین واما
المجتہدون الذین اتبعوھم باحسان فکلھم سواء فے
صلوح التقلید بھم فان وصل فتوی سفیان ابن عیینہ او مالک
بن دینار یجوز الاخذ بہ کما یجوز الاخذ بفتوی الائمۃ الاربعۃ
الا انہ لم یبق عن الائمۃ الاخرین نقل صحیح الا اقل
القلیل ولذا منع من منع من التقلید ایاھم فان وجد
نقل صحیح منھم فی مسئلۃ فالعمل بہ والعمل لفتوی الائمۃ
الاربعۃ سواء انتہی۔ اور شرح مسلّم مین فرماتے ہین ثم فے
کلامہ یعنی ابن الصلاح خلل آخر اذ المجتہدون الاخرون
ایضا بذلوا جہدھم مثل الائمۃ الاربعۃ وانکار ھذا
مکابرۃ وسوادب بل الحق انہ انما منع من تقلید غیرھم
لانہ لم یبق روایۃ مذھبھم محفوظۃ حتّٰی لو وجد روایۃ
صحیحۃ من مجتہد آخر یجوز العمل بہا الخ **اقول** سبحان اللہ
کیا خوب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ان عبارتون کے اندر الا انہ لم یبق الخ
اور بل الحق انہ الخ کی جو عبارت ہے وہ عبارت تو ہمارے ہی دعوی کی دلیل
ہے۔ نہ آپکی۔ پھر اِس سے آپکا کیا نکلا اگر فرمائے کہ سواء۔ فان
وصل الخ۔ اور حتّٰی لو وجد الخ سے میرا مدعا ثابت ہے۔

علم نہین رکھتے ہو۔ اُنہون نے خود ابطال حصر مذاہب اربعہ کا کیا۔ جسکو ہمارے
میاںصاحب اپنی معیار کے ۴۲ صفحہ مین دلیل لائے دیکھو۔ **جواب** ہان صاحب
بیشک ہمارے متقدم مولانا عبد العلی مرحوم کا علم ہمسے اور آپکے میاںصاحب
سے بہت بیشی ہے جیسا انکے متقدم کا علم اُن سے بیشی ہے۔ اسی طرح سے اُنکے
متقدم کے متقدم کا علم اُنکے متقدم سے بیشی۔ علیٰ ہذا القیاس تب امام الائمہ
کا علم اسی سلسلہ سے کسقدر بیشی ہے سمجھ لیجیے۔ ہرگز آیت ولا تنسوا الفضل
بینکم کو فراموش مت کیجیے۔ پھر اسکے بعد دوسرے کی تقلید نہ فرمائے۔
خذ واهذه لانها كفاية لمن له الدراية ۔ **قولہ** جسکو ہمارے
میاںصاحب نے دلیل ۔ **اقول** بمضمون الغریق یتشبث
بالحشایش۔ ڈوبنے کو تنکے کا آسرا بہت ہے۔ جب آپکے میاںصاحب
اپنے دعویٰ کی دلیل متقدمین کے اقوال سے نہ لا سکے۔ تب مضطر ہوکر محض
متاخرین مین سے مولانا عبد العلی کے قول کا آسرا پکڑا۔ کیون نہو آخر مُلّا کی
دوڑ مسجد تک سوائے تو نہین۔ اتنی خامی عامی پر بھی اتنے دعوے۔ ؎
در کفر ہم کامل نہ زنار را رسوا مکن۔ خیر اس سے ہمارا ہی نفع نکلا۔ آپکا اور
آپکے میاںصاحب کا کیا نکلا۔ کہ جب آپکے میاںصاحب ایسے متاخر عالم حنفی کا
مقلد ہونا ثابت ہوا پھر کل حنفیون کے امام ابوحنیفہ رح کی تقلید سے نفرت کرنا
کیسا ؎ برین عقل و دانش بباید گریست ۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ۔ ابھی صاحب اسطرح کی کتابون سے مسائل استنباط کرکے اپنے کو مجتہد
مستقل کہلانا ۔ حاطب اللیل کا سا عمل کرنا ہے ۔ لا حول ولا قوۃ خیر

الاجتهاد المطلق علی الائمۃ الاربعۃ ولم یوجد مجتہد مطلق بعدھم - اور حتی اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی الامۃ سے اجتہاد مطلق کا آئمہ اربعہ پر ختم ہونا اور تقلید انہین سے آپکی واجب ہونا۔ متقدمین کے اقوال سے ثابت ہونا ثابت ہوا۔ پھر انکا ھٰذا غلط ورجم بالغیب اور ھٰذا کلہ ھوس اور تحکم علی قدرۃ اللہ فرمانا خود یہ تحکم وزیادتی ہے کئی وجہون سے - ایک تو یہ متاخر ہین اور متاخر کا ایسا کلام متقدمین کی شان مین کہنا - انکے قول مذکور کے مطابق بھی مکابرہ اور سوء ادبی ہین - دوسرے - متقدمین کے مقابلہ مین متاخرین کا کلام کسقدر معتبر ہے کسی اہل علم پر مخفی نہین - تیسرے - بالفرض دونون مین تعارض کا بھی اعتبار کیا جاوے تو بھی تو بقاعدہ اذا التعارضا تساقطا دونون ساقط الاعتبار ہے - پھر اس سے آپکا کیا نکلا - چوتھے - جس کلام سے یعنی لا یقدرون علی ایراد دلیل - اور لم یاتوا بدلیل الخ سے مولانا بحر العلوم نے متقدمین کے کلام کو ضعیف ٹھہرایا - وہ ضعف تو انکے کلام مین بھی موجود ہے - کہ انہون نے بھی کچھ دلیل اپنے کلام پر نہین لایا بجز رجم بالغیب وتحکم علی قدرۃ اللہ کے اور یہ محبت عقلی غیر نقلی بھی الزام خصم کے لیے دلیل قوی نہین - کیونکہ قدرت ومشیت آلہی جیسا عدم اختتام مین متحقق ہے کہتے ہین - ویسا ہی اختتام مین بھی تو متحقق ہے - جب جانبین کو قدرت شامل ہے - پھر عدم کو وجود پر ترجیح دیکے وجود کا ابطال کرنا کیسا - کیا خدا کا امکان نہین کہ آئمہ اربعہ پر اجتہاد مطلق کو اختتام

کہونگا اِس سے میں اضرر کیا ۔ کیونکہ وہ متعلق بالشرط ہی اور شرط بھی تو لقوله لم یبق معدوم ہان آئمہ اربعہ کے مذہب کی طرح غیرون کا مذہب بھی مدوّن ہوکر چلے آتے اور لوگ اُسپر بلا تردد عمل کر سکتے ۔ ضرور ہم اسکو بھی مثل مذاہب اربعہ کے حق جان سکتے ۔ جب وہ موجود ہی نہین معدوم ہی معدوم ۔ پھر شئ موجود مذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اُس شئ معدوم کو موجود فرض کرکے حصر مذاہب اربعہ کا بطلان ثابت کرنا گویا کل علوم متنا وله وفنون متعارفہ کی تحریرات و تقریرات کے حصر کا بطلان ثابت کرنا ہی ۔ کہ جیسا کل حصر اعتباری ہی ۔ ویسا یہ حصر بھی اعتباری ہی ۔ چنانچہ لولم تکن الاعتبا لبطلت الحکمة اسپر شاہد ہی ۔ خذ ہذا ۔ **قوله** چنانچہ شرح مسلم مین فرماتے ہین اعلم ان بعض المتعصبین قالوا اختتم الاجتهاد المطلق علی الائمة الاربعة ولم یوجد مجتهد مطلق بعدهم (تا) وهذا غلط ورجم بالغیب فان سئل من این علمتم هذا لا یقدرون علی ایراد دلیل اصلا ثم هو اخبار بالغیب وتحکم علی قدرة الله تعالی الخ **قوله** ثم ان من الناس من حکم بوجوب الخلو من بعد العلامة النسفی واختتم الاجتهاد به وعنوا الاجتهاد فی المذهب واما الاجتهاد المطلق قالوا اختتم بالائمة الاربعة حتی اوجبوا تقلید واحد من هؤلاء علی الامة وهذا کله هوس من هوسا تهم لم یاتوا بدلیل ولا یعبأ بکلامهم الخ ۔ **اقول** جب بحر العلوم کے اِس قول قالوا اختتم

عالم ربانی وفاضل حقانی مثل آئمہ اربعہ وصالحین خیر القرون کے دنیا مین
باقی نہین رہینگے۔ اورجو رہینگے مثل حفالہ وحثالہ کے رہینگے۔ نہین تو ان
احادیثون کے معنی کا منعکس ہونا لازم آویگا۔ العیاذ باللہ۔ کہ یہی حدیثین
بمضمون قولہ تعالیٰ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحے
وحی من السماء ہی ہرگز منعکس نہوگا۔ ہان اُن حفالہ کے اندر سے
ایک طائفہ ظہور دجال وقیامت تلک اظہار اُس حق کو کرتے رہینگے جسکو
آئمہ اربعہ نے ثابت کیا۔ جیسا ماشاء اللہ علماے مقلدین کرتے آئے اور
کرتے ہین اور کرینگے۔ لقولہ النبی صلعم لا یزال الطائفۃ
من الناس ظاھرین علی الحق حتی یاتی امر اللہ او حتی یظھر
الدجال کذا مسلم وغیرہ۔ یہ طائفہ مجتہدین منتسبین الی المذاہب ہین۔
نہ مثل آئمہ اربعہ کے مجتہد مطلق مستقل ہین کما زعمہ الوھابیون۔ فاین
المساواۃ بینھم۔ فخذ ھذا فانہ نعم التطبیق بین الحدیثین۔
مما القاہ فی قلبی رب العالمین۔ اورسنئے اگر یہان عدم
اجتماع ثابت کرنے کے لیے قدرت خدا کو یاد کرکے دلیل گردانتے ہین۔ تو
اجتماع ضدین کے محال کہتے ہین کیون خدا کی قدرت کو بھولتے ہین حالانکہ
قولہ تعالیٰ یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم کو تلاوت کرتے
ہین۔ کیا اجتماع ضدین کرنا خدا کی قدرت سے باہر ہے العیاذ باللہ۔ پھر کیا
اجتماع کا محال ثابت کرتے ہین۔ کیا یہان تحکم علی قدرۃ اللہ تعالیٰ ثابت
نہین۔ اور متقدمین کے اِس کلام مین کہ آئمہ اربعہ کے بعد کوئی مجتہد مطلق پایا نہ گیا

کرے۔ جیسا نبوت کا اختتام خاتم النبیین پر کیا۔ حالانکہ یہ اختتام بدلیل احادیث
مفصل الذیل بہت ہی مدلل و موثق و اقرب الی القیاس ہے۔ چنانچہ جن جنکو
اللہ تعالی نے وسعت نظر عطا کی۔ اور اولہ منصوصیہ کے فہم کی بصارت دی۔
اور انکی علمیت کو رحمت الٰہی سے مدد ملی۔ وہ بخوبی ان احادیث مفصل الذیل
سے کہ بمضمون قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن
عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ۔ اختتام کو استنباط کر سکتے ہین۔ اور
کہتے ہین۔ جب وہ اختتام بدلیل قطعی ثابت ہوا۔ تو بحر العلوم کا قول کا
یقدرون الخ اور لم یالو الخ ہوا سا اڑ گیا۔ ابو بحر العلوم کا ھذا
کلہ ھوس الخ اور لا یعباء بکلامھم۔ وغیر ذلک فرمانا بخوبی زیادتی
ٹھہرا۔ بلکہ انکا یہ الفاظ بالعکس انہین پر صادق آیا۔ وے حدیثین یہ
ہین حدیث خیر القرون قرنی الخ وغیرذلک جو چھٹوین گذارش مین مذکور
ہوئین۔ اور حدیث قال النبی صلعم یذھب الصٰلحون الاول فالاول
ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیھم اللہ بالۃ رواہ البخاری
کذا فی المشکوٰۃ۔ اور حدیث قال النبی صلعم ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء
فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤساجھالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا رواہ ابن ماجہ والدارمی والبخاری وغیرہم۔ اور
ماسوائے اسکے صحاح کے باب الفتن اور باب التغیر الناس کی حدیثین۔ کیونکہ
یے حدیثین صاف دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ بعد زمان مبشر بالخیر کے کوئی

مظہری مین - اور صاحب تفسیر احمدی نے احمدی مین اور صاحب میزان نے
میزان وغیرہ مین - اور صاحب النصاب نے النصاب وغیرہ مین - اور صاحب
شرح سعادت نے شرح سفر سعادت وغیرہ مین - اور صاحب دُرّ المختار نے
دُرّ المختار مین اور صاحب شرح عین العلم نے عین العلم مین - اور صاحب
عمدۃ المرید نے عمدۃ المرید مین اور صاحب ترصیع نے ترصیع مین - اور صاحب
جواہر الفتاوی نے جواہر الفتاوی مین - اور صاحب شرح جامع صغیر نے شرح
جامع صغیر مین - وغیرہم نے ذکر کیا - اور مین اپنے تذکرۃ المذاہب مین دلیل
لایا - اور ان سب کے خلاصہ کو محب اللہ بہاری نے امام الحرمین کی طرف منسوب کرکے
بہلا بقولہ قال الامام اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید
الصحابۃ بل یجب علیھم اتباع الذین سبّروا وبوّبوا فھذبوا
ونقحوا وجمعوا وفرّقوا وعلّلوا وفصّلوا و علیہ ابتنی ابن الصلاح
منع تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لان ذلک لم یدثر فے غیرھم
بیان کیا - پھر مذہب مختلفہ شاذہ کی طرف فیہ ما فیہ سے اشارہ کیا -
جسکو بحر العلوم نے شرح کر دیا - اور آپ کے میان صاحب نے بلا سمجھے
اسکو دلیل کر دانا - حضرت وہ تو نہ مذہب بحر العلوم کا ہے نہ مذہب صاحب
مسلم کا ہے نہ وہ کوئی مفتی بہ مذہب ہے - ہان بعض اُن متخالفین کا
مذہب ہے جنھون نے بلا دلیل ہذا کلہ ہوس من ہوسا تہم و ہذا غلط وغیر ذلک
لکھا - اور اُن دلائل قویہ عقلیہ جلیہ - اور براہین نقلیہ نصیہ قطعیہ جمہوریہ
کو جو آگے گذرے مین اپنے تعصبات نفسانیہ سے محض لاشئی تصور کیا -

تحکم علی قدرۃ اللہ ثابت ہوا - واہ واہ کیا خوب - ای حضرت متقدمین تو ائمہ اربعہ کے مثل پیدا کرنے کو محال نہین فرماتے ہین بلکہ تجربہ سے پایا نہ گیا کہتے ہین - اس سے تحکم علی قدرۃ اللہ ہی - کیونکہ خدا تو آسمان کو زمین زمین کو آسمان آگ کو پانی پانی کو آگ چاند کو سورج سورج کو چاند غروب کو طلوع طلوع کو غروب کرسکتا ہی لیکن نہ کیا نہ کرتا ہی اس سے نہ کرنے کا تجربہ حاصل ہوا اسی طرح سے ائمہ اربعہ کے مثل پیدا کرسکتا ہی لیکن نہ کیا نہ کرتا ہی اسی سے نہ پایا جانے کا تجربہ حاصل ہوا - اگر سچ پوچھیے تو خداوند تعالی نے حسب مفہوم قولہ تعالی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے جن جن کو اجتہاد مطلق کی صلاحیت دی - انھون کو مجتہد مطلق بنایا - اور امامت دی - اکورون کو نہ دی نہ ملی - اسمین تحکم علی قدرۃ اللہ کی کیا بات ہی - خذ ہذا فانہ ادق الدقائق - واحسن الحقائق - فافرد تہ بہ بتائید خالق الخلائق -

**تنبیہ** ہمنے جو بحر العلوم کے قول کو تخطیہ کیا - فقط آپ کے میان صاحب کے زعم فاسد کے موافق اسکو بحر العلوم کا قول فرض کرکے تخطیہ کیا - حالانکہ وہ قول بحر العلوم کا نہین ہی وہ ناقل ہین کیونکہ ناظاہر نہین کہ شارح جو مثل کہل کے ہی بلالحاظ حقیت وعدم حقیت کے مافی الضمیر کو ماتن اور موکل کے نیابتہ بیان کرتا ہی (الا ماشاء اللہ) اسی طرح سے بحر العلوم نے بھی محبت اللہ الجہاری کے فیہ مافیہ کے مافی الضمیر کو اپنی جودت وفطنت وتبحر علم سے بیان کیا بس وہ بیان قابل اجتماع کا نہین مقابلے مین مذہب جمہور کے جسکو ابن ہمام نے اپنی فتح القدیر مین - اور صاحب اشباہ نے اشباہ مین اور صاحب تفسیر مظہری نے

بحرالعلوم نے اپنے اعتقاد سے یہ سب بیان کیا نہین تو مسلم الثبوت کی اکثر شرح
مین هذا التشریع جدید وغیر ذلک نفرماتا۔ **جواب اوّلا** اگر ایسا ہی
ہے تو ہماری وہ تخطیہ اس قوا ل کی رد کے لیے کفایت ہے۔ اور انکا قول ہمارے
واسطے کچھ حجت نہین ۔ وہ اگر آسمان کو زمین کہدے ہم کیا مان لینگے۔
**ثانیًا**۔ بحرالعلوم کو ان اقوال کی طرف منسوب کرنا۔ یقینًا انکی تحمیق کرنا ہے۔
کیونکہ انکی حنفیت مسلم ہے حتی کہ آپکے میاں صاحب نے بھی اقرار کیا۔ جب وہ
حنفی ہوا۔ تب حنفی بلکہ کل مقلدین کی طرح اعتقاد انکا ہونا لازم ہے۔ اور کل
مقلدین کا اعتقاد تو یہ ہے۔ کہ آئمہ اربعہ کی مثل صاحب تدوین خیر القرون کوئی
نہین۔ اور انکے بعد مجتہد مطلق صاحب مذہب مدوّن مفقود ہے کہ تجربہ
سے پایا نہ گیا۔ اسلیے یہ چار مخصوص الشریعت ہین نہین تو شریعت کا مصداق
کہان۔ اور ان چارون مین سے ایکی تقلید واجب ہے۔ جسمین تلہی لازم
نہ آوے۔ باوجود اسکے بحرالعلوم نے ان باتون کا تخطیہ کیا۔ اور مقلدین کی
رد مین۔ هوس من هوسا تهم اور هذا غلط اور رجم بالغیب اور
لا یعباء بکلامهم اور اجتنب عن تعصباتهم وغیر ذلک لکھا۔ اگر ان
اقوال کو انھون نے اپنے اعتقاد سے لکھا۔ تب تو بیشک انکو بالهوس اور احمق
مذبذبین ذلک لاالی هولاء ولاالی هولاء مین سے ہونا ثابت ہوا۔ اور کل
عبادات اور جمیع حسنات کو برباد دینا لازم آیا۔ کہ ان ہی کے قول سے کل
اعمال انکا غلطی اور ہوس اور رجم بالغیب اور تعصب سے ظہور مین آنا لازم آیا۔
پھر اسطرح کے اعمال سے آخرت مین سوائے جنجال کے اور کیا خیال ہے۔

اس قسم کے متعصبین کے تعصب کی بات کو بحر العلوم نے ماتحت مین فیہ
مافیہ کے لکھا۔ اسی طرح سے اکورا کورفیہ مافیہ کے تحت مین بھی بہت کچھ
لکھا۔ جسکو آپ کے میان صاحب نے چُن چُن کر دلیل گردانا۔ اور اُسی سے
اپنا مدعا ثابت کرنے کو فخر سمجھا۔ الغرض آپ کے میان صاحب نے مسلم الثبوت
کی عبارت کو کُچھ بھی نہاین سمجھا۔ نہ اسکے شارح بحر العلوم کے مطلب کو۔
؎ تو خود مے نشنوی بانگ دُہل را۔ امور سِر سلطان راچہ دانی۔
اسلیے برابر مسلک جمہور کو چھوڑ کرکے فیہ مافیہ کے تحت کے اقوال شاذہ
کو کالوحی من السماء سمجھ لیا۔ اور حقیقت مین جو وحی من السماء ہی اسکو
لاشی خیال کیا۔ ؎ بے بصیرت را نباشد در حق و باطل تمیز۔ کور یک داند
عصائے سحر و اعجاز کلیم۔ کیا کرنا مشیت الٰہی سے چارہ کیا۔ قولہ تعالیٰ۔
من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانھم یعمھون
؎ چون تقدیر سابق است تعلیم چہ سود۔ ابتو آپکے میان صاحب نے
بحر العلوم کے قول سے جو جو آسرا پکڑا تھا۔ وہ آسرا بھی بے آسرا ہوگیا۔ پھر
اِنکا آسرا کہان۔ اور حدیث الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ سے عمل دنیاوی ہی
آسرا آخرت کا ہی۔ جب اس دنیاوی آسرے سے بے آسرا ہوگیا۔
تب آخرت کے آسرے کا آسرا کیا۔ فنعم ما قال اللہ تعالیٰ لیھلک
من ھلک عن بینۃ ویحیٰ من حیّ عن بینۃ۔ وقولہ تعالیٰ من کان
فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔
اعتراض اجی کیا کہتے ہو تمہارے کہنے کو کون سُنتا ہی سچ تو یہ ہی کہ

اور صحابہ کرام رضا کے اقوال کو بھی قابل احتجاج نہین کہا کرتے ہین - پھر
یہان بحر العلوم کے اس قول کو (جسمین ادلہ اربعہ سے استنباط کرنے کی بو
باس بھی نہین بلکہ فقط ادعا ہے) حجت لاما گیا - شاید آپکے میانصاحب
نے بحر العلوم کو خدا رسول سمجھ لیا - تب ہی تو دلیل لائے - نہین تو کیون
لاتے - یا قرآن وحدیث کی دلیل نہ لاسکنے کے سبب سے انکا اتباع کیا -
سو کیفما بمضمون المقر یوخذ باقرارہ انکو انکے اس قول سے مشرک بنا
پڑا العوذ باللہ - کیونکہ بحر العلوم خدا رسول نہین - اور غیر خدا کو خدا جاننے
سے مشرک بنتا ہے - یہان وہ بات موجود ہے - پھر مشرک بنتے ہین کیا شبہ ہے
اور صورت ثانیہ مین بھی باستدلال اتخذوا احبارھم الخ اپنے کے
مشرک بننا پڑا - پھر بھاگنے کی جگہ کہان ؎ این المفر ولا مفر لھارب
الغرض آپکے میانصاحب نے جس آنونے کو مجتہدین عظام اور مقلدین کرام کے
لیے کھودا تھا - خداوند تعالی نے انکو اسمین گرا دیا - اور بمضمون قولہ تعالی -
واضلہ اللہ علی علمہ انکو انکے علم سے گمراہ کیا - اور مخبر صادق کے
قول من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیھا - کو بخوبی تصدیق کروا لیا -
اور معجزہ اس قول رسالت مآب صلعم لا یرمی رجل رجلا الخ کا ظاہر
کر دکھلایا - کیون نہو - یہ آئمہ کرام کی کرامت کا نتیجہ ہے -
کیا حضرت آپکے میانصاحب کو کچھ بھی شرم نہ آئی - کہ باوجود اجتہاد کے
دعوی بھرنے کے قرآن حدیث کی دلیل لانے سے عاجز ہوکر ایک ادنی مقلد کے
قول کی دلیل لائے - پھر کس منھ سے کہتے ہین کہ ہم سوائے قرآن وحدیث

کیا خوب عاقل وہ ہی کہ جسنے انکے ان اقوال سے انکے ان اقوال کو
غلط اور ہوس اور لا یعبا بکلامہ سمجھا - کہ جب متقدمین کا قول انکے
اقوال سے غلط وغیر ذلک ٹھہر گیا - تو بطریق اولی انکا قول بھی غلط وغیر ذلک
ٹھہر گیا - کہ یہ کچھ شاہمع نہین کہ بلا دلیل انکا قول معتبر شرعی ہو - اور بڑا
غافل وہ شخص ہی - جسنے انکے ان ادعاسے متقدمین کے اقوال کو ہوس
وغلط وغیر ذلک سمجھا - اور انکے اقوال کو نہ سمجھا - اجی صاحب مولانا
بحر العلوم کی رفتار مثل شتر بے مہار نیکی نہین - یہ فقط مفسدون کی گفتار -
ہان غیرون کے اعتقاد وکردار کو اظہار کرتے ہین - اور انکے مافی الضمیر کے
اسرار کو بیان سے عیان کردیتے ہین - نہ اسکا وہ اعتقاد کرتے ہین -
بالفرض اگر اعتقاد سے لکھا بھی ہوگا - تو اس سے میرا کیا بگڑا - قولہ تعالی -
لا تزر وازرۃ وزر اخری - جب ہمنے امام ابو ثور وامام بخاری
وغیرہما کا کہا آئمہ اربعہ کے مقابلہ مین نہ مانا - پھر بحر العلوم اور مثل بحر العلوم
کے کہے کو کب مانینگے - جو انکے اقوال سے الزام پاوینگے ۵

بر دا این دام بر مرغے دگر نہ　　　کہ عنقا را بلند است آشیانہ

خیر جو ہو سو ہو - اب یہ تو فرمائے کہ آپکے میانصاحب تو قرآن وحدیث
کے سوا مانتے نہین - اور دوسرون کے قول سے ہمکو کچھ غرض نہین کہتے
ہین - اور ہر ہر بات مین عمل بالحدیث کا دم بھرتے ہین - اور آئمہ اربعہ
کے اقوال کو زید وبکر وخالد وغیرہم کے اقوال کا سا سمجھتے ہین - بلکہ انکے
مقلدین کو بدلیل اتخذوا احبارھم الخ - مشرک وکافر بولتے ہین -

کر لیتے ہین ہ تشنگان را نماند اندر خواب - ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب -
حقیقی کہ اولیاے مجتہدین کرام کی بھی ہمسری کا دعوی بھرتے ہین ہ
ہمسری با انبیا بر داشتند - اولیا را ہمچو خود پنداشتند - گفتہ اینک ما بشر
ایشان بشر - ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور - این ندانستند ایشان از
عمی - در میان فرقے بود بے منتہی - بلکہ آپکے میان صاحب نے تو اپنے معیار کو
قرآن ہی سمجھ لیا - اسلیے قرآن کی حقیقت مین جو آیت نازل ہوئی - اسکو
انھون نے اپنے معیار کی نسبت ثابت کرکے اسکے خطبے مین یہ عبارت لکھی - التماس کرتا ہے
کہ رسالہ معیار الحق کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین (تا) صاف دل سے داد
حق گوئی کی اسطرح سے ادا کرین - ھذا الکتاب ینطق بالحق و ماذا
بعد الحق الا الضلال الخ کیون نہو انکو انکے اس علم کی بچھکارنے
راہِ راست سے بھٹکا رکھا - فنعم ما قال اللہ تعالی وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ
عَلٰی عِلْمٍ اور ایسے مفسدون کے فساد سے ملت کی خرابی ہونے لگی - اور
ضلالت کا نام ہدایت ٹھہرنے لگا - ہ

تیغ مفسد شجرۂ ایمان برید ہمچو عنقا سنت از عالم پرید

پانچوان جب روے زمین مین اہل تسنن کے درمیان کوئی مذہب مثل
مذاہب اربعہ کے مدون نہ رہا تب ہم دلیل استقرائی سے حصر مذاہب اربعہ
کا ثابت کرتے ہین - چنانچہ عبارت مذکورہ مین صاحب مسلم نے بھی الیقولہ
لان ذلک لم یدر فی غیرھم سے اس دلیل استقرائی کی طرف
اشارہ کیا - اگر آپ لکھتے ہین نہین تو آپ عدم حصر کی دلیل ثنا فی لائیے اور

کے مانتے ہین - اگر کوئی ہزار بے حیا سے بےحیا - اور ہزار بے شرم سے بے شرم
بھی ہوتا تو بھی ایسی بے شرمی کی بات اِسکے مُنھ سے نہ نکلتی - نہ اِسکی تحریر مین
آتی - اور اگر مجتہد بچہ اپنے دعوی کا سچا ہوتا تو اِسطرح کی دلیل نہ لاتا -
نہ مقلد کی تقلید کرتا - بلکہ حسب دعوی حدیث و قرآن ہی سے اپنا مدعا ثابت
کر لیتا - کہ سارے ڈیل مین زبان حلال ہی - اُسی سے مافی الضمیر کی نقل قال
ہی - مرد کو چاہیے جو کہے - سو کرے - نہین تو جیسے حیوان کو بھی خدا نے دی ہی
پھر حیوان اور انسان مین تفاوت کیا ہی - ؎
بہ نطق آدمی بہتر است از دواب　　دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب -
اب اِس چھوٹے مُنھ سے اجتہاد کی بڑی بات کیسی - جیسے مینڈک کو بھی زکام
سے ہو جاتی ہی کھانسی - کہان وہ درجۂ اجتہاد - کہان یہ منبائے فساد -
؎ سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب - لعل گردد در بدخشان یا
عقیق اندر یمن - ارے صاحب جن لوگون کے اقوال کی دلیل آپکے میاںصاحب
لاسے - وے لوگ تو خود مجتہد بن نہ سکے - پھر بھلا یہ کیا بنینگے - اور کون
احمق اِنکو مانینگے - ؎ اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے - چو خرمہرہ بازار ازو
پُر شدے - ؎ اگر ہوتا زمانے مین حصولِ علم بے محنت - تو بس ساری کتابین
ایک جاہل دھو کے پی جاتا - سچ ہی جو لوگ استنباط کی لذت اور اجتہاد کی
کیفیت سے واقفیت نہین رکھتے ہین - وے لوگ چند اوراق حواشی وغیرہ
کی عبارت فہمی پر قدرت پاکر اپنے کو مجتہد سمجھتے ہین - ؎ مرغے کہ خبر ندارد
از آب زلال - منقار در آب شور دارد ہمہ سال - اور مجتہدون کو اپنی طرح تصور

للمصنفين واجمل التاليفات للمؤلفين - وحسبته حاويا
على تحقيقات المذاهب وجامعا على تدقيقات المآرب -
ورأيت موافقا لما هو في الشريعة لاهل السنة و
الجماعة منصوص عليه فينبغي لنا الرجوع عند اختلاف
الدراة اليه - فهذا بفضله تعالى لقلع ضلالة الاشقيا
كاف - ولنفع هدايته الاتقياء واف - فلا شك ان
المؤلف قد اجاد بما اراد - وسلك سبيل السداد و
الرشاد - وكلما اجاب - فقد اصاب - فكان سعيه
مشكورا - فلذلك صار كاسه على المخالفين منصورا -
فما لفرقة اللامذهبون في كل واد يهيمون - لما لم
يبق لهم من الجواب فبغيضهم يموتون - فيا ايها اللامذهبون
موتوا بغيضكم - ولا تلوموا غيركم - فانكم مفسدون
في الارض ولا مصلحون - لم تقولون ما لا تعملون -
فتوبوا الى بارئكم - واستغفروا عن ذنوبكم - فتنجوا - و
الا فتهلكوا - لان الشريعة عبارة من هذه المذاهب
الاربعة فحسب انها فيها قد انحصرت - فان هذه
المذاهب قد دونت - وقواعدها قد ضبطت - واصولها
بالنصوص قد انطبقت - وبفضله تعالى احكامها في
كل بلاد جرت - وفروعاتها في جميع الجهات انتشرت -

کوئی مذہب مدوّن بھی دکھلائیے۔ ہرگز نہین سکینگے جب آپ عدم کی دلیل نہین لاسکے۔ اور کوئی مذہب مدوّن بھی نہین دکھلا سکے۔ بلکہ اپنی دلیل مذکور مین لم یبق روایة مذہبہم محفوظة کا اقرار بھی کرچکے ہین۔ تب تو حصر مذاہب اربعہ کا دلیل خلف سے بھی اور اقلیدس کی ساتوین شکل سے بھی ثابت ہوگیا۔

اطلاع۔ حسب اقتضاے حال۔ اور مقتضاے مقال کے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہان پر فتح المبین فی رد ظفر المبین کی تقریظ جسکو مین نے حسب فرمائش جناب مولوی عبد العلی صاحب لکھنوی کے لکھا نقل کرون۔ کہ اسمین حصر مذاہب اربعہ کی تقریر اور اُسکی حقیت کی تحریر لکھی ہوئی ہی۔ سواے اسکے اور اور زوائد بسیار و عوائد بیشمار موجود ہین۔ جنسے ناظرین کو عبرت اور سامعین کو خبرت ہو وہ یہ ہی۔

تقریظ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کفی وحدہ۔ والصلوة والسلام علی نبیہ الامی الذی لا نبی بعدہ۔ وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین۔ وعلی الائمة الاربعة المجتہدین المقبولین۔ کلہم اجمعین۔ اما بعد فقد اطلعت علی ما حرر من المضامین۔ فی ہذا الکتاب الفتح المبین۔ فی کشف مکائد غیر المقلدین۔ فی جواب الظفر المبین۔ فی رد مغالطات المقلدین۔ فوجدتہ احسن التصنیفات

قال رسول اللہ صلعم اِن اللہ لا یجتمع امتی او قال امۃ محمدؐ علی الضلالۃ و ید اللہ علی الجماعۃ ومن شذّ شذّ فی النار۔ وقد قال اللہ تعالیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ فکما یجب علینا الایمان والتصدیق لکل ما جاءت بہ الرسل وان لم نفہم حکمتہ۔ فکذلک یجب علینا الایمان والتصدیق بکلام الایمۃ الاربعۃ وان لم نفہم علّتہ۔ فاِن قلت ھذا شرک قلتُ لا لانھم کانوا من اولی الامر واھل الذکر المعروفین المقبولین۔ وقد اوجب اللہ تعالیٰ علینا اتّباعھم لقولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ فان اللہ تعالیٰ قد عطف اولی الامر منکم علی الرسول والمعطوف والمعطوف علیہ فی الحکم مساویان۔ فاین الشرک فی ھذا الکلام مقیم۔ اِن ھذا الا بفہمک السقیم۔ وامرنا ان نسئل عنھم عما لا نعلم بقولہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ وھدانا ان نرکز المسائل الیھم ونثق باستنباطھم بقولہ ولو ردّوہ الی الرسول واولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔ وَاَخبَرنا بان الایمۃ منّا یھدوننا بقولہ وجعلنا منھم ایمۃ یھدون بامرنا۔ فکیف لا یجب اتباعھم علینا۔ وکما لا یجوز لنا الطعن فیما

فبحار هدايتها في قلوب المسلمين تموّجت - ودُررها المكنونة
في صدور المؤمنين قد استقرّت - فنفوس المقلدين بضوئها
قد انجلت - فرأت بها ما رأت - وعرفت بها ما عرفت - وحصلت
لها ما حصلت - فلذلك ترى إنّ الفرقة الناجية المسماة باهل
السنة والجماعة فيها قد اجتمعت - لان الشريعة من غير
هذه المذاهب في الدنيا ما وُجِدَت - واطاعة احكامها -
للناس قد فرِضَت - فإنْ لم يحتسب هذه المذاهب الاربعة
للشريعة معتبرةً فالشريعة عن الدنيا عَدِمَت - لان ما
سواها من المذاهب ليست - كمثلها في ضبط القواعد
والاصول - وفي ربط العلة والمعلول - بل كلها قد اندرست
وفي بعض كُتُبها - التي بقيت - اقوال المعاندين فيها قد
دخلت - فتغيّرت ما تغيّرت - فكيف تكون هي الشريعة التي
من الشارع شُرِعَت - فما اعتبرت احكامها المنتشرة فيها
وما حُسِبَت - فلامحالة إنّ هذه المذاهب الاربعة
لاجراء الاحكام للشريعة قد بُقيت - لانها من التغيّرات
قد حُفِظَت - لما من الدلائل التي قد ذُكِرَت - والاختلافات
التي نُظِرَت - فهي رحمة للعالمين من خالق الثقلين خُلِقَت -
فمن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة في هذا الزمان
فهو من اهل البدعة والنار ومتبع الشيطان - كيف لا وقد

واستنبطوہ من الشریعۃ لا سیما الامام الاعظم رح
فلا ینبغی لاحد الاعتراض علیہ لکونہ من اجل الائمۃ
واقدمہم تدوینا للمذہب واقربہم سنداً الی الرسول
صلعم ومشاہداً لفعل الصحابۃ واکابر التابعین رضی
اللہ عنہم اجمعین۔ وکیف یجوز لامثالنا الاعتراض
علیہ ولقد اجمع السلف والخلف علی جلالۃ وعلمہ و
فضلہ وورعہ وزہدہ وعفتہ وعصمتہ وسخاوتہ
وعبادتہ وکثرۃ مراقبۃ اللہ تعالی وخوفہ منہ فمن قال
غیر ذلک فہو من جملۃ الجاہلین المتعصبین المنکرین علی
ائمۃ الہدی المقبولین بفہمہ السقیم۔ اولعناد الذی
فی قلبہ المقیم۔ بل یجب علی کل مکلف ان یشکر اللہ
تعالی علی ایجادہ مثل الامام ابی حنیفہ رح فی الدنیا۔
الم ترکیف فعل باستنباط احکام الشریعۃ الغراء۔ و
بانضباط ارکان الطریقۃ البیضاء۔ وباماطۃ الاذی
سبیل المعرفۃ العلیاء۔ الم ترکیف استحکم اللہ تعالی بہ
الشرع المبین۔ فہدی بہ الخلائق کلہم اجمعین۔ فانہ
بوّبہ مبوّبا۔ وفصلہ مفصلاً۔ وہذبہ مہذباً۔ ورتّبہ
مرتباً ونقحہ تنقیحاً۔ وعللّہ تعلیلاً۔ ومیزہ تمیزاً۔ ولیسّرہ
تیسیرا۔ الّغرض مثلہ من الائمۃ فی الدنیا۔ فلن تجدنّ

جاءت به الانبیاء مع اختلاف شرایعهم - فکذلک لا یجوز الطعن
فیما استنبطه الائمة المجتهدون بطریق الاجتهاد والاستحسان
مع اختلاف استنباتهم - لانهم ما استدلوا وما استنبطوا
الا من الحدیث القرآن - اما اذا لم یجدوا فیهما و فی
اقضیة الصحابه رضی عنهم الرب المستعان - حکما من
الاحکام او رکنا من الارکان - فقاسوا ما قاسوا باتحاد
العلة والبرهان - فصار هذا القیاس اصلا رابعا لنا بنص
الحدیث والقرآن - اما القرآن - فاعتبروا یا اولی الابصار
وغیر ذلک من الآیات التی الفتها فی کتابی تذکرة المذاهب
لمطالعة الاخوان - اما الحدیث فعن ابن عباس رض قال اتی
رجل النبی صلعم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانها ماتت
فقال النبی صلعم لو کان علیها دین اکنت قاضیه قال
نعم قال فاقض دین الله فهو احق بالقضاء اخرجه البخاری
عن ابن مسعود رض ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله
حسن وغیر ذلک من الاحادیث التی جمعتها فی التذکرة
فارجعوا الیها ان شئتم یا ایها الخلان - فهذه الائمة
الاربعة هم العلماء الذین قیل فی شانهم علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل فاؤلئک هم الامناء للشارع علی
شریعته من بعده فلا اعتراض علیهم فیما بینوه للخلق

والمؤمنات لغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا۔
وکذالک من ضار الامام فھو ملعون۔ لانہ ضار مؤمنا۔
وکل من ضار مؤمنا فھو ملعون۔ فمن ضار الامام فھو
ملعون۔ کیف لا وقد قال رسول صلعم ملعون من ضار
مؤمنا او مکر بہ اخرجہ الترمذی کذا فی التیسیر۔ وقد قال اللہ تعالیٰ
الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم
عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ۔ وکذلک من لم
یوقر الامام فھو لیس فی اھل الاسلام۔ لانہ لم یوقر کبیرنا
وکل من لم یوقر کبیرنا فھو لیس من اھل الاسلام۔ فمن لم
یوقر الامام فھو لیس من اھل الاسلام۔ کیف لا وقد
قال رسول صلعم لیس منّا من لم یرحم صغیرنا ولم
یوقر کبیرنا۔ اخرجہ الترمذی۔ لذلک وقرہ الامام الشافعیؒ
فی زیارۃ قبرہ فی البغداد۔ فارضاھما اللہ تعالیٰ عن العباد
فی الدنیا والآخرۃ۔ ھکذا کلھا فی کتابی التذکرۃ۔ فما
یقال لھر چند بن دیوان چند المؤلف للظفر المبین۔ فی رد
مغالطات المقلدین۔ الذی۔ اسلم خدعا للمسلمین۔ کما
اسلم عبداللہ بن سبا الیھودی خدعا للمؤمنین۔ فاستفت
عن نفسک۔ ولا تستفت عن غیرک۔ فھو کفایۃ لک۔ الم
تر کیف فعل لبشاعۃ الامام فیہ فقال نارۃ ان الامام

نظیرہ فیہا فاذا عرفت انہ افضلہم فلا تنسی فضلہ بل
اعمل بقولہ تعالیٰ فلا تنسوا الفضل بینکم۔ واذا عرفت
انہ احسنہم فلا تشتغل عنہ واعمل بقولہ تعالیٰ اتبعوا
اَحْسَنَ ما انزل الیکم من ربکم۔ فظہر من ھنا ان من انکر
مسائل الامام المستنبطۃ من الکتاب والسنۃ واقضیۃ
الصحابۃ رض فھو کافر۔ لانہ انکر الشریعۃ۔ ومن کل انکر
الشریعۃ فھو کافر۔ فمن انکر المسائل فھو کافر۔ وکذلک
من لعن اوطعن فی الامام الہمام فھو لیس بمؤمن۔ لانہ
طعن اولعن المؤمن الذی اکمل المؤمنین۔ واجلہم
فی الدین۔ وکل من طعن اولعن المؤمن فھو لیس بمؤمن
فطاعن الامام او لاعنہ او فاحشۃ لیس بمؤمن۔ کیف
لا وقد قال رسول صلعم لیس المؤمن بطعان ولا لعان
ولا فاحش ولا بذی کذا فی التیسیر۔ وایضاً۔ لا یرمی رجل
رجلا بالفسق والکفر الا ردت علیہ ان لم یکن صاحبہ
کذلک اخرجہ البخاری۔ وکذلک من سبّ الامام فھو
فاسق۔ لانہ سب المسلم۔ وکل من سبّ المسلم۔ فھو
فاسق۔ فمن سبّ الامام فھو فاسق۔ کیف لا وقد قال
رسول صلعم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔ اخرجہ الخمسہ
کذا فی التیسیر۔ وقد قال اللہ تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین

رحمهم الله تعالیٰ کلهم اجمعین۔ فاعرف منازلهم ومدارجهم واحفظ مناقبهم مع درجاتهم۔ فلا نقل ان ادلة الامام ضعیفة۔ ولا بادرایه بالفاظ قبیحة۔ تقلیداً للمتعصبین نحشر مع الخاسرین۔ امّا الصحاح وان کانت اصح الکتب بالنسبة الیٰ بعدها۔ لکنها لا تعتبر بمقابلة الاحادیث التی استدل بها الامام الهمام من قبلها۔ لکونه اقربهم الی الرسولؐ۔ فلذلك تلقت الامة الاستدلال له بالقبول فلا ینبغی لاحد ان یطعن فی الامام بروایات الصحاح التی بعد المائتین وثلثة مأته قد دوّنت۔ ولا شك ان فیها اقوال المعاندین والمتعصبین والمنافقین والمنکرین قد دخلت فلذلك قال ابن الحجر فی نخبة الفکران الخبر امایکون له طرق بلا عدد معین او مع حصر بما فوق الاثنین او بهما او بواحد۔ فالاوّل هو المتواتر وهو المفید للعلم الیقینی لشروطه والثانی هو المشهور والثالث العزیز ولیس شرطا للصحیح خلافا لمن زعمه والرابع الغریب وکلها سوی الاوّل احاد وفیها المقبول والمردود للتوقف الاستدلال علی البحث عن احوال رواتها دون الاوّل الخ۔ الا تعلم ان اسمعیل بن علیه الذی قال للقرآن مخلوق واهلك بحکمه تلمیذه الخلیفة المامون خلقا کثیرا۔ وجما غفیرا۔ وابا بکر بن

ما تلقی فی تمیع عمرہ الا سبعة عشرة حدیثا - و شنع علیہ
تشنیعا فاحشا - تقلیداً المتاخرین المتعصبین المعاندین -
فیا عجبا مع ذلک ینکر التقلید لامام الائمۃ المجتہدین - و
قال تارۃ ان الامام قد خالف الحدیث والقرآن - فی مسائل
فلان فلان وعدہ بالبیان - واحتج علیہ بالاحادیث التی
وافقت لما تھواہ نفسہ من الصحاح واعرض عما انطبق منہا
باقوال الامام الھمام صاحب للفلاح - تنفیرًا للمقلدین
الصالحین عن عمل الفقہ للائمۃ المجتہدین المقبولین -
وقال تارۃ ان الامام قد خالف فی ھذہ المسئلۃ الفلانیۃ
حدیث الصحیحین - لیعلم الحمقاء والسفہاء ان الصحیحین قد
کانا من قبل الامام ارضاہ اللہ تعالیٰ عن جمیع المؤمنین المقلدین
فی الدارین - لعلہ لا یعلم ھو لنفسہ ولا مقلدہ بفتح للام
ان صاحبی الصحاح بالنسبۃ الی الامام الاعظم - کطالب
العلم لا بل کاحاد الرعیۃ من السلطان الاعظم - کیف
لا وقد قال الامام سفیان الثوری انا بمقابلہ الی حنیفہ
کالعصفور عند الباز - وایضًا قال مخاطبا لہ انت سید العلماء
الا تعلم ان المسلم الشافعی تلمیذ البخاری - والبخاری الشافعی
تلمیذ للامام احمد حنبل .. واحمد تلمیذ الامام الشافعی -
والشافعی تلمیذ للامام محمد - ومحمد تلمیذ الامام الاعظم

اقرب زمانهم الی الرسول صلعم مع قوت ایمانهم وعلمهم
وعدلهم۔ وورعهم وزهدهم وقد ثبت ان الامام
الاعظم رح اقربهم سندًا الی الرسول صلعم واقدمهم
قدوتبا للمذاهب واكملهم ایمانا واجلهم اسلاما واعلمهم
علما وافضلهم فضلا واورعهم ورعا وازهدهم زهدا
فانصف فی قلبك واستفت عن نفسك الغرف مثله
فی هذه الامور المعروفة۔ من رواة الصحاح النازلین
عنه فی الدرجة البعیدة۔ التی قد شهدت علی كذبها
الاحادیث المذكورة۔ فینبغی لنا العمل بالاحادیث التی
استدل بها الامام۔ ولوضعفها المتاخرون تقلیدًا لاكثر
المتعصبین علی ذالك الامام الهمام۔ اولو رایتهم التغیرات
فیها لبعد الزمان وتداول الایام۔ ولولم یوجدن كلها
فی الصحاح۔ لان صاحبیها قالوا انهم تركوا الاكثر من الاحادیث
الصحاح۔ فتاملوا فی هذا الكلام فانه ادق الدقائق۔ واحسن
الحقائق۔ وقد ذل فیه اقدام اكثر الخلائق۔ فنبهتكم علیه
یا ایها الاخوان۔ بنصرة الله المستعان۔ فان حصنتم وتدبرتم
یا ایها الخلان۔ فكلها تجدون فی كتب اهل الكشف والعرفان
هكذا فی الكتب الشرعیة والله تعالی اعلم بالصدق والصواب.
والیه المرجع والمآب۔

شیبه رح الذی وضع فی کتابه بابا للرد علی الامام ابی حنیفه رح واخاه عثمان بن شیبه وغیرهم مثلهم من رواة البخاری والمسلم وغیرهما رح وقد کانوا متعصبین منکرین علی الامام الاعظم فلذلک قال صاحب البرهان فی شرح مواهب الرحمان۔ وقد اعرض (تا) مع شدة حرص البخاری علی معارضة الامام ابی حنیفه بالاحادیث مهما امکنه بدلیل ما اشحن به صحیحه انتهی۔ فالحقیقه او العداقة من تلک الرواة المتعصبین النازلین من الامام۔ بتداول الزمان و الایام۔ قد فقدت۔ لان الایة السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنة النعیم ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین۔ والاحادیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم سیجئ قوم ستسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته اخرجه البخاری وایضا اوصیکم باصحابی۔ (الی) ثم یفشو الکذب رواه الترمذی وفی روایة ثم یظهر الکذب وغیر ذالک التی فی التذکرة فی فقدان صحة الصحاح قد سیقت۔ لکنها علی فضل الامام۔ لکونه اقرب الی الرسول قد شهدت۔ فاین الاعتماد علی کل الصحاح۔ وکیف یرد بها الاحادیث التی استدل بها الامام الصاحب للفلاح۔ ولا شک ان اعتبار الروایات باعتبار الرواة واعتبارهم باعتبار

باوجود اختلاف کرنے مشرکین کے اللہ مین وحدانیت وحدہ لاشریک لہ
کی شرعًا و عقلًا و عرفًا ثابت ہی۔ شرعًا لقولہ تعالی لوکان فیہما اٰلہۃ
لفسدتا۔ عقلًا بقول الجمہور کُل مصنوع یدل علی الصانع۔
عرفًا بقول کُل الناس ان اللہ تعالی واحد۔ اور جیسا ابنیت ابن کے
واحد ہوتی ہی۔ متعدد نہین ہوسکتی ہی۔ یعنی دو چار آدمی کا ایک لڑکا
نہین ہوسکتا ہی۔ اور بعض موضع مین حق متعدد بھی ہوتا ہی۔ جسکو مین نے
تذکرۃ المذاہب کے مناظرے مین نصوص کثیرہ سے شرح وبسط کے ساتھ
ثابت کردیا ہی سوا اِسکے یہانپر ایک نظیر عام فہم کے لیے اور لکھتا ہون۔
وہ یہ ہی کہ اگر زید دعوی کرے کہ وہ تنہا منعم خان کا بیٹا ہی کُل ترکہ اسکا
اِسکو ملے۔ علی ہذا القیاس عمرو بکر و خالد بھی وہی دعوی کرے۔ تو اِسطرح
کا موضع خلاف مین ہر چار کا منعم خان کا بیٹا ہونا ثابت ہوسکتا ہی شرعًا و عقلًا و
عرفًا محال نہین اِسطرح سے ہر چار مذہب کا حق ہونا ثابت ہی شرعًا و عقلًا و عرفًا محال
نہین۔ شرعًا لقولہ تعالی لانفرق بین احد من رسلہ حالانکہ زبور توراۃ انجیل و فرقان متفاوت
و متعدد ہین۔ اور کُل کا حق ہونا قرآن سے ثابت ہی۔ و لقول النبی صلعم اختلاف امتی رحمۃ و عقلًا بل
حقیت اختلافات شرائع مین قبلنا استنباطات آئمہ اربعہ خیر القرون کی
حقیت ثابت ہی۔ عرفًا ہمیشہ سے یہ چار مذہب کی حقیت معروف و مشہور
ہوتی چلی آتی ہی۔ خذ ہذا لانہ من فتوحات اللہ الواحد۔ فلا
عبرۃ فیہ لاحد۔

**سوال سوم** ۔ اگر ہر چار مذہب حق ہین۔ تو ایک پر عمل کرنا کیسا۔ ذرا

**سوال دوم** - جب شریعت شارع کی واحد ہی اور حق بھی واحد ہی متعدد نہین - تب یہ چار مذہب کا جس سے تعدد شریعت و حق کا لازم آتا ہی حق ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہی -

**جواب** ہان صاحب جب شریعت شارع کی واحد ہی اور حق بھی واحد ہی تب زبور و توراۃ و انجیل و فرقان کا جس سے تعدد شریعت و حق کا لازم آتا ہی - حق ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہی - اور ہر ہر نبی کی علحدہ علحدہ شریعت بھی کیونکر حق ہو سکتی ہی - اور صحاح ستہ کا بھی جس سے اختلافات روایات سے تعدد حق کا لازم آتا ہی - صحاح و حق ہونا کیونکر ہو سکتا ہی - اور حضرت حسن رض کا صلح اور حسین رض کا جنگ بھی جو باہم متضاد ہین کیونکر حق ہو سکتے ہین اور ہر جگہ **مین** حق کا کلیتہً واحد ہونا کون نص سے ثابت ہی ذرا بتلا تو دیجیے بعد اسکے حق کا واحد ہونے اور متعدد نہونے کا دعوی بھریے - نہین تو ہٹ دھرمی و نادانی سے جو زبان سے نکلے سو کہا کیجیے - حتّٰی کہ اگر آسمان کو زمین کہا کیجیے کوئی کیا کرے - **ہان** نادان جب کسی کتاب مین اس عبارت کو الحق فی موضع الخلاف واحد - دیکھ پاتے ہین - تو اُسکو کالوحی من السماء سمجھکر بھڑ کتے ہین - جیسا دیہاتی گنوار کلکتہ دیکھکر بھڑکتے ہین - اور یہی بہشت یہی بہشت کہکر اُچھلتے ہین - اسی طرح سے نادان اسطرح کی عبارت سے اُچھلتے ہین اور کم علمیت و عدم وسعت نظر کے سبب سے اسکے مضمون کو نہین دریافت کر سکتے ہین - حالانکہ وہ عبارت مخصوص بالموضع ہی یعنی جس موضع مین شرعًا و عقلًا و عرفًا تعدد حق کا ہونا محال ہی وہان البتہ حق واحد ہی ہوتا ہی جیسا

ذکر کر دیا ہوتا۔ جواب مین کہونگا عیان راچہ بیان۔ کیا تمنے ہمارے

ص ۱۳۱ تا ۲۰۶ ـ ۹۶۴ تا ۹۴۰

تذکرۃ المذاہب کی اُن حدیثون کو۔ اور اِس کتاب کی اُن حدیثون کو جو تم لوگون کے سوالات اور احادیث کے جواب اور معارضے مین لایا ہون۔ اور رسالت مآب صلعم کی رحلت و ولادت مین۔ جن احادیث متضادہ کو پیش کر چکا ہون نہین دیکھا۔ اُنمین تو باہم مخالفت کُلّی اور معارضت جلی موجود ہی۔ پھر اُنکو مکرر نقل کرکے کتاب کو طول دینے سے فائدہ کیا تھا۔ خیر تاہم یہان پر بھی چند احادیث متخالفہ اور روایات متناقضہ کو ناظرین کی عبرت و غیرت کے لیے۔ اور سامعین کی فہم و فراست کے واسطے۔ بلکہ تم لوگون کی جہالت دفع کرنے کے لیے۔ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون اسلیے ذیل مین درج کرے دیتا ہون۔

احادیث متخالفہ صحیح بخاری رح۔ عن ابن عباس[۵۱] انہ قال اقبلت راکبا علی حمار اتانٍ وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلعم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررتُ بین یدی بعض الصف فنزلتُ وارسلتُ الاتان ترتع ودخلتُ فی الصف فلم ینکر علیّ احدٌ۔ عن عائشہ[۵۲] ذُکر عندھا مایقطع الصلوٰۃ الکلبُ والحمارُ والمراۃُ فقالت شبہتمونا بالحُمُر والکلاب واللہ لقد رأیتُ النبی صلعم یصلی وانی علی السریر بینہ وبین القبلۃ مضطجعۃ فتبدو لی الحاجۃ فاکرہ ان اجلس فاوذی النبی صلعم

بتلا تو دیجیے۔ نہین تو حق کا متجزی ہونا قبول کر لیجے ۔

**جواب** اگر ہر چار کتاب زبور توراۃ انجیل و فرقان حق ہی۔ تو ایک پر عمل کرنا کیسا ذرا بتلا تو دیجیے۔ نہین تو حق کا متجزی ہونا قبول کر لیجے ۔ ۵

بے کمالیہائے نادان از سخن پیدا شود ‌ ‌ پستۂ بے مغز چون لب وا کند رسوا شود

اگر اس کتاب کی فصل دوم کے دقیقہ ۹۳ مین اور فصل سوم کے جو ۱۴۹ تھنے جواب مین نظر فرماوینگے ۔ اور کچھ کیفیت پاوینگے ۔

**سوال چہارم** ۔ اگر کوئی مسائل فقہ پر عمل کرے تو کیونکر کرے ۔ اسمین تو فقط اختلاف ہی اختلاف ہی کسکو سچا کسکو جھوٹا جانے ۔ ذرا بتلایے تو نہین تو یہ ۔ وہ مثل ہی جیسا سات دائی کی تدبیر سے لڑکا مرے ۔ ویسا فقیہون کے اختلاف مسائل کے عمل کرنے سے لوگ ایمان کھوئے ۔

**جواب** اگر کوئی عمل بکتب الاحادیث کرے تو کیونکر کرے ۔ اسمین تو فقط اختلاف ہی اختلاف ہی ۔ کس حدیث کو صحیح اور کسکو غیر صحیح جانے ۔ ذرا بتلایئے تو نہین تو یہ وہ مثل ہی جیسا سات دائی کی تدبیر سے لڑکا مرے ۔ ایسا محدثین کے اختلافات سے عاملین بالحدیث کا ایمان جاوے ۔ کیونکہ اسمین ابن جوزی و شوکانی و مثلہما کو بنی قرار دینا پڑے ۔ نہین تو صحیح و غیر صحیح کا امتیاز معلوم نہوے ۔ جب اسطرح کے امتیاز کا نام شریعت ٹھہرے ۔ پھر اسکی حقیقت کو کیا پوچھنا ۔ تذکرۃ المذاہب کے ۶۶۵ (تا ۶۷۴) صفحہ مین نظر کیجیے اچھی طرح سے اسکی کیفیت کھل جاویگی ۔ **دفع دخل** اگر کہو کہ اگر احادیث مین بھی مثل مسائل فقہیہ کے اختلافات واقع ہین ۔ تو کیون انکو تمنے ذکر نہ کیا ۔

النبی صلعم مرۃً مرۃً ص۲۷ - دیکھو اس روایت سے رسول خدا صلعم کا ایک ایک مرۃ وضو کرنا ثابت ہے - **خلافہ** - عن ابن زید ان النبی صلعم توضأ مرتین مرتین ص۲۷ - دیکھو اس روایت سے دو دو بار وضو کرنا انکا ثابت ہے **ایضاً فیہ** عن ابن عمر ان رسول صلعم قال الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس ص۲۶۳ - دیکھو اس روایت مین شومیت ثابت ہے **خلافہ** - عن ابی عمر قال ذکروا الشؤم عند النبی صلعم فقال النبی صلعم ان کان الشؤم فی شیٔ ففی الدار والمرأۃ والفرس ص۲۶۳ - پھر دیکھو اسمین وہی ابن عمر سے شومیت کا ممنوع ہونا ثابت ہے - **ایضاً فیہ** عن ابن عباس اذا زنا بہا (ای ام امراتہ) لا تحرم علیہ امراتہ ص۷۶۵ - دیکھو اس روایت مین کہ اپنی خوشدامن سے زنا کرنے سے بھی بی بی حرام نہین ہوتی ہے - **خلافہ** عن ابی نصر عن ابن عباس حرمہ (تا) روی عن عمران بن حصین وجابر بن یزید والحسن وبعض اہل العراق تحرم الخ ص۷۶۵ دیکھو پھر اس روایت مین مع الاختلاف حرمت ثابت ہے - **ایضاً فیہ** - عن الحسن عن غیر واحد مرفوعاً - افطر الحاجم والمحجوم ص۲۶ - دیکھو اس حدیث مین حاجم اور محجوم کو افطار کرنا چاہیے - **خلافہ** عن ابن عباس ان النبی صلعم احتجم وہو محرم وہو صائم ص۲۶ - دیکھو پھر اس حدیث مین کہ رسول خدا صلعم نے حالت احرام اور صوم مین حجامت کیا -

فاشکل من عندہ جلیہ م ۲۳۔ عن[۹۳] عایشہ رض زوج النبی
صلعم قالت لقد کان رسول صلعم یقوم فیصلی من اللیل
وانی لمعترضۃ بینہ و بین القبلۃ علی فراش اھلہ م ۲۴۔
دیکھو ان روایتوں مین نمازی کے سامنے سے گزرنا اور حضرت عائشہ
صدیقہ رض کا معترضہ ہونا ثابت ہے۔ **خلافہما** ۔ عن[۹۴] ابی صالح ( تا )
قال رأیت اباسعید الخدری فی یوم جمعۃ یصلی الی
شئ یسترہ من الناس فاراد شاب من بنی ابی معیط ان
یجتاز بین یدیہ فدفع ابوسعید فے صدرہ فنظر
الشاب فلم یجد مساغا الا بین یدیہ فعاد لیجتاز فدفعہ
ابوسعید اشد من الاولی فنال من ابی سعید ثم
دخل علی مروان فشکا الیہ مالقے من ابی سعید ودخل
ابوسعید خلفہ علی مروان فقال مالک ولابن اخیک
یا باسعید قال سمعت النبی صلعم یقول اذا صلے احدکم
الی شئ یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ
فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان م ۲۳۔ قال[۹۵]
رسول صلعم لو یعلم المار بین یدی المصلے ماذا علیہ
لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ الخ م ۲۴
پھر دیکھو ان روایتوں مین نمازی کے سامنے سے کسی کو گزرنا درست نہین
بلکہ گزرنیوالے کو قتل کرنا لازم ہے۔ **ایضا فیہ** عن ابن عباس[۹۶] قال توضأ

عن[۵۲۳] ثوبان رضؔ قال کان رسول صلعم اذا انصرف من صلوٰته استغفر ثلاثا وقال اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام۔ وفی روایۃ یا ذا الجلال والاکرام ص۳۳۳۔ دیکھو اس روایت میں بعد سلام پھیرنے کے فقط یہ دعاء خفیف پڑھنا ثابت ہے۔ خلافہ کان بن الزبیر رضؔ یقول فی دبر کل صلوٰۃ حین یسلم لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ و الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ وقال کان رسول صلعم یھلل بھن دبر کل صلوٰۃ ط۳۳۹۔ پھر اس روایت میں نبی صلعم کا ہر نماز کے بعد لمبی دعا پڑھنا ثابت ہے۔ ایضاً فیہ عن[۵۲۵] ابی ہریرہ رضؔ ان رسول اللہ صلعم قال لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم (تا) اذا قیمت الصلوٰۃ فینزل عیسی بن مریم عم فامھم فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولٰکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ ص۴۸۲۔ دیکھو اس روایت میں اللہ جل شانہ کا اپنے ہاتھ سے دجال کو قتل کرنا ثابت ہے۔ خلافہ۔ ذکر[۵۲۶] رسول صلعم الدجال (تا) قلنا یا رسول اللہ صلعم

روایات متخالفۂ صحیح مسلم رح - باب الوضوء مما مست النار عن ابن ثابت رض قال سمعت رسول صلعم یقول الوضوء مما مست النار ص۲۲۰ - دیکھو ان باب کی روایتون سے مما مست النار سے وضوء لازم ہے - خلافہ باب نسخ الوضوء مما مست النار - عن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلعم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضاء - وفی روایتہ ولم یمس ماء ص۲۲۰ - پھر دیکھو اس باب کی روایتون سے مما مست النار سے وضوء نہین لازم آتا ہے - منسوخ ہونا ثابت ہے - تاہم غیر مقلدین شور و شغب کرتے ہین - ایضاً فیہ قال رسول صلعم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم ص۱۰۹ - دیکھو اس روایت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقتدی بننا ثابت ہے - خلافہ قال رسول صلعم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم ص۱۰۹ پھر دیکھو اس روایت مین برعکس اول عیسیٰ عم کا امامت کرنا ثابت ہے - اور باب الفتن کی ایک روایت سے بھی حضرت عیسیٰ عم کی امامت ثابت ہے - ایضاً فیہ - قال رسول صلعم یقطع الصلوٰۃ المراۃ و الحمار والکلب ص۲۹۸ - دیکھو اس روایت مین کتا گدھے اور عورت نمازی کے سامنے آنے سے نماز باطل ہوتی ہے - خلافہ عن عائشۃ رض ان النبی صلعم کان یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ و بین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ ص۲۹۵ - دیکھو پھر اس روایت سے نماز باطل نہونا ثابت ہے - ایضاً فیہ باب ما یقال بعد التسلیم من الصلوٰۃ

اِس باب نسخ القیام کی حدیثون کو اعتبار کیجیے - تو بخاری کی حدیثون کا اعتبار نہ کیجیے - کہ اِنھون نے فقط منسوخ حدیثون کو جمع کیا سمجھ لیجیے - اگر بخاری کی حدیثون کو اعتبار کیجیے تو مسلم کی اِس ناسخ حدیثون کو منسوخ سمجھیے -

**روایات متخالفہ ابن ماجہ رح** - ۵۳۱ عن حذیفہ رض ان رسول اللہ صلعم اتی سباطۃ قوم فبال علیھا قائما ص۲۶ - دیکھو اِس روایت مین رسول خدا صلعم کا کھڑا ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہی **خلافہ** عن ۵۳۲ عائشہ رض قالت من حدثک ان رسول صلعم بال قائما فلا تصدقہ انا رأیتہ یبول قاعدا ص۲۶ - پھر دیکھو کہ اِس روایت مین کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا ثابت ہی اور روایت اوپر کی تکذیب بھی ثابت ہی - نیز - عن عمر رض قال رانی رسول اللہ صلعم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما ابدا - دیکھو اِس روایت سے کھڑا ہو کر پیشاب کرنا منہی عنہ ٹھہرا -

**ایضًا فیہ** - ۵۳۴ عن جابر رض قال نہی رسول اللہ صلعم ان لستقبل القبلۃ ببول فرایتہ قبل ان یقبض لعام یستقبلہا ص۲۸ - دیکھو اِس ایک روایت مین تناقض ہی -

**ایضًا فیہ** باب الرخصۃ بفضل وضوء المرأۃ - ۵۳۵ عن ابن عباس رض قال اغتسل لعض ازواج النبی صلعم فی جفنہ فجاء النبی صلعم لیغتسل او یتوضاء فقالت یا رسول اللہ صلعم

وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشہر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول الله فذالک الیوم الذی کسنة اکتفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدرہ (تا) اذا بعث الله المسیح بن مریم ع فینزل (تا) فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله الخ ف۱۰۷۰

پھر دیکھو اس روایت سے دجال کو حضرت عیسیٰ ع کا قتل کرنا ثابت ہے -

ایضاً فیه قال رسول صلعم اذا رأیتم الجنازة فقوموا لها حتی تخلفکم او توضع ص۵۳۲ - قال رسول صلعم اذا تبعتم جنازة فلا تجلسوا حتی توضع ص۵۳۳ - دیکھو ان حدیثوں مین کہ جنازہ دیکھنے سے کھڑا ہونا چاہیے اور متبعین کو قبل رکھنے جنازہ کے نہ بیٹھنا چاہیے -

خلافه عن علی رض قال رائنا رسول الله صلعم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازة ص۵۳۶ دیکھو پھر اس حدیث مین بیٹھنا ثابت ہے - بلکہ مسلم رح نے نسخ القیام للجنازة کا باب باندھا - اور بخاری رح نے اس باب کو اس باب مین اصلا ذکر نہ کیا - بلکہ برعکس باب من تبع جنازة فلا یقعد حتی توضع عن مناکب الرجال فان قعد امر بالقیام - باب باندھا - اور اسمین یہ روایت کی کہ کسی جنازہ مین حضرت ابوہریرہ رض مروان بن الحکم کا ہاتھ پکڑ کر قبل رکھنے جنازہ کے بیٹھ گئے تھے - پھر حضرت ابوسعید رض آکر مروان کا ہاتھ پکڑا اور قم کہا الخ - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - یہ بطور نمونہ اور چاشنی ایک مثال باہم مخالفت صحیحین کی بابت لائے - یعنی اگر مسلم کے

حاجة قضاها ثم ينام كهيئة لا يمس ماء ص۴۳ - دیکھو اس حدیث مین رسول خدا صلعم کا بلاس ماء حالت جنب مین بہیئت کذائی نیند جانا ثابت ہی خلافہ - عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلعم اذا اراد ان ینام وہو جنب توضأ وضوء للصلوٰۃ ص۴۳ - پھر دیکھو اس حدیث مین نقیض مضمون اس حدیث اول کا ثابت ہی طرفہ تر تو یہ ہی کہ دونون روایت حضرت عائشہ رض کی طرف منسوب ہین - ایضًا فیہ - عن ابن عمر رض قال رأیت رسول اللہ صلعم (تا) ولا یرفع بین السجدتین ص۶۲ - دیکھو اس حدیث مین رفعیدین بین السجدتین ثابت نہین خلافہ عن ابی ہریرہ رض قال رأیت رسول صلعم یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ (تا) حین یرکع وحین یسجد ص۶۲ - پھر دیکھو اس حدیث مین برخلاف حدیث اول سجدہ کے وقت مین بھی رفعیدین ثابت ہی اور نیز فی روایۃ اذا قام من السجدتین فعل مثل ذلک - حالانکہ غیر مقلدین ان روایتون پر عمل نہین کرتے ہین باوجودیکہ جزو حدیث رفعدین کا ہی - ایضًا فیہ ان رسول اللہ صلعم کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ ص۶۶ - دیکھو اس حدیث مین رسول خدا صلعم کا دونون طرف سلام پھیرنا ثابت ہی - خلافہ ان رسول صلعم کان یسلم تسلیمۃ واحدۃ فلقاء وجہہ اور نیز عن ابن الاکوع قال رأیت رسول صلعم صلی فسلم مرۃ واحدۃ - ص۶۶ - پھر دیکھو ان حدیثون سے ایکمرتبہ سلام پھیرنا

انی کنت جنبا فقال الماء لا یجنب ص۳۱ - دیکھو اِس باب کی
روایتون سے عورت کے مستعملہ پانی سے وضو کرنا درست ہی - **خلافہ** -
باب النہی عنہ - عن عمرو[۳۶] ان رسول صلعم نہی ان یتوضاء
الرجل لفضل وضوء المرأۃ ص۳۱ - دیکھو پھر اِس روایت مین
وضو کرنا عورت کے با فضل پانی سے ممنوع ہی - **ایضاً فیہ** عن عبداللہ[۳۷]
ان رسول اللہ صلعم نام حتی نفخ ثم قام فصلی ص۳۷ -
دیکھو اِس حدیث مین نیند سے وضو کا نہین جانا ثابت ہی - **خلافہ** -
عن علی[۳۸] رض ان رسول اللہ صلعم قال العین وکاء السہ
فمن نام فلیتوضاء ص۳۷ - پھر دیکھو اِس حدیث مین نیند سے
وضو لازم ہی - **ایضاً فیہ** - عن بسرہ[۳۹] بنت صفوان قالت
قال رسول اللہ صلعم اذا مسّ احدکم ذکرہ فلیتوضاء
ص۳۷ - دیکھو اِس حدیث مین مسّ ذکر سے وضو لازم ہی **خلافہ**
عن ابی امامہ[۴۰] قال سئل رسول اللہ صلعم عن مس الذکر
فقال انما ھو جزء منک ص۳۷ - پھر دیکھو اِس حدیث مین ذکر کو
مثل جزو بدن کا ہونا ثابت ہی جس سے وضو نہین جاتا ہی - **ایضاً فیہ**
باب ما جاء فی التیمم ضربۃ واحدۃ[۴۱] ص۴۳ - دیکھو اِس باب مین تیمم کے لیے
ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کفایت ہی - **خلافہ** باب[۴۲] فی التیمم ضربتین
ص۴۳ - پھر دیکھو اِس باب مین دو مرتبہ ہاتھ مارنا چاہیے لکھا - **ایضاً فیہ**
عن عائشۃ[۴۳] رض قالت ان رسول اللہ صلعم انکانت لہ الی اھلہ

دیکھو پھر اِس روایت مین صاحب جنب کو قرآن پڑھنا درست آیا۔ **ایضاً فیہ**
عن ۵۵۴ عائشہ رضؓ ان رسول صلعم قبل امراۃ من نسائہ ثم
خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضاء اخرجہ اصحاب السنن ص ۲۸۸ ۔
دیکھو اس روایت مین عورت کو بوسہ دینے سے وضو نہین جاتا ہے ۔
**خلافہ** عن ۵۵۵ ابن عمر رضؓ انہ کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ
وجسہا بیدہ من الملابسۃ فمن قبل امرأۃ او جسہا
بیدہ فعلیہ الوضوء ومثلہ عن ابن مسعود اخرجہ مالک ص ۲۸۸ ۔
پھر دیکھو اس روایت مین کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضوء لازم آتا ہے ۔
**ایضاً فیہ** عن ۹۶۰ عطاء قال صلے النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ابنہ ابراھیم وھو ابن سبعین لیلۃ اخرجہ ابو داؤد ص ۲۴۸
دیکھو اس روایت مین کہ رسول خدا صلعم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم پر
(جو ستر دن کے تھے) جنازہ کی نماز پڑھی **خلافہ** عن ۹۶۱ عائشہ رضؓ
قالت مات ابراھیم بن النبی صلعم وھو ابن ثمانیۃ عشر
شہراً فلم یصل علیہ ۔ اخرجہ ابو داؤد ص ۲۴۸ ۔ پھر دیکھو اس روایت
مین کہ برخلاف اوّل آنحضرت صلعم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم پر
(جو اٹھارہ مہینے کے تھے) جنازہ کی نماز نہین پڑھی ۔ کیا خوب اسمین اٹھارہ
مہینے اور ستر دِن کی مخالفت یکطرف اور نماز جنازہ کے پڑھنے اور نہ پڑھنے
کی مخالفت یکطرف اور دونون روایت ابو داؤد سے ہونی یکطرف ۔
**ایضاً فیہ** ۔ عن ۹۶۲ عائشہ رضؓ قالت صلوتان لم یترکھما رسول

ثابت ہی- **ایضًا فیه** - عن[951] ابن عباس ان النبی صلعم نکح وھو محرم ص۱۴۲ - دیکھو اس روایت سے رسول خدا صلعم کا حالت احرام مین نکاح کرنا ثابت ہی - **خلافه** - قال[952] رسول صلعم المحرم لا ینکح ولا ینکح ولا یخطب ص۱۴۲ - پھر دیکھو اس حدیث کی طرف کہ حالت احرام مین نکاح اور خطبہ کرنے تک بھی منع ہی - **ایضًا فیه** - عن[953] ابی هریرة ان رسول صلعم قال اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة ص۸ - دیکھو اس حدیث سے یہ ثابت ہی کہ جب نماز کی تکبیر ہوتی ہی اسوقت سواے نماز فرضیہ کے اور کوئی نماز درست نہین - **خلافه** - عن[954] علی رض قال کان النبی صلعم یصلی الرکعتین عند الاقامة ص۸ - پھر دیکھو اس حدیث سے اقامت کے وقت مین بھی نماز پڑھنا درست ہی -

**اطلاع** چونکہ اسوقت میرے پاس ابو داؤد و ترمذی و نسائی موجود نہین اسلیے انکے اختلافات کو مستقلًا ذکر نہین کرسکا - لیکن تیسیر الاصول اور مشکوٰة کے اختلافات سے کل صحاح کے اختلافات بخوبی معلوم ہوجاینگے

**روایات متخالفه تیسیر الاصول** - عن[955] ابن عمر رض انه قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیأ من القرآن اخرجه الترمذی ص۳۰۰ - دیکھو اس روایت مین حیض والی عورت اور صاحب جنب کو قرآت پڑھنا منع آیا ہی - **خلافه** عن[956] ابن عباس رض انه لم یر بالقرأة للجنب باسا - اخرجه رزین قلت[957] و علقه البخاری ص۲۹۵ -

اخرجہ ابوداؤد صـ۲۳۹ ـ دیکھو ان پانچ روایتون مین کسقدر اختلاف واقع
ہی کہ کسی مین ۱۹ دن کسی مین ۱۵ دن کسی مین ۱۸ دن کسی مین ۲۰ دن قصر
کی مدت مقرر ہوئی ـ طرفہ یہ ہی کہ ابوداؤد اور نسائی دونون مخالف روایت
لائے ـ علیٰ ہذا القیاس ابن عباس رضؓ اور عمران رضؓ اور جابر رضؓ ہر تینون
نے باہم مخالفت بیان کیا ـ **ایضًا فیہ** عن ابن عمر رضؓ سالہ رجل
فقال انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوٰۃ مع الامام
افاصلی معہ فقال نعم قال الرجل فایتھما اجعل صلواتی فقال
وذلک الیک انما ذالک الی اللہ یجعل ایتھما شاء اخرجہ مالک صـ۲۳۶ ـ
دیکھو اس روایت مین کہ یکمرتبہ نماز پڑھنے کے بعد پھر جماعت مین شامل ہوکر
نماز پڑھ سکتا ہی **خلافہ** ـ عن ابی عمر رضؓ قال قال رسول اللہ صلعم
لا تصلوا صلوٰتین فی یوم مرتین اخرجہ ابوداؤد والنسائی صـ۲۳۶
دیکھو پھر اسی ابن عمر سے یہ روایت ہی کہ ایک دن مین ایک نماز کو دوبارہ
مت پڑھو **ایضًا فیہ** عن ابن عباس رضؓ قال کان رسول اللہ
صلعم یفتتح قراءتہ ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم اخرجہ الترمذی
صـ۲۱۷ ـ دیکھو اس روایت سے رسول خدا صلعم کا نماز مین بسم اللہ
پڑھنا ثابت ہی **خلافہ** عن انس رضؓ قال صلیت مع رسول
صلعم وابی بکر وعمر وعثمان رضؓ فلم اسمع احد امنھم یقرأ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اخرجہ الخمسہ صـ۲۱۷ ـ دیکھو پھر اس روایت
مین بسم اللہ کا نہ پڑھنا ثابت ہی ـ **ایضًا فیہ** عن عائشہ رضؓ قالت

سرًا ولا علانیةِ فے سفرٍ ولا حضرٍ رکعتان قبل الصبح ورکعتان بعد العصر اخرجہ الخمسہ الا ترمذی ط ۲۴۱ - دیکھو اس روایت مین عصر کے بعد بھی دو رکعت نماز سنت پڑھنا ثابت ہے۔ **خلافہ**

۹۶۳ عن علی رض قال رسول صلعم یصلی فے اثر کل صلوٰۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر اخرجہ ابوداؤد ط ۲۴۱ پھر دیکھو کہ اس روایت مین عصر کے بعد نماز نہین پڑھنا ثابت ہے۔ **ایضًا فیہ** ۹۶۴ عن ابن عمر رض قال صلّیت مع رسول صلعم رکعتین قبل الظہر الخ ط ۲۴۱ -

دیکھو اس روایت مین کہ قبل ظہر کے سنت دو رکعت ہین۔ **خلافہ**

۹۶۵ عن عائشہ رض قالت قال النبی صلعم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فے الجنۃ اربع رکعات قبل الظہر الخ ط ۲۴۱ - دیکھو اس روایت مین قبل ظہر کے سنت چار رکعت ہین

**ایضًا فیہ** ۹۶۶ عن ابن عباس رض قال اقام النبی صلعم لتسع عشرۃ یقصر الصلوٰۃ وکنا اذا سافرنا فاقمنا تسع عشرۃ قصرنا وان زدنا اتممنا اخرجہ الخمسہ الا مسلما وفے اخری الا بی داؤد وسبع عشرۃ ۹۶۷ وفی اخری للنسائی اقام بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلوٰۃ ۹۶۸ عن عمران بن حصین رض قال شہدت عام الفتح مع النبی صلعم بمکۃ فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اھل البلد صلّوا اربعا فانا سفر اخرجہ ابوداؤد -

۹۶۹ عن جابر رض قال اقام النبی صلعم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوٰۃ

بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل وان لم ینزل متفق علیہ صـ۱۸۴ ۔ دیکھو اس روایت مین کہ بمجرد دخول غسل واجب ہی انزال کی ضرورت نہین خلافہ ۹۸۰ عن ابی سعید قال قال رسول صلعم انما الماء من الماء رواہ المسلم صـ۱۸۴ ۔ پھر دیکھو اس روایت مین کہ وجوب غسل کے لیے انزال ضرور ہی۔ اگرچہ امام محی السنۃ رح نے اسکو منسوخ لکھا۔ لیکن قبل انکے مسلم رح نے صحت کی روایت کی ایضا فیہ عن ۹۸۱ ابن علیم قال اتانا کتاب رسول صلعم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجہ صـ۲۰۴ ۔ دیکھو اس روایت کو مین مردے کے چمڑے اور چربی سے نفع لینا نادرست ہی خلافہ عن ۹۸۲ عائشہ رض ان رسول صلعم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک وابوداود صـ۲۰۴ ۔ پھر دیکھو اس روایت مین کہ دباغت سے استمتاع درست ہی۔ عن ۹۸۳ میمونہ قالت (تا) لو اخذتم اھابھا قالوا انھا میتۃ فقال رسول صلعم یطھرھا الماء والقرظ رواہ احمد وابوداود صـ۲۰۴ ۔ دیکھو اسمین مردے کے چمڑے سے نفع لینا درست آیا۔ عن ابن ۹۸۴ عباس قال سمعت رسول صلعم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر رواہ مسلم صـ۲۰۴ ۔ دیکھو اسمین دباغت سے پاک ہوتا ہی۔ عن ۹۸۵ سودہ رض زوج النبی قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکھا ثم ما زلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری صـ۲۰۴ ۔ دیکھو اس سے بھی دباغت سے پاک ہونا ثابت ہی

قال رسول صلعم اذا اقیمت وحضر العشاء فابد وبالعشاء اخرجہ الشیبان ص۲۰۸ - دیکھو اس روایت سے عشار کی نماز جوا ہامت کی گئی چھوڑ کر کھانا کھانے کو ماموریہ ہونا ثابت ہی خلافہ ۹۲۶ عن جابر رض قال قال رسول صلعم لا تؤخروا الصلوٰۃ لطعام ولا لغیرہ اخرجہ ابوداؤد ص۲۰۹ دیکھو پھر اس روایت مین تاخیر کرنا نماز کا کھانے کے لیے منع ہی -

روایات متخالفہ مشکوٰۃ ۹۵ عن وائل بن حجر قال رائیت رسول صلعم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی ص۱۳ - دیکھو اس روایت مین سجدہ کے وقت کانون زانو کو ہاتھ رکھنے کے آگے رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ کو زانو اٹھانے کے آگے اٹھانا آیا ہی خلافہ ۹۳ عن ابی ھریرہ رض قال قال رسول صلعم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی ص۱۱۳ - پھر دیکھو اس روایت مین وہی محدثین مذکورین نے سجدے کے وقت ہاتھ کو زانو کے آگے رکھنا روایت کیا - اگرچہ خطابی نے اول کو اثبت اور ثانی کو منسوخ لکھا - لیکن محدثین مذکورین نے قبل وجود خطابی کے دونون روایت کو صحیح جانکر لکھا - پھر اتنے دنون کے بعد خطابی کے اس خطاب سے کیا ہوتا ہی —

ایضاً فیہ ۹۷ عن ابی ہریرہ قال قال رسول صلعم اذا جلس

مسلم کا تناقض ابن ماجہ و بخاری - غیرہما سے ثابت کرتا دفتر اور بڑا ہوجاتا -
وجہ سوم - اگر کل مکررات روایات کو ہر ہر کتاب سے جمع کرتا اور بھی بیشی
دفتر ہوجاتی -
وجہ چہارم - ہمنے بخاری کی جن جن روایتون مین تناقض ثابت کیا پھر انکو
مسلم کے تناقضات مین نہین لیا مگر روایت سترہ کی کہ اسمین کسقدر خوبی ہے
علیٰ ہذا القیاس مسلم کی جن جن روایتون مین تناقض ثابت کیا پھر انکو ابن
ماجہ کے تناقضات مین گرفت نہین کیا - حالانکہ یہ کل تناقضات اسمین بھی تھین
الغرض ایسی رعایت پر لکھا گیا جسمین کتاب دراز نہوا اور ہر ہر کے تناقضات
مختصر طور پر معلوم ہون - حتیٰ کہ غیر مقلدین کی احادیث کے مقابلہ کی احادیث
کو بھی جنکو اس کتاب ہاین اور تذکرہ مین مندرج کیا نہین لایا - مگر دو ایک
بروایت مختلف - اب آپ غور اور فکر کرسکتے ہین کہ حدیث کی کتابون
مین کتنے اختلافات واقع ہین - ای سائل اب اپنے سوال سے شرمانا چاہیے
ندامت اٹھایے پھر ایسے سوال نہ کیجیے -
وجہ پنجم - مقلدین کی بڑی بشارت کی جگہ ہے کہ ان روایات متخالفہ کی ایک
طرف کی روایات مسائل فقہیہ حنفیہ کے ساتھ مطابقت کرتے ہین - باوجود اسکے
جہال غیر مقلدین ایک طرف کی حدیثین دیکھ کر شور و شغب مچاتے ہین - اور
انا الاخبری کا دعوی بھر کر اشتہار دیکر جہالت اپنی ثابت کرتے ہین - اور
عوام کالبہائم کو راہ راست ہدایت سے راہ کج ضلالت کی طرف لیجاتے ہین -
اس غرض سے کہ انپر تسلط حاصل کرکے وجہ معاش کی صورت نکالین -

**ایضًا فیہ** عن[۹۶] سلیمان بن یسار قال سالت عائشۃ عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسلہ من ثوب رسول صلعم فیخرج الی الصلوٰۃ واثر الغسل فی ثوبہ متفق علیہ ص۲۰۰۔ دیکھو اسمین منی کو کپڑے پر سے دھونا آیا ہے **خلافہ** عن عائشۃ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول صلعم رواہ مسلم۔ (تا) ثم یصلی فیہ ص۲۰۱۔ پھر اس روایت مین کہ منی کو مل ڈالنے سے کپڑے کا پاک ہونا ثابت ہے **ایضًا فیہ** فی[۹۸] روایۃ ابن عباس رائ محمد ربہ ص۴۶۵۔ دیکھو اس روایت سے رویت خداوند تعالی کی ثابت ہے **خلافہ** فی[۹۹] روایۃ عائشۃ رض من اخبرک ان محمدا رای ربہ (تا) فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رائ جبرائیل الخ ص۴۶۶۔ پھر دیکھو اس رویت کو بہتان عظیم لکھا۔ علی ہذا القیاس اس طرح کی روایتین بہت ہین کہان تک لکھون۔ اور کتاب کو طول کرتا جاؤن۔ بس ہذہ کفایۃ لمن لہ الدرایۃ۔

**الفاظ** ہماری اس ۸۹ روایتون کی نظر سے اہل علم کو بصارت ہوگی اور اہل فضل کی فضیلت بڑھیگی۔ اور مؤمنین کی عبرت وخبرت کی ترقی ہوگی کئی وجہون سے۔ **وجہ اوّل** ہمنے فقط بنظر سرسری بخاری کا چند تناقض بخاری سے اور مسلم کا چند تناقض مسلم سے اور ابن ماجہ کا چند تناقض ابن ماجہ سے۔ وغیر ذلک ثابت کیا۔ اگر اچھی طرح سے کل کو جمع کرتا تو کتنا بڑا دفتر ہوتا۔ **وجہ دوم** اگر بخاری کا تناقض مسلم وغیرہ سے علی ہذا القیاس

کو تو بالاے طاق رکھ چھوڑیے۔ نہین تو صحاح کی صحت کو مٹا دیجیے جسمین تناقض
لازم نہ آوے۔ ہان جہان جہان تاویلات وغیرہا ہو سکتی ہین وہان وہان
تاویلات وغیرہا کا لحاظ البتہ ہے۔ سو آئمہ اربعہ خصوصًا امام الآئمہ امام ابوحنیفہ رح
نے قبل از وجود صحاح کے خوب ہی کر رکھا ہے۔ دوسرے کی تاویلات و روایات
کی طرف ہم محتاج نہین۔ فللہ در من قال سه کفی النعمان
فخرا ما رواہ۔ من الاخبار من غرر الصحابۃ۔ سوا اسکے
ہم متاخرین سے ناسخ و منسوخ کہنے کو کیونکر اعتبار کرین۔ جب اس ملوے
مین بخاری اور مسلم کے درمیان اختلافات واقع ہین۔ کیونکہ بخاری مین فقط
باب القیام للجنازۃ لکھا۔ اور مسلم مین باب القیام للجنازۃ لکھا۔ پھر باب
نسخ القیام للجنازۃ بھی لکھا۔ اب کسکا اعتبار کیجیے اور کسکا نہ کیجیے کما مر
ذکرہ ایضًا۔ علیٰ ہذا القیاس بخاری رح نے اپنی بخاری مین لکھا کہ ابن عباس رض
نے جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ پڑھا۔ پھر امام مالک رح نے (جو بخاری کے
استاذ کے استاذ ہین) اپنے موطا مین لکھا کہ ابن عمر رض نے جنازہ
کی نماز مین قرآن نہین پڑھا۔ علیٰ ہذا القیاس بخاری مین عیدین کی تکبیر پہلی
رکعت مین قبل قرأت کے سات اور دوسری رکعت مین قبل قرأت کے پانچ لکھا۔
پھر ابوداؤد مین چار تکبیر لکھا۔ علیٰ ہذا القیاس صحیحین مین ہے کہ حضرت نے
بلال رض کو اذان دو دو بار اور اقامت ایک ایک بار کہنے کو حکم فرمایا۔ پھر
بیہقی وغیرہ مین ہے کہ اذان و اقامت دونون دو دو بار ہے۔ علیٰ ہذا القیاس
بیہقی کی ایک روایت مین ہے کہ نابالغ لڑکا امامت نہین کریگا۔ پھر دوسری

جیسا انہون نے اکثر دیہاتون مین جاجاکر مدرسہ محمّدیہ کے نام سے یہ دام پھیلایا -
کہ اس مدرسہ کے انجام والصرام کے لیے ہر مؤمنون کو چاہیے ہر روز ایک ایک
مٹھی چاول اور قربانی کے چمڑے اور زکوٰۃ و صدقہ وفطرے کا روپیہ جمع کرکے
مدرسہ کے خرچ کے لیے دیا کرے تاکہ ثواب پاوے اور لوگ بھی اس ٹیکس کو
ثواب جانکر دیا کرتے ہین - اسی صورت سے یہ اپنے پیٹ بھرتے ہین -
اور اگر کہین مالدار عورت ملگئی تب تو انواع واقسام حیلے سے اسکو اپنے
قبضے مین لاکر نکاح کر لیتے ہین - اسی طرح سے دوسرے کی کمائی کھاتے ہین -
پھر انکا دنیاوی عروج - بذریعہ اس فروج کے ہوتا ہے -

بہ چنگ آر و باد یگران نوش کن | نہ بر فضلہ دیگران گوش کن
بخور تا توانی زباز وے خویش | کہ سعیت بود در ترازوے خویش
چو مردان بہ بر رنج و راحت رسان | مخنث خورد دست رنج کسان

**وجہ بست و ششم** - طرفہ تر معاملہ تو یہ ہے کہ یہ صحاح ستہ وغیرہا کل غیر حنفی کی کتابین
ہین - جب ان کتابون مین بھی حنفی کے مطابق روایتین ملتی ہین تو خیال کیجیے
کہ یہ حنفیت کی حقیت مین کتنی بڑی دلیل ہے - اور حنفی لوگ کیسی کمالیت کے
ساتھ عمل بالحدیث کرتے ہین - کہ مخالفین کی کتابون سے بھی انکا عمل بالحدیث
کرنا ثابت ہوتا ہے - پھر یہ مٹھوا اپنی جہالت کے پنجرے مین بیٹھکر کیون ٹین ٹین
کرتے ہین کہ ہم عمل بالحدیث کرتے ہین حنفی لوگ نہین کرتے ہین -

**دفع دخل** اگر کہو کہ ان حدیثون مین تاویلات ہین اور ناسخ ومنسوخ
ومورد ومنزل واسناد کا لحاظ ہے - **کہونگا** - حضرت متاخرین کی اسناد دیکھیے

انھمین سے یہ ایک ہی۔ اور آپکی طرح اکثر شہوت پرستون نے ان خارستان کو گلستان سمجھ لیا۔ کہ خواہش نفسانی سے چار سے زیادہ نکاح کرنے کی لذت کو غنیمت جانا۔ اسلیے شوکانی کو امام و مقتدا بنالیا۔ اور شوکانی نے بھی اس مقتدا ہونے کی خواہش سے ایسے ایسے مسائل خبیثہ استنباط و استخراج کر رکھے تھے۔ جسمین لوگ انکی طرف جھکین اور انکو امام و پیشوا بناوین۔ سو انکا مطلب اب نکلا۔ وہ بخوبی ان شہوت پرستون کا امام بنا۔ کیون نہو جب ایک متعہ کی لذت سے سیکڑون سنی شیعہ ہوسکے۔ تو شوکانی کے ذریعہ سے اگر سیکڑون کثرت نکاح کی لذت پاوین کیون انکو امام نہ بناوین۔ فنعم ماقال اللہ تعالی۔ مَن کان فی الضلالۃ فلیمدد له الرحمٰن مدًّا۔ ومَن یضلل اللہ فلا ھادی له۔ واضله اللہ علی علم وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوۃ فمن یھدیه من بعد اللہ۔ وزیّن لھم الشیطان اعمالھم۔ وغیر ذلک خیر جو ہو سو ہو اب مین اسکا جواب کئی طرح پر دیتا ہون اور دوستون کے پیش نظر کرتا ہون۔ اوّل۔

تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہی۔ کیون جی تمھارے محدثین کی حدیث کی کتابون مین بھی تو چار سے زیادہ نکاح کرنے کو حرام لکھا۔ حالانکہ بقول تمھارے قاضی شوکانی آیت فانکحوا الخ سے چار سے زیادہ نکاح کرنا بھی درست ہی کہ معنی لفظ ما کا اسمین تعمیم کے لیے ہی پھر برخلاف حکم قرآن اسطرح کی سر سر بات مین عمل بالحدیث کرنا بھی تو باطل ہی کہ اسمین بھی حلال کو حرام جاننا لازم آتا ہی جو کفر ہی۔ دعوی جو آپکا تھا وہ برعکس ہوگیا۔ حضرت اس سے فقہ پر

روایت مین ہی کہ ابن سلمہ نے سات یا چھ برس کی عمر مین اپنی قوم کی امامت کی۔
علی ہذا القیاس امام مالک اور بیہقی کی روایت مین ہی کہ مفقود کی بی بی بعد
چار برس کے بعد گذرنے چار مہینے دس دن عدت کے نکاح کریگی پھر بیہقی کی دوسری
روایت مین ہی کہ مفقود کی بی بی نکاح نہین کریگی اگر نکاح کرے تب بھی وہ
مفقود ہی کی بی بی رہیگی۔ اور دار قطنی مین روایت ہی کہ مفقود کی بی بی
مفقود کی بی بی رہیگی جب تک اسکی خبر معلوم ہووے۔ اور عبد الرزاق کی روایت
مین ہی کہ حضرت علی رض اور حضرت ابن مسعود رض فرماتے ہین کہ مفقود کی بی بی ہمیشہ
منتظر رہیگی۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی کہ جب تک خبر مفقود کی معلوم
نہوئے تب تک وہ اسکی بی بی ہی اب کسکو ناسخ اور کسکو منسوخ جانئے
ذرا بتلا تو دیجیے۔ بعد اسکے مسائل فقہ کے اختلافات پر اعتراض کیجیے۔ خذ ہذا۔

**سوال پنجم**۔ تمہارے مقلدین کی فقہ کی کتابون مین چار سے زیادہ نکاح
کرنے کو حرام لکھا۔ حالانکہ آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و
ثلث و رباع سے چار سے زیادہ نکاح کرنا بھی درست ہی کہ معنی لفظ ما کا اسمین
تعمیم کے لیے۔ اور مثنی و ثلث و رباع قید اتفاقیہ حالت عرفیہ کا بیان ہی۔ قید
احترازیہ عن ما فوق الاربعۃ نہین۔ جیسا قاضی شوکانی نے اپنی وبل الغمام مین
اس بات کو اچھی شرح و بسط کے ساتھ لکھا۔ پھر برخلاف حکم قرآن کے عمل بالفقہ کرنا
باطل ہی کہ اسمین حلال کو حرام جاننا لازم آتا ہی وہ کفر ہی۔

**جواب** ہان قاضی شوکانی نے بتقلید روافض اسطرح کی فصلون کو اپنی کتابون
مین وصل کرکے بہت سے شوکہ (یعنی کانٹے) شریعت کی راہ مین بودیے۔ انتہی

وتحتی خمس نسوۃ فسالت النبی صلعم فقال فارق واحدۃ
وامسک اربعًا کذا فی المظہری [۱۹ص] - پانچویں یہ ہے - عن قیس ابن الحارث
قال اسلمت وعندی ثمان نسوۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت لہ ذلک فقال اختر منہن اربعًا - اخرجہ ابن ماجہ [ص۱۴۱] -
چھٹویں - عن ابن عمر قال اسلم غیلان بن سلمۃ وتحتہ عشر
نسوۃ فقال لہ النبی صلعم خذ منہن اربعًا اخرجہ ابن ماجہ [ص۱۴۱] -
ساتویں یہ ہے - عن عائشہ (تا) یقول اترکوھن ان خفتم فقد
احللت لکم اربعًا - کذا فی التیسیر [ص۴۹] - آٹھویں یہ ہے - اخبرنا مالک
اخبرنا ابن شہاب قال بلغنا ان رسول صلعم قال لرجل
من ثقیف وکان عندہ عشر نسوۃ حین اسلم الثقفی
فقال لہ امسک منہن اربعا وفارق سائرھن کذا فی الموطاء
المحرر [ص۲۴۳] - نویں یہ ہے [ص۵۹] - عن عکرمہ قال ان الرجل یتزوج الاربع و
الخمس والست والعشر فیقول الرجل ما یمنعنی ان اتزوج
کما تزوج فلان فیاخذ مال یتیمہ فیتزوج بہ فنھوا ان
یتزوجوا فوق الاربع اخرجہ ابن جریر - دسویں یہ ہے - عن ابن جبیر
قال بعث اللہ محمدا صلعم والناس علی جاھلتھم الا
ان یومروا الشئی ولھوا عن شئی فکانوا لیسألون عن الیتامے
ولم یکن للنساء عددوالا ذکر فانزل اللہ ھذہ فقصرھم
علی الاربع اخرجہ سعید بن منصور - عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر و

عیب لگانا تو نہین بلکہ حدیث پر بھی عیب لگانا ہی - کیونکہ اسمین فقہ اور حدیث متفق ہی سبحان اللہ مسائل فقہیہ کیسا منطبق ہی - احادیث نبویہ کے ساتھ ذرا خیال تو کیجیے اور آنکھ پھاڑ کر تو دیکھیے - معہذا اسپر عیب لگانا زندیقون کا ہی کام - بظاہر شریعت کا نام - بہت ہی بد ہی اس عمل کا انجام - لکلٍ مّن الخواص والعوام ۹ صلّی وصام لامرٍ کان یطلبہ - لما قضی الامر لا صلّی و صاما - اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ ان لوگون کو عمل بالحدیث کرنا مطلب نہین بلکہ اسلام مین خلل ڈالنا مطلب ہی - نہین تو احادیث مفصل الذیل پر عمل کرتے - اور انکے انطباق سے فقہ پر عیب نہ لگاتے **ف** یہان پر چند حدیث بطور نمونہ ذکر کرتا ہون - اور ناظرین سے داد انصاف کی چاہتا ہون - ایک انمین سے یہ ہی عن ابن عباس انہ کان الرجل من قریش یتزوج العشر من النساء والاکثر فاذا صار معدمًا من مؤن نسائہ مال الی مال یتیم فی حجرہ فانفقہ فقیل لھم لا تزیدوا علی اربع الخ کذا فی المظہری صہ۲۱ - دوسری یہ ہی - قال البغوی روی ان قیس ابن الحارث کانت تحتہ ثمان نسوۃ فلمّا نزلت ھذہ الایۃ قال لہ رسول اللہ صلعم طلّق اربعًا وامسک اربعًا کذا فی المظہری صہ۲۱ - تیسری یہ ہی - عن ابن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی صلعم امسِک اربعًا وفارِق سائرھنّ رواہ الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجہ کذا فی المظہری صہ۲۱ - چوتھی یہ ہی - عن نوفل بن معاویہ قال اسلمت

کہو تو بھی میرا مطلب حاصل ہی۔ کیونکہ صورت ثانیہ مین تو ثابت ہی ثابت ہی
عیان را حاجت بیان چہ۔ اور صورت اوّل یعنی اگر کہو کہ ہوسکتا ہی تو کُل
صحاح کو متاخرین کے جرح و قدح سے خاک مین ملا دیجیے۔ بلکہ ابن عبدالبر و
شوکانی کو بھی فرض کر لیجیے۔ العیاذ باللہ۔ جب یہ حالت آپکی تقریر کی ٹھہری۔
اور یہ گت آپکی تحریر کی نکلی۔ تو ہدایت گئی گذری۔ ضلالت آنکلی۔ کیونکہ صحاح
وغیرہ کی حقیت جب ان متاخرین کی تصحیح پر موقوف رہی۔ پھر صحاح صحاح
کیونکر باقی رہی۔ جب صحاح کی یہ حالت ہوئی۔ پھر کبھی صحاح وغیرہ کی حدیثوں پر
تکیہ نہ کرنا۔ اور عمل بالحدیث کا دعویٰ نہ بھرنا۔ ~~~ درعمل ہم کامل نہ عمال
را رسوا مکن۔ **دوم** ۔ جب اتنی حدیثون سے حرمت نکاح ما فوق الاربعۃ
کی ثابت ہوئی۔ پھر اسکی حلت اس مہمل استدلال شوکانی وغیرہ سے کیونکر
ثابت ہوسکتی ہی۔ کیا آپ لوگون نے یہان پر عمل بالحدیث کو بالاے طاق رکھ
چھوڑا۔ یا شوکانی کو حقیقی شارع ناسخ جانکر احادیث نبویہ مذکورہ کو منسوخ
کردیا۔ **سوم** ۔ اجی صاحب تم لوگ تو حدیث السنۃ قاضیۃ پر بڑے نازان
رہا کرتے ہو۔ حتّٰی کہ قرآن کی آیت پر ترجیح دیا کرتے ہو۔ پھر یہان اُسپر کیون
عمل نہین کرتے ہو۔ شاید قاضی شوکانی نے بسبب قاضی القضات ہونے کے
(کہ حقیقت مین یہ صفت حقیقی خداوند تعالیٰ کی ہی) حدیث السنۃ قاضیۃ
کے قضاے کو منسوخ کردیا۔ **چہارم** ۔ جو شخص لفظ ماکی عمومیت سے ما فوق الاربعہ
کا نکاح درست جانتا ہی۔ تو اُسی عمومیت سے محرمات سے بھی بخوبی نکاح کرکے
صحبت کی لذت اٹھاسکتا ہی۔ نعوذ باللہ منہ۔ اگر کہو کہ محرمات دوسری آیت سے

ابن ابی حاتم۔ گیارھوین یہ ہے۔ عن مجاہد فی تفسیر قولہ تعالیٰ۔ قد علمنا ما فرضنا علیهم فی ازواجهم قال لا یجاوز الرجل اربع نسوة اخرجہ عبد بن حمید وغیرہم المذکورین۔ بارھوین یہ ہے امر النبی صلعم لغیلان لما اسلم وتحتہ عشر نسوة بان یختار منهن اربعًا ویفارق سائرهن۔ اخرجہ الترمذی۔ اور مثل اسکے امام شافعی اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور بیہقی وغیرہم نے باختلاف الفاظ اور طرق ابن عمر وغیرہ سے اخراج کیا۔ طوالت کی وجہ سے ہر ایک کی روایت کو ترک کیا۔ اگرچہ ابن عبد البر نے بعض کو معلول کہا۔ اور شوکانی نے اس قول ابن عبد البر کو کالوحی من السماء سمجھکر بہت کچھ لکھا۔ لیکن انصاف کی رو سے حق کس جانب کو ہے بصارت پیدا کر کے تمیز کر لیجیے۔ بے تمیزون کی طرح متاخرین منتشر القرونی کے اقوال پر عمل نہ فرمائیے۔ بلکہ قولہ تعالیٰ۔ حتی یمیز الخبیث من الطیب کو تلاوت کیجیے ٭ بے بصیرت را نہ باشد در حق و باطل تمیز۔ کور یکسان دانند عصائے سحر و اعجاز کلیم۔ کیا جی اُس شوکانی کا قول جسنے ۱۲۵۵ھ یا ۱۲۵۰ھ مین انتقال کیا۔ یا ابن عبد البر من المتاخرین کا قول اُن بزرگان دین مذکورین متقدمین کی روایت کے مقابلے و معارضے مین معتبر ہو سکتا ہے۔ تم ہی بمضمون استفت عن نفسک اپنے دل سے دریافت کرلو ٭ تمھین کہو تو کہ ہے اِسمین کسکی رائے صواب ٭ معاند کو حکم ٹھہرانا یہ جرأت ہماری ہے۔ اگر ہو سکتا ہے کہو تو یہی میرا مدعا ثابت ہے۔ اگر نہین ہو سکتا ہے

الا بفاتحۃ الکتاب ہی اور اس حدیث کا معارض سیکڑون حدیثین موجود ہین (جنکو ہمنے اس کتاب کی فصل دوم کے ۱۷ صفحہ مین - اور تذکرۃ المذاہب کے تبصرہ سوم کے ۲۳۵ صفحہ مین لکھا) اور یہان سیکڑون حدیث ما فوق الاربعہ کی حرمت مین موجود ہین - اور کوئی حدیث معارض انکا نہین معہذا یہان عمومیت کو دخل دینا اور وہان نہ دینا کسقدر غباوت وجہالت ونفسانیت وضلالت ہی ذرا خیال کو کیجیے ؎ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - لاحول ولا قوۃ ایسی شہوت پرستی سے خدا بناہ دیوے

ہفتم - اجی صاحب یہ مثنٰی وثلاث ورباع کی قید اتفاقیہ نہین احترازیہ ہی کیونکہ یہ الفاظ ترکیب مین حال واقع ہین لفظ لنساء یا ماطاب لکم سے اور حال قید عامل کی بڑھتا ہی - اور کیفیت ذوالحال کو بیان کرتا ہی - اور ذوالحال یہان پر لنساء ہی تب ان الفاظ مثنٰی وثلاث ورباع لنساء کی اُس کیفیت کو جو متکیف بعد ومعدود ومعدود ہی بیان کیا جب ہی لنساء کی حلت کی کیفیت معدودیت کے ساتھ مقید ومختص ہوگئی - تو بلاشبہ ما فوق المعدودات مین حرمت آگئی کہ یہ قید مخصوص ما فوق الاربعہ مین نہین پائی گئی - اور جیسا فاقتلہ سارقًا مین قتل حالت سرقہ کے ساتھ مختص ہی ویسا فانکحو مین بھی حلت نکاح حالت مثنٰی وثلاث ورباع کے ساتھ مختص ہی - لہذا اسلیے تفسیر احمدی[۱۶۷] مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہی - لکن لا یخفی علیک علی حسب ما ذکروا ان قولہ مثنٰی وثلث ورباع حال من النساء او من ما طاب والتقریر فانکحوا ما طاب لکم

مخصوص ہوگئے ہین۔ کہو نگاکہ ما فوق الاربعہ بھی احادیث مذکورین اور مثنیٰ و ثلث و رُبع سے مخصوص ہوگئے ہین۔ اور نیز کہو نگا کہ جب عمومیت مَا کا عموم علیٰ وجہ الکمال باقی نہ رہا بلکہ من وجہٍ بآیت محرمات اسمین خصوصیت آگئی تب اسی طرح سے مثنیٰ وثلاث و رباع سے رباع تلک کی حلت کی خصوصیت اسمین آگئی خذ ہذا۔ اور سنئے جب مَا کی عمومیت سے ما فوق الاربعہ حلال ہوجاے۔ اور مثنی وثلث و رباع کی قید کا کچھ اعتبار نہ رہے۔ تو بطریق اول اُسی ما کے معنی کی عمومیت سے جو حقیقت مین غیر ذوی العقول کے لیے موضوع ہے۔ گاے بکری کا نکاح بھی حلال ہوجاویگا۔ اور من النساء کی قید کا کچھ اعتبار نہ رہیگا۔ العیاذ باللہ۔ اجی صاحب جسطرح سے من النساء کی قید سے غیر ذوالعقولیت کو ذوی العقولیت لازم آئی۔ اُسی طرح سے مثنیٰ وثلث و رباع کی قید سے ما فوق الاربعہ کو حرمت لازم آئی خذ ہذا۔

پنجم۔ کیون حضرت آپ لوگ تو ہمیشہ ظاہر پر عمل کرتے ہین۔ اور اپنے کو ظاہریہ کہلاتے ہین۔ پھر یہان پر معنی عمومیت کو کیون مُراد لیتے ہین۔ ظاہر معنی معدو دمثنی وثلث و رباع پر کیون عمل نہین کرتے ہین۔ کیا شہوت پرستی کا نام شرع سمجھ لیا گیا ہے۔ ششم۔ کیون حضرت جب باوجود موجود ہونے مثنی وثلاث و رباع اور احادیث مذکورین کی اس آیت مین لفظ ما کی عمومیت پر عمل ہوسکا۔ تب قرأت فاتحہ خلف الامام کے مادے مین فاقرؤ ما تیسر من القرآن کی ما کی عمومیت پر کیون عمل نہین ہوسکا حالانکہ وہان قرأت فاتحہ کے مادے مین فقط ایک حدیث لا صلوٰۃ

ما طاب لکم من النساء سے حال واقع ہوا ہے۔ اگر یہ حال قید عامل کا نہو گا۔
تو وہ حال بھی قید لا تقربوا کا نہو گا۔ تب تو عدم قربت صلوٰۃ کی عمومیت سے
نماز کا منہی عنہ ٹھہرنا لازم آویگا۔ العیاذ باللہ۔ یعنی جیسی عدم قربت صلوٰۃ
کی ثابت ہی اُس حالت مین جس حالت مین شراب کی نشا مین مصلّی مست رہے
ویسی اباحت نکاح ما طاب لکم من النساء کی ثابت ہی اُس حالت مین جس حالت
مین ناکح کو دو دو تین تین چار چار بی بی سے زیادہ نہوے۔ اور جس طرح سے
مطلق حرمت شراب کا ثبوت اِس آیت لا تقربوا الخ سے ثابت نہوکر دوسری آیت
سے ثابت ہوا۔ اِسی طرح سے حرمت نکاح محرمات کا ثبوت بھی اِس آیت سے
ثابت نہوکر دوسری آیت سے ثابت ہوا خذ ہذا۔ نہم۔ اجی صاحب اِس
آیت کی شانِ نزول مافوق الاربعہ کے نکاح کی حرمت کے واسطے بہت ہی کافی۔ اور
لفظ ما کی عمومیت مطلقہ کے دفعیہ کے لیے نہایت ہی شافی۔ کیونکہ شانِ
نزول اِسکا یہ ہی کہ ایام جاہلیت مین لوگ نو دس عورت اپنے نکاح مین رکھتے تھے
چنانچہ حضرت قیس بن الحارث رض کے تحت مین آٹھ عورتین تھین اسلئے خدا
تعالیٰ نے لوگون کو اُس سے بچانے کے واسطے اور چار پر اختتام کرنے کے
لیے فانکحوا ما طاب الخ فرمایا۔ جیسا تفسیر عباسی مین ہی وکانوا
یتزوجون من النساء ما شاؤا التسعا او عشرا وکان تحت
قیس بن الحارث ثمان نسوۃ فنہاہم اللہ عن ذلک۔ وحرم
علیہم ما فوق الاربعۃ فقال فانکحوا ما طاب لکم فتزوجوا
ما احل لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع۔ اور جیسا تفسیر مظہری مین ہی

معدودات ھذہ العدد والحال یکون قیدًا للعامل فیکون الایۃ نصًّا فے بیان العدد علے کلّ حال۔ (تا) فکان غیر ھذہ المعدودات حرامًا تامل۔ وعلیٰ ہذا القیاس تفسیر مظہری صفحہ
میں یہ عبارت مندرج ہے۔ ان الایۃ ما سبقت الا لبیان العدد المحلل لا لبیان نفس الحل لانہ عرف من غیرھا قبل نزولھا کتابًا وسنۃً فکان ذکرہ ھنا مقید بالعدد لیس الا لبیان قصر الحل علیہ اوھے الحل المقید بالعدد لا مطلقا کیف وھو حال مما طاب فیکون قیدا فے العامل وھو الاحلال المفہوم من فانکحوا۔ وایضًا۔ عدم جواز ما فوق الاربع من النساء ثبت بحدیث ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فے الجاھلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی صلعم امسک اربعًا وفارق سائرھن رواہ الشافعی واحمد وابن ماجہ (تا) وعلے حصر الحل فے اربع العقد الاجماع وقول بعض الناس فے مقابلۃ الاجماع باطل ولم یذھب الی التعمیم احد من اھل البدع ایضًا فانہ حصر الخوارج فے ثمان عشرۃ والروافض فے تسع۔ ہشتم۔ اگر یہ آیت واسطے بیان عدد کے منصوص نہوے۔ تو قولہ تعالیٰ۔ لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاریٰ سے قربت صلوۃ منہی عنہ ہوے۔ کیونکہ جیسا وانتم سکارےٰ حال لا تقربوا کا واقع ہے ویسا مثنیٰ وثلاث وربٰع بھی

اسکے فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ کو ذکر کرنا۔ صاف اسپر دال ہی
کہ ما فوق الاربعہ حرام ہی۔ **دفع دخل** اور اولی اجنحۃ مثنے وثلاث
ورباع کو اسپر قیاس کرنا۔ قیاس مع الفارق پر عمل کرنا ہی۔ کیونکہ آیت
اولی اجنحۃ کے بعد مثل فان خفتم ان لا تعدلوا الخ کوئی جملہ مذکور
نہین۔ اور کوئی حدیث اس اجنحہ کی زیادتی پر معارض ومزاحم بھی نہین بلکہ
قرآن وحدیث موافق ہین۔ اور آیت فانکحوا الخ مین زیادتی نکاح کی مزاحمت
ومعارضت پر حدیثین مذکور ہین مذکور ہین۔ یعنی ما فوق الاربعہ کی حرمت
پر حدیثین وارد ہین۔ فکیف یقاس ھذہ الایۃ علی تلک
الایۃ۔ سواے اسکے جملہ شرطیہ فان خفتم الخ بزور اس بات
پر شہادت دیتی ہی کہ لوگ اگر چار سے بیشی نکاح کرین۔ تو عدالت شرعیہ پر
قادر نہین ہونگے اسلیے خداوند تعالی نے رباع تلک کہکے اسکے بعد یہ
جملہ شرطیہ کو بیان کیا جس سے لوگ اس حدیث کے وعید سے بچے۔
قال رسول اللہ صلعم من کانت لہ امرأتان یمیل مع احدٰیھما
علی الاخری جاء یوم القیمۃ واحد شقیہ ساقط اخرجہ ابن ماجہ صـ ۱۴۲
سواے اسکے یون بھی یہ بات عقل سے بعید اور انصاف سے دور
ہی کہ ایک مرد سیکڑون عورتون کو نکاح کرکے لذت اٹھادین اور عورتین
بیچاریان سیکڑون دنون کے بعد بھی اپنے شوہر کے وصل سے فیضیاب نہ ہون
کیا یہ انصاف ہی۔ بلکہ مقتضی الی الفساد والزنا ہی ہرگز یہ امر شرعی نہین ہوسکتا
ہی۔ الا ما قد سلف۔ اور چار تک کی تخمین جو اللہ اور رسول نے کیا البتہ

ولنا ان الآیۃ نزلت فی قیس (تا) فلما نزلت ھذہ الآیۃ قال له رسول صلعم طلق اربعًا وامسك اربعًا (تا) فکان من النبی صلعم بیانا للآئۃ وھواعلم بمراد اللہ تعالی۔ وثلٰثہم۔ اگر اس آیت سے مافوق الاربعۃ یعنی سیکڑون نکاح ہر امت کے واسطے حلال ہوتے۔ تو خداوند تعالی جناب رسالت مآب صلعم کی شان مین لا یحل لك النساء من بعد ہرگز نہ فرماتا۔ کہ امت کو نکاح کے مادے مین نبی پر فضیلت دینا لازم آتا۔ کیونکہ اس سے جناب آنحضرت صلعم کو نو بی بی سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہونا ثابت ہے۔ اسلیے تفسیر جلالین[۲۰۷] مین یون لکھا ہے لا یحل بالتاء والیاء لك النساء من بعد بعد التسع اللاتی اخترتك۔ اور علی ہذا القیاس تفسیر عباسی مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ لا یحل لك النساء تزویج النساء من بعد ھذہ الصفۃ ویقال من بعد نسائك التسع وکانت عندہ لتسع لنسوۃ الخ۔ اور علی ہذا القیاس تفسیر بیضاوی[۱۸۵] مین یون لکھا ہے۔ لا یحل لك النساء بالیاء لان تانیث الجمع غیر حقیقی وقرأ البصریون بالتاء من بعد بعد التسع وھو فی حقہ کالاربعۃ فی حقنا الخ۔ بالفرض اگر نو سے زیادہ حلال ہونا بھی ثابت ہوئے۔ تو بھی امت کے نکاح کو انکے نکاح پر قیاس نہین کیا جاسکتا ہے کہ وہ مخصوصات النبی مین سے ہے کما سیجیء ذکرہ۔ یازدہم اجی صاحب فقط سیاق وسباق عبارت سے بھی مافوق الاربعہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالی کا کثرت نکاح کی رد مین مثنٰی وثلاث ورباع پر ختم کرنا۔ اور بعد

العیاذ باللہ۔ چہار دہم[۱۴]۔ اجی صاحب تم اگر میری بات کا قاضی شوکانی کے
مقابلہ مین اعتبار نہین کرسکتے ہو نہ کرو۔ لیکن مفسرین کی تفسیرون کا تو اعتبار
کروگے اُنھون نے ما فوق الاربع کو حرام لکھا۔ کما مرّ ذکرہ۔ اگر انکا بھی
اعتبار نہ کرو تو ابن ماجہ کی حدیث کا تو اعتبار کروگے۔ اُنھون نے حدیث مذکور مین فقال
النبی صلعم خذ منھم اربعًا لکھا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو ضرور رئیس المحدثین امام بخاری
کا تو اعتبار کروگے اُنھون نے اپنی صحیح بخاری مین باب لا تزوّج الاکثر
من اربع لقوله تعالی مثنی وثلاث ورباع لکھا۔ پھر دوسری جگہ مین
ابن عباس سے یہ روایت کیا۔ قال ابن عباس مازاد علی اربع فھو
حرام کامّہ وابنته واخته۔ الخ۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو انکے استاذ
امام احمد بن حنبل رح کا تو اعتبار کروگے۔ اُنھون نے اپنے مسند مین حدیث
فقال النبی صلعم اختر منھنّ اربعًا کو لایا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو ابن
ابی شیبہ کا (جو عمدہ ترین مشایخون سے صحاح کے ہین) اعتبار کروگے
اُنھون نے بھی حدیث اختر منھنّ اربعًا کو روایت کیا۔ اگر انکا بھی اعتبار
نہ کرو تو بخاری کے اُستاذ کے اُستاذ امام شافعی رح کا تو اعتبار کروگے
اُنھون نے بھی حدیث عن نوفل بن معاویہ قال اسلمت وتحتی خمس
نسوۃ فقال النبی صلعم امسك اربعًا وفارق الاخرٰی کو
روایت کیا۔ اگر انکا بھی اعتبار نہ کرو تو انکے استاذ امام محمد رح کا تو اعتبار
کروگے۔ اُنھون نے اپنے موطا مین اپنے استاذ امام مالک رح سے حدیث
امسك منھنّ اربعًا وفارق سائرھن کو لکھا۔ اگر انکا بھی اعتبار

وہ حسن ہی اِس جہت سے کہ عورتین سبب حیض و نفاس و وِلادت وحمل و استحاضۃ وغیر ذلک ہر وقت قابل صحبت مرد باقی نہین رہتی ہین - اِسیلیے چار تک جائز رکھا - اور اِس سے کثرت مین عدم عدالت کی خرابی اور عورتون کے حق مین سبب عدم وصل مرادی ظلم و تعدی متصور ہی - اسیلیے شرائع مین قبلنا اِس مادّے کے اِس شریعت بیضا مین منسوخ ہوگئے -

**دوازدہم** - اجی صاحب اگر غور کرکے دیکھو یہ مثنٰی وثلاث ورباع چندان مانع عمومیت لفظ ما کا بھی نہین - کیونکہ اِس ما کی عمومیت اِس آیت مین حسب محاورہ من وجہٍ ثابت ہی کہ ایک سے لے کے چار تک نکاح کی عمومیت ثابت ہی جیسا لوگ اپنے دشمنون کو مارنے مین بولتے ہین جسکو پاؤ اُسکو مارو - مثلاً اِس سے یہ لازم نہین آتا ہی - کہ سارے جہان کے لوگون مین سے جسکو وہ پاوے مارنا لازم آوے - بلکہ جسقدر کو مارنا متکلّم کا ما فی الضمیر حسب مقتضاے حال ہی اُسی قدر کی عمومیت مخاطب کے لیے ثابت ہی - اور **ناظاہر نہین** - کہ ہر ہر جگہ مخاطب حسب فہم مخاطب کے خطاب کرتا ہی - اور یہان مخاطب بالوحی رسول کریم صلعم ہین اُنھون نے منشاے خطابہ کو خوب سمجھ کر ما فوق الاربعہ کو حرام کر دیا - پھر دیگران راکہ میرسد -

**سیزدہم** - اگر اِس آیت سے ما فوق الاربعہ حلال ہوئے - تو رسول خدا صلعم کو ظالم و بے انصاف ہونا لازم آوے - کیونکہ اُنھون نے جب کسی کو کثیر الازواج پایا - تب اُسکو چار چار بی بی رکھکر باقیون کو چھوڑنے کا حکم فرمایا - (کملا عرفتم) کیا رسول صلعم نے اِس جوازِ شو کا نیہ کو نہین سمجھا تھا -

قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل (تا) وان امتی ستفرق علی ثنتین وسبعین فرقہ کلہا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ اخرجہ ابن ماجہ۔ ولقول النبی صلعم الزموا الجماعۃ۔ وعلیکم بالجماعۃ اتبعوا السواد الاعظم۔ اور قول شاذ کے اختیار کرنے سے جہنم میں جاوینگے لقول النبی صلعم من شذ شذ فی النار۔ بلکہ جو شخص جماعت کو توڑنا چاہے اسکو قتل کریں لقول النبی صلعم من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ اخرجہ مسلم۔ اجی صاحب اگر جمہور کی مخالفت پر باپ بھی حکم کرے تو بھی عمل نکرنا چاہیے۔ پھر قاضی شوکانی کو کون پوچھے۔ لقولہ تعالی۔ وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما۔

ہفدہم۔ متفق علیہ بات ہے کہ مضمون اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ جہاں کہیں علت و حرمت میں معارضہ واقع ہوے تو حرمت کی ترجیح ہووے۔ اسلیے مسلم الثبوت میں ۱۴۹ شرح بحر العلوم یہ عبارت لکھی ہوئی ہے اذا اشتبہت المنکوحۃ بالاجنبیۃ اذا دخل امرتان فی بیت وقد زوج احدیہما الوکیل ولا یعرف الزوج بعینہا وقد مات الوکیل حرمت المنکوحۃ لان الکف عن الحرام وھی وطی الاجنبیۃ واجب وھو بالکف عنہما جمیعا للاشتباہ ومن ھھنا اشتہر ان الحلال والحرام لا یجتمعان الا وقد غلب الحرام۔

ہیجدہم۔ اگرچہ بعض روافض نے اس مثنی وثلاث ورباع سے باعتبار مجموع

نہ کرو تو اجماع کا تو اعتبار کرو ... اجماع تو حلت اربع کے حصر پر منعقد ہو چکا -
چنانچہ تفسیر مظہری مین ہی - وعلیہ حصر الحل فی اربع انعقد الاجماع
وقول بعض الناس فی مقابلة الاجماع باطل ولم یذهب الی
التعمیم احد من اهل البدع ایضا فانه حصر الخوارج فی
ثمان عشر - والروافض فی تسع - اگر اجماع کا بھی اعتبار نہ کرو تو سنت
کا تو اعتبار کرو گے - سنت سے تو ما فوق الاربع حرام ہو چکا - باوجود ان باتوں
کے ما فوق الاربع کو حلال جاننا - احادیث نبویہ مذکورہ کو تکذیب کرنا - اور انکی
تکذیب کرنا یقینا ایمان سے ہاتھ دھونا ہی - پھر ایسے لوگون سے گفتگو کرنا کیسا
ای حضرت اس منھ سے پھر عمل بالحدیث کا دعوی بھرنا کیسا -
پانزدہم - اجی صاحب طرفہ معاملہ تو یہ ہی کہ تمہارے قاضی شوکانی کبھی تو اپنی کتاب
دُرر بھیہ مین اس عبارت ویحرم علی الرجل (نا) ومازاد علی العدد المباح للحر والعبد ما فوق الاربع
کو حرام لکھا - پھر بقول تمھارے وبل الغمام مین حلال لکھا - تو تناقض قطعی
ثابت ہو گئی - اسی طرح کے تناقضات پر نازان ہو کر عمل کرنا اور اسکی دلیل لانا
شہوت پرستی نہین تو کیا - شانزدہم - ناظاہر نہین ہی کہ جہان کہین اختلاف
وفتنہ واقع ہوئے - تو وہان دیکھنا چاہیے - کہ جمہور کس طرف ہی - جس طرف
جمہور ہی اسی طرف کو اختیار کرنا چاہیے - لقول النبی صلعم عن انس بن
مالک یقول سمعت رسول الله صلعم یقول ان امتی لا یجتمع
علی ضلالة فاذا رائیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم
اخرجه ابن ماجه - ولقول النبی صلعم عن انس ابن مالک

عمرو بن العاص قال حدثت ان رسول صلعم قال ان صلوٰۃ الرجل
قاعدا علی نصف الصلوٰۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت
یدی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا
رسول صلعم انک قلت صلوٰۃ الرجل قاعدا علی نصف
الصلوٰۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم
اخرجہ مسلم ومالک والترمذی والنسائی کذا فی التیسیر صـ۲۱۶ ۔ چوتھی یہ ہے کہ بالفرض
اگر یہ آیت کل احتمالات مذکورہ کا شامل بھی ہو تو بھی ما فوق الاربعہ حرام ہے
اسلیے کہ قول النبی صلعم مثل حدیث غیلان کے اس آیت کا بیان ٹھہرا ۔
وھو اعلم بمراد اللہ تعالیٰ فکیف التخلف عنہ ۔

**تنبیہ** اے مومنو غیر مقلدین کی حرکت سے عبرت و خبرت پکڑو ۔ اے مسلمانون لامذہبون
کی شرارت سے خبردار اور متنبہ ہو جاؤ ۔ کہ بمضمون آیہ و یریدون ان تضلوا
السبیل یہ لوگ فقط دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کی نیت سے عمل بالحدیث کا
دعویٰ کرتے ہین ۔ اور بمضمون آیۃ یرضونکم بافواھھم و تابیٰ قلوبھم الخ
زبان سے خوش کرنے کے لیے بہت کچھ کہتے ہین ۔ حقیقت مین عمل بالحدیث والقرآن
کا غرض نہین رکھتے ہین ۔ کیونکہ قرآن و حدیث و عمل صحابہ و قول صحابہ و قول ائمہ اربعہ مجتہدین
و قول ائمہ محدثین وغیرہم کلھم اجمعین جو بالفقہ متعلق ہے ایک طرف ۔ اور قول
شوکانی و مثلہ کا ایکطرف باوجود اسکے ان لوگون نے قول شوکانی پر عمل کیا ۔
اور قرآن و حدیث وغیرھا کا اتباع نہ کیا ۔ پھر عمل بالحدیث والقرآن کا دعویٰ
انکا کیونکر صحیح ہوا خذ ہذا ۔ اے **غیر مقلدو** ۔ بڑی عبرت و خبرت کی جگہ ہے ۔

کے یعنی ۲+۳+۴ = ۹ نو تک مراد لیا - اور اسپر رسول خدا صلعم کے نو نکاح کو دلیل لایا - اور خوارج نے باعتبار مجموعہ تکراریہ کے یعنی ۲+۲ = ۴ اور ۳+۳ = ۶ اور ۴+۴ = ۸ = ۱۸ اٹھارہ تلک مراد لیا - اور اکثر شہوت پرستون نے بمضمون کل شئ الی اصلہ اِسکی طرف مائل کیا - لیکن اس غیر مذہبی باتون سے ہوتا کیا - اور بگڑتا کیا - سواے اِسکے باعتبار ضرب کے - اور ایک احتمال ۲۹ تک کا ہی کیونکہ ۲+۲ = ۴ اور ۳+۳ = ۹ اور ۴+۴ = ۱۶ = ۲۹ حاصل ہوتا ہی بہرکیف بطلان اِنکا کئی وجہون سے ظاہر ہی - ایک تو یہ ہی کہ جب بقول تمھارے لفظ ما عام ہی مافوق الاربعۃ کو شامل ہی تب مافوق التسع اور مافوق ثمان عشرہ اور مافوق تسع عشرہ کو بھی شامل ہی پھر تمھارا نو یا اٹھارہ یا انتیس مراد لینا کیونکر صحیح ہوا جبتک اِنکا مراد لینا صحیح ہو - تو بیر مراد لینا کیونکر صحیح نہو - دوسری یہ ہی کہ یہان جمعیت وغیرہ کا اعتبار کرنا - عدم محاورہ دانی پر اقرار کرنا ہی کہ یہ مقابلہ الجمع بالجمع سے انقسام الاحاد علی الاحاد لازم آتا ہی - نہ جمعیت مراد ہوتا ہی کما فی تفسیر المظہری فان مقابلۃ الجمع بالجمع یقتضی انقسام الاحاد علی الاحاد - تیسرے یہ ہی کہ نو نکاح رسول صلعم کا مخصوص بالرسول صلعم ہی اُسپر نکاح امت کو قیاس نہین کیا جا سکتا ہی - کیونکہ اگر ہر ہر بات مین فعل نبی پر قیاس کرنا درست ہوتا تو خداوند تعالی انکی شان مین مہر وہبہ وغیر ذلک کے ماد ے مین خالصۃ لک من دون المؤمنین - ازواجہ امہات المؤمنین - ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا - وغیر ذلک نفرماتا - نہ خود رسول خدا صلعم حدیث عمرو بن العاص مین اجل ولکنی لست کاحد منکم فرماتا - پوری حدیث یہ ہی عن

عند اہل العلم ان لا یجمع بین الصلوتین الا فی السفر او بعرفۃ ورخص بعض اہل العلم من التابعین فے الجمع بین الصلوتین للمریض وبہ یقول احمد واسحق و قال بعض اہل العلم یجمع بین الصلوتین فے المطر وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق ولم یر الشافعی للمریض ان یجمع بین الصلوتین اخرجہ الترمذی صـ۲۷ ـ پھر تم لوگون کا بلا عذر جمع کرنے کو درست کہنا اس حدیث کی صریح مخالفت کرنا ہے۔ اور کسی مین کیا نفع وضرر ہے عوام کالبہائم کی طرح اصلا دریافت نہ کرنا۔ کیونکہ بر تقدیر جواز کے عمل بالمباح ہے اسمین نفع و ثواب منتسو نہین۔ و بر تقدیر عدم جواز کے گناہ کبیرہ مین گرفتار ہوکر معذب ہوتا ہے اسمین ضرر متقین ہے۔ اور ترمذی کی روایت قول النبی صلعم ہے اور مسلم کی روایت قول ابن عباس رض ہے۔ اور تم لوگون کے عقائد مین قول صحابہ رض حجت نہین ہوتا ہے پھر قول نبی صلعم کے مقابلہ مین قول بعض صحابہ کا کیونکر حجت ہوئے

قافترق الفرق فرقا جلیا۔ **دفع دخل** اگرچہ۔ وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ۔ بہ ظاہر یہ حدیث ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ اما فی الحقیقت اسکے نیچے کی عبارت سے اور اور مفصل الذیل کی روایتون سے بہت ہی قوی ہونا اس حدیث کا متحقق ہے۔ کیونکہ کوئی اہل حدیث بلا عذر دو نماز کو جمع کرنے کی طرف نہین گیا۔ حتی کہ وہی احمد رح نے جنے اس روایت کو باعتبار اسناد کے ضعیف کہا۔ خود انھون نے بیماری اور مطر اور سفر کو اسی روایت مین جمع کرنے کا سبب گردانا۔ پھر بلا عذر جمع کرنے کا حکم نیست و نابود ہوگیا باقی کہان رہا۔ اور مسلم کی روایت سے بلا عذر جمع درست ہونا ثابت ہے

ای لامذہبو بہت ہی بصارت وہدایت کا محل ہی دیکھو غور کرو کہ قرآن وحدیث وفعل صحابہ وقول صحابہ وقول آئمہ مجتہدین وآئمہ محدثین کلھم اجمعین کا ایک طرف - اور قاضی شوکانی کا قول ایک طرف - اجی تم اب کس طرف ہو جانچو اپنے نفس کو - پھر کبھی عمل بالحدیث کے دعویٰ سے دھوکا نہ دو غیر کو - اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ - اور حتی المقدور حق کو نہ چھپاؤ - لقولہ تعالیٰ لا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون - اجی صاحب جب تم غیروں کو عمل بالحدیث کرنے کو نصیحت کرتے ہو - پھر اپنے کو اس سے محروم رکھکر کیوں فضیحت اُٹھاتے ہو - اور اتأمرون الناس بالبرّ وتنسون انفسکم کو کیوں تلاوت نہیں کرتے ہو -

**سوال ششم** - ظہر وعصر کی نماز کے جمع کرنے مین اور مغرب وعشا کے جمع مین صحیح مسلم مین صریح یہ حدیث آئی ہی - عن ابن عباس رض قال رسول صلعم الظہر والعصر جمیعًا والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر اخرجہ مسلم - پھر حنفیون کا منع کرنا جمع کرنے کو حدیث مذکورہ کی صریح مخالفت کرنا ہی -

**جواب بشلہ** - بغیر عذر کے دو نماز کے جمع کرنے مین جو گناہ کبیرہ ہی وہی ابن عباس رض سے ترمذی مین صریح یہ حدیث مروی ہی - عن ابن عباس رض عن النبی صلعم قال من جمع الصلوٰتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر - **قال** ابو عیسی وحنش ہذا ہو ابو علی الرحبی وہو قیس وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ہذا

دیکھو چوتھا۔ یہ ہے کہ اس روایت کو نہ امام اعظم رح نے لیا نہ امام مالک رح نے لیا نہ امام شافعی رح نے لیا نہ امام احمد
نے لیا۔ اہل السنن سے کسی امام نے نہیں لیا پھر اسپر عمل کیونکر ہوسکتا ہے اور ان بزرگوں سے جس نے جمع کو درست کہا
عذر کے ساتھ درست رکھا نہ بلا عذر کے ساتھ۔ پانچواں یہ ہے کہ اس روایت کو اعتبار کرو۔ تو
باب النھی عن تاخیر الصلوۃ عن وقتہا۔ کو جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔ اور اسی باب کی کسی روایت میں
یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا اور کسی میں یمیتون الصلوۃ عن وقتہا ہے۔ کیا کہیگا جب
فقط تاخیر میں یمیتون ہے۔ تب وقت نکلجانے سے کیا لفظ
استعمال کیجیگا۔ چھٹواں یہ ہے کہ اگر بلا عذر کی روایت کو صحیح جانو۔ تو کل
حدیثیں صحاح کی جو باب المواقیت میں ہیں انکو غیر صحیح مانو۔ بلکہ مزخرفات سمجھ لو۔
[illegible] ساتواں یہ ہے کہ ابن مسعود رض کی اس روایت نے جسکو سوائے
ترمذی کے سبھوں نے لیا۔ مسلم کی روایت مذکورہ کو منسوخ و لاشی کر دیا۔ وہ
روایت یہ ہے عن ابن مسعود رض قال ما رأیت رسول صلعم صلی صلوۃ
لغیر میقاتہا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفۃ
وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی کذا فی التیسیر صفحہ ۲۴۰۔
تنبیہ یہ روایت سب روایتوں پر بھاری و معتبر ہے کئی وجہوں سے۔ ایک تو یہ ہے
کہ اسکو صاحبان صحاح کے عمدہ ترین مشائخوں کے استاد امام اعظم رح نے لیا۔
دوسری یہ ہے کہ اسکو پانچ صاحبوں صحاح نے لیا۔ تیسری یہ ہے کہ جب یہ روایت
غیر حنفیوں کی کتابوں میں بھی ساتھ صحت اور اتفاق کل محدثین کی پائی گئی۔
تب یہ واجب العمل ٹھہری۔ جب یہ واجب العمل ٹھہری۔ تب مسلم کی روایت ہباءً منثورا
کی طرح اڑ گئی۔ الحق یعلو ولا یعلی۔ آٹھواں یہ ہے کہ اگر ابن عباس سے

طرفہ تو یہ ہی کہ دونون روایت مسلم اور ترمذی جو باہم متضادہ ہین ابن عباس رضؓ ہی سے مروی ہین - اب کسکو صحیح کسکو غیر صحیح جانئے - ذرا بتلا تو دیجیے - یا تعارض کے قاعدے سے دونون کو ساقط الاعتبار کیجیے - یا از راہِ انصاف کے قول النبیؐ کو قول صحابہ پر ترجیح دیجیے - اور کبھی اسطرح کا سوال زبان پر نہ لائیے کیا حضرت یہ عقل تجویز کرتی ہی کہ حضرت ابن عباس رضؓ نے ایسی دو روایت متضادہ کو روایت کیا - ہرگز نہین - ہان یہ معاندین اسلام کی کارگذاریان ہین کہ یہ لوگ کمین مین بیٹھ رہتے ہین - جب فرصت و قابو پاتے ہین - بمضمون -

ولیکن قلم در کفِ دشمن است - بہت کچھ رطب و یابس بزرگان دین کی طرف منسوب کر رکھتے ہین - اور متعصبین متاخرین ان باتون پر بہک جاتے ہین - اجی صاحب مسلم کی روایت کے ضعف اور عدم اعتبار اور ترمذی کی روایت کی ترجیح و تقویت سیکڑون طرح سے ثابت کرسکتا ہون - ایک انمین سے یہ ہی کہ ترمذی اپنے سُنن کے باب العلل مین لکھتے ہین کہ ہماری جتنی حدیثین اس کتاب مین ہین وے سب معمول بہ ہین مگر دو حدیث ایک انکی یہ حدیث ابن عباس رضؓ ان النبی صلعم جمع بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر الخ - جب ترمذی ایسے بزرگ نے اس روایت کو غیر معمول بہ ٹھہرایا - پھر وہ معمول بہ کیونکر ہوگی - دوسرا یہ ہی کہ اس روایت کی عدم صحت کی دلیل بخاری وغیرہ کا نہ لینا بس کرتا ہی - تیسرا یہ ہی کہ یہ روایت رافضیون کی بنائی ہی - عجب نہین کہ مسلم رحؒ نے حالت صغر سن مین کسی رافضی تقیہ کُن سے اسکو سُن لیا یا انکے راوی نے سُن لیا - چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین اسطرح کی کیفیت بہت لکھی ہوئی ہی

انه کان اذا عجل علیه السفر یوخر الظہر الی اوّل وقت العصر یجمع بینہما و یوخر المغرب حتے یجمع بینہا و بین العشاء حین تغیب الشفق اخرجہما مسلم ص۲۴۲ - دیکھیے اسطرح کی روایتوں سے ابن مسعود کی روایت کی تقویت ہوتی جاتی ہے - اور مسلم کی روایت غیرہ بلا کی تضعیف - **دسوان** - یہ ہے کہ اگر دو نماز کو جمع کرنا درست ہوتا - تو رسول صلعم یوم الخندق میں کفار کے سبب سے عصر کی نماز نہ پڑھنے پانے کی جہت سے کفار کو بد دعا نہیں کرتے - عن علی رضہ ان رسول صلعم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر ملاء الله بیوتہم و قبورہم نارا متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ ص۲۴۰ - ایضاً فی ابو داؤد ص۵۹ - **گیارھوان** یہ ہے کہ اگر دو نماز کا جمع کرنا جائز ہوتا تو یہ آیت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا - نازل نہیں ہوتی - **بارھوان** یہ ہے کہ اگر جمع کرنا درست ہوتا - تو رسول خدا صلعم اس روایت میں وعید علیہ صادر نفرماتے عن قبیصہ بن وقاص قال قال رسول الله صلعم یکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوٰۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا معہم ما صلوا القبلۃ کذا فی المشکوٰۃ ص۲۳ - **تیرھوان** یہ ہے کہ اگر جمع کرنا دو نماز کا درست ہوتا تو نبی صلعم اس حدیث میں فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا نفرماتے کہ صلوا امر ہے اور موجب امر کا وجوب ہے اور جمع میں سلب معنی وجوب کا لازم ہے - عن عبادہ بن صامت رض

مسلم کی یہ روایت صحت کی پہونچتی - تو پھر یہ روایت وہی مسلم و بخاری و ترمذی و مالک و نسائی وابو داؤد میں وہی ابن عباس رض سے ہونی پاتی - کہ باہم مخالفت رکھتی ہے - عن ابن عباس رض قال صلی النبیؐ بالمدینۃ سبعًا ثمانا الظھر والعصر والمغرب والعشاء قال الوایوب لعله فی لیلة مطیرة قال عسی اخرجه السنة وزاد فی الروایة للشیخین قیل للراوی عن ابن عباس اظنه اخر الظھر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك - وفی اخری لمسلم صلی الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر وقال مالك اری ذلك فی المطر کذا فی التیسیر ص۲۴ - دیکھو اس روایت سے ساری باتون کا تصفیہ ہوگیا کہ جہان کہین جمع کی صورت نظر آئے - وہان کچھ نا کچھ سبب یا تاویل یا جمع صوری متحقق ہوئین - پھر بلا عذر جمع کرنے کی صورت کہان پائی گئی - **نوان** - یہ ہے کہ مسلم وغیرہ مین ہے کہ جب رسول خدا صلعم سفر کا ارادہ فرماتے - تو ظہر کی تاخیر اور عصر کی تعجیل اس صورت پر کرتے کہ ظہر کی نماز سے فراغت کرنے تک عصر کے اوّل وقت آجاتا - تب عصر کی بھی نماز پڑھ لیتے - اس جمع صوری کو - جمع حقیقی سمجھ کر راویون نے روایت کیا - اسطرح کی خطا فی الفھم نے یہ سب اختلافات پیدا کر لیا - عن انس رض قال کان النبی صلعم اذا اراد ان یجمع بین الصلوتین فی السفر اخر الظھر حتی یدخل اوّل وقت العصر ثم یجمع بینھما - ایضا فیه عن انس رض عن النبی صلعم

عن یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب رض انصرف من صلوٰۃ العصر فلقی رجلا لم یشہد العصر فقال ما حبسک عن صلوٰۃ العصر فذکر الرجل عذرا فقال لہ عمر طففت اخرجہ مالک فی موطاہ صنا۔ معنی طففت کے کم کرنا یا گھٹانا یا ناقص کرنا ہے جیسا زرقانی وغیرہ مین ہے۔ عن ابی ملیح قال کنا مع بریدہ فی غزوۃ فی یوم ذی غیم فقال بکروا۔ (اسرعوا) بصلوٰۃ العصر فان النبی صلعم قال من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اخرجہ البخاری صـ۔ وایضا فی ابن ماجہ۔ وایضا فی عقود الجواہر صـ۔ سولھوان [۱۶] یہ ہے کہ اگر دو نماز کو جمع کرنا حکم رسول صلعم کا ہوتا تو پھر رسول صلعم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہرگز یون نفرماتے کہ ای علی تین چیز کو تاخیر مت کرو۔ ایک تو نماز جب وقت آجاوے۔ دوسرا جنازہ جب حاضر ہوجاوے۔ تیسرا زن بیوہ کا نکاح جب کفو ملجاوے۔ عن علی رض ان النبی صلعم قال لہ یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوٰۃ اذا انت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا اخرجہ الترمذی [۲۴]۔ سترھوان [۱۷]۔ یہ ہے کہ جب دو وقت کی نماز کو جمع کرکے پڑھنا بھی تمھارے مذہب مین درست ہے۔ تو پھر ظہر کی نماز کو دو مثل تک پڑھنے مین ناجائز سمجھکر کیون شور و شغب کرتے ہو۔ اور امام اعظم رح کی شان مین طعنہ زن ہو کیا یہ بے شرمی نہین۔ کچھ بھی تو شرما جاؤ۔ بالکل بے حیا مت بنو۔ بلکہ الحیاء شعبۃ من الایمان کو دیکھو۔ کیون خواہ نخواہ عمل بالحدیث

قال قال رسول صلعم۔ انہا سیکون علیکم ابعدی امراء
اشغلھم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتے یذھب وقتہا
فصلّوا الصلوٰۃ لوقتہا الخ اخرجہ ابو داؤد ص۔ چودھوان
یہ ہیکہ قال رسول اللہ صلعم قال اللہ عز وجل انّی فرضت
علی امّتک خمس صلوات وعہدت عندی عہدا
انّہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن
لم یحافظ علیھن فلا عہد لہ عندی (تا) ہذا مختصر الحدیث
اخرجہ ابو داؤد ص۔ دیکھو اس روایت مین خداوند تعالی کیا فرماتا ہے
اور فلا عہد لہ عندی کے وعید سے ڈرو۔ ایماندار بن جاؤ۔ ترتیقانہ
طرز کو چھوڑ دو۔ غیر صحیح حدیثون کو چُن چُن کر ان پر عمل کرنے اور کرانے
سے حدیث ضلّوا واضلّوا کا مصداق نہ بن جاؤ۔ کم ذات کی طرح
بزرگون پر طعنہ مت مارو ؎ کم ذات بزرگ شود رنج دہد دوست را۔
آنا رچختہ شود پارہ کند پوست را۔ پندرھوان یہ ہیکہ اگر وہ روایت
مسلم کی صحیح ہو۔ تو یہ روایتین منسوخ ہون۔ حالانکہ کسی نے انکو
منسوخ نہین کیا۔ عن ابن عمر رض ان رسول صلعم قال الذی
تفوتہ صلوٰۃ العصر کانّما وتر اھلہ ومالہ۔ اخرجہ مالک فے
الموطاء ص۔ ایضًا فی ابو داؤد ص۔ ایضًا فے البخاری ص۔
والیضًا فے العقود الجواہر وغیرہ ص۔ وتر اھلہ ومالہ کے معنی
حبط عمل کا ہونا یا گھر وبار لٹ جانا وغیرہ ہے۔ کذا فے البخاری والزرقانی۔

وبہ یقول سفیان الثوری اخرجہ الترمذی ص۲۳ - دیکھو اس روایت
کو کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں ایک تو تکبیر تحریمہ کی اور ایک رکوع
کی باقی تین ہیں اور دوسری رکعت میں چار تکبیرین ہیں انمین سے
ایک رکوع کی باقی تین - یہ کل چھ تکبیرین عید کی ہین - دیکھو اور غور کرو
کہ اس روایت پر عمل اہل کوفہ کا عمل ہے - عن مکحول (قال) ان سعید
بن العاص سأل ابا موسی الاشعری وحذیفہ بن الیمان کیف کان رسول
اللہ صلعم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر
اربعا تکبیرۃ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی
کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم والیا اخرجہ ابوداود
دیکھو اس روایت کو کہ ہر دو رکعت میں چار چار تکبیرین مثل تکبیرات
جنازہ کے ہین - انمین سے دو تکبیرین رکوع کی ہین باقی چھ تکبیرین عید
کی - اور دیکھو کہ جسوقت حضرت ابو موسی الاشعری بصرے مین
والی تھے اُسوقت ہزارون صحابہ کے روبرو چھ تکبیر کے ساتھ عید کی نماز
پڑھاتے تھے -

سوا اسکے قبل پیدائش کل صاحبان صحاح کے امام محمد رحمۃ
اپنے موطا مین یہ عبارت لکھی اختلف الناس فی التکبیر فی
العیدین فما اخذت بہ فھو حسن وافضل ذلک وما روی
ابن مسعود انہ کان یکبر فی کل عید تسعا خمسا واربعا
فیھن تکبیرۃ الافتتاح وتکبیرۃ الرکوع ویوالی بین القراءتین

کا دم بھرتے ہو۔ حالانکہ زندیقوں کا کام کرتے ہو۔ کیا ان حدیثوں کو
حدیث نہیں جانتے ہو۔ فقط ایک ہی روایت مسلم کو حسب خواہش نفس اپنے
کے باپ کی حدیث سمجھتے ہو۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اجی خدا کے
واسطے عبداللہ بن سبائی کا رخنہ اسلام میں مت ڈالو۔ آخر ایک دن مرنا ہے
خدا کو منھ دکھانا ہے۔

**سوال ہفتم** ۔ اجی صاحب تم تو عقد کے ہر مسئلوں کی حقیقت صحاح وغیرہ
سے ثابت کرنے کا دعا کرتے ہو۔ بھلا عیدین کی چھ تکبیروں کو تو صحاح وغیرہ
سے ثابت کرکے دکھلاؤ تب جانو کیونکہ صحاح وغیرہ میں تو کہیں چھ تکبیر
کا ذکر تک بھی نہیں۔ ہاں کسی روایتمیں تیرہ اور کسی میں بارہ اور کسی میں
نو وغیر ذلک ہیں۔ پھر تمھارے حنفیوں نے چھ تکبیر کہاں سے نکال لی۔

**الجواب** اجی صاحب تمھاری حالت تو کمثل الحمار یحمل اسفارا کی
طرح ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ تمھاری روایتوں کے اندر جو نو کی روایت ہے
وہی روایت عین چھ کی ہے۔ لیکن بمصداق وعلی ابصارهم غشاوة تمھاری
نظروں سے چھپی۔ اجی ایک انمیں تکبیر افتتاح کی اور دو تکبیر رکوع کی باقی
رہیں چھ تکبیریں وہ عید کی۔ وہ روایت یہ ہے عن ابن مسعود انہ قال
فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعۃ الاولی
خمس تکبیرات قبل القراءۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ یبدء
بالقراءۃ ثم یکبر اربعا مع تکبیرۃ الرکوع وقد روی عن غیر
واحد من اصحاب النبی صلعم نحو ھذا وھو قول اھل الکوفۃ

احتیاج نہین۔ لیکن تمھاری تسکین کے لیے وتر کی تین رکعت کے ثبوت مین
چند روایت صحاح وغیرہ سے بھی لاتا ہون۔ اور ناظرین کے پیش نظر کرتا ہون
اجی صاحب کو طوکے بیل کی سی آنکھون مین تعصب کی پٹی لگا کر ضلالت
کے دائرہ مین کیون گھومتے ہو۔ ذرا پٹی کھولکر دیکھو تو سہی۔ بمضمون الحق
یعلو ولا یعلی۔ تمھاری صحاح مین بھی تو تین رکعت کی روایتین ہین۔
حالانکہ معاندین ومنافقین بلکہ صحاح کے اکثر مشایخون نے بھی بہتیری کوششین
کین کہ امام اعظم رح کی مستدل روایتون کو دنیا سے مٹا دین۔ مگر خدا جسکو
نہ مٹاوے کون اسکو مٹا سکے۔ قولہ تعالیٰ لیحق الحق ویبطل الباطل
ولو کرہ المجرمون۔ وہ روایتین یہ ہین۔ عن ابن عمر رض قال قال رسول
صلعم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان ینصرف فارکع
رکعۃ توتر لک ما صلیت قال القاسم ورائنا اناسا منذ
ادرکنا یوترون بثلاث وان کلا لواسع وارجو لا یکون لشیٔ
منہ باس اخرجہ البخاری ص ۱۳۵۔ دیکھو اس روایت مین کہ قاسم
فرماتے ہین کہ ہمنے جب سے ہوش سنبھالا تب سے لوگون کو تین رکعت
وتر پڑھتے دیکھا۔ عن ابن عباس رض (تا) ثم اوتر بثلاث الخ
اخرجہ المسلم ص ۲۶۵۔ دیکھو اس روایت مین وتر کی تین رکعت ہین۔ عن ابن
عمر رض حدثہم ان رجلا نادیٰ رسول صلعم وھو فے
المسجد فقال یا رسول صلعم کیف اوتر صلوٰۃ اللیل
فقال رسول صلعم من صلی فلیصل مثنی مثنی فان احس

ويؤخر هلے فے الاولى ويقدم هلے فے الثانية وهو قول ابيحنيفة رح انتهى - (روى) ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود رض قال كان رسول صلعم يكبر فے الفطر والاضحے اربعا تكبيرة على الجنازة هكذا رواه محمد بن الحسن في الاثار كذا في عقود الجواهر ج ۱ ص ۱۰۳

ايضا فيه روى عبد الرزاق فے مصنفه عن الثورى عن ابى اسحق عن علقمه والاسود سال سعيد بن العاص حذيفة رض وابا موسى عن تكبير العيدين فقال حذيفة رض سل ابن مسعود رض فساله فقال يكبر اربعا ثم يقرأ ثم يكبر فيركع ثم يقوم فے الثانية فيقرأ ثم يكبر اربعا فقط

ايضا فيه - عن سعيد بن المسيب قال قال عمر بن الخطاب رض كبرنا مع رسول صلعم اربعا قال قام عمر باربع يعني تكبير العيدين والجنائز ص ۱۰۴ فقط اگر كهو كه باقى روايتون كا كيا جواب ديتے هو.

كهونگا وے روايتين بسبب باهم تناقضات اور تعارضات اپنے كے ضعيف ٹهر گئين - اور ان روايتون مين بسبب عمل هونے كل اهالى كوفه اور جميع اهالى بصره كے بڑى تقويت هوئى خذ هذا -

**سوال هشتم** - صحاح كى روايتون سے صاف وتر كى نماز ايك ركعت ثابت هوتى هے حنفى تين ركعت كهتے هين اسكى كيا دليل هے -

**الجواب** - اگرچه هكو امام اعظم تابعى خير القرونى كے قول (جو كتاب وسنت سے استنباط هے) پاتے هوئے - بشر القرونى كى تاليفات كى طرف

صلی ثلثا الخ اخرجہ امام مالک ؒ دیکھو اس سے بھی تین رکعت ثابت ہے
عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی
اخرجہ اصحاب السنن کذا فی التیسیر ۔ عن ابن مسعود رض ان النبی صلعم کان
یوتر بثلث رکعات الخ کذا فی العقود الجواہر ... عقود الجواہر کو دیکھو بہت
کچھ کیفیت کھل جائے گی سوائے اسکے مسند حصفکی ہین ہے ۔ عن ثابت
بن الحرث الیمانی وعن ابن عمر عبد الرحمان ابزی قال کان رسول اللہ
یقرأ فی وترہ سبح اسم ربک الاعلی فی الاولی وقل یا ایہا الکفرون فی الثانیۃ
وقل ہو اللہ احد فی الثالثۃ + وفی روایۃ کان یوتر بثلث رکعات رواہ امام
ابو حنیفہ رح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلعم لا فصل فی الوتر
کذا فی مسند الحصفکی + عن عایشہ رض قالت کان رسول اللہ صلعم یوتر
بثلث لا یسلم الا فی اخرہن رواہ الحاکم ۔ وعن عایشہ رض قالت کان
النبی صلعم لا یسلم فی رکعتی الوتر رواہ النسائی ۔ عن الحسن قد اجمع
المسلمون علی ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اخرہن رواہ ابن ابی شیبہ
فی مضنفہ ۔ عن ابن عباس رض قال کان رسول اللہ صلعم یوتر بثلث الخ
رواہ الطحاوی ہذا فی شرح مسند الحصفکی للملا علی القاری +
اور ابن عبد البر نے اپنے استیعاب مین یہہ نقل لکھی ہی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
نی اپنے والدہ کو رسول اللہ صلعم کے گھر مین بھیجا یا بھیجا مین وتر کی نماز کا
حال دریافت کرین وہ تشریف لے گئین اور رسول اللہ صلعم کے پاس سکونت
اختیار کی اور رسول اللہ صلعم نے نماز پڑہی جسقدر انکی مرضی تھی جب رات آخر

ان یصبح سجد سجدۃ ما وترت له ما صلے اخرجہ مسلم ص۲۵۴ -
دیکھو اس حدیث مین کہ نماز کو دُو د ورکعت ہونی چاہیے - عن علی رض قال
کان رسول صلعم یوتر بثلاث یقراء فیھن تسع سور من المفصل
یقراء فی کل رکعة بثلاث سورة اخرھن قل ھو الله احد
(تا) روا ان یوتر الرجل بثلاث (تا) قال سفیان والذی
استحب ان یوتر بثلاث رکعات وھو قول ابن المبارك
واھل الکوفة اخرجہ الترمذی ص۶۳ - دیکھو اس حدیث مین کہ اسمین تین
رکعت وتر کا ہونا حضرت علی رضی اللہ سے مروی ہے اور اہل کوفہ کا عمل اسپر ہے
عن جریح قال سالت عائشة بای شئی کان یوتر رسول صلعم
قالت کان یقراء فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة
بقل یا ایھا الکافرون - وفی الثالثة بقل ھو الله احد
والمعوذتین اخرجہ الترمذی ص۶۴ - دیکھو اس حدیث سے صاف تین رکعت
وتر کی متحقق ہے - عن ابی ابن کعب قال کان رسول صلعم یوتر بسبح
اسم ربك الاعلی وقل للذین کفروا - (ای قل ایھا الکافرون)
والله لواحد الصمد (ای قل ہو اللہ احد) اخرجہ ابو داؤد ص۲۰۲ -
دیکھو اس روایت سے بھی تین رکعت ثابت ہے - عن ابی سلمہ (تا) انه
سال عائشه زوج النبی صلعم کیف کان صلوٰۃ رسول صلعم
فی رمضان فقالت (تا) یصلی اربعًا فلا تسال عن حسنھن
وطولھن ثم یصلی اربعًا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم

نکاح بعد چار برس کے کیونکر صحیح ہوگا اما الحدیث فقولہ علیہ الصلوۃ والسلام فی امراۃ المفقود انہا امرأتہ حتی یاتیہا البیان رواہ الدارقطنی فی سننہ وقول علی رضی اللہ تعالے عنہ فیہا ھی امرأتہ ابتلیت فلتصبر حتی یستبین موت او طلاق رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن جریج۔ قال بلغنا ان ابن مسعودؓ وافق علیا علی ان امرأۃ المفقود تنتظرہ ابدا رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابی قلابہ وجابر بن زید والشعبی والنخعی کلہم قالوا لیس لہا ان تزوج حتی تستبین موتہ اخرجہ ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ تعالے عنہ انہ قال امرأۃ المفقود لاتزوج فاذا قدم وقد تزوجت فھی امرأتہ ان شاء طلق وان شاء امسک رواہ البیہقی کذا فی الشعرانی دیکھو ان حدیثون سے صاف صریح ظاہر و باہر ہے کہ مفقود کی بی بی مفقود ہی کی بی بی رہیگی جب تک اسکی موت یا طلاق کی خبر نہ ملے تب تک زن مفقود والمحصنات کی حرمت مین شامل و داخل رہیگی پھر باوجود موجود ہونے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا محض ظن و گمان سے چار برس کے بعد موت فرض کرلینا کیسی مخالفت نصوص مذکورہ کی کرنا ہے۔ اپنے دل ہی سے پوچھ لیجئے

معاند کو حکم ٹھہرانا یہہ جرءت ہماری ہے

ہوگئی اور وتر پڑھنے کا ارادہ فرمایا + تب سبح اسم ربک الاعلی پہلی رکعت مین
پڑہا اور ثانی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پہر جلوس فرمایا پہر بلا سلام پڑہنے کے
لئے کہڑے ہو گئے پہر قل ہو اللہ احد پڑہا - جب قل ہو اللہ سے فراغت کی تکبیر
فرما کر قنوت وغیرہ پڑہی پہر تکبیر کہکر رکوع مین گئے + ہکذا ایضاً فی ملا علی القاری +
اب دیکھو ان حدیثون سے اور اس نقل سے کسقدر حال نماز وتر کا منکشف ہو گیا
اور ایک خوبی اسمین یہہ ہے کہ ابن عبد البر مالکی غیر حنفی نے جو یہہ نقل لکہی وترکی نماز
ثابت کرنیکے لئے نہین بلکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اون کے والدہ ماجدہ
کی شرافت اتحاد اور محبت کو رسول اللہ صلعم سے ثابت کرنے کے لئے لکہی ++
اس سے امر حق ظاہر ہو گیا **سوال نہم** زن مفقود کو چار برس کے بعد تفریق
کر کے نکاح نہ دینے کی کیا دلیل ہے - حنفیون کے پاس ذرا ابتلا تو دیجئے +

**الجواب** قرآن وحدیث دلیل ہے بتلائی دیتا ہون **اما القرآن** فقولہ
تعالی - والمحصنات من النساء ذوات الازواج احصنہن التزویج والازواج
کذا فی البیضاوی حرمت علیکم المحصنات ای ذوات الازواج من النساء
ان ینکحوھن قبل مفارقۃ ازواجھن کذا فی الجلالین والمحصنات من النساء
المراد من المحصنات ہہنا ذوات الازواج لانہن احصنہن فروجہن بالتزویج
کذا فی الاحمدی والمحصنات ذوات الازواج من النساء حرام علیکم
کذا فی العباسی - یعنی شوہر دار عورتون کا نکاح حرام ہے اور زن مفقود کا
شوہر دار ہونا بالیقین ثابت ہے کہ خود ترکیب اضافی (کہ در امراۃ المفقود
موجود ہے) اس بات پر شہادت دی رہی ہے - تب وہ محصنہ ٹہری محصنہ کا

تعین کو از انص سے ثابت ہی بتلا تو دیجیے کہونگا حدیث مذکورین کی حتے
یا تیھا البیان۔ حتے لیسبین سے یہ تعینات مستنبط ہوتے ہین۔ کہ جب
غالبًا زندگی لوگون کی اس سے زیادہ نہین ہوتی ہی۔ تب گویا اس مدت
نے اسکی موت کا بیان کردیا۔ اور یہ حدیث (اگرچہ کلیہ نہین اکثر یہ ہی) اسکی
تائید مین آگئی۔ قال رسول اللہ صلعم فی اخر عمرہ لاصحابہ
ارائتکم لیلتکم ھذہ فان علی راس مائۃ سنۃ منھا
لا یبقے علی وجہ الارض ممن ھو الیوم علیھا احد رواہ
البخاری و مسلم من حدیث ابن عمر رض کذا فی الاصابہ۔ اور صاحب اصابہ نے
اسی بناپر یہ عبارت لکھی المعاصرۃ فتعتبر بمضے مائۃ سنۃ وعشر
سنتین۔ پھر اگر کہو کہ عدم نکاح سے زن مفقود کا حرج منصور ہی
کہونگا کہ یہ حرج بھی حدیث مذکور کی فلتصبر سے مندفع ہی۔ کہ
اور مصیبتون مین جسطرح سے صبر لازم ہی اُسی طرح سے اسمین بھی صبر لازم ہی۔
فتامل۔ فانہ ادق الدقائق واحق الحقائق۔

| | |
|---|---|
| نقابیست ہر سطر من این کتیب | فروہشتہ بر عارض دلفریب |
| معانی است در زیر حرف سیاہ | چو در پردہ معشوق در میغ ماہ |
| محقق ہمان بیند اندر ابل | کہ در خوبرویان چین و چگل |

دفع دخل اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی قضا (جو چار برس کے بعد عورت مفقود کو حکم نکاح کا فرمایا تھا) دلیل نہین ہوسکتی ہے - جب اونھون نے خود اس مسئلہ مین اور دو مسئلون مین اپنی قضا سے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا - چنانچہ اس بات کو عبد الرحمن بن ابی لیلے نے ذکر کیا ثلث قضیات رجع فیہا عمرؓ الی قول علیؓ فی امرأۃ المفقود وامرأۃ ابی کنف و امرأۃ التی تزوجت فی عدتہا - ذکرہ عبد الرحمن ابن ابی لیلے

اجی صاحب جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا اس وجہ سے کہ نص سے یہہ تعین چار برس کی ثابت نہین ہوتی ہے تب اس قول کی سند باقی نہ رہی - تب یہہ قول نہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کا معارضہ ہوسکتا ہے نہ اسکو زائد علی الکتاب کہنا درست ہوسکتا ہے - اگر کہو کہ جب چار برس کی تعین نص سے ثابت ہونا ثابت نہین تب نوّے - سو - ایک سو بیس برس وغیر ذلک کے

منم استاذرا استاد گردم - ) اس سال مکہ معظمہ مین ان قصو.. ون کے
سبب سے شریف مکہ کی خدمت شریف مین محبوس وماخوذ ہوکر توبہ نامہ لکھدیا
جسکے سبب سے حبس سے خلاص پایا - اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ کے مطبع میریہ مین
چھپکر حاجیون کے ذریعے سے ہر ہر اطراف و اکناف مین شائع وذائع ہوگیا۔
یہانتک متفرق تاریخون مین چند حاجی دوستون نے میرے ایک ایک قطعہ اسکے
ہاتھ مین اپنے اپنے لیلیکر شادان و فرحان میری ملاقات کو دوڑے - اور دور
دور سے ہشاش بشاش ہوکر یہ کہا - کہ حرمین شریفین سے تمھارے لیے
یہ بڑا تحفہ لایا ہون - مین نے اسے دیکھکر الحمد للہ کہکر بے شک آپ صاحب
بہت ہی بڑا تحفہ لائے کہا - پھر انکی زبانون سے اور میان صاحب کے
ہمراہی حاجیون کی زبانون سے کل کیفیت و جمیع حقیقت میان صاحب
کی بمبئی سے لیکر مدینہ منورہ سے مراجعت کرنے تلک کی دریافت کرلی یعنی
بمبئی مین علماے مقلدین کے مناظرہ سے بھاگ بھاگ کر خونی اسامی کی
طرح دربستہ مقفل ہوکر چھپ رہنا - معہذا مقلدین کا گھرون مین انکے
بیٹھ جانا - اور انکی عقائد ضالہ کو انکی کتابون سے استخراج کرکے انکے
پاس پیش کرنا - اور انکا اسوقت اُن عقائد کو فقط زبانی بُرا کہنا - مگر
لکھہ نہ دینا - اور اس کشمکش سے ڈپٹی امداد علی صاحب کی توسط سے
رہائی پانا - پھر خفیۃً جہاز پر سوار ہونا - اور علماے مذکورین کا برابر
پیچھا لینا - حتّٰی کہ انکے اُن عقائد ضالہ مذکورہ کو مکہ معظمہ کے شریف صاحب
کی خدمت شریف مین پیش کرنا - اور حسب الحکم شریف ممدوح کے سنّی سپاہ

# خاتمہ

در مختصر بیان توبہ سرگروہ غیر مقلدین مولوی نذیر حسین میاں صاحب وغیرہ

بڑی بشارت ہو کُل اہلِ اسلام کو۔ اور بہت ہی راحت ہو جمیع اہل ایمان کو۔ کہ

مولوی نذیر حسین میاں صاحب نے (یعنی جسنے لطائف الحیل سے عمل الحدیث

کے تکیہ پر عبد اللہ بن سبا یہودی کی طرح اہلِ اسلام کے درمیان مین تفرقہ ڈالا

اور تقلید شخصی کا نام ضلالت اور تلہی کا نام ہدایت رکھا۔ اور جمیع مقلدین

کرام کو۔ اور کل مجتہدین منتسبین عظام کو۔ بدلیل قولہ تعالیٰ اتخذوا

احبارھم الخ وغیر ذلک مشرک لکھا اور بقولہ تعالیٰ نؤمن ببعض ونکفر

ببعض واتخذ وبین ذلک سبیلا۔ جس آیت وحدیث کو اپنا

موافق پایا اسپر عمل کیا اور کروایا۔ اور جسکو نہ پایا ترک کیا اور کروایا۔

اور بعض آئمہ کے قول سے بعض کو الزام دیکر کُل آئمہ کو خاطی جانکر حسب

خواہش نفسی۔ اور رغبت دلی اپنے کے جدید مذہب تلہی۔ استنباط کرنے

کا طریقہ نکالا۔ اور بمضمون حدیث قال رسول اللہ صلعم لیشربن ناس

من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا الخ اخرجہ ابن ماجہ اسکا نام

محمدی رکھا۔ اور بظاہر صحاح ستہ کو مدار شریعت مقرر کیا۔ حالانکہ بانی

صاحبان صحاح کو بھی سبب تقلید آئمہ اربعہ متقدمین کی وہی اتخذوا

الخ سے مشرک سمجھ رکھا تاہم بمضمون لا بحب علی بل ببغض معاویہ

بناے شریعت کو اُن اقوال پر دار مدار رکھکر کیسا کچھ رنگ جمایا۔ اُسی سے

لوگون کو خوب ہی دھوکا دیا بے شک اسمین ابن سبا کا استاذ بنا۔

احادیث صحاح کے چند راویوں نے منفرداً منفرداً بعد ڈھائی تین سو برس کے
صاحبان صحاح تلک پہونچائے۔ اسلیئے اُنمین بسبب مرور شہور و عبور دہور
و متوسطات موفور کے بہت کچھ رطب و یابس کی گنجائش ہوئی۔ کما مرّ ذکرہ۔
اور اس خبر مین باعث موجود ہونے ہر مخبرین و مورد وغیر ذلک کے رطب و
یابس کی مداخلت نہین ہونے پائی۔ اگرچہ چند سال کے بعد یہ تواتریت بھی
مثل متواترات امام صاحب کے گم ہو جائیگی۔ حتیٰ کہ اُس زمانہ کے لوگ اس خبر
یقینی کو بھی معاندین کی تحریرات کے مقابلہ مین موضوع و ضعیف ٹھہراوینگے
جیسا اِس زمانہ کے علماے غیر مقلدین امام صاحب کی اُن احادیث متواترات
کو جو اِنکے وقت مین حقیقت اِسکی ثابت تھی اَب اِن صحاح کے مقابلہ مین (جنمین
معاندین کے اقوال بھی مندرج ہین) ضعیف و موضوع ٹھہراتے ہین۔ سچ ہے تغیرات
زمان۔ اور تبدیلات مکان۔ اور انقلاب دوران۔ اور اختلاف آوان سے
کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ لیکن اِسکی حقیقت اِسوقت ایسی ثابت ہوگئی۔ کہ
اگر میانصاحب بھی حلفاً انکار کرین تو بھی اُنکا انکار دارالعدالت شرع مین
مسموع نہین ہوگا۔ کہ گویا امر بدیہی کا انکار کرنا ہے کیا کوئی آسمان کو زمین
یا آگ مین گرمی نہین ہے کہدیئے یا شپرہ کی آفتاب مین روشنی نہین ہے بولنے سے
مان لیا جائیگا۔ اور آفتاب کا سیاہ ہونا ثابت ہو جائیگا۔ ہرگز نہین ~

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ~ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ~
نور گیتی فروز چشمۂ خور ~ زشت باشد بچشم موشک کور

جیسا مولوی محمد حسین لاہوری نے ان خبرون کو سن سن کر کھسیانی

اگرانکو گرفتار کرلیجانا - اور انکے مریدوں کا تتر بتر ہوکر فرار ہونا - اور
گرفتاری کے وقت انا حنفی انا حنفی کے اقرار سے رہائی پانا - اور اُنکا
حسب فتوی مفتیان مکہ معظمہ کے حبس میں محبوس رہنا - بعد چند دن کے اپنے
مطوف صاحب کے ذریعہ سے ہزارہا روپیہ صرف کرکے حضرت دولتلو سید
عثمان نوری پاشا کی خدمت شریف میں جانا - اور اُنسے بڑی عجز و نیاز سے
یہ کہنا (کہ حضرت جب کافر اپنے کفر سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے -
پھر میری توبہ کیوں قبول نہیں ہوتی ہے) تب پاشا کا اُنسے توبہ نامہ لکھوا لینا -
پھر جناب مولانا رحمت اللہ صاحب وغیرہ کی ضمانت پر مدینہ منورہ جانے کا پروانہ
ملنا - اور وہابیت سے کل عقائد کے انفصال کو انکی مراجعت پر موقوف رکھنا -
اور انکا اس خوف سے بلا مراجعت مکہ معظمہ رابغ سے جدہ آکر جہاز پر سوار
ہوکر بھاگنا - وغیر ذالک دریافت کر لیا - بعد اسکے جناب مولوی حافظ احمد حسین صاحب
مطوف مکہ معظمہ و جناب حسن داؤد صاحب معلم و مطوف مکہ معظمہ و دیگر
چند مطوفین وغیرہم نے حرمین شریفین سے میرے یہاں تشریف لائے اور
ہر ایک نے سارا ماجرا میاں صاحب وغیرہ کا مجھ سے اور کل مدرسین وغیرہ کو
کہہ سنایا - اسی طرح سے جوق جوق کل حاجیوں نے اپنے اپنے ملکوں میں
جا جاکر لوگوں کو کہہ سنایا - سوائے اسکے اخبار نویسوں نے بھی اپنے اپنے
اخباروں میں ان خبروں کو چھاپکر مشتہر کر دیا - الغرض یہ خبر ایسی حد تواتر
کو پہونچگئی - کہ کوئی حدیث صحاح کی بھی اس درجہ کو نہیں پہونچی - کہ کثرت حاجیوں
کے سبب سے یہ خبر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہوگئی - برخلاف

کچھ خوف ہے خدا و رسول بھی کچھ چیز ہین غیبت اور کذب دین مین کیسا ہی
اپنے دل مین سوچو اور ایماندار بن جاؤ اللہ ہدایت کرے۔ راقم ایک بندۂ خدا
از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری۔ **نور الانوار**
اب ہم اس گمنام اور اُنکے مرشد محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچھتے ہین کہ
دار الحرب سے حرمین محترمین مراد ہین۔ کما ہو الظاہر یا کوئی اور شہر۔ در
صورت اول یہ اتباع و تقلید رئیس الطائفہ عبد الوہاب نجدی کی ہے کہ اُسنے
بھی حرمین شریفین کو دار الحرب قرار دیکے اُنکے اہل پر خروج کیا تھا۔ پس
معلوم ہوا کہ تمھارے زعم مین مولوی نذیر حسین صاحب مع اپنے رفقا کے دار الاسلام
دہلی ملک نصاری سے دار الحرب حرمین شریفین مین بقصد خروج اُسکے اہل
پر گئے تھے۔ نہ بخلوص نیت حج و زیارت لاحول ولا قوۃ۔ الغرض حرمین
معظمین کا دار الحرب ہونا کتاب و سنت سے ثابت کرنا اُنپر لازم ہے ورنہ حسب تحریر
اپنے مورد لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہونگے۔ اور در صورت شہر بمبئی و جبلپور
وغیرہ اور دہلی برابر ہین کہ سب ملک نصاری اور مسکن جملہ فرقۂ مشرکین و
یہود و نصاری و مسلمین و مقلدین و غیر مقلدین وغیرہم ہے۔ اور مسلم عالم
شریف مکۂ معظمہ کو پلید مکہ لکھنا آپکی خوبی اسلام کی دلیل ہے اثبات اسکا بھی تمھارے
ذمہ واجب ہے ورنہ مفتری کذاب ہوگئے اور اُسی کلمۂ لعن کے مورد ہوگئے۔ اور
نور الانوار مین جو حال مولوی نذیر حسین صاحب کے توبہ کرنے وغیرہ کا مندرج
ہے وہ بنقل خطوط معتمدین آمدۂ مکۂ معظمہ اور شہادت حجاج معتبرین متعدد بسند
و حوالہ مرقوم ہے۔ چونکہ ناقل کے ذمہ یہ تصحیح نقل ہے فقط۔ جسکو اسمین شک

بلی بورنا نوچتی ہی) کی طرح اپنے سو نوچ ناچ کر بمضمون مو توا بغیظکم۔ غضب و خشم سے مشتعل ہو کر بے نامی ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار لکھا۔ جس سے اُنکے اسلام کی خوبی بخوبی معلوم ہوگئی۔ بلکہ اس تحریر نے اُنکے ایمان کی خوب ہی خبر لی اور اہل اسلام سے عداوت دلی و نفاق قلبی رکھنے کی خبر دی۔ لیکن مہتمم ممدوح نے بھی بہت ہی عمدگی کے ساتھ دندان شکن جواب دیا۔ جسکو مین نے ناظرین کی نظر کے لیے بجنسہ نقل کیا۔ وہ یہ ہی۔

**مراسلات** نمونۂ عقائد مقلدین ہوا ے نفس۔ ۱۵ر جنوری کو ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار آیا۔ جسکا کاتب مجہول الاسم والنسب ہی۔ نہایت جبن و نفاق سے اپنے نام کو چھپایا ہی [illegible] اسکے لکھا ہی کہ (راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری) اس خط مین اظہار اپنے عقیدے کا بہ نسبت حرمین محترمین اور اہل حرمین کے کیا ہی جسکی تحریر سے زبان قلم و قلم زبان کانپتا ہی مگر واسطے انتباہ خاص و عام اہل اسلام کے نقل اُسکی بلفظہ دسج ذیل ہی وہ ہو ہذا

مہتمم صاحب اخبار نور الانوار کانپور۔ بعد سلام مسنون آنکہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کرکے دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لائے ہین۔ اور جو کچھ آپنے نسبت جناب بابت ایذا رسانی پلید تکہ جسکو شریف تکہ آپنے قرار دیا تھا۔ آپنے درج اخبار فرمایا تھا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ آپ کیون ایسی حرکت بیجا کرکے اپنا نامۂ اعمال و نیز قلب کو سیاہ کرتے ہین۔ موت اور قیامت کا بھی

کہ یہ سب جھوٹ و افترا ہی ہرگز مولوی صاحب سے مواخذہ نہین ہوا اور نہ اُنھون
نے توبہ کی بلکہ شریف مکہ معظمہ نے اُنکی تعظیم و تکریم کی بعض کہتے ہین یہ توبہ اُنکی
بطور تقیہ تھی نہ صدق دل سے بعض کہتے ہین یہ مواخذہ بطریق ابتلا و امتحان
موجب علو شان و افتخار مولوی صاحب ہوا بعض کا مقولہ ہی کہ مولوی صاحب
کی توبہ ہمپر حجت نہین جب ہم امام اعظم کا کہنا نہین مانتے تو مولوی صاحب مذکور
کس شمار مین ہین بعض سنتے اِسکے سبب سے حرمین شریفین کو دار الحرب اور
شریف مکہ کو پلید ٹھہرایا اعاذنا اللہ تعالی عن ہذا الخرافات و الکذبات حال آنکہ
یہ تمام اقوال متناقضہ بطور تخمین و اٹکل ٹھہراتے ہین دلی سند و دلیل اسپر
بیان نہین کرتے اب ہم کہتے ہین کہ جناب مولوی صاحب ممدوح اِن تاویلات
سے کسکو پسند و اختیار فرماتے ہین اور کیا اظہار فرماتے ہین اللہ تعالی ہدایت فرمائے

## اب فقیر بھی صاحب کاوڑ سے کچھ پوچھتا ہے

کہ کیون صاحب مدینہ طیبہ کا بھی حج ہوتا ہی کیا۔ کہ آپنے۔ حج خانہ کعبہ معظمہ
و مدینہ طیبہ کا کرکے۔ لکھا۔ اگر ہوتا ہی تو اسکو قرآن و حدیث سے بیان فرمائیے۔
طرفہ معاملہ تو یہ ہی کہ آپ لوگون نے زیارت مدینہ طیبہ تک کو بھی روا نہین رکھا ہی۔
بدعت کہتے ہین۔ پھر ثبوت حج کو کیونکر ثابت کرینگے۔ بالفرض اگر اسوقت
زیارت کی درستگی کا قائل بھی ہوجائیگا۔ اور مدینہ طیبہ کے قبل لفظ زیارت کو
مقدر کر لیجئیگا۔ تو لفظ کا کو (جو مخالف لفظ زیارت کا ہی کیا کیجیے گا تین
پھر آپنے لکھا۔ دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لے آئے۔ کیا دار الحرب
حج کرنا ہوتا ہی اگر ہوتا ہی تو آپکے پیرو مجتہد کا بڑا دار الحرب لندن وغیرہ مین جاکر

دو ہم ہو وہ مطبع نظامی مین تشریف لاوین اور بخوبی اپنی دلجمعی کرلین اور بدون
اسکے کسی کو مفتری وکذاب لکھنا خود اُس کلمہ کا مصداق ہونا ہی حال توبہ کرنے
مولوی صاحب مذکور کا اور اقرار کرنے اپنے حنفی ہونے کا مطبع میریہ واقع
مکہ معظمہ مین چھپ گیا ہی اب چھپ نہین سکتا خاص ایک شہر کی خبر اُسی شہر مین
جھوٹ بے اصل چھپے اور اُسپر کوئی مواخذہ نکرے خلاف عقل ہی یہ خبر اس تواتر
کو پہونچی ہی کہ انکار مولوی صاحب بھی اسکا معارض نہین ہوسکتا بلکہ تحریر اہم
خط مذکور سے بھی یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ مولویصاحب موصوف پر مکہ مکرمہ مین مواخذہ
دار وگیر ضرور ہوا ہی ورنہ مکہ معظمہ کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید مکہ ہر گز نہ لکھتا
اسلیے کہ اُنکا اور کوئی قصور نہین بجز اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح کے
عقائد فاسدہ سے توبہ کرالی۔ باینہمہ اقرار پھر جو یہ کاتب خط لکھتا ہی کہ (آپنے
جو درج اخبار فرمایا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا) عجب خبط وکذب ہی بحکم
الکذب لاحافظہ لہ پہلے ایک امر کا اقرار بدلیل اور پھر اُسی کا انکار بلا دلیل
کیسا ذلیل ہوتا ہی۔ مگر بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔ نہ خوف خدا ہی نہ شرم دنیا۔
عجب حال اس فرقۂ لامذہب مقلدین ہواے نفس کا ہی کہ جب سے حال
توبہ کرنے اپنے پیر ومرشد کا سُنا ہی آتش غضب اور خشم سے ایسے مشتعل ہو گئے
ہین کہ ہوش وحواس جاتے رہے اور سمجھے کہ اگر انھون نے توبہ کی تو ہمکو بھی
اس عقائد فاسدہ سے توبہ کرنی پڑیگی دیا اپنے پیر ومجتہد سے انحراف کرنا
ہوگا لہذا بدون تحقیق وبلا سند چند اقوال متناقضہ اور تاویل وتسویل مخالفہ
قبل از مرگ واویلا کہنے شروع کیے جسکو دیکھکے ہر عاقل ہنستا ہی اکثر کا یہ قول ہی

رسول مانتے تو خدا کے ہاتھ و پاؤن وناک وکان وغیر ذلک ثابت نہ کرتے
جیسے آپ لوگون کے آقا جناب نواب صدیق حسنخان صاحب بہادر نے اپنے رسالہ (الاحتواء
علی مسئلۃ الاستواء) مین لکھا نہ رسول کی رسالت کے اختتام کا انکار کرتے۔ پھر
آپنے لکھا۔ غیبت وکذب دین مین کیا۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم۔ آپ تو خود غیبت کرتے ہین۔ پھر اپنے کو فضیحت دوسرے کو نصیحت کیسی
پھر آپنے لکھا۔ راقم ایک بندۂ خدا راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب
لاہوری۔ اس عبارت سے دو امر لازم آتے ہین ایک تو یہ ہی کہ اس خط کو
کسی راجپوت الاصل والنسل نے راجپوتانہ سے آپکے حکم کے موافق لکھا۔
کیونکہ اسطرح کا کلام خلاف شرع کسی مؤمن کی زبان سے نہین نکلتا ہی۔
دوسرا یہ ہی کہ آپنے خود لکھکر دوسرے کی طرف منسوب کردیا۔ بہر تقدیر
استعجاب کی جگہ ہے کہ آپنے کیونکر ایسی حرکت کی یا اجازت دی خدا ہدایت
کرے۔ فقط۔ سوائے اسکے لاہوری صاحب نے اور اور لوگون نے اور اور
تحریرات متناقضہ و تقریرات متخالفہ مے نوشون کی طرح مبہوت و مدہوش ہوکر
درج اخبار کیا جسکو ہمنے طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا نہین تو انکی بھی خبر
لیتا۔ الغرض نتیجہ اس تحریر کا یہ ہی کہ جب سرگروہ غیر مقلدین میانصاحب
کا توبہ کرنا ثابت ہوگیا۔ تب کل غیر مقلدین کو بھی توبہ کرنا واجب ہوگیا کہ
اپنے امام وپیشوا کا اقتدا واجب ہی اور برابر کرکے آیا اسوقت نہ کرنا کیا۔
سوائے اسکے مین پوچھتا ہون کہ میانصاحب نے ضلالت سے توبہ کی
یا ہدایت سے۔ اگر ضلالت سے توبہ کی۔ تب کل انکے مریدین کو بھی چاہیے

حج نہ کرکے۔ خواہ مکہ معظمہ مین جاکر شریف مکہ (جسکو آپنے پلید مکہ قرار دیا ہی)
کے حبس مین محبوس ہوکر توبہ نامہ لکھدینا کیا تھا۔ اُنکی بڑی خطا ہوئی۔ آنکو
اِنکے توبہ سے توبہ کروا دیجئے۔ اور بڑے دار الحرب سے حج کروا لائے۔ کیونکہ
آپ ہی نے اُنکو لوگون سے بچایا۔ اور مقلد سے غیر مقلدین بنوایا۔ اتنا ہی
کروا لیجیے۔ پھر آپنے لکھا۔ وہ جھوٹ محض ثابت ہوا۔ ہان فی زماننا سچ کا نام
جھوٹ اور جھوٹ کا نام سچ قرار پاگیا ہی۔ لقول النبی صلعم قال رسول صلعم
سیاتی علی الناس سنوات خداعات یصدق فیھا الکاذب
ویکذب فیھا الصادق اخرجہ ابن ماجہ۔ اجی صاحب اگر اِس خبر کو (جو
ہزارون ولاکھون حاجی وغیرہم کی زبانی ثابت ہوگئی۔ اور اب تک تدارک
اِسکا ممکن ہی کہ لوگ ہر ہر مہینے مین حرمین شریفین سے آمد و رفت کرتے ہین
اور اِسکی حقیت کو ظاہر کرتے ہین) جھوٹ کہیگا۔ تو اخبار احاد صحاح کو جو چند راویون
کی زبانی دو ڈھائی برس کے بعد ثابت ہی کیا کہیگا۔ کیونکر صحاح کو صحاح کہیگا۔
اور اُنھین احادیث نبوی کہکر مانیگا۔ ذرا بتلا تو دیجئے۔ نہین تو احکام شریعت
سے ہاتھ دھوبیٹے۔ پھر آپنے لکھا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ سبحان اللہ
ما اعظم شانہ کہ کاذب کی زبان سے کاذب پر لعنت بھیجتا ہی۔ پھر آپنے لکھا۔ اپنا
نامۂ اعمال اور نیز قلب کو سیاہ کرتے ہین۔ کیا خوب اپنے گناہ کی سزا دوسرے
پر دھرتے ہین۔ کیا آپنے ابھی شریف مکہ کو پلید مکہ اور حرمین شریفین کو دار الحرب
اور سچ کو جھوٹ لکھکے اپنے دل کو سیاہ نہ کیا۔ پھر آپنے لکھا۔ خدا و رسول بھی
کچھ چیز ہین۔ اُلٹا چور کُتوال کے ڈانٹے۔ آپ لوگ اگر خدا کو خدا جانتے اور رسول کو

حامداً و مصلیا اما بعد فان العاجز السید محمد نذیر حسین متبع السنۃ والجماعۃ عقیدۃً و فعلاً و انا اعلم ان خلافها من المذاهب کلها سوء سواء کان من الرافضیۃ والخارجیۃ والوهابیۃ وانی افتی موافقاً للمذهب الحنفی و انا حنفی المذهب و تبت مما اخطات وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین +

الراقم السید محمد نذیر حسین بقلمہ +

ترجمۃ ما کتب المولوی الحاج سلیمان الجوناکڈی + +

الحاج سلیمان بن الحاج اسحاق الحنفی المذهب الان تبت مما اخطأت واقول ان مذهب الوهابیۃ باطل الف مرۃ وانا علی مذهب الحنفی للامام الاعظم وباللہ التوفیق وهو الرفیق

صحیح الحاج سلیمان جوناکڈی

نقل تحریر مولوی نذیر حسین دهلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً اما بعد عاجز سید محمد نذیر حسین متبع سنۃ و الجماعۃ عقیدۃً و فعلاً اور اوسکے خلاف جتنے مذاہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سبکو برا سمجھتا ہون اور موافق مذہب حنفی کے فتوی دیتا ہون

ضلالت سے توبہ کرین - اور اگر ہدایت سے توبہ کی تو خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق بنے - تو سبکو چاہیے انکی اتباع سے منہ موڑین - اور جو کتابین انکی عدم تقلید شخصی مین تالیف وتصنیف ہو کر شائع ہوئین کل کو جلا دین - بھولکر بھی اسکی محبت مقلدین کے مقابلہ مین نہ لادین - وہ توبہ نامہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - امابعد فان السید المولوی محمد نذیر حسین الدھلوی والحاج المولوی سلیمان بن الحاج اسحاق الجوناکدی من مرشدی الفرقۃ الضالۃ الوھابیۃ من غیر المقلدین وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما ظھر حالھما اُحضِر فی المحکمۃ العلیۃ واُستُتیبا فتابا عن العقیدۃ الضالۃ الجدیدہ والطریقۃ الخبیثۃ الوھابیۃ بین یدی حضرۃ المشیر المفخم والدستور المکرم والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز دولتلو السید عثمان نوری باشا لازالت شمس اجلالہ من افق الاقبال بازغۃ وکتبا بقلمھما ما ترجمتہ ھذا وکذلک کل من کان عقیدتہ کعقیدتھما من رفقائھما وممن اقام بمکۃ المکرمۃ وذلک فی السادس والعشرین من ذی الحجۃ من عام ۱۳۰۰ -

ترجمتہ ماکتب المولوی نذیر حسین الدھلوی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مچا کر کذب بہتان اخبار و نمین چھاپا تہا + اونکو لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا
مصداق بنا پڑا وجہ دوم اوایل مین اس توبہ نامہ کا تخطیہ یون ہوتا تہا کہ المعزب
او میان صاحب ایسی بیہودہ عبارت کیا لکھینگے + ایک جاہل ہی نہین لکھے گا + یعنے
اسکی عدم فصاحت و بلاغت ظاہر ہوتی تہی + اب اسکی فصاحت و بلاغت نکلتی
ہے کسکو اعتبار کیجیے ذرا بتلا تو دیجیے + وجہ سوم عرب کے آنکھو نمین خاک
ڈالکر پاک نکل آنا کہنے سے اپنے آنکھو نمین اک ڈالنا اور ایسا سنے ہاتہ دہو کر
پاک نکل آنا ثابت ہوگیا + کیہلے تم لوگون کے آنکھو نمین ہی خاک پڑی تہی تب
ہی تو اسکی فصاحت و بلاغت نہ دیکھی + من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع
فیہا دوسرا تمہارا میانصاحب اس آیت کا مصداق بنا قولہ تعالی و اذا لقوا
الذین امنوا قالوا امنا و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم
انما نحن مستہزؤن + حضرت یہہ طریقہ منافقون کا ہی کیا آپ اپنے میانصاحبکو
منافق بنانا چاہتے ہین لا حول ولا قوۃ وجہ چہارم کسی نے انکی عبارتکو نہین
سمجہا + حضرت اس سے تو پہلے تمہاری جہالت ثابت ہوتی ہے کہ تم نے بہی
پہلے نسمجھکر تخطیہ کیا تہا + المقر یؤخذ باقرارہٖ ع تم ہمکو ہی سمجھتے ہو کچھہ
اپنی بھی خبر ہے + وجہ پنجم میانصاحب نے توبہ کہان کی کہنے سے صاف
ظاہر ہوگیا کہ تمہاری آنکھہ پھوٹی ہی نہین تو تبلغت ما لا خطئات پر نظر پڑتی + +
وجہ ششم ان لوگ مکہ معظمہ کے ملتزم شریف مین توبہ کرتے ہین اور اسکو
خانہ خدا سمجہتے ہین لیکن آپکے میانصاحب شاید خانہ خدا سے بیزار ہوکر اس سے
اعراض کرکے حضرت دولتلو سید عثمان نوری پاشا خانہ کو توبہ خانہ سمجھکر وہان

اور حنفی المذہب ہون وتبت تمّا اخطارت و صلے اللہ
تعالیٰ علے سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ واصحبہ اجمعین
الراقم محمد نذیر حسین بقلم خود

## نقل تحریر مولوی حاجی سلیمان جوناگڈہی

حاجی سلیمان ولد حاجی اسحاق حنفی المذہب انچہ خطانموم
از و توبہ ست مذہب وہابی باطل ست الف مرۃ مذہب
حنفی امام اعظم دارم وباللہ التوفیق وہو نعم الرفیق + دستخط
صحیح حاجی سلیمان جوناگڈہی

طبع فی المطبعۃ المیرٹیۃ الکائنۃ بملۃ المحمیۃ

اعتراض اجی صاحب میان صاحب نی توبہ کہان کی بلکہ انہون نے تو
عرب کے آنکھون مین خاک ڈالکر اپنے کو خلاص کر کے نکل آئے
کسی نے اُن کی عبارت کو نہین سمجہا + کیا لوگ حج مین توبہ کرنیکو
نہین جاتے ہین ویساہی جاکر توبہ کر آئے اِس سے غیر مقلدیت سے
توبہ کرنا اور سنت جماعت کے اتباع سے مقلد بنا کیون کر ثابت ہوا +
بلکہ اُنہون نے تو کل مذاہب کو سوء لکہا + اور انا حنفی المذہب کو تقیتاً لکہکر
اپنے کو بند سے خلاص کیا جواب اِسکا کئی وجوہون سے دیتا ہون +
وجہ اوّل پہلے تم کو تو اِس توبہ نامہ سے انکار تہا الحمد للہ
اب اقرار ہوا + لیکن اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ جن منکرین نے قبل از مرگ واویلا

نہین تو کیا + اگر آپکو عبارت سمجھنے کی قدرت نہین تو میانصاحب سے پوچھ لیجئے وہ تو خود موجود ہین اپنی عبارت کو خوب سمجھتے ہین + ضرور وہ بہی سیاق وسباق سے عبارت کے جو مطلب نکلے وہی کہینگے نہ آپکی طرح بیطلے مطلب مراد لے وینگے + اگر یون بہی تو کون اعتبار کریگا + سوای اسکے بالاتفاق اتباع مذاہب اربعہ کا نام اتباع سُنت وجماعت ہی کیونکہ اتباع سُنت وجماعت سوائے اس چار مذہب کے متحقق نہین کما مرّ دلایلہ وجہ نہم انّی افتی موافقا للمذھب الحنفی وانا حنفی المذھب کو کیا کیجئیگا + کس طرح اس کذب بہتان بوجھ دہراجائیگا اگرچہ میانصاحب نے ظاہرداری کی + اور بیاض جہوٹ لکہا تو وہ بخوبی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق بنے نہین تو آپ حضرت کیون خواہ نخواہ میانصاحب کو آیت واذا لقوا الذین الخ مذکور کا مصداق بناتے ہین وجہ دہم تقیہ کی بات جو آپنے لکھی وہ تو قابل سماعت ہی نہین اس وجہ سے کہ وہ فعل رافضیونکا ہے اور آپکے میانصاحب نے رافضیت سے صاف توبہ کیا + پہر کیون بیچارہ تائب کو رافضی بناتی ہو گیا آپ حدیث التائب من الذنب کمن لاذنب لہ کو بہولتے ہین ع صاحب کا کچہہ دوس نہین عملہ گڑبڑ کرتے ہین + معہذا + اگر کبہی اس عبارت کو تقیہ پر حمل کیجئے + تو انکو ستبعین سے حدیث وقرآن کے نکال دیجئے کیونکہ یہہ تو مشرکین مع کفار کے جس مین محبوس نہین ہوے تہے + جسمین اجرای کلمہ کفر مین متحیر ہو کر بترک عزیت رخصت کو (جسکو آپنے تقیہ قرار دے رکہا ہی) اختیار کرنا درست ہوتا + یہان تو اظہار حق کے واسطے مؤمنین متشرعین اسلے

جا کر توبہ کیا + نعوذ باللہ منہ + اجی صاحب یہہ تو گرٹھے سے نکل کر کنوے مین
گرنے کی نقل ہے + اِس تمام ویلات سے غیر مقلدیت سے توبہ کرنیکا اقرار کرنا اچھا تہا
جس سے خسر الدنیا والآخرۃ سے نجات پاتا + کیون نہوحال مضلین کا یہہ ہے
وہ راست ہدایت کو چہوڑ کر راہ کج ضلالت پر چلتے ہین اور اپنی ضلالت سے اوسنا حق کو
حق تصور کر لیتے ہین + کیا کرے ع بات پشیمانیکی جو کچہہ ہی سو پیش آہی ہے + التقدیر کا یرد
ع تعلیم جو ہے سو وہیں تقدیر سابق سے + وجہ ہفتم غیر مقلدیت سے توبہ نکرنیکا
اظہار کرنا عدم فہمی عبارت پر اقرار کرنا ہے کیونکہ اِس توبہ نامہ کی پہلی عبارت میرجو
فلما ظہر حالہما احضر فی المحکمۃ العالیۃ واستتیبا فتابا (تا)
وکتبا بقلمہما ما ترجمتہ ہذا ہے وسکو اور آپکے میانصاحب وغیرہ کی عبارتکو
تطبیق دینے سے سوائے غیر مقلدیت سے توبہ کرنیکی اور کچہہ تاویل کی گنجائش
نہین ہوسکتی ہے بلکہ اوسکی ہی تصدیق ہوتی ہے + اِسکو تونو آموز ونکی
سمجہہ بہی خطا نکریگی + کیونکہ استتیبا (تا) عن العقیدۃ الضالۃ الجدیدۃ
والطریقۃ الخبیثۃ الوہابیۃ کے جواب مین میانصاحب نے نبت وغیر ذلک
لکہا + وجہ ہشتم متبع السنۃ والجماعۃ عقیدۃ وفعلاً سے غیر
اتباع مذاہب اربعہ کا مراد لینا بہت ہی جہالت وبلادت ہے + کیونکہ جب
آپکے میانصاحب نے من المذاہب کلہا سو ہی کی تفسیر کو بعقید من الرافضیۃ والخارجیۃ
والوہابیۃ مقید کردیا + تب مضمون تخصیص الشئی بالذکر یدل علی
نفی ما عداہ کذا ذکرہ الامام السرخسی رح + مذاہب اربعہ لفظ سو
مین شامل نرہا + معہذا اس سے غیر اتباع مذاہب اربعہ کا مراد لینا بلادت

عمل بالحدیث والقرآن کے تکیہ پر گمراہ کرنے کی لیاقت تھی اور وہان مکۂ معظمہ مین علماء دین سے مناظرہ کیسا حیثیت ولیاقت جاتی رہی پھر اجتہاد کا دعوی کیسا اور عمل بالنص پر دم بھرنا کیسا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم +

تذییل در بعض فتاوی کہ بوقت اختتام طبع این کتاب بوقوع آمدہ بنظر نفع عام الحاق کردہ شدہ + این فتوی بجواب استفتای مستفتی نبیرۂ حاجی قاضی رمضان علی غفرلہ الباری جناب مولوی عبدالحق صاحب چھپروی ادام مجدہ العلی نوشتہ شدہ +

## اطلاع

چون دلائل این فتوی باہم مشترک اند بنا بران بجہت ہر سوال جواباتش نداده این را یکجا جمع کردہ شدہ لہذا بظاہر عدم تطبیق مفہوم گشتہ در حقیقت انطباق کلی یافتہ شدہ

مجاز (جسکی والیت او رمتقیت بآیت وماکانوا اولیاءہ ان اولیاءہٗ الا المتقون ثابت ہے) کہ جس مین محبوس ہوے تھے بخوبی اظہار حق کر سکتے +یون نکیا+ اور کیون بمضمون قولہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ھم الکفرون اور قولہ تعالی ومن لم یحکم (تا) ھم الفاسقون اور قولہ تعالی ومن لم یحکم (تا) ھم الظالمون ط کافر و فاسق و ظالم بنا + اور اگر ملامت کا خیال تہا تو قولہ تعالی و لا یخافون لومۃ لائم اسکے دفعیہ کے لئے کافی تہا + اور اگر ڈر کا خیال تہا + تو قولہ تعالی ولا تخشوا الناس واخشون الخ اسکے ازالہ کے واسطے شافی تہا + منہی عنہ پر عمل کرنا کیا تہا بلکہ حدیث الصدق ینجی والکذب یہلک پر اعتقاد کرنا تہا کیون نہوا اگر ایمان کامل رکہتے تو قولہ تعالی اللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین پر عمل کرتے اور بمضمون اللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین خدا و رسول کی خوشنودی کو اولی جانتے + اور اگر اتباع قرآن و سنت کا کرتے تو قولہ تعالی یا آیھا الرسول بلغ الخ کا اتباع ضرور کرتے + اور اگر اون کے زعم مین تقلید شخصی باطل تہی باوجود اسکے اونہون نے اسکی حقیقت کا اقرار کیا + تو بخوبی قولہ تعالی لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون کا مصداق بنا + اور اگر فقط حدیث پر بہی عمل کرتے تو بہی بمضمون حدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس نبنتے + بلکہ اظہار حق پر کمر باندہتے + کیا اون کو فقط ہندوستان کے عوام کالبہائم والانعام

ولعنهما کفر و لما فی العالمگیری والخلاصة والبزازیة ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما عیاذا باللہ فهو کافر + این اقوال مختص الشیخین ست ایضاً وفی الاشباہ الکفر شیئ عظیم فلا اجعل المؤمن کافراً متی وجدت روایة انه لا یکفر + ایضاً فیه ولا یکفر احد من اہل القبلة الا بجحود ما ادخله فیه (تا) وفیه بعض اختلاف لکن لا یفتی بما فیه اختلاف و فی رد المحتار لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن + ایضاً فیه فعلم ان ما ذکره فی الخلاصة من انه کافر قول ضعیف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء کما سمعت وقد الف العلامة ملا علی القاری رسالة فی الرد علی الخلاصة وبهذا نعلم قطعاً ما عزی الی الجوهرة من الکفر مع عدم قبول التوبة علی فرض وجوده فی الجوهرة باطل لا اصل له ولا یجوز العمل به وقد مر انه اذا کان فی المسئلة خلاف ولو روایة ضعیفة فعلی المفتی ان یمیل الی عدم التکفیر فکیف یمیل هنا الی التکفیر مخالف للاجماع فضلاً عن میله الی قتله وان تاب وقد مر انفاً ان المذهب قبول توبة ساب الرسول صلعم فکیف ساب الشیخین والعجب من صاحب البحر حیث تساهل غایة التساهل فی الافتاء بقتله مع قوله وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیئ من الفاظ التکفیر المذکورة فی کتب الفتاوی نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة او انکر

## ما قولهم رحمهم الله تعالیٰ

اندرینکه اگر کسے صحابہ رضی اللہ عنہم را باعث باہم مشاجرات و منازعات آنان سب و شتم نماید + یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ را بر شیخین رضی اللہ عنہما تفضیل و یا بر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لعن و طعن کند + یا کسے سب کنندہ را از سب و شتم صحابہ رضی اللہ عنہم توبہ کردن گوید و او بجوابش گوید کہ من چہ کردہ ام کہ توبہ بکنم + پس آن کس کافر خواہد شد یا فاسق یا ضال یا مبتدع یا فاعل گناہ کبیرہ و بر ہمچنین کس سلام کردن روا است یا نہ + و او را تعزیر کردہ خواہد شد یا نہ + و شہادتش مقبول خواہد شد یا مردود + و اگر توبہ کند توبہ اش مقبول خواہد شد یا نہ

## بیّنوا و توجروا

الجواب سب و شتم کنندہ رضی اللہ عنہم را کافر گفتن مسئلہ ایست مختلف فیہ اما در فاسق و ضال و مبتدع و گنہگار بگناہ کبیرہ بودنش شکے و شبہ نیست و سلام بر ہمچنین کس درست نیست + و او را تعزیر کردہ خواہد شد و بانکار توبہ کافر خواہد شد + و اگر توبہ کند بمذہب مختار بدلیل تعمیم مضمون قولہ تعالیٰ هو الذي يقبل التوبة عن عبادہ توبہ اش مقبول خواہد شد و شہادتش مردود لما فی در المختار من سب الشیخین او طعن فیهما کفر و لا تقبل توبتہ و بہ اخذ الدبوسی و ابو اللیث و ہو المختار للفتویٰ و لما فی الاشباہ و النظائر سب الشیخین

وانہ کان یفضل علیا کرم اللہ وجہہ علی ابی بکر رضی لا یکون کافرا الا
انہ مبتدع الخ ولما فی القنیہ ولا یسلم علی الشیخ المازح
والزندا والکذاب او اللاغی ومن سب الناس الخ ولما فی المرقاۃ
ان سب الصحابۃ حرام ومن اکبر الفواحش فی مذہبنا ومذہب
الجمہور انہ یعزر وقال بعض المالکیۃ یقتل وقال القاضی عیاض
سب احدہم من الکبائر وقد صرح بعض علمائنا بانہ یقتل
من سب الشیخین وفی الاشباہ والنظائر کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ
فی الدنیا والآخرۃ الا الکافر بسب النبی صلعم وسب الشیخین او احدہما
ولما فی رد المحتار عزر کل مرتکب منکرا ومؤذی مسلم
بغیر حق بقول او فعل ولما فی الحمادیہ ومن کشف الغوامض
الاصل فی وجوب التعزیر ان کل من ارتکب منکرا کبیرۃ لیس لہ حد
المقدر فی الشرع او اذی مسلما بقولہ او بفعلہ فانہ یجب التعزیر
علیہ (تا) وکل جنایۃ لیس فیہا حد مقدر فالتعزیر فیہا واجب
ولما فی العالمگیری رجل ارتکب شیئا من الصغائر
فقیل لہ تب الی اللہ فقال من چہ کردہ ام تا توبہ باید کرد یکفر کذا فی المحیط
(تا) ولو ان رجلین تشاجرا فقال احدہما لا حول ولا قوۃ فقال الآخر لا حول
بکار نیست الخ یکفر فقط + ہکذا حکم الکتاب واللہ تعالی اعلم
بالصدق والصواب + عبد الحکیم مدرس اول مدرسہ
ابو الطہر لا و حسنین سابق مدرس اول ہوگلی مدرسہ محسنیہ ہوگلی

صحبۃ الصدیق رضہ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف القران ولکن لو تاب تقبل توبۃ وایضا فیہ وسب احد من الصحابۃ وبغضہ لایکون کفرا لکن یضل وایضا فیہ لاینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اہل الاسلام وایضا فیہ وترد شہادۃ من یظھر سب السلف لانہ یکون ظاہر الفسق (تا) او یظھر سب السلف یعنی الصالحین منھم وھم الصحابۃ والتابعون الخ وھکذا فی نصاب الاحتساب واما ما یتعلق بالمفتی والقائل یجب ان یعلم انہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ وجہ یوجب التکفیر ووجہ یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کان نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان کان یرید بہ الوجہ الذی یوجب التکفیر لاینفعہ فتیا المفتی ویؤمر بالتوبۃ والرجوع عن ذلک وتجدید النکاح بینہ وبین امرأتہ + ومن اتی بلفظۃ الکفر مع علمہ انھا لفظۃ الکفر ولکن اتی بھا عن اعتقادہ فقد کفر + وان لم یعتقد ولم یعلم انھا لفظ الکفر ولکن اتی بھا عن اختیار فقد کفر عند عامۃ العلماء لایعذر بالجھل وان لم یکن قاصدا فی ذالک وھکذا فی فقہ الاکبر ولا نذکر الصحابۃ رضہ الا بخیر ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرۃ اذا لم یستحلھا ولا نزیل عنہ اسم الایمان وھکذا فی عقائد النسفی ونکف عن ذکر الصحابۃ رضہ الا بخیر وھکذا فی العالمگیری

فیبغضی ابغضہم + ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی
فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ یوشک ان یاخذہ
ہذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ اخرجہ
الترمذی حدیث قال رسول اللہ صلعم اذا
رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ
علی شرکم + اخرجہ الترمذی حدیث قال رسول اللہ
صلعم ان من الکبائر ان یشتم الرجل والدیہ
قالوا وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب الرجل
ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ اخرجہ
الخمسۃ الا النسائی کذا فی التیسیر تنبیہ ازین ہمہ
سب صحابہ رضی اللہ عنہم منہی عنہ شدن + واز حب صحابہ حب رسول اللہ
وازبغض صحابہ بغض رسول اللہ لازم آمدن + وازاذیت
صحابہ اذیت رسول اللہ واز اذیت رسول اللہ اذیت
خدا واز اذیت خدا ماخوذ شدن + وبر شر سب کنندگان
لعنت کردن + وسب را از کبائر ثابت شدن + بخوبی
ثابت ومتحقق گشت + وعلی وجہ الکمال بصورت جمال حق
برمرکز قرار گرفت وورنواوی تحت باب تحریم سب
الصحابہ رضی ابن عبارت نوشتہ واعلم ان سب
الصحابۃ رضی حرام من فواحش المحرمات سواء من

## تحریر واعظانہ وتقریر بندا نددرین باب از مستخرج

## محمد عبد القادر علیہ السلام

این ہمہ کہ نوشتم حسب دستور فتویٰ بدلائل کتب فقہ نوشتم + حالا مناسب میدانم + کہ چند حدیث نیز درینباب بیارم و پیش نظر ناظران بکنم تا بنید وسب وشتم کنندگان را بفہمانند + و از مضامین احادیث ایشان را بترسانند + تا ایشان نیز سب وشتم را منتہی عنہ وا نشد و باز دیگر ہمچنین حرکت نکنند و ہر چہ کردہ اند از آنہا توبہ سازند و در مشاجرات و منازعات صحابہ بقدر چہ اعتقاد باید داشت معلوم کنند حدیث قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ (تا) قال کان بین خالد بن الولید وبین عبد الرحمان بن عوف شیء فسبہ خالد فقال رسول اللہ صلعم لا تسبوا احدا من اصحابی رض فان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ اخرجہ مسلم ۲۵۰ حدیث قال رسول اللہ صلعم لا تسبوا اصحابی الخ اخرجہ ابوداؤد ۲۸۴ حدیث قال رسول اللہ صلعم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم

عبد الرؤف عفی عنہ

عبد السلام عفی عنہ

من اجاب فقد اصاب

ابو اسحاق محمد عبد الرزاق

مدرس مدرسہ ہوگلی

واعلم ان سبب تلک الحروب ان القضایا کانت
مشتبہۃ فلشدۃ اشتباہہا اختلف اجتہادہم
وصاروا ثلثۃ اقسام قسم ظہر لہم بالاجتہاد
ان الحق فی ہذا الطرف وان مخالفہ باغ فوجب
علیہم نصرتہ وقتال الباغی علیہ فیما اعتقدوہ
ففعلوا ذلک ولم یکن یحل لمن ہذہ صفتہ التاخر
عن مساعدۃ امام العدل فی قتال البغاۃ فی اعتقادہ
وقسم عکس ہؤلاء ظہر لہم بالاجتہاد ان الحق
فی الطرف الاخر فوجبت علیہم مساعدتہ وقتال الباغی
علیہ وقسم ثالث اشتبہت علیہم القضیۃ وتحیروا
فیہا ولم یظہر لہم ترجیح احد الطرفین فاعتزلوا الفریقین
وکان ہذا الاعتزال ہو الواجب فی حقہم لانہ
لایحل الاقدام علی قتل مسلم حتی یظہر انہ
مستحق لذلک ولو ظہر لہولاء رجحان احد الطرفین وان
الحق الیہ لما جاز لہم التاخر عن نصرتہ فی قتال البغاۃ
علیہ فکلہم معذورون رضی عنہم ولہذا اتفق
اہل الحق ومن یعتد بہ فی الاجماع علی قبول
شہاداتہم وروایاتہم وکمال عدالتہم
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین + واختلافات صحابۃ

ابو محمد عبد الحکیم
عبد العلی عفی عنہ
عبد المعبود غفرلہ الودود
عظیم الدین احمد غفر لہ الصمد
محمد عابد علی غفرلہ
سلطان حسین ۱۲
عبد الرزاق

لابس الفتن منہم اوغیرہ لانہم مجتہدون فی تلک الحرب ومتأولون

رتا ، قال القاضی فی سب احدھم من المعاصی الکبائر ومذھبنا

مذھب الجمہور بانہ یعزر ولا یقتل وقال بعض المالکیہ یقتل الخ +

وایضا فیہ تحت کتاب الفتن واعلم ان الدماء التی جرت بین الصحابۃ رضی اللہ

عنہم لیست بداخلۃ فی ھذا الوعید ومذھب اھل السنۃ والحق احسان الظن

بھم والامساک عما شجر بینہم وتاویل قتالھم وانہم مجتہدون متأولون

لم یقصدوا معصیۃ ولا محض الدنیا بل اعتقد کل فریق انہ المحق و

مخالفہ باغ فوجب علیہ قتالہ لیرجع الی امر اللہ وکان بعضہم مصیبا

وبعضہم مخطیا معذورا من الخطاء لانہ مجتہد والمجتہد اذا اخطا لا اثم

علیہ وکان علی کرم اللہ وجہہ ھو المحق المصیب فی ذلک الحروب ھذا

مذھب اھل السنۃ وکانت القضایا مشتبھۃ حتی ان جماعۃ من الصحابۃ

تحیروا فاعتزلوا الطائفتان ولم یقاتلوا ولو تیقنوا الصواب لم یتاخروا

من مساعدتہ ایضا فیہ بحث باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم

اما معویۃ فھو من العدول الفضلاء والصحابۃ النجباء واما

الحروب التی جرت فکانت بکل طائفۃ شبھۃ اعتقدت تصویب

انفسہا بسببھا وکلہم عدول ومتأولون فی حروبہم وغیرھا

ولم یخرج شیئ من ذلک احدا منہم من العدالۃ لانہم مجتہدون

اختلفوا فی مسائل من محل الاجتہاد کما یختلف المجتہدون

بعدھم فی مسائل من الدماء وغیرھا ولا یلزم من ذلک نقص احد منہم

سئل عليٌّ من اهل الجمل قال قيل مشركون هم قال من الشرك فرّوا قيل منافقون هم قال ان المنافقين لا يذكرون الله الا قليلا قيل فما هم قال اخواننا بغوا علينا وقال علي اني لارجوان تكون كالذين قال الله عزوجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين + اخرجه الحاكم كذا في الازالة + ونيز درين روايت حضرت علي رضه حال افراط وتفريط كنندگان در حضرت علي رضه بوضوح پيوست وشك وتشكيك ان نجوي سند فع گشت حديث عن علي رضه قال دعاني رسول الله صلعم فقال يا علي ان فيك من عيسى عم مثلا ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليس لها قال وقال علي الا وانه يهلك في محب مطري بما ليس في ومبغض مفتري يحمله شناني على ان يبهتني الا واني لست بنبي ولا يوحى الي ولكني اعمل بكتاب الله وسنة نبيه صلعم بما استطعت فيما امرتكم به من طاعة الله فحق عليكم طاعتي فيما احببتم او كرهتم وما امرتكم بمعصية انا وغيري فلا طاعة لاحد في معصية الله عزوجل

رضی اللہ عنہم حسب مشیت الٰہی ست دران کسے را حرف
زدن نباید + لما فی المشکوٰۃ عن عمر رضی قال
رسول اللہ صلعم یقول سئلت ربی عن اختلاف
اصحابی من بعدی فاوحیٰ الی یا محمد ان اصحابک
عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقویٰ من بعض
الکل نور فمن اخذ بشیء مما ھم علیہ من اختلافہم
فہو عندی علی ھدی قال قال الرسول صلعم اصحابی
کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم رواہ رزین + و
لقول النبی صلعم اذا ذکر اصحابی فامسکوا
کذا فی الخلفاء + وقولہ تعالیٰ تلک امۃ قد خلت
لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما
کانوا یعملون سورۃ البقرہ و قولہ تعالیٰ واللہ
خلقکم وما تعملون سورۃ الصافات و نیز روایت
ابی نصر + قال ذکروا علیا و عثمان و طلحہ و زبیر
عند ابی سعید فقال سبقت لہم سوابق و
اصابتہم فتنۃ فردوا امرہم الی اللہ اخرجہ
ابوبکر ھکذا فی الازالۃ مصدق این قیل و قال
و نیز از ین روایت ابو بختری حال اہل الجمل بوجہ احسن
منکشف خواہد شد حدیث عن ابی البختری قال

اجاد من اجاب و افاد
من اصاب محمد شفیع عفی عنہ
سابق مدرس اول ہوگلی

المجیب مصیب
غلام سلمانی عباسی عفی عنہ
مدرس دوم مدرسہ ہوگلی

محمد عبد الجلیل

قائم مقام مدرس دوم
کالجیٹ اسکول ہوگلی

محمد عبد العزیز عفی عنہ

محمد بشیر اللہ

رافضی نشان ای مسلمانان نفاق آنیشان عبرت و خبرت گیرید و پند نصیحت پذیرید که رسول اللہ صلعم بقوله اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف الخ کذا فی المشکوٰة + تعظیم و تکریم و توقیر صحابہ صفدر ا برما واجب فرموده اند که صیغهٔ اکرموا امر ست و موجب امر وجوب پس عکس آن ما واجب ست + و نیز بلفظ ثم یظهر الکذب الخ بعد عبور زمان مبشر بالخیر + ظهور زمان مبشر بالشر بر کل تالیفات شر القرونی + اعتماد کلی نموددن را هدایت نموده اند پس چه طور بر تالیفات شر القرونی که کذبش منطوق بالنص ست اعتماد کلی نموده و وثوق قلبی کرده برخلاف امر اکرموا اصحابی الخ و نهی + لا تسبوا اصحابی الخ بر صحابہ که لفظش برای تعمیم ست و خصوصیت را در آن مداخلت نیست ) سب و شتم کنید و نفاق بدل دارید این نیست مگر تالیفات شر القرونی را کالوحی من السماء فهمیدن و غیر رسول را رسول تصور کردن ست با وجود شرع در استثنی گردانید + و با وصف مخالفت نبی خود را بزمرهٔ امت نبی صلعم شمارید لا حول و لا قوة ای مومنان همچنین مبتدعان را در مجالست و مکالمت توقیر و تکریم مکنید + بلکه بدلیل حدیث قال رسول اللہ صلعم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام رواه البیهقی کذا فی المشکوٰة + توقیر ایشان را موجب هدم اسلام دانید + هذه

کفایة لمن له الدرایة + ..

انما الطاعة فی المعروف اخرجه الحاکم + ہر گاہ بر شان اہل عرب
حدیث قال رسول اللہ صلعم من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ رواہ
الترمذی حدیث عن سلمان قال قال رسول اللہ صلعم لا تبغضنی فتفارق
دینك قلت یا رسول اللہ صلعم کیف ابغضك وبك ھدانا اللہ قال
تبغض العرب فتبغضنی اخرجہ الترمذی حدیث قال رسول اللہ
صلعم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی رواہ الترمذی
وارد گردد پس بر شان ہمان صحابۂ کرام کہ قولہ تعالیٰ والسابقون الاولون
من المھجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا
عنہ واعد لھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً نازل ست
بچہ طور سب وشتم منہی عنہ نباشد وسب کنندہ از شفاعت خارج نگردد + ومحبت
رسول او را در نگیرد + و در عذاب جہنم معذب نشود وچون بدلیل حدیث
لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا اخرجہ البخاری وابوداود
والنسائی کذا فی التیسیر حدیث لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء اخرجہ
الترمذی کذا فی التیسیر حدیث بر مطلق مردہ سب وشتم درست نباشد
منہی عنہ گردد پس بچہ طور بر صحابہ بزرگان مرحوان کہ افضل العرب اند وبافضیلت ایشان
تہ رسیدن تو اند ہمچنین سب وشتم وفواحش کہ بقولہ تعالیٰ انما حرم اللہ الفواحش
حرام ست منہی عنہ نباشد آری ہمچنین حرکت از سنیان صادر شدن گویا
رافضیان را خوش کردنست ورافضیان اعدای سنیان اند واعدا را خوش کردن
بقولہ تعالیٰ فلا تشمت بی الاعداء منہی عنہ ست تنبیہ ای سنیان

فریب خوردہ راہ جہنم گیرد + زیرا کہ بر صحت صحابیت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہر دو فریقین
موافقین و مخالفین را اتفاقیست کلی۔ در آن کفرہ و فجرہ را ہم خلافیست جلی نہ خفی نہ جزئی
پس صحابی شدن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امریست قطعی یقینی و صدور قبائح ازان معزز
الیہ حکایتیست غیر یقینی کہ اکثر مورخین یا محدثین بمرض تعصب و نفسانیت و عداوت
مریض گشتہ نسخہ ہای نوشتہ رفتند و بعضے بتقلید ہمان متعصبین و غیرہم منقل شدہ رسالہ
نگاشتند و بعضے باعث بعد زمان بر اقوال معاندین فریب خوردہ امتیاز حق و باطل
کردن نتوانستہ روایتہا و حکایتہا نوشتہ لیکن اجل کردند چنانچہ اینہمہ کوایف و لطائف را
در تذکرۃ المذاہب و ما احسن الادلۃ القویہ لدفع اجیل الوہابیہ نوشتہ ام + و دلیل شافی
و برہان کافی آوردہ ام پس اینہا نیست + مگر امورات غیر یقینیہ ظنیہ ہست ازین باعث ملا
علی القاری در شرح فقہ اکبر از احیاء العلوم امام غزالی رح این عبارت نوشتہ +
فان قیل ھل یجوز لعن یزید لکونہ قاتل الحسین او امرا بہ قلنا ھذا لم
یثبت اصلاً فلا یجوز ان یقال انہ قتلہ او امر بہ فضلاً عن لعنہ و لانہ
لا یجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق بل لا یجوز ان یقال ان ابن
ملجم قتل علیاً ولا ابو لؤلؤۃ قتل عمر فان ذلک لم یثبت متواتراً + - +
و برچنین امورات ظنیہ تکیہ کردہ امر یقینی قطعی را (کہ عبارت از صحابیت ہست) ترک
ساختن و بر مخالفتش عمل کردن و بر آن اصرار نمودن کار زنادقان و بلیدان و جاہلان
و احمقان نیست چیست و فعل فاسقان و فاجران و مبتدعان و ضالان نیست کیست کہ
در قذف و بدگوئی بجز ضرر نفع نیست و در دعا بغیر نفع ضرر چیست بلکہ در سکوت
از لعن شیطان ہم خطر نیست لہذا در فقہ اکبر مذکور از احیای مذکور ہمین عبارت

## علاوه براین بجواب استفتای رضی اللہ عنہ گفتن بنام حضرت معاویہ رضہ درست ہست یا نہ تحریرے دیگر و تقریرے آخر نوشتہ ام برائے معائنہ محبان نقلش می کنم وہو ہذا

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین والائمۃ المجتہدین اجمعین اما بعد فقیر حقیر سراپا تقصیر خادم ہر برنا و پیر و کل صغیر و کبیر محمد عبد القادر غفر لہ الخبیر مے گوید کہ اگر کسے از ماسنیان بر تکیہ اخبار و آثار محدثین و مورخین و بر نوشتہ علمای متقدمین و فضلای متاخرین کہ در باب مشاجرات و منازعات صحابہ مقبولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہست وانہا بمشیت رب العالمین بوقوع آمدہ و ظاہر گشتہ + بر آنان لعن و طعن و اہانت نماید و عداوت نہانی بدل دارد خصوصا در شان حضرت معاویہ رضہ چیزہای ناملائم ذکر کند + البتہ بمضامین احادیث کہ در معصیت سب صحابہ رضہ وارد ہست معذب و فاسق و ضال شود و مبغوض خدا و رسول گردد و بر خلاف ماموربہ فاسکتوا کہ در حدیث اذا ذکر تم اصحابی فاسکتوا ومنھی عنہ لا تسبوا اصحابی الخ عمل کردن لازم شود و باعث جہالت و بلادت یا بسبب ضلالت و بغاوت امر ظنی غیر یقینی را بر امر قطعی یقینی ترجیح دادن بر خود التزام کند اصلا درمیان حق و باطل امتیاز نمی سازد خواہ بر نوشتہ متعصبین و معاندین

تطہیر حدیث اہل کسا مخصص شدن نمی توانند بلکہ ہمان حدیث کسائی بر عدم
شمول اہل کسائی با آیت تطہیر دلالت کند تا بفہم اینمعنی عقل کامل باید و فہم شامل شاید
چراکہ اگر اہل کساء با آیت تطہیر شامل بودند ہر آئینہ ہرگز رسول خدا صلعم بدعائے
اللّٰہم ہؤلاء اہل بیتی تخصیص عمل نمی نمودند چونکہ سیاق وسباق عبارت
سابقہ ولاحقہ آیت تطہیر یعنی یٰنساء النبی لستن کاحد من النساء
ان اتقیتن (تا) وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیة
الاولیٰ واقمن الصلوٰة واٰتین الزکوٰة واطعن اللہ ورسولہ انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا ۝ واذکرن ما یتلیٰ فی بیوتکن من اٰیٰت اللہ والحکمة
ودیگر آیت کریمہ خطاباً بسارہ علیہا السلام اتعجبین من امر اللہ وبرکتہ
علیکم اہل البیت انہ حمید مجید ۝ کہ بقول مفسرین آیت تطہیر است
بر تخصیص ازواج مطہرات دال بود بنابران از رسول خدا صلعم ہمچنین دعا رو نمود
ورنہ حاجت دعا چہ بود) و نیز حضرت ام سلمہ رض کہ این آیت تطہیر بخانہ اش نازل شدہ
بود با اہل کساء شامل نفرمود بلکہ بلحاظ تحصیل حاصل بجواب سوال حضرت ام سلمہ رض
انت علیٰ خیر وانت علیٰ مکانک فرمود یعنی آیت تطہیر خود شاملش بود
لہذا در جلالین ۹۳ تحت یا اہل البیت ای نساء النبی مسطور و در عباسی یا اہل بیت
النبوة مذکور و در بیضاوی لان التخصیص لہم لا یناسب ما قبل الآیة وما بعدہا والحدیث
یقتضی انہم اہل البیت لا انہ لیس غیرہم مزبور فان التخصیص کیف العمل بخلاف ہذا
التنصیص علاوہ بر آن علیٰ ہذا القیاس لفظ عترت ہم کہ در حدیث مذکور با اہل بیت مخصوص

مسطور ست ولا خطر فی السکوت عن لعن ابلیس فضلا عن غیره بطرز دیگر
مے گویم که اگر باعث بغاوت حضرت معاویه رضی اللہ عنہ بر حضرت علی کرم اللہ وجهه مستحق
لفظ رضی اللہ عنہ نباشد پس حضرت زید شهید رضی اللہ عنہ که با برادر زاده امام وقت بغاوت کرده
براو خروج نموده بود بطریق اولی مستحق لفظ رضی اللہ عنہ نباشد بلکه ازان هم نفی
که در حدیث ثقلین که گویست نقصان پذیرد نه حضرت حسن رضی اللہ عنہ باعث مصالحه با حضرت
معاویه رضی اللہ عنہ مستحق شدن تواند نه حضرات عائشه صدیقه رضی اللہ عنہا و طلحه رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ و غیرهم
بسبب خروج بر حضرت علی رضی اللہ عنہ مستحق باشند و نه حضرت داؤد علیه السلام باعث قتل کنانیدن
حضرت اوریا رضی برای گرفتن زوجه اش مستحق علیه السلام گردد نه برادران حضرت
یوسف علیه السلام بسبب ظلم آنان بر حضرت یوسف علیه السلام قابل علیهم السلام شدن
توانند نه حضرت آدم علیه السلام باعث نافرمانی و گندم خوری مستحق علیه السلام باشد طرفه
بر آن این ست که نقائص و اشغال مذکوره قطعی و یقینی اند با وجودش با همین بزرگان
عداوت داشتن ممنوع شرعی ست و بغاوت حضرت معاویه رضی اللہ عنہ خبر یست ظنی
غیر یقینی یا لو ستن بسبب خطای اجتهادی باشد کما مر ذکره و آن معفو بعفو
الهی گردد بلکه بدلیل حدیث قال رسول اللہ صلعم اذا اجتهد الحاکم فاصاب فله اجران
وان اجتهد فاخطأ فله اجر اخرجه الشیخان ابو داؤد و کذا فی التیسیر ثواب
باشد چرا مستحق لفظ رضی اللہ عنہ نباشد و اگر کسی از سنیان رافضی منشان
بدین دلائل سنیان گوش نهاده باستدلالات فاسده رافضیان سست گشته بآیت تطهیر
بحدیث ثقلین تمسک جوید و بر وست لفظ اهل بیت و عترت آیت و حدیث را تخصیص کند
و ضلالت پذیرد همانا تحفه اثنا عشریه بهم نیش بسکه کفایت باشد که فی الحقیقت آیت

فتوی ہے ** لما فی العالمگیری الفتوی فی زماننا بقول محمد رح حتی یحد من سکر من الاشربۃ المتخذۃ من الحبوب والعسل واللبن والتین لان الفساق یجتمعون علی ہذہ الاشربۃ ویقصدون السکر واللہو بشربہا کذا فی التبیین ** **ایضا فیہ** وعند محمد رح حرام شربہ قال الفقیہ وبہ ناخذ کذا فی الخلاصہ **ولما فی تنویر الابصار** وحرمہا محمد مطلقا وبہ یفتی **ولما فی الدر المختار** والکل حرام عند محمد وبہ یفتی ** **ولما فی رد المحتار** (قولہ وبہ یفتی) ای بتحریم کل الاشربۃ **وایضا فیہ** (قولہ وبہ یفتی) ای بقول محمد وہو قول الائمۃ الثلاثۃ **ایضا فیہ** (قولہ وغیرہ) کصاحب الملتقی والمواہب والکفایۃ والنہایۃ والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقہستانی والعینی حیث قالوا الفتوی فی زماننا بقول محمد لغلبۃ الفساد وعلل بعضہم بقولہ لان الفساق یجتمعون علی ہذہ الاشربۃ ویقصدون اللہو والسکر بشربہا **ولما فی النہایۃ** والفتوی علی قول محمد رح کذا ذکرہ الامام المحبوبی **ولما فی الکفایہ** والشیخ الخسروانی رح ذکر فی الفتاوی ان الفتوی علی قول محمد رح ** **ولما فی الجامع الرموز** وحاصلہ ان شرب (تا) وحرام عند محمد رح فیحد ویقع کما فی الکافی وعلیہ الفتوی ** **تنبیہ** ** ..

دیکھو ان کتابوں سے یعنی عالمگیری اور تنویر الابصار اور در المختار اور رد المحتار اور ملتقی اور مواہب اور کفایہ اور نہایہ اور معراج اور شرح المجمع اور شرح درر البحار اور قہستانی اور عینی سے شربہ غیر منصوصہ میں امام محمد رح کے قول پر فتوی ہونا

شدن نمی تواند که کل اہل بیت بقول شیعہ ہم جنتی نبودند بلکہ بعضے از آنان با عتقاد روافض مرتد و باغی گشتند العیاذ باللہ پس مضمون عترتی علی وجہ الکمال سوئے اجماع اہل بیت صادق نہ آید لامحالہ نقصان پذیرد پس جامع نزاد خود نشد وچون رسول خدا صلعم در شان حضرت عباس فرمود یا رب ھذا عمی و صنو ابی و ھؤلاء اھل بیتی الخ فرمود خصوصیت برفت دہ بیت روند لہذا مانع دخول غیر ہم نشد پس مضمون عموم من کہ حدیث من سلک علی طریق سنتی فھو اولادی او آلی و عترتی (علی الاختلاف) ست قیام گرفت ونیز قولہ تعالیٰ یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح مصدق قولم گشت بنا بران این مثل بندگی با ہمہ برادگی منظور نیست شہرت گرفت آما ہان اکثر از افضلیت این پنجتن بزرگان را قائل ہستم و اعتقاد شان دارم ہرگز ہرگز بغیر فاضل افضل و مفضول را مثل او و انان مساوی نمیسازم بلکہ بمضمون الکل درجات و فضلنا بعضھم علیٰ بعض درجہ ہر یک را متفاوت دانم نہ مانند حمقا ہر یک افضل افضلیت مفضول را ناسزا گویم بلکہ بر شان کل مؤمنین متقدمین و بر جمیع مسلمین سابقین آیت ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم را تلاوت کنم فقط ھذا عبرۃ لمن اعتبر و تبصرۃ لمن استبصر۔ این نوشتہ خاکسار سراپا انکسار بلکہ از نوشتہ خود دستخط مسمی محمد عبد القادر غفر لہ عفا عن ذنوبہ سنۃ الرحمۃ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ غیر منصوصہ اشربہ کی حلت و حرمت مادہ میں شیخین کے قول پر فتوی ہے یا امام محمد کے قول پر مسئلہ انگریزی شراب مثل عرق جن بیر وغیرہ یعنی جو شراب کہ گیہوں جو اور سیب شہد انجیر و غیر ذلک من الحبوبات وغیرہ سے بنتی ہیں اور تاڑی حسب مذہب مختار امام محمد رح کے حرام ہے یا حلال بر تقدیر ثبوت حرمت اشربہ مذکورہ کے جسکا کثیر حرام ہی اوسکا قلیل بھی حرام ہی یا نہیں بینوا توجروا جواب مسئلہ اول غیر منصوصہ اشربہ میں امام محمد رح کے قول پر

**تنبیہ** دیکھو اس سے امام محمدؒ کا اشربۂ مذکورہ کو حرام فرمانا بخوبی ثابت ہے + **جواب مسئلہ سوم** + ہاں جسکا کثیر حرام ہے اسکا قلیل بھی حرام ہی **لما فی الدر المختار** وقال محمد ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ایضا فیہ** (وحرمہا محمد) ای الاشربۃ المتخذۃ (تا) قلیلہا وکثیرہا ۱۲ **ولما فی قاضیخان** یحرم القدح المسکر منہ وھو الذی یعلم یقینا او بغالب الرأی انہ یسکر وعلی قول محمد والشافعیؒ لا یحل شربہ (تا) لمحمد والشافعیؒ قولہ علیہ السلام کل مسکر حرام وقولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ولما فی الہدایۃ** وھم فی اثبات الحرمۃ قولہ علیہ السلام کل مسکر خمر وقولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وروی عنہ علیہ السلام ما اسکر الجرۃ منہ فالجرعۃ منہ حرام ولان المسکر یفسد العقل فیکون حراما قلیلہ وکثیرہ کالخمر + **تنبیہ** +

جب ان دلائل وبراہین سے غیر منصوصہ اشربہ میں امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ دینا متفق علیہ مسئلہ ٹھرا اور امام محمدؒ کا اشربۂ مذکورہ کو حرام فرمانا اور جسکا کثیر حرام ہے اوسکے قلیل کو حرام کہنا حتیٰ کہ جسکی ایک مٹکا پینے سے نشہ ہوتا ہی اسکے ایک چلو پینے کو حرام فرمانا ثابت ومتحقق ہوا پھر کیونکر ان اشربۂ مذکورہ کی حلت کا فتویٰ دینا صحیح ہو + **فتاملوا** + ما اجاب المجیب صحیح مصیب هدایت اللہ عفا اللہ عنہ

ھکذا احکم الکتب واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب + + +

لا مریۃ فی ہذہ المسئلۃ محمد عبد القادر غفرلہ

ان ہذہ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ لیست فیہا مریۃ عبد الباقی الحنفی عفی عنہ

عبد العزیز ... [illegible]

اچھی طرحسے ثابت ہی اور اوسکے ضمن مین حرمت بھی ثابت ہوئی +..

**جواب مسئلہ دوم**- انگریزی شرابین- پورٹ- جن- بیز یعنے جوجو شرابین- جو- گیہون- جوار- سیب- شہد- شیر- انجیر- وغیر ذلک من الحبوبات وغیرہ سے بنتی ہین اونکا پینا حسب مذہب مختار امام محمدؒ کے حرام ہے **لما فی الدر المختار** +

(وحرمہا محمد) ای الاشربۃ المتخذۃ من العسل والتین ونحوھما قالہ المصنف (مطلقًا قلیلہا وکثیرھا (وبہ یفتی) ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیۃ وذکر انہ مروی عن الکل ونظمہ فقال **شعر** وفی عصرنا فاختیر حد واوقعوا + طلاقًا لمن من مسکر الحب یسکر + وعن کلہم یروی وافتی محمد + بتحریم ماقد قل وھو المحرر + **ولما فی العالمگیری** اما الاشربۃ المتخذۃ من الشعیر اوالذرۃ اوالتفاح اوالعسل اذا اشتد وھو مطبوخ اوغیر مطبوخ فانہ یجوز شربہ مادون السکر عند ابی حنیفۃ وابی یوسفؒ وعند محمدؒ حرام شربہ قال الفقیہ وبہ ناخذ کذا فی الخلاصۃ + فان سکر من ھٰذہ الاشربۃ فالسکر والقدح المسکر حرام بالاجماع **ولما فی الھدایۃ** وما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلال عند ابیحنیفۃؒ (تا) وعن محمدؒ انہ حرام ویحد شاربہ اذا سکر منہ ویقع طلاقہ اذا سکر منہ کما فی سائر الاشربۃ المحرمۃ ۱۲ **وایضًا فیہا** وعند محمدؒ والشافعیؒ حرام ۱۲ +..+..+

اگر فقط امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے تو کیا شیخین کا یہہ قول مردود ہے +
الشراب الرابع (تا) واذا غلی واشتد یحل شربہ فی قول ابی حنیفہ
وابی یوسف فی قول لا اخر لاستمراء الطعام والتداوی والتقوی لطاعۃ اللہ تعالیٰ
دون اللهو واللعب والسکر کذا فی قاضیخان والعالمگیریہ
وغیرہ **جواب** اسکا کئی طرح پر ہے اولاً شیخین کا قول صحیح
ومقبول و منصوص ہے مردود نہیں ہے ہاں زمانہ خیر القرون کے ساتھ مخصوص و معہود تھا +
انقلاب دوران واختلاف زمان کے سبب سے بظاہر رد و ہو گیا + کیونکہ
زمانہ سابق کے لوگونکی قوت ایمانکا حال کچھہ اور تھا + اب زمانہ حال کا حال
کچھہ اور ہو گیا + حتیٰ کہ لوگ شراب کو شربت کے نام سے پینے لگے +..
کیون نہو رسول خدا صلعم نے اس باتکی خبر آگے ہی سے دی ہے ..
**حدیث** عن النبی صلعم قال لیشرب ناس من امتی الخمر یسمونھا
بغیر اسمھا اخرجہ النسائی اخرجہ ابن ماجہ جب صریح روایت پا دین گے
تب تو علانیہ پیا کرینگے + اسلئے علمائے کبار و فضلائے نامدار نے حسب حال زمانہ
کے بالاتفاق امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ دیا + اور شیخین کے قول کو
اشربہ غیر منصوصہ کے باب مین بظاہر رد و ٹھرایا تا کہ لوگ اسکے ٹیک پر افراط
و تفریط نکرے ثانیاً غایۃ ما فی الباب یہہ ہی کہ شیخین کے قول سے قدر
غیر مسکر کی اباحت ثابت ہوتی + وہ بھی مقید بقیود و مشروط بشروط ہے +
لیکن امام محمدؒ کے قول سے حرمت ثابت ہوتی ہے + اور نا ظاہر نہیں ہے
کہ جہان کہین حرمت و اباحت مین تعارض واقع ہووے وہان حرمت کی ترجیح

## مستخرج محمد عبد القادر نے بحدیث الدین النصیحۃ خیر خواہی سے کچھ عرض کرتا ہی اور طرفین کے قول کی تطبیق بتاتا ہے

مومنو تاڑی خوری اور پورٹ نوشی کو چھوڑ دو اور ظاہر داری کو دین داری خیال مت کرو + کیونکہ ایمان دارون کی ایمانداری + اور دیندارونکی دینداری کا ڈہنگ کچھ اور ہی + اور ظاہر دارونکی ظاہر داری اور حیلہ جوئیونکی حیلہ جوئی کا رنگ کچھ اور ہی + کیونکہ دیندار لوک اپنی دینداری اور تقاوت کی وجہ سے افراط و تفریط و مشکوکات و اختلافات سے احتراز و احتیاط کرتے رہتے ہین + اور ظاہر دار لوگ باطن خواہش نفسانی پر عمل کرتے پھرتے ہین + اور ظاہر جن جن کراون روایتونکو جو اُن کے خواہش نفس کے مطابق سمجھتے ہین اپنے عمل کی دلیل گردانتے ہین جسمین لوگونمین متہم نہووین + یہہ کچھہ دینداری و خدا پرستی نہین + بلکہ سراسر بندہ پرستی و ریاکاری و شر العبادی ہے + اسلئے ابن حجر عسقلانی نے اپنے تخریج احادیث الرافعی مین بروایت عبد الرزاق یون لکھا ہی کہ اگر کوئی بقول اہل مدینہ سرود سنے اور وطی فی دبر النساء کرنیکو اخذ کرے + اور بقول اہل مکہ متعہ اور صرف پر عمل کرے + اور بقول اہل کوفہ نشہ پینے کو اختیار کرے + وہ بدترین خلایق اور شر العباد ہے + چنانچہ اسکی دلیل ہمارے تذکرۃ المذاہب کے (۳۸۱) صفحہ مین پاوینگے اگر نظر کرینگے اور جو لوگ ہر مذہب سے مباح کو تلاش کرکے اختیار کرتے ہین ++ وہ فاسق و فاجر بنتے ہین + اِسکی دلیل بھی اسی صفحہ مین ملیگی + اعتراض

فساد زمانہ اِسپر موافقت کی + یعنے حرمت پر حکم کیا + اور صاحبان صحاح وغیرہم نے بھی اِسباب مین بہت سی حدیثون کو جمع کیا + **حدیث** کل شراب اسکر فہو حرام + اخرجہ الترمذی **حدیث** کل مسکر حرام اخرجہ الترمذی **حدیث** ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام + اخرجہ الترمذی واحمد وابوداؤد وطحاوی وابن حبان **حدیث** قال رسول اللہ صلعم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منہ فملاء الکف منہ حرام الخ اخرجہ الترمذی **حدیث** قال رسول صلعم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام ومن مات وہو یشرب الخمر یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ + اخرجہ ابوداؤد **حدیث** عن النبی صلعم قال کل مخمر خمر و کل مسکر حرام ومن شرب مسکرا بخست صلوتہ اربعین صباحا الخ اخرجہ ابوداؤد **حدیث** عن دیلم الحمیری قال سئلت النبی صلعم فقلت یا رسول صلعم انا بارض باردۃ نعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال صلعم ہل یسکر قلت نعم قال صلعم فاجتنبوہ فقلت فان الناس غیر تارکیہ قال فان لم یترکوہ فقاتلوہم + اخرجہ ابوداؤد + اور اسیطرح پر بخاری ومسلم وابن ماجہ والنسائی وموطا وغیرہا مین بھی ہے دیکھہ لیجئے رابعا اگر سچ پوچھیئے تو امام محمد رح کا قول عین امام اعظم رح کا قول ہونا ثابت ہے کیونکہ امام اعظم رح کے کسی شاگرد نے کسی مسئلہ مین امام صاحب کی مخالفت

ہوتی ہے + یہان پر بھی حرمت کی ترجیح ہوگی چنانچہ اشباہ مین ہے
اذا تعارض دلیلان احدھما یقتضی التحریم والاخر الاباحۃ قدم التحریم
بلکہ سارے اصول کی کتابون مین اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام کا قاعدہ
معروف و مشہور ہے پھر یہان پر کیون غلبہ نہو + اور ثانیاً امام محمد رح کا
قول مفتی بہ و مقبول ہونے کی دلیل حضرت عثمان رض کے اس قول سے ثابت
و متحقق ہے قال عثمان رض لما سئل عن الجمع بین الاختین بملک الیمین
احلتھما ایۃ وحرمتھما ایۃ والتحریم احب الینا کذا فی الاشباہ +
ثالثاً اگر غور و فکر کرکے دیکھیے تو امام محمد رح اور شیخین کے قول مین منافات
کلیہ متصور نہین کیونکہ صورت سکر وتلہی وغیرہ مین دونون قول کا نتیجہ متحد ہی
ہے یعنی بالاتفاق حرام ہے + ہان عدم سکر وغیرہ کی صورت مین کسیقدر منافات
جزئیہ البتہ متحقق ہے + لیکن وہ منافات جزئیہ بھی اسی روایت کے قیود وشروط
سے از خود مندفع و مسلوب ہی کہ فی زماننا لوگ قوت عبادت وغیرہ کے
لئے نہین پیتے ہین بلکہ نشہ و سرور کے غرض سے پیتے ہین لیکن اپنی مافی الضمیر کو
مخفی کرکے بظاہر شیخین کے قول پر عمل کرتے ہین + کہتے ہین چنانچہ اسباب پر
ردالمحتار کی اس عبارت نے شہادت دی والناس فی زماننا یشربون
للفجور والتلہی جب نشہ اور سرور غرض ٹھہرا + تب شیخین کے قول مطابق بھی
حرمت آگئی + پھر منافات کہان رہی + چونکہ فقہاء نے نشہ خورون کی
تہ دل کی بات دریافت کرلی + اسلئے احتیاطاً امام محمد رح کے قول پر فتویٰ
دیا + حتی کہ امام مالک رح اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رح وغیرہم نے بھی باعتبار

فرمایا تب قولہ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نازل ہوا + اُسوقت بعض لوگون نے شراب پینے کو
ترک کیا + اور بعضون نے یہہ تاویل کی کہ جب خداوند تعالیٰ نے دوامر کو
بیان کیا گناہ و نفع - تو نفع مین ہمارا حصہ باقی رہا + پہر حضرت عمر رضی
اللھم زدنا فی البیان فرمایا + تب قولہ تعالیٰ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی
نازل ہوا + اُسوقت مین بعضون نے لاخیر لنا فیما یمنعنا من الصلوٰۃ
کہکر شراب نوشی چہوڑ دی اور بعضون نے یہہ سمجہا کہ اللہ تعالیٰ نے جب سکر کو
مقید بقربت صلوٰۃ کیا + تب غیر وقت نماز مین درست رہا + اسلئے حضرت
عمر رضی نے پہر اللھم زدنا فی البیان فرمایا - تب قولہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ
فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ
الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ
فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ۔ نازل ہوا + جب ہی سے شراب کی حرمت قطعی ثابت ہوگئی +
اور کل لوگون نے بالکل ترک کردیا + کیونکہ اللہ جل شانہ نے بڑے زجر و
توبیخ مزید اور وعید و تحذیر شدید سے اپنے کلام کے مضمون جملہ کو انما
کے ساتھہ موکد کیا + اور خمر پر جو مبتدا ہے میسر انصاب و ازلام کو عطف
کرکے حکم ہر چہار کا مساوی بتایا + پہر اُن کی خبر رِجْسٌ ڈالا پہر رجس کا
بیان مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ کیا پہر بقولہ فَاجْتَنِبُوْہُ اجتناب اسکا کل خلایق پر
واجب کیا + پہر لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ سے فلاح کو اُسکے اجتناب کے اوپر ان کیا۔

نہین کی + بلکہ اس عدم مخالفت کو حلفًا اظہار کیا + ہان امام صاحب ہی کے اقوال مین سے بعض قول نظر بر مورد دیگر حسب مناسب حال و اقتضای مقال کے اختیار کیا اور اس اختیار کے سبب سے مجازًا وہ قول اُن کے شاگردون کیطرف منسوب ہوگیا + کیونکہ اضافت بادنی ملابست درست ہے جیسا ہمنے اسبات کو ما احسن الادلہ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ کے (۹۲) صفحہ مین لکھا + ورنہ کل شاگردون کے اقوال استاذ ہی کے قول ہین چنانچہ اس بحث کو مین نے تذکرۃ المذاہب کے ۱۰۵ صفحہ مین لکھا ـ + اور اپنے دعوی پر دلیل شافی اور برہان کافی لایا **اعتراض** اگر دونون قول امام صاحب ہی کا ہونا ثابت ہووے تو تناقض لازم آوے **جواب** تناقض معنوی نہین ہان بظاہر سمجھ کا تناقض ہے + وہ تناقض عدم فہمی کی حیثیت و اعتبار کے قیود سے مندرج ہے + کیونکہ امام صاحب کے اقوال حیثیت و اعتبار زمان و مکان و مورد و ماخذ و منزل کے ساتھہ متعلق ہے + سب لوگون کے سمجھہ مین نہین آتے ہین + اسلئے تناقض ہی سمجھتے ہین + دور کیون جاؤ فقط اسی مسئلہ ہی مین غور و تفکر کرکے دیکھو تو کل حال اس مسئلہ کے قیل و قال سے اچھی طرح سے منکشف ہو جائیگا + وہ غور متعلق بالتمہید ہے اور وہ تمہید یہہ ہی کہ بعد از بعثت رسول کریم صلعم کے بھی حسب دستور ایام جاہلیت کے شراب نوشی جاری تھی اسلئے حضرت عمر رضہ نے رسول کریم ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ شراب تو مہلک مال اور مزیل عقل ہے + آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے تا کہ شراب کے حال سے ہمکو خبر دیوے + تب رسول اللہ صلعم نے اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا

کرسکین + یعنے حسب مناسب حال و مقتضائے مقال استنباطات مین
قیل و قال کرنے کی طاقت پاوین + اور تفسیق اون صحابیونکی (جنہون
نے مع رعایت شروط و قیود وجوہ یہ و عدمیہ مذکورہ کے بقدر غیر مسکر
پیاتہا) لازم نہ آوے + اسلئے قاضیخان مین یہہ عبارت مرقوم
ہے عن ابی حنیفۃ رح انہ قال من شرایط السنۃ والجماعۃ ان لا یحرم
النبیذ الجر لان فی تحریمہ تفسیق کبائر الصحابۃ رض وعنہ انہ قال
لا احرم النبیذ الشدید دیانتہ ولا اشربہ مروۃ اجمع کبار
الصحابۃ رض علی اباحۃ النبیذ واحتاط فی شربہ لاجل الاختلاف فی الخ
وفی رد المحتار روی ان الامام قال لبعض تلامذتہ ان من احدی
شرائط السنۃ والجماعۃ ان لا یحرم نبیذ الجرۃ وفی المعراج قال ابو حنیفۃ
لو اعطیت الدنیا بحذافیرھا لا افتی بحرمتھا لان فیہ تفسیق بعض
الصحابۃ ولو اعطیت الدنیا لشربھا لا اشربھا لانہ لا ضرورۃ فیہ وھذا
غایۃ تقواہ اور جو کوئی ان شرایطون اور قیودون کا لحاظ نکرے + بلکہ
تلہی اور لہو و لعب اور سکر کا ارادہ رکہے تو اون کے لئے بالاجماع حرام ہے
لما فی در المختار اما عند قصد التلہی فحرام اجماعا ایضا فیہ
ولو للھو لا یحل اجماعا حقایق ایضا فیہ فلو شرب للھو فقلیلہ
وکثیرہ حرام ولما فی شرح العینی علی الکنز وھذا
الاختلاف فیما اذا قصد بہ التقوی دون التلہی وان قصد بہ
التلہی فھو حرام بالاجماع ولما فی الطحطاوی اذا کان شربہ للھو

بعد اسکے اُسکے مفاسدون سے یعنے شیطان کے عداوت ڈالنے سے اور نماز اور ذکر خدا کے باز رکہنے سے خبر دی + پہر **فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ** سے بہت ہی غضب سے ڈرایا + کہ اِس قسم کے مقامون کے استفہام کے معنے امر کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے اسلیئے حضرت عمر رضؓ نے اِس آیت کے جواب مین انتہینا ربنا انتہینا ربنا فرمایا + **کذا فی النسائی وابوداؤد والبیضاوی والکفایہ والعنایہ وغیر ذلک** + لیکن جب یہہ حکم اشربۂ متعارفہ منصوصہ کے ساتہہ مخصوص تہا + اسلیئے اکثرون نے اشربۂ غیر منصوصہ کو پینے لگے پہر جب **حدیث کل مسکر حرام** + **حدیث کل مسکر خمر و کل مسکر حرام** اخرجہ المسلم وغیرہ کا مضمون دریافت کیا + تب صحابیونکے درمیان دو فرقے ہوگئے + ایک فرقے نے تو قدر غیر مسکر کو مباح جانکر بغیر قصد لہو و لعب مسکر کے بلکہ بقصد تداوی و تقوی کے پینا شروع کیا + اور دوسرے فرقے نے احتیاطًا چہوڑ ہی دیا + جب اِسپر ایک زمانہ گذرا پہر لوگون نے بہت کچہہ افراط و تفریط کرنا شروع کردیا + حتّٰی کہ امام صاحب کا زمانہ آن پڑا + تب امام صاحب نے تمام کوایف و لطایف کو دریافت کرکے اِن مسائل فقہیہ کو قرآن و حدیث و فعل صحابہ رضؓ سے استنباط کیا + اور اُنہین خیر القرون و شر القرون کے لحاظ سے اور زمان و مورد و منزل و ماخذ وغیرہا کے اعتبار سے قیود و شروط لگاکر قول مذکور کو بطور قاعدۂ کلّیہ بتا دیا + جس سے اون کے بعد کے مجتہدین متبعین جیسے امام ابویوسف رحؒ و امام محمد رحؒ و امام زفر رحؒ وغیرہم حسب انقلاب نیت مردمان اور موافق اختلاف زمان کے اوس قاعدے پر مسائل استخراج

قول سے تو ثبوت اباحت کا عیان ہے حاجت بیان نہین + کہ شروط وجوہ
مذکورہ و قیود عدمیہ مزبورہ اسمین بحسن و بخوبی ثابت و متحقق ہے + اما امام
محمد رح کے قول سے بھی اسکی اباحت ثابت ہی اسوجہ سے کہ انکی یہہ علت
حرمت اشربۂ غیر منصوصہ کی اس مضمون کے ساتھہ مختص ہے (کہ فی زماننا لوگ
فسق و فجور کی نیت سے اور لہو و لعب اور سکر کے مقصد سے پیتے ہین)
حالانکہ وہ خصوصیت روٹی بسکٹ مین اصلا پائی نہین جاتی ہے بالکل مندفع
ہی + لیکن محتاطون کے لئے احتیاطاً ترک کرنا اولیٰ ہے اس سبب سے کہ اکثر
صحابہ کبار نے بھی باوجود مباح جاننے قدر غیر مسکر کو احتیاطاً ترک کیا + کما مر
ذکرہ + اسلئے امام اعظم رح نے یہہ فرمایا کہ اگر ساری دنیا اسکے حرمت کے
فتویٰ دینے پر مجھے ملے تب بھی مین اسکے حرمت کا فتویٰ نہ دون + اور اگر
ساری دنیا اسکے پینے کے عوض مین مجھے ملے ہرگز نہین پیونگا ++
کما مر ذکرہ + کیونکہ بہت سے ایسے مباح ہین جسپر عمل کرنا ضرور نہین +
چنانچہ اسکی دلیل اس حدیث سے بھی مستنبط ہی **حدیث** قال رسول اللہ
صلعم اکثر جند اللہ تعالیٰ فی الارض الجراد لا اکلہ ولا احرمہ +
کذا فی عقود الجواہر **دفع دخل** اگر کوئی کہے کہ اس مسئلہ مین شیخین رح
ایک طرف اور امام محمد رح ایک طرف اور جہان کہین ایسا واقع ہوتا ہے
وہان شیخین کے قول پر فتویٰ ہوتا ہے جیسا قاضیخان وغیرہ مین ہے
تب شیخین کے قول پر فتوی نہ ہوکر فقط امام محمد رح کے قول پر کیونکر فتوی ہونا
صحیح ہوا **جواب** اسکا کئی طرح پر ہے **اولاً** یہان پر باعتبار شروط و قیود

نقلیلہ وکثیرہ حرام اتفاقاً **ولما فی ردالمحتار** عن ابی یوسف لو اراد السکر فقلیلہ وکثیرہ حرام وقعود ہ لذلک حرام ومشیہ الیہ حرام جب صورت تلہی وغیرہ مین بالاجماع حرمت ثابت ہوئی تب **بدلیل** والناس فی زماننا یشربون للفجور والتلہی کذا فی ردالمحتار + **وایضاً فیہ** **وفی العالمگیری** لان الفساق یجتمعون علی ھذہ الاشربۃ ویقصدون اللھو والسکر بشربہا + لوگونکا نیت تلہی وغیرہ پنا ثابت ہوا + تب ہی امام محمد رح نے اپنے استاذ کے قول کو خوب سمجھا اور تبدلات زمان تغیرات ازمنہ دریافت کرا اور لوگونکی نیت کا حال معلوم کرکے اپنے استاذ کے قاعدہ پر مطلقا حرام فرمایا + اب دیکھو امام محمد رح کا قول عین امام صاحب اور امام ابو یوسف رح کا قول ہونا ثابت ہوگیا یا نہین + عبرت او خبرت پکڑو + اور امام صاحب کے قیودونکو لحاظ کرو + جسمین یہہ کبھی ایسا ہو نہیں سکتا کہ شیخین کے قول کے موافق تاڑی اور پوریت وغیر ذلک بقدر غیر مسکر حلال ہے ❊ **سوا اسکے اور سنو** کہ جب شیخین نے اباحت و حلت کو بشروط وجودیہ و عدمیہ مذکورہ مشروط کیا تو بقاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط فوت الشرط سے (کہ عبارت از قیود و شروط ہے) فوت المشروط (کہ عبارت از اباحت) لازم آیا + جب یہہ ثابت ہوا تب دونون قول کا متحد ہونا بھی ثابت ہوگیا **تفریع** + ان تقریرات مسطورہ اور تحریرات مزبورہ سے یہہ کیفیت کھلی + بلکہ حسب مضمون **حدیث اختلاف امتی رحمۃ** کے اس اختلافات مذکورہ سے یہہ رحمت نکلی + کہ تاڑی کی روٹی بسکٹ کی اباحت بخوبی طرفین کے قول سے ثابت ہوگئی کہ حرمت کی علت گئی گذری + کیونکہ شیخین نے

# تقاریظ بلاغت مضمون علمای نامدار دیار
# و تقاریر فصاحت مشحون فضلای ابرار امصار

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن خلق الانسان من ماء مہین فجعلہ سمیعاً بصیرا + ثم ہداہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا + ووعد المؤمنین جنۃ وحورا وحریرا + واعتدنا للمنافقین سلاسلا واغلالا وسعیرا + واصلی علی نبیہ محمد الذی ارسل الینا بالحق بشیرا ونذیرا + وعلی الہ واصحبہ وتابعیہم واتباعہم الذین شید واارکان الاسلام وارفعوا فی طریقۃ سلما ومنارا + اللہم اجعلنا لھدیتہ وھدیہم متبعین + وانفعنا بمحبتہ وبمحبتہم اجمعین + انک علی کل شیئ قدیر + وبالاجابۃ جدیر + اما بعد لا یخفی علی اولی الالباب وذوی البصائر والارباب ان فی ھذا العصر والزمان + قد انمحی فیہ اثر الصدق والایمان + حتی جل فی قلب الناس و اللسان البغض والزور والبہتان + وتطاول اعناق اھل الفساد والطغیان وتم فی رؤس الشناعۃ والشنان + فعسی ان الارض تخسف خسفا + وتزلزل زلزالا

مذکورہ قولین کے درمیان تناقض متحقق نہیں کما مرّ ذکرہٗ پھر کیونکر ایک
طرف شیخین اور ایکطرف امام محمدؒ کہنا صحیح ہوا ثانیاً وہ قاعدہ فقہیہ اس
صورت کے ساتھ مختص ہے جس صورت مین کسیطرف علیہ الفتوی وغیر ذلک
متقدمین کیطرف سے مندرج نہ ہووے وہان البتہ مفتی کو وجہ ترجیح کے لئے
اس قاعدی کے لحاظ سے فتوی دینا چاہیئے یہان وہ بات متحقق ہی نہین
بلکہ متقدمین مفتیون نے خود آگے سے فتوی دی رکہا ہی + پھر اس
قاعدے کیطرف متاخرین مفتیونکو محتاج ہونا کونسی ضرورت ہی +
ثالثاً اس قاعدے کو جن لوگون نے ایجاد کیا اُن لوگون نے قبل ایجاد
اُسکے امام محمدؒ کے قول پر فتوی دیا + ہان اس قاعدیکو بنانے کا
یہ فائدہ ہے کہ جس مسئلہ مختلفہ مین متقدمین کیطرف سے انفصال نہین پایا گیا
یعنے علیہ الفتوی وغیر ذلک نہین لکھا گیا ہووے وہان مفتی اس قاعدی سے
لحاظ سے فتوی دیوے فقط + + + + + + + + +

خذ هذا فانه غاية البيان + مما القاه في قلبي المستعان

فنعم هو المنان + فارجعوا اليه يا ايها الاخوان + + +

عبد القادر ۱۳۳۰

لکن خسرت تجارتھم + وما ظفرت بھا ایدایھم + کیف لا فانھم
حیناً یامرون بنکاح الخالات + عسیٰ ان یفتوا بنکاح الامھات
العیاذ باللہ + ومرۃ یجوزون الفطار لمن یطیق الصیام + ومرۃ
ینھون عن التراویح والقیام + وتارۃ یأمرون النسوان للخروج
الی الاعیاد مع الرجال والمسلمین + بزیٔ بثیاب و ھیئۃ حور
العین + وطوراً یحدثون الحدیث بسوء الفھم وقلۃ التدبر
بالتبادر حتی لا یعلمون فیہ ایۃ موضوع وایہ متواتر + ولا یخفی
علیکم یا ایھا الخلان + انھم یتلون باثواب الغی والعناد
تلو الغیلان + حتی ان جاء احدھم الی المقلدین + یفوہ تخریفہ
علی نفسہ انا واباءنا متبعون للائمۃ المجتھدین .:. واذا خلا
الی اعیانہ یفوہ انی ضاحک علی المقلدین + ھکذا شانہم کثیر
وفیر + الذی لا یحیط البیان فی سلک التقریر ولا فی سمط التحریر

**نظم** تبا لہ من خادع متماذق + اصفر ذی وجھین کالمنافق

معھذا یزعمون انھم محمدیون + الا انھم ھم المفسدون ولکن لا
یشعرون + ویوماً یقولون ان التقلید الکلی والجزئی بدعۃ
وضلالۃ + اقول ھذا فریۃ بلا مریہ + والا فیلزم علی قولھم ان
السواد الاعظم من الامۃ المحمدیۃ + اجتمعوا علی البدعۃ
والضلالۃ + وان مائۃ الوف منھم من العلماء العظام
والاولیاء الکرام + وغیر المحصورین من الصلحاء الفخام +

رجفا + فلما اضمحلت کواکب السلطنة الاسلامیّة + وکادت ان تخفق النجوم الاسلامیه + وانطفی النبراس من فحول الکبار + وانکدر الهند علی عاکس الیهار + فیها هیهات علی ما فات + ویحاك ویحاك علی ما آت + قد سلف السّلفون + وغبر الغابرون + فخرج قوم لیسوا بعقلدین بل للتقلید اشد المنکرین لاعقل لهم ولا دین + وانهم کانوا فی ایام السّلفین + شرذمة من الرّافضین + فلما خرضوا فی بحر الضلالة والمناهی + وصاروا کالغنم لیس له الرّاعی + ظهروا بصور المؤمنین + لکنهم ابغض قوم مضلین + ودحرجوا کرات تصرفهم العناد بصولجان النّفاق کیف شاؤا + وجروا فی الارض جریان الخیول للعلف حیث راوا + وجعلوا اجهالتهم فی الدّین شعاراً ودثاراً + حتی سوّادهم فی حق المجتهدین معروفاً ومشهوراً فیفسدون فی الارض بانواع الحیل + ویثیرون غبار الفتنة والجهل + ویوسوسون فی صدور الناس + کما یوسوس الشیطان الخناس + فیسجون نخاخ المکر بحیلتهم لیصطادوا بها الخلائق من کیدهم + ویدبّون فی سکك البلدان دبیب السّم فی عروق الابدان + ویدلّون الطّریق المنحوس لیحوزوا من الدینار والفلوس + ویبینوا معنی الحدیث خلافاً له ثمّ یقیمونه دلیلاً + لیشتروا به ثمناً قلیلاً + وینطقون طبق هوی انفسهم الخائنة + ولا یفرقون بالمسائل الاجماعیة والقیاسیة ویقلبون معنی الحدیث بالبیان + ویضلون الجهال من الهدایة الی الطّغیان +

الذی یلوح الیٰ فیا ایہا الاخوان قوا انفسکم واولادکم وجارکم واخوانکم
من کید تلک الدعاۃ والخوان شعر + تنزہ عن مصادقۃ اللئام
والمم بالکرام وبنی الکرام + فانہم یضلون الناس عن النجاۃ الی دعوۃ
طریقۃ الخاسرین الذین یشترون الضلالۃ بالہدیٰ ولم یخافوا من عذاب
دار الاخریٰ + ویفہمون انہم مصلحون + الا انہم ہم المفسدون
لکن لا یعلمون + فلما شاہد العلماء ہذا الفساد والطغیان استعدوا
لابطال مزخرفاتہم ببنان البیان + لاسیما منہم مولانا الاعظم سیدنا
الافخم + فرید الدہر + وحید العصر + شمس فلک العلوم + بدر
سماء الحلوم + شیخ المحققین والمدققین + صاحب تذکرۃ المذاہب
الذی رد فیہ بادلۃ سنیۃ کتب رئیس المضلین المولوی نذیر حسین
والمولوی محمد حسین وابطل ما ادعی المخالفین بالبراہین القاطعات
واثبت مطلوبنا بالحج الساطعات مولانا الحاج المولوی محمد عبد القادر
المدرس الاول فی کالج الہوگلی تجاوز اللہ عن ذنب الجلی والخفی
صنف کتابا انیقا + وبحثا رشیقا مشتملا علی حکایات اللطیفۃ والروایات
النظیفۃ + والدلائل العجیبۃ + والبراہین الغریبۃ + یعتبر بمعانیہ من لہ
نظر فی عواقب الامور + ویتعظ بموعظتہ من یخاف یوم النشور +
فکان ہذا الکتاب بعون الملک العلام + حاویا لجمیع الاحکام +
کاملا لالزام الخصام + شاملا لمنافع الانام + فکاد ان یزیل الوسواس
الذی شاع بہ الوہابیۃ من الخواص والعوام اللہم لا تضیعہ

الذین اتفقت کلمۃ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ علی اعظم درجتہم وصلابتہم وجلالتہم فی امر الدین * کانوا اہل البدع والضالین * حاشا ثم حاشا ان یکون کذلک * کیف ذلک وقد قال النبی صلعم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار * وروی الترمذی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار * فیوما یقولون ان ابا حنیفۃ ما فاز فی جمیع عمرہ الا سبعۃ عشر حدیثا * ویزعمون انہ مخالف للقران والحدیث ویشنعون علیہ شنعا فاحشا وخبیثا * ویل لمن یشتم علی امامنا الاعظم الذی علی فضائلہ ومناقبہ اجتمع العرب والعجم الی یومنا بغیر نکیر منکر ما عدا ہؤلاء الجہال للصوم * وبشر ایضا بمحامدہ خیر البریۃ * فی الحدیث الذی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ حدیث لو کان العلم معلقا بالثریا لتناولہ رجل من ابناء فارس وہکذا اکثر من الاحادیث رویت عن ابن مسعود وابی ہریرۃ وقیس واتفق علیہ جمہور من العلماء للشریعۃ الغراء * لا شک فیہ لانہ لم یبلغ احد من ابناء فارس مبلغا فی العلم وفی الطریقۃ الحنفیۃ البیضاء * وقد روی عن خلف بن ایوب انہ قال صار العلم من اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی الصحابۃ رض ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفۃ فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط انتہی * وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۰

الحمد لله الذي خلق لكل فرعون موسى
وجعل من عباده لكل مبطل محقا + وجعل بقدرته
وتوفيقه عبده قادرا على دفع الحيل الواهية
الوهابية + باحسن الادلة القوية + والصلوة على
خير البرية الذي اوجز بقوله اولياء امتي
كانبياء بني اسرائيل وعلى آله واصحبه الذين
هدموا بنيان الضلال كابابيل اصحاب الفيل +
**اما بعد** فيقول العبد الضعيف احقر الطلبة السيد
**مسيح الله** عفي الله عنه لله در المولف رحمه الله
حيث اتى بالجواب جواب التركي بالتركي واسحر في بيانه
بالبرهان الانى واللمي واودع فيه الرمز الخفي والجلي

## مُدرِّس مَدرسۂ چاٹگام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱

هذا تقريظ من العبد الجاني المحقود الشيخ لسني
السعود **عبد الودود** اصلح الله شانه ورفع في الدارين

عن ظلك السابغ + ولا تجعله مضغة للماضغ + **شعر**

یا اهل ذی المجد وقیتم شرا + ولا لقیتم ما بقیتم ضرا + والله

المسئول ان یوفقنی للصواب + انه کریم رحیم وهاب + ٠ +

الراقم الاثم

کیقباد محمد الاسلام آبادی غفر الله له ولوالدیه

وجمیع المسلمین الابادی آمین ثم آمین

کیقباد محمد الاسلام آبادی

خود دستخط بقلم

ذوی الهدایة + ان یمنعوا الا مذهبین اهل الغوایة + من الافساد
فی الدین ومنع التقلید بالتعیین فیجب علی القادرین المؤمنین
من الناس ان یضربوا هم بالنعال والمکناس ویخرجواهم من
الحارات ویبعدواهم من القری والمحلات + فلا یجالسوهم
ولا یؤکلوهم ولا یخالطوهم ولا یؤنسوهم بل علی العاجزین
من المؤمنین ذوی النجدة + ان یهاجروا ممن هجرانا لا وصل
بعده + وصلی الله علی سیدنا محمد المختار + وعلی اله وصحبه
الاخیار + + مدرس اول مدرسہ شہر چاٹگام +

۵۳ بسمه تعالی شانه وعم نواله + لله در المجیب الادیب + حیث جهد
غایة الوسع الطاقة فی تهذیب هذا المکتوب الغریب فقد افضح به
الفرقة الوهابیة واسکتهم + والزمهم الزاما شدیدا وبکتهم + ولعمری
لا یکاد یحصی محاسن هذا التحریر البدیع ولا یعد نکات تعاریض هذا
التقریر الوسیع کیف لا وهو شیئ لا یظفر علیه بصرف الدراهم والدنانیر + لان طرزه جدید
واسلوبه نذیرا + کتبه العبد المعیوب + محمد یعقوب غفرله
غفار الذنوب الذی یدرس فی الجماعة الثانیة من مدرسہ چاٹگام
اداهما الله تعالی الی یوم القیام + بحرمة سیدنا خیر الانام +

۵۵ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم + نحمدك یا من هدیتنی الی الدین
القویم + وارسلت لهدایتی صاحب لولاك الکریم + ونشکرك یا من اسقیتنی
شربة التوحید + ثم اشبعتنی بنعمة التقلید + ونصلی علی حبیبك الذی

مكانه **اما بعد** فهذه رسالة متبركة بهية
حميدة نقيه + كانها صارم بتار + لقطع اعناق اللا
مذهبين الاشرار + اونشاب قتال لهلاك الوهابين
البطال + وكانها روضة من رياض الهداية زاهية
وصياض بجنودها الى زحف المرتدة عادية كانها
زنجية بأسودها ماشيه + الى افتراس الضالين
زاريه + وهي لغير منصرف الضلالة كافية
ولعلل الغباوة شافيه ولظلام البدعات نور الانوار
ولعمران بلد الشقاوة منار العمار + اولاماطة البطالة
بداية ولازالة الضلالة هداية + اولدفع
شر الاشرار كفاية + ولرفع ضير النجاسة
نعم العناية + وانه لفقه الحنفية فتح القدير
ولشرح آيت المفسدين تفسير كبير + . .
مثل نورها كمشكوة فيها مصباح المصباح في
زجاجة وحداج + الزجاجة كانها كوكب
دري من شجرة زيتونة لا شرقية ولا
غربيه + يكاد زيتها يضيئ ولو لم تمسسه
نار + نور على نور يهدى الله لنوره من يشاء ويختار
ثم ليعلم ان النهي عن المنكر فرض كفاية + فيجب على عامة المسلمين

مجموعة الانس والجان + من اهل الانقياد والايمان وانما تدل على ان المصنف
فاق على البديع والاقران + بل سبق على سحبان وحسّان + وبرهانها
دال على انه سلطان مهرة في المعقول + ومسائلها على انه امام آئمة
المنقول + والفاظها تشهد بانه مالك ازمة المعاني والبيان + و
مفادها يخبر بانه مؤيد مذهب النعمان + ويتمنى قلبي بان اسبح بحور اوصاف
تلك الرسالة وصاحبها زائدة على ما سبحت + لكن قوا لم حيثيتي قاصرة
عنها فقصرت فجئت الى ساحل القصور + داعيا لتلك الرسالة وصاحبها
المبرور + بان يجعلها الله تعالى خالصة لذاته القدسية + وان
يجعلها مقبولة في العوالم البرية + وان يفض بها تلك الاشرار الفوقية
وان يصمت بها هؤلاء الغيا في العوالم البرية والبحرية + وان يعطي
صاحبها الاجر الكثير + في ذلك اليوم الذي لا ريب في وقوعه ولا
تنكير + وان يجعله مؤيدا لمذهب سراج الامة + ويبعده دائما من
الاحزان والغمة + راقم هذه العبارة التقريظية + عديم البضاعة
والحيثية + بل لاشيئ في ذاته والحقيقة + محمد فيض الله
الاسلام آبادي غفر له ولوالديه الغفور الهادي پروفیسر چاٹگام هائی سکول
بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم +
اما بعد فقد طالعت هذا الكتاب فوجدته مطابقا للمذهب
من الحق والصواب فما احسن ادلته القوية + ووجوهه الموجهة
البهية + فكانها جذت انوف المتعصبين من اهل الهوى + والمتعسفين

امطر علينا غمام الهداية والعرفان + وافاض علينا سحاب العناية والاتقان
وعلى آله الذين بذلوا جهدهم لاجراء الاسلام + وانه مرضي في حضرة
خلاق الانام + حيث قال رضيت لكم الاسلام دينا + فامطر به سماء
الالاء علينا + وعلى اصحابه الذين باموالهم وانفسهم هاجروا + وقاسوا
لاعلاء قول الشهادة ما قاسوا + ثم على صاحبي الاجتهاد + الذين اقروا
بحقيتهم اهل البلاد والعباد + وما انكروا بهم الا اهل الهوى + واصحاب
النار ولظى + اما بعد عليكم يا اهل التقى + وصاحب الصدق
والصفا + برؤيته شمس طلعت علينا + وبنظر بدر اشرق علينا + اي
رسالة وصلت الينا من حضرة شيخنا + المولى الحاج التقي ابو عبد القادر
جعل الله نجم فضله ساطعا الى الدهر + فرأيت فيها ما رأيت من الادلة
والبرهان + في اسكات من لا مذهب له من اهل الطغيان + واقول سمعا
وطاعة انها كاسمها حقيقة تماحة الحج القوية + في دفع الحيل الوهابية
بل هي كافية وحدها لدفع امكار الفرقة الغوية + وما ادريك ما هيئة
الحل فرعون موسى + وعلى انها كالعصا + ومولفها لصاحبها + بمصداق
ذلك القال والقيل + علماء امتي كانبياء بني اسرائيل + فلقفت تلك
الامكار + التي صدرت من هؤلاء الاشرار + فالان حصحص الحق
بين الناس والخلق + واشهد بانها في الفصاحة والبلاغة كما ترى +
معدن امر بحر بل سحر لا يدرى + ودلائل مسلم الثبوت + ومطالبها
مقبولة العالم الملكوت + وعباراتها تحفة الاذهان + ومفاهيمها

بما احسن الادلۃ القویۃ + لدفع الحیل لوھابیۃ + من مولفات الشیخ
العلامۃ + العالم النحریر الفہامۃ + الفاضل اللوذعی الماھر + الحاج
المدرس المدقق المحقق ابو عبد القادر فوجدت فیہ
ما خلت عنہ الدفاتر + ورأیت مالم یخطر فی قلوب الاکابر والاصاغر
فکم فیہ من قول دقیق + ومعنی لطیف + اصفی من الرحیق + و
کانہ لمعات بدریۃ + او اشعۃ قمریۃ + او شمس طالعۃ فی نصف النہار
مشرقۃ بین الدیار والامصار + ومضامینہ محلاۃ بحلی المواعظ و
النصائح + وشمیم الخلد من ابوابھا فائح + وصفحاتہ کصفحات
خواطر الابرار + او جنات تجری من تحتہا الانہار + وینبغی ان
یقال انہ سراج الحق والیقین + لھدایۃ المتعصبین المضلین من
الوھابیین + فمن اراد ان یسلک مسلک الصواب والامر الوسیط
مجتنبا عن الافراط والتفریط + فعلیہ ان یطالع ھذہ الرسالۃ البھیۃ السنیۃ
والنسخۃ الغریبۃ البھیۃ + فانہ للفوز الی الصلاح خیر الرسائل +
ومسائلہ موشحۃ بحلی البراھین والدلائل + ونسئل اللہ تعالی
ان یجعل سعی المصنف مشکورا + وعملہ مبرورا + وضاعف حسناتہ
وفاض علی العلمین برکاتہ + نمقہ الحقیر الفقیر + الی رحمۃ ربہ
القدیر + اشرف علی الاسلام آبادی صانہ اللہ تعالی
عن الشر الخفی والجلی + مدرس مدرسہ چاٹگام

عن الرشد والهدی + ولا یبعد ان یقال انہما صارمتار + لقطع اعناق المفسدین فی الدیار + والمفرقین جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ رحمہم اللہ علیہم والرضوان + والطاغین فی امام الائمۃ سراج الامۃ ابی حنیفۃ النعمان + فجزی اللہ مصنفہ خیر الجزاء + واحسن الیہ واسبغ علیہ الآلاء + ولاریب انہ لم یأل جہدہ فی ہذا الجہاد + فجاء بحمد اللہ منطفراً ومنصوراً + واما طعن طریق التقلید کل شوکۃ القاہا اہل الضلالۃ والفساد + فکان بسعیہ مشکوراً + فمن اراد ان یتنبہ علی کید ہؤلاء المفسدین ویصون نفسہ عن خدیعۃ اولئک المعاندین + فعلیہ ان یطالع تذکرۃ المذاہب فی ما احسن الادلۃ القویۃ + فی دفع الحیل لوہابیۃ + لہذا الفاضل الباہی البہی + والعالم النحریر النقی التقی + معین اہل الحق مجاہد الدین الباہر المولوی المدقق المحقق الشیخ ابوعبد القادر + + +

وفقہ اللہ لما یحب ویرضاہ + وجعل آخرتہ خیراً من اولاہ + صلی اللہ علی سیدنا سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریاتہ اجمعین + کتبہ احقر العباد اقل الافراد عبد العزیز الاسلام آبادی مدرس مدرسہ الرئیس الاعظم المولوی الشیخ محمد حمید اللہ خان تغمدہ اللہ تعالیٰ بالمغفرۃ والرضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ وحدہ + والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ اما بعد فقد وقفت علی ہذا الکتاب المستطاب المسمی

ونحمد الله الذي اظهر رموز کتابه وسنة رسوله باجتهاد المجتهدين؛ وامضى سنة بتقليد امة بامام من الائمة الاربعة الى يوم الدين + والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين + اما بعد فقد ظهر في هذا العصر طائفة من مقدمة جيوش لنباتيين + ينكرون التقليد ويسبون العلماء المجتهدين + ويدعون انهم هم المحققون المصلحون + وفي الواقع هم المبطلون المفسدون + ويشيعون اباطياهم بصحيفة الاخبار + ويذيعون عقائدهم الفاسدة في القرى والامصار + فيضلون لسفهاء الحمقاء + ويحسبونهم كابي علي سيناء + فالف مولانا عبد القادر المدرس مختصرا شافيا كافيا + ووجيزا مجزيا وافيا + في رد تشكيكاتهم الواهية الضعيفة واجوبة اعتراضاتهم الباطلة الركيكة + فسكتهم وبكتهم كانه شدخ رؤسهم بالمقامع من الحديد + وكسر قلوبهم بالمقارع من التهديد + فلا يقدرون على تحريك اعناقهم عند المناظرة والمطارحة + ولا يتمكن من اجابة خواطرهم في رده وقت المقابلة والمجادلة + كيف وهو عالم عامل كامل مكمل وشرح وجيزه بوشاح الكتاب والسنة السنية + وملئه بالتقريرات العقلية والنقلية + ها انا قاصر في وصفه وتحسين وجيزه فالان اختم بالدعاء الخير + اللهم اجعل سعيه مشكورا + وولاء نصرته منصورا + آمين + يارب العالمين + بحرمة النبي وآله واصحابه

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ حامداً للمحمود الذی قلد العلمین بقلائد نعمہ ۔ ومصلیاً للرسول الذی رحمت مقالید الخلق بذریعتہ وعلی الہ واصحابہ الذین قلدوا مناھج شریعتہ وعلی تلامذتہم الذین کانوا حنفاء اللہ غیر مشرکین بہ ۔ اما بعد فقد طالعت مافی ھذہ القراطیس بعیون الافاکیر ولاحظت مافی ھذہ الاوراق باماق الانا ظیر ۔ فالفیتہا سیوفاً مسلولۃ علی رقاب الکفار بالاء الھداۃ المجتہدین ۔ وشموساً بازغۃ لاحراق اکباد الاضلاء الحاد الضالین ۔ وایات بینات لطلاب الرشد والجنان ۔ وعرائس متبکرۃ لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ۔ کیف لا وھی من نتائج افکار امام المتکلمین ۔ ومن مقتبسات انظار رئیس المناظرین ۔ محی السنۃ والدین ۔ قامع البدعۃ والغاوین ۔ الذی فاضت سحائب فیضہ علی الماضی والغابر ۔ اعنی الحاج المولوی محمد عبد القادر لازالت شموس برکاتہ طالعۃ فی الھواجر ۔ وانا العبد المفتقر الی اللہ المنان ۔ المدعو بعبد السبحان اللھم افض علینا اشاٗبیب الرحمۃ والرضوان ۔ وعلی الذین سبقونا بالایمان ۔ ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ والصلوۃ علی سید المرسلین ۔ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ فقط

للہ در المصنف لانہ قد اصاب فیما اجاب ۔ عبد العزیز عفا عنہ مدرس مدرسہ ... ... ...

من العلماء الربانیہ + مغتنمین فرصۃ السترۃ فی ھذہ الایام التی تعب
علی المسلمین انواع الرزیۃ والبلیہ لیضلوھم عن سبیل اللہ السویۃ + و
یمحوا انوار الملۃ المضیئ فی الجھات الغربیہ والشرقیہ ویھدموا البنیان
الموصوص المشید بنصرۃ اللہ تعالیٰ الی الذروۃ العلیۃ + ویقطعوا
من وجہ الارض حبل الاخوۃ الدینیہ + خذلھم اللہ تعالیٰ وسود وجوھم
وشتت جموعہم الطاغیۃ + اسئل اللہ تعالیٰ ان یتلقی بشرف القبول
ھذہ الرسالۃ الانیقۃ الشرعیۃ + ویعطی المصنفہا اجرا جزیلا ویشکر
ساعیہ بالعنایۃ الالھیہ + . + عربی پروفیسر ہوگلی کالج

للہ در المصنف

للہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی خاتم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ **اما بعد** فاعلموا ایھا
الخلان + انہ فی ھذا الزمان + خرج قوم من المفسدین + لاعلم لھم و لا
دین + یقولون نحن فرقۃ ناجیہ + وشرذمۃ ھادیہ + نسلک الطریق
الحق المتین + وھذا کالعلم الیقین + واعمالنا توافق الکتاب والسنۃ
السنیۃ + کسفھاء الضالۃ الحنفیہ + وینکرون الاجماع والقیاس +
ویتکلمون ان الائمۃ کاحدنا من الناس + لما یجب تقلیدھم + وکیف
یکون من الھدایۃ اتباعھم ولما دون ائمۃ الحدیث + کتب الاحادیث
فننظر الی کتبھم + ونخرج المسائل من صحاحھم وان ابا حنیفہ لا یعلم
الاحادیثا معدودا + وعدہ ابن خلدون انہ سبعۃ عشر حدیثا

جعين + المحرر العبد الضعيف المتوكل
محمد راشد عفا عنه وعن والديه المجيب الواحد +
جل جلاله وعم نواله + + + مدرس اول مدرسه محسنیه هوگلی

الحمد لله الذي انقذنا من ظلمات الاوهام الشيطانية + بالسراج
المنير ودلائله البهية ورفع درجاتنا على الامم الباقية + حيث خاطبنا
وكنتم خير امة باية السنية + الصلوة والسلام على النبي العربي
المبعوث الى كافة الانام بالصفات المرضية + الذي امر باقتداء السواد الاعظم
امة المرحومة الحنفية + وعلى اله واصحابه الذين هم اركان الدين
المتين ونجوم الملة المصطفوية + اما بعد فيقول العبد المذنب
الراجي برحمة الله السرمدية عبد العلي الاسلام ابادي
تغمده الله تعالى بغفرانه وابويه واخوته الدينية ان الفاضل التقي
النقي الحاوي للفنون الفروعية والاصولية والفائز بالفضائل الصورية
والمعنوية المولى محمد عبد القادر الموصوف بالكمالات
الذكية + من علي بارسال كتاب صنفه وسماه ما احسن الادلة
القوية + لدفع الحيل الوهابية + فطالعته حرفا حرفا بالاشواق القلبية
فوجدته كوكبا منجيا من ضلالات الغيلان الانسية + شهابا
ثاقبا الرجم مردة الشياطين الجنية + الذين يصوتون في الغياهب
السفلية باصوات الانس العالية + يدعون عباد الله المعتصمين
بعروة المحكمة القوية + للتفرق والتخلف عما سلك الصلحاء

لما قال النووی فی التقریب انتهی علم الصحابة الی الستة ولیس فیه
من شك وشبهة + ثم انتهی علم الستة الی علی وعبد الله بن مسعود
فتفکر ایها الرجل نشدك بالله الودود + ان امامنا الاعظم انتهی
علمه الی عبد الله + الذی هو صاحب رسول الله + واخذ العلم عن
علقمة وحماد + فلا تنکر فضلهما الا الذی یرید الفساد + وادرك
الامام اصحاب الکرام + لسیدنا علیه الف الصلوة والسلام +
فلم حصل هذه المراتب من هؤلاء الائمة العظام + کلا ثم کلا
بالله العلام + اما قرع سمعکم + ان مالك نعم قلد الامام الاعظم
حیث جعل لمصنفاته کتبا وابوابا + وهذا یقین جدا + وقال
الشافعی الناس عیال ابی حنیفة فی الفقه وهو تلمیذ محمد بن حسن
الشیبانی فاحفظ هذا ایها الرجل الجانی + ومن تلمیذ الامام ابن المبارك
وهو شیخ احمد ابن حنبل + فاعلم هذا ولا تطل الکلام وتخجل + فلما ثبت
افضلیة الامام علی الائمة الثلثة + فلزم منه افضلیة علی اصحاب الصحاح
الستة لان افضل الافضل + من غیر ریب یکون افضل + فلا ینکره
الا الحمقاء + والاغبیاء والاشقیاء + واما قولك ان اباحنیفة لا یعلم
الحدیث + فاسمع جوابه ایها الخبیث + قال الذهبی وغیره ان الامام
الاعظم الکوفی کان حافظا للحدیث وله اربعة آلاف شیوخ من کبار
التابعین + وروی عنه علماء کبار من تبع التابعین + الذین اخبر بخیرهم
سید المرسلین + وکیف یصح قول ابن خلدون انه بلغت روایته

واجتہد بآراء الباطلۃ + خلافاً للسنۃ السنیۃ وان الفقہ من الاباطیل لما فیہ من القال والقیل + وان اباحنیفۃ الکوفی + ومالک الانصاری والامام الشافعی واحمد الحنبلی ومن ہم + ومامقدارہم + بجنب الہمام البخاری + ومسلم النیشابوری + وابی داؤد والترمذی + وابن ماجۃ والنسائی + وقال بعضہم ان الزکوۃ لیست بواجبۃ فی مال التجارۃ + وھذا کقول القرامطۃ ان الغسل لیس بفرض من الجنابۃ ویترک بعضہم صلوۃ الظہر والمغرب عمداً لاجتماع الوقتین ویزعمون انہم عاملوا السنۃ من غیر کذب ولا مین + ھذا انموذج من اقاویلہم الاباطیل + فالان اذکر بعض جوابہم بلا زیادۃ ولا تطویل + اعلموا ایہا الناس ان الامام الشافعی واحمد ومالک الانصاری رحمہم اللہ تعالی واسکنہم فی اعلی علیین + ویزید درجاتہم الی یوم الدین + افضل واورع واعلم وازہد من البخاری ومسلم + وابی داؤد والترمذی ومن غیرہم + وذلک لانہم واساتذتہم + واساتذۃ اساتذہم + قلدوا بعض ھؤلاء الائمۃ + وھذا باہر کالشمس البازغۃ + اما علمتم ان من ھؤلاء الکرام + وتلامذتہم العظام وصل الحدیث الی الامام البخاری والمسلم + وھذا عند جمیع الناس من المسلم + وکان لائمۃ الحدیث حفظ الروایات + فکیف یکونوا مساویین لمن لہ حفظ الدرایات واعلموا ان الامام الاعظم + فیما بینہم + کالشمس بین النجوم لاینکرہ الاجہول وظلوم + ہو سراج الامۃ اورع واعلم وازہد وافضل الائمۃ

وقال المزنی فی ابی یوسف ھو اتبعھم للحدیث + اما زفر المفسد الخبیث
وقال الخطیب فی تاریخہ مع حسد ابو یوسف افقہ اھل عصرہ + وکان
النھایۃ فی العلم + ھذا من تلمیذ الامام الاعظم + فانظر ان کان تلمیذ
الامام ھکذا فکیف حال الامام ایھا الحاسد + لعل اللہ ختم علی
قلوبکم بزعمکم الفاسد + ویثبت العلم و فضل الامام + من حدیث
النبی خیر الانام + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما لاح الجدید ان
اثبت ھذا وعلی اللہ التکلان + ما لم یثبت لاحد مثل الذی
فہم ھذا فللہ درہ + فی روایۃ مسلم عن ابی ھریرۃ لو کان الایمان
عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ + وفی روایۃ
الشیخین عن ابی ھریرۃ والذی نفسی بیدہ لو کان الدین معلقا
بالثریا لتناولہ رجل من فارس + وھذا حدیث صحیح رواھما
الشیخان + فانظر الی کتابھما انشدک باللہ المنان + وقال الحافظ
السیوطی ھذا الحدیث اصل صحیح یعتمد علیہ فی الاشارۃ لابی
حنیفۃ وھو متفق علی صحتہ وقال العلامۃ الشامی ما جزم بہ شیخنا
من ان ابا حنیفۃ ھو المراد من ھذا الحدیث ظاھر لا شک فیہ لانہ
لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغہ احد فثبت المدعی من الشارع
العادلین + من غیر کذب ولا مین + وکیف یکون الفقہ من
الاباطیل والضلالۃ + لان الفقہ سقاہ علقمہ وعبد اللہ بن مسعود
قد زرعہ اما تعلمون ان عبد اللہ من ھو وما علمہ + وما ادرکم

سبعة عشر حديثاً + مع روايتنا و رويتكم ان روايته كثيرة جداً + فان قال احد ان الامام البخاری + و مسلم النیشابوری + لا یعلم الا حدیثاً واحداً فهل یعتبره احد من الناس + فافهم هذا الا یوسوسك الخناس + و یمكن ان یقال ان من روایة الامام بلغت ابن خلدون سبعة عشر حدیثاً لقصور علمه + كما یعرف قصور علمه من كتب المتبحر و غیره + و ان سلم كفرض المحال ان الامام روى سبعة عشر حدیثاً فلا یثبت منه عدم علم الامام ذی الاجلال + ایها الرجل لمكار المحتال + لان عدم الروایة لا یستلزم عدم علم العالم + و هذا كالصدیق الاكبر الاعظم + كان هو اعلم الصحابة + و هذا معروف بین اهل السنة والجماعة + فمع هذا ما بلغت روایته كما بلغت روایة اصغر الصحابة + رضوان الله تعالیٰ علیهم الی یوم القیامة + و ان یعتبر قول ابن خلدون و من هو و ما مقداره بجنب ابی حنیفة و اصحابه العلماء المتبحرین + و مقلدیه من المحدثین والمتكلمین + والفقهاء المجتهدین + و العلماء المفسرین + لان الاوزاعی الشامی + قال فی محمد بن حسن الشیبانی + لما راء سیر الكبیر لولا ضمنه من الاحادیث لقلت انه یضع العلم ایها الخلان + و قال ایضاً صادق الله تعالیٰ فوق كل ذی علم علیم فی حق هذا الامام عظیم الشان +

عبد القادر الحنفی من الدلیل والبرہان الجلی + کاف بجواب
الشقی الباغی + من غیر المقلد المفسد الطاغی + وللہ در المؤلف
قد جاد + قد ایّد مذہب النعمان وافاد + فاللہ تعالیٰ یجزیہ +
خیر الجزاء فی الدنیا والدین + بحرمۃ رسول رب العلمین + +

غلام سلمانی عباسی عفی عنہ + مدرس دوم مدرسہ سوگھرہ

۱۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم + احمد اللہ الذی حلینا بحلیۃ السنۃ
والجماعۃ + وقلدنا عقود تقلید احد المذاہب الحقۃ الاربعۃ + فہی
حق باجماع الرجال + ولا ریب فی حقہا ولا قیل وقال + فماذا بعد الحق
الا الضلال + ونجینا عن خباثۃ التفرقۃ + واغواء الشیاطین والزنادقۃ
وابعدنا عن التامین بالجہر والقراءۃ خلف الامام + وکل ذلک من
المحذورات والاثام + واصلی واسلم علی من بعث بالدلیل + فیہ
شفاء لکل علیل + وعلی الہ واصحابہ الذین ہم جاہدون فی
سبیل اللہ الدین القویم + وہداۃ الضالین الی الصراط المستقیم +
بدلیل ساطع وبرہان قاطع + اما بعد فلا یخفی علی من لہ
ذوق سلیم + وطبع مستقیم + ان فی ہذہ الایام خبت انوار الدین
وخمدت نار الیقین + لقلۃ العلماء الراسخین + وکثرۃ الجہلاء والسفہاء
الفاسقین + سیما فی ہذا الزمان + قد خرجت فرقۃ لا دین لہم
ولا ایمان + یقال لہم اللامذہبون الضالون + الفاسقون المبتدعون

وما فہمہ + واعلموا ان علقمۃ اخذ العلم عن ابن مسعود وعلی وعمر و
ابی الدرداء وعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انکان ھذا الرجل مضلا
بقولہم + فمن یکون ھادیا + لعل الذی ھرب من مکۃ ھربا + وتاب
من التوبۃ + وان یذھب مرۃ اخری الی مکۃ + اوالذی یقول ان
مکۃ المشرفۃ والمدینۃ الطیبۃ + دار الحرب والعدوان + اسمعوا کیف
ھذا القول ایہا الخلان + اوالذی کان عروجہ بامراتہ + فاحفظوا
نفوسکم ایہا الاحباء من شرہ وکیدہ + ھذا الرجل باطنی وکان جدہ
الرافضی + فرجع الی اصلہ واقام الفتنۃ علی ساق + فی المشرق والمغرب و
الآفاق + للحسد لترولما ترکتم + امامنا الاعظم + ایتکلم بعض من الحاسدین
فیہ من الاقران + فما اعتبارہ ایہا الخلان + ان اعتبرت ھذا فاترک
البخاری + ومسلم النیشا بوری + اما سمعتم ما تکلم الناس فیہما + بل
تکلمت فرقۃ فی ابی بکر وعمر فدعہما + فکنتم بزعمکم الفاسد + من الروافض
جعل اللہ سوقکم الکاسد + وتکلمت فرقۃ فی اسد اللہ الغالب +
فاترکہ ایہا المغرور کن من النواصب بل تکلمت فرقۃ فی جمیع الصحابۃ +
فاترکہم واخرج من اھل السنۃ والجماعۃ + بل تکلم قوم فی نبینا
علیہ السلام + لعلک تترکہ من قول الاشقیاء اللیام + بل تکلمت
شرذمۃ فی اللہ العزیز الحکیم + فما تفعل ایہا المفسد اللئیم +
انترک اللہ عزوجل + فلا تقع ایہا المغرور فی الخلل والزلل + فما
کتب العالم الفاضل + النحریر الکامل + المعی اللوذعی + مولانا الحاج

القهامة ابو عبد القادر من الفساد وظن انهم لقتوا
في البلاد + فصنف بحمد الله وسبحانه كتابا عجيبا + وجوابا غريبا
الذي يسكت الخصام ويهدي الانام + يروق بالنواظر + ويجلوا
به البصائر + شعر كتابا لو تامله ضرير + لاصبح وهو ذوا
بصر صحيح + بمضامين مزينة وموشحة بالدلائل والبرهان من
الاحاديث والفرقان + بل هو سيف مذرب يكتفي لقطع اعناق +
اللامذهبين المبتدعين الذين هم شرار الاشرار + وانهم هم
الناريون لقوله عليه السلام + من شذ شذ في النار ولقوله تعالى ومن
يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل
المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا فلا رتيا
لانكارهم لتقليد الائمة انهم من الزنادقين + وجعل الله لهم جهنم
مستقرا ومسيرا + وعليكم ايها الخلان + ان تخرجوا من قرب
وجوارهم الشيطان + الذي ياتي عندكم بزي الانسان + ويوسوس
في صدور الناس بالتلهي والتفرقة خصوصا في هذا الزمان + وان تفلحوا
وتجلوهم + لقوله عم من اراد ان يشق عصا كم او يفرق جماعتكم
فاقتلوه + فجزا الله تعالى المصنف المولانا ومرشدنا جزاء موفورا +
وجعل سعيه مشكورا + امين اللهم امين + نمقه العبد
الجاني المحقود + دليل الرحمن الحنفي المفتقر
الى رحمة الرب المعبود + صانه الله تعالى

دینهم انکار تقلید الائمة الاربعة ٭ و شریعتهم التلهی و التلفیق و لتفرقہ
و لا یمیزون الحق من الباطل لعدم عقولهم و علومهم ٭ بل ختم الله
علی قلوبهم و علی سمعهم و علی ابصارهم ٭ الا تری ان بعضهم یتجر
بالدنیه من بضاعة کاسدة ٭ و بعضهم یتفاخر بما عنده من اراء فاسدة
فیوما یفتی بجواز نکاح الخالة و هذا من العجائب ٭ و یوما یفتی باباحة
المطلقة الثلثة بغیر التحلیل و ذالک من الغرائب ٭ و یجوز الافطار لمن
یطیق الصیام ٭ و کرة ینهی عن التراویح و القیام ٭ و هکذا من خرافاتهم
اکثر من ان تحصی ٭ و یبلغ لعبهم بالشریعة الغراء غایة القصوی ٭ لاسیما
بالاحادیث و الفرقان ٭ الی ان هلم جرا الی الرسول و الرحمان ٭ فای
فرق بینهم و الجماد ٭ هم ایها المؤمنون شر العباد ٭ و مع هذا یدعون
انهم محمدیون ٭ و انهم هم العاملون بالحدیث و انهم یفعلون ما
یؤمرون ٭ فلما رای العالم العلام ٭ الذی ترقی به مراتب العلوم
و الاسلام ٭ و الذی انتشر به انوار الدین الاحمدیه ٭ و زالت
عنه غیاهب الغباوة و ضلالة السرمدیه ٭ و الذی تفرد بالعلوم
و توحد بالفنون کالشمس بین النجوم ٭ افقه الفقهاء ٭ و اکمل الکملاء
فرید الدهر ٭ وحید العصر ٭ زبدة الفصحاء ٭ اسوة البلغاء ٭ قدوة
الصلحاء ٭ امام الاتقیاء ٭ الذی تحقق به العلماء ورثة الانبیاء
استاذ الدنیا علاء الدین ٭ شیخ المحققین و المدققین اعنی الحاج
الماهر فی العلوم العقلیة و النقلیة و الظاهر ٭ شیخنا مولانا علامة

والرساتيق + يوقعون بين العوام كالانعام التفاريق + وان سئلوا
عن بخوجا ابن جعفر + فطالما اجابوا بان جعفر مبتدأ وجا ابن خبر
فباى وجه يكون لهم بالاثار خبر + وكثير من الاحاديث جوامع الكلم
هل تعلمون الحديث بهذا البصر والفهم + فضلا عن اللطائف القرانية
والنكات الفرقانية المخرج نيه + فلدفع شر شرار اولئك القرناء الخناس
الذى يوسوس فى صدور الناس + صنف رسالة عجالة نافعة موشحة
بالدلائل من الحديث والقران + معرضا عن الادلة الفقهية لجحدهم
بحقية غير الاثر والفرقان + فصفعهم بايديهم + وخفض بنو الاء
الرافعين ايديهم + بعصى الادلة الظاهرة + واخفى اولئك المجاهرين
ببيض البراهين الباهرة + ونصب بناديق الحجج الساطعة المتفق عليها
لكسر الرقاب اولئك المغضوب عليها + وضرب الامثال التى يهدى
بها كثيرا + ومع ذلك لم لايكون احد من هؤلاء الليا ولا غيرة لهم
خبيرا + كلها موجودة فى تلك المختصرة وما هى احسن الادلة القوية
لدفع الحيل الوهابية + عوايدها بهية + وفوايدها غير خفية لمن له ادنى دراية
فله هى كفاية + المصنف الذى لم قلب نقاد وقاد الثقة + الثقات
المتبحرين + مقدام مشاهير فحول المحدثين والمفسرين + حاج الحرمين
المنيفين + الذى من الزوارين المستفضين من روضة سيد الثقلين
الذين هم احقاء بالشفاعة لقول رسول الخافقين + من زار قبرى
وجبت له شفاعتى + اللهم ارزقنا هذا النعم السرمدى مولانا

مرشد الحق + درجۂ فوری النظام فوریے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاسلام آباد حفظہ اللہ عن الآفات

شکراً لک یا من انعم علینا بالتفقہ فی الدین + ولو کرہ بعض الکارہین + والصلوٰۃ علی من امرنا باتباع سواد الاعظم الانور الاقوم + ونہانا عن الوقوع فی حفرۃ الشذوذ الاضعف الاظلم وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم مقدمات الدین + وبہؤلاء الکرام فزنا بسعادۃ المذہب المتین + وعلی التابعین وتبعہم الذین جہدوا فی الاجتہاد + راغبین عن طرفی الاقتصاد + منہم الائمۃ المجتہدون المہتدون + الذین ابتغاء مرضات اللہ اعمارہم بذلوا کیف وقد اقتدی بہم الاولیاء العظام + ولا ارتیاب فی وصولہم للخواص والعوام + اللہم اجعل منازلہم فی اعلیٰ علیین + متکئین علی سرر متقابلین + وقد انتشر قول ہؤلاء الراسخین عجماً وعرباً + بل شرقاً وغرباً + ومن لدن ذلک العہد الی الیوم جاریہ المسلک المبین + بلا رد الرادین ومن غیر انکار المنکرین + کالشمس الشارقۃ یستضیء بہ الشجر والمدر + وقد اقربہ الماضون العارفون وکل النفر + الا ان فی ہذا الزمان خرجت طائفۃ من المتعصبین + یطعنون علی الائمۃ المجتہدین + متفوہین بانہم عاملون بالقرآن والحدیث + ولا یتمکنون من تمییز الحدیث عن الخبیث + ویتماشون الی الاقطار

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ؁ **تمت**

**۵** بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

**امابعد** جمیع حضرات اصحاب ایمان وارباب ایقان کومژدہ جانفزا
ونوید فرحت افزا سناتاہون اور سائرالامذہبان بدسیرتان
غریق چاہ ضلالت وسرگشتہ وادی جھالت کوہدایت کارستہ
بتاتاہون کہ اس دور پرشر وفتن مین اکثر جالامذہبونکی یورش ہی
فتنہ وفساد کی شورش ہے تحریرا وتقریرا بیچارے عوام کالانعام کو
گمراہ کرتے ہین خلق خدا کو تباہ کرتے ہین لہذا انہونے ان کے
ردمین جناب فضیلت اکتساب عالم باعمل فاضل اکمل قدوۃ المناظرین
وزبدۃ المحققین حضرت حاجی مولنا **عبدالقادر صاحب** مدرس
مدرسہ ہدیہ گلی لازالت شموس فیوضہ نے نہایت عمدہ ایک کتاب ہدایت
انتساب مصداق اسم بامسمیٰ الموسومہ بہ احسن الادلۃ القویۃ لدفع
الحیل الوہابیۃ تحریر فرمایا ہے گمراہونکو راہ مستقیم دکھلائی ہے
وہ کتاب من اولہ الی آخرہ احقاق حق وابطال باطل سے مالامال ہی
اسکی صفت مین نطق ناطقہ ل ہے یہ اوسکی ادنی صفت ہی **س**
ہرحرف ازو شگفتہ باغی ۔ فروختہ تر زشب چراغی + تاآن ای
لامذہبو ہاکم اللہ للہ ذرا بنظر انصاف لابعین الاعتساف اوس
کتاب مستطابکو تم لوگ دیکھو اورہٹ دہرمی کی پٹی آنکھونسے کھولو
خبردار مسیلمہ کذاب کے پیرو نہ بنو راہ ضلالت پر اڑے نرہو ورنہ

استاذنا الحاج محی السنۃ **محمد عبد القادر** مدرس فی
**مدرسۃ الفوگلی صانہ اللہ عن الشرور الخفی والجلی**
الذی من مشایخ الاسلام آباد + قاتل اللہ حسادہ وابادہ + اللھم
بطول حیاتہ وبقائہ انفعنا + واطل افضالہ علی رؤسنا + ومن قبل
الف ذلک القمقام الھمام تذکرۃ المذاھب لمسالو جہ الکریم + ذکر
فیھا الادلۃ مبوبًا مفصلا احیاء لدین الرؤف الرحیم + وھذہ العجالۃ
بین فیھا الدلائل القاطعۃ کانھا سیوف فتاک ھصار + تمزیقا لرؤس
ھؤلاء الاشرار + بالجملۃ شموس فضل فی تلک العجالۃ متطالعۃ یبصرھا
المبصرون + ولو لم یرھا اولئک الخفاشون + قصرت عن اعتداد
مکارم المتخلق بالخلق العظیم + فبذا اکتفیت بھذا البیت المستقیم +
**شعر** ان الشمس شمس وان لم یرھا الضریر + وان العسل عسل وان لم
یجد طعمہ المرور + وبما میلھم الی عقاید الروافض الغدارین + فمن
ثم رفضوا الحاق الحق وکانوا عن السنۃ والجماعۃ نائین + ولا یبعد ان
تکون بدعۃ ھؤلاء المعاندین الھوام + من فتن الدجال الکذاب علیہ
اللعنۃ الی یوم القیام + فنرجو اللہ ان یضیئوا بطلوع النجم الثاقب السھیل
اعنی المصنف الافخم + جزاہ اللہ فی الدارین بحرمۃ نبیہ الاکرم +
سطر ھذہ السطور العبد المذنب الحقیر خادم الطلبہ **محمد بشیر** اللہ
الاسلام آبادی غفرلنا ذنوبنا ولوالدینا اللھم اھدنا الی دینک القویم انک
تھدی من تشاء الی الصراط المستقیم + واستعملنا بسنۃ سید المرسلین +

## واقعۂ شنیعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۶ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین بعد اُسکے جاننا چاہیئے کہ شہر مکہ معظمہ و شہر کفر کے دوسرے شہر اور مکانون کے فتح ہونیکے بعد فوج فوج ہوکر کفار عرب وغیرہ مسلمان ہوئے پھر جب آنحضرت صلی اللہ وسلم اِس جہان سے رحلت فرما ہوئے تب وہ نئے مسلمان پھر کافر مرتد ہو گئے پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہوکر لڑکے بہتونکو اُن میں سے قتل کیا اور بہت لوگ اُسنے تائب ہوکر پھر مسلمان ہو گئے لیکن وہ لوگ بظاہر مسلمان ہوے مگر بباطن کفر و نفاق رکھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین در پردہ رہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین خارجی بنگئے اور انکو قتل کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] لشکر بنکر اور مددگار ہوکر اُسنے لڑائی و مجادلہ کیا آخر انجام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو [illegible] [illegible] یا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُن خارجیون کے تائید سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرکے خلافت چھین لینے کو آئے حضرت بڑے امام صاحب موصوف نے

بروزِ قیامت پچتاؤ گے اپنے گروگھنٹال کو یاد کرکے یا ویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا کہہ کر روؤ گے چلاؤ گے ہ من اپچہ شرط بلاغ ست با تو می گویم + تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال +
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحبہ و ائمۃ المجتھدین اجمعین + حررہٗ احقر العباد اصغر الافراد محمد عبد الشکور المتخلص بہ مرحبا عفی عنہ متوطن بلدہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد +

+ ولہ +

نظر سے مرے گذری جب یہ کتاب + میں ای مرحبا ہوگیے بس شادمان +
تھا بامراد ہی ساختہ + ہوئی خوب تنبیہ بد مذھبان +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولہ
للہ در المصنف کہ این رسالہ سنیہ مرضیہ نور علیٰ نور ہست مر مھتدین
وین قویم را و ہدایت ہست مر زایغین قلوب را بصراط مستقیم واھب العطایا و ملھم الخطایا مساعی مصنفش را مشکور کناد و جزائش و نو دہاد +

ابو الطاہر دلاور حسین گنگوہی سابق مدرس اول مدرسہ محسنیہ ہوگلی

فی علاج + امام الخلیفة والخلیفہ + ثمّ اعتقادی مذهب النعمان
ثم اتبع اجتهاده المالک الذی وُلد فی سنة خمس ۹۵ وتسعین ثم الشافعی
الذی وُلد فی سنة مائة وخمسین ۱۵۰ ثم الحنبلی الذی ولد فی مائة ۱۶۴ واربعة
وستین لکنهم استنبطوا فی بعض فروعاته استنباطاً تفریقاً وحققوا فیها
تحقیقاً + وکان لکل واحد منهم اصحاب احرزوا اصولهم احرازاً وابرزوا
فروعاتهم ابرازاً + ویعملون علی اصولهم مقلدین لهم ویرجحونها
ترجیحاً + ویصرحونها تصریحاً فلذلک صار المذاهب فی الاربعة من الله
تعالی مرضیاً ومحصوراً + لانه من استنبط ممّن سواهم کان استنباطه
محظوراً ومدحوراً + لانه کان فی الارض منتشراً ومنشوراً + فلیس
فی کتاب مجموعاً ومسطوراً + فلا ریب ان انحصار المذاهب فی الاربعة کان
فضلاً الٰهیاً + وحکماً شرعیاً + فلا طاقة لاحد ان یبدّله تبدیلاً او
یکثره تکثیراً + او یحوّله تاویلاً + ولا ینبغی لغیر المجتهد ان یتبعها
تلفیقاً + لانه کان تلهّیاً تحقیقاً + وکان التلهی حراماً + ولا یکون الحرام فی الشرع
مراماً ثم الف المحدثون فی الصحاح من بعد المائتین وغیرهم من بعد ثلث
مائة احادیثاً واثاراً + فالف کل منهم بطاقة البشریة تالیفاً حمیداً اختیاراً
اختصاراً + لیستحکم ما استنبطه الائمة الاربعة استنباطاً محیطاً + واستخرجوا
استخراجاً بسیطاً + ولانّ احدهم اراد ان یجدد للناس منها مذهباً جدیداً
وان یتخذوه بمخالفة الائمة قولاً سدیداً + لان کل واحد منهم کان عطاراً
حریزاً رطباً ویابساً + وما کان لباس اجتهاد لابساً + وما کان فیه متحکماً

لڑائی کو مصلحت نجان کر انکو خلافت حوالہ کی اور شہید ہوگئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے رحلت کے بعد اُن خارجیون نے یزید کے لشکر کے ساتھی و مددگار ہوکر حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا اور اُسکے حکم سے مدینہ منورہ کو لوٹ کر بہت سارے صحابیونکو قتل عام مین لائے پھر یزید کے ہلاک ہونیکے بعد مختار نے کوفہ مین خلیفہ ہوکر یزید کے لشکر و مددگارونکو قتل عام کیا بعد اُسکے ایک دوسریکے پیچھے بہت آدمی خلیفہ ہوکر اُس اطراف مین اقسام طرحکے فساد برپا کرتے رہے جسکے باعث مُلک عرب وغیرہ مین ظلمت فساد فسق و فجور سے اندھیارا ہو گیا ہر مین مغلوب و عاجز ہوگئے دین اسلام مین فتور و قصور حد سے زیادہ پڑ گیا ایسے وقت مین سب سے پہلے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور روایت کے رو سے اَسّی ہجری مین پیدا ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کتنے یار و اصحاب و تابعین سے علم دین حاصل کرکے کمالیت و اجتہاد کے درجہ مین پونہچکر مسائل احکام شرع کو قرآن شریف و احادیث سے استنباط نکال کر ہزارون شاگردونکو فیض عام دین کے علم کا پونہچایا اور ابن المبارک نے مناقب مصنف مین امام اعظمؒ کے کہا ہے + کہ لاینبغی لاحد ان یقتدی من دونہ غیراً و اثبت فی مناقبہ ما اثبت و ما ادریکو ما اثبت الی ان قال شعراً +

لقد زان البلاد و من علیہا + امام المسلمین ابو حنیفہ + باحکام و آثار و فقہ کآیات الزبور علے صحیفہ + فما فی المشرقین لہ نظیر + ولا فی المغربین ولا بکوفہ + یبیت مشمراً سھر اللیالی + وصام نہارہ للہ خیفہ + فمن کابی حنیفہ

اربع و مائتین و توفی عشیۃ یوم الاحد لخمس او ست بقین من رجب بنیشاپور سنۃ احدی و ستین و مائتین + و نیز دو از امام احمد حنبل و دیگر ائمہ اعلام حدیث دارند و چون بخاری در آخر عمر بہ نیشاپور آمد مسلم ملازمت او کرد و استفادہ نمود رحمۃ اللہ علیہما و اما ابوداؤد و سے نیز شانی عالی دارد در علم حدیث و از صاحبان امام احمد ہست + ولد سنۃ اثنتین و مائتین و توفی بالبصرۃ لاربع عشرۃ بقیت من شوال سنۃ خمس و سبعین و مائتین رحمۃ اللہ علیہ و اما ترمذی نیز یکے از حفاظ اعلام حدیث ہست و او را در فقہ نیز ید طولی ہست و از محمد بن اسمٰعیل بخاری اخذ حدیث کردہ ولد فی ... و توفی بترمذ لیلۃ الاثنین الثالث عشر من رجب سنۃ تسع و سبعین و مائتین + و معنا کہ این مرد را با ائمہ اہل قیاس و اجتہاد تعصبے بود خصوصاً با امام اعظم ابوحنیفہ کوفی و لہذا ذکر این امام اجل و اصحاب وی در کتاب خود در ذکر اقوال علما صریحاً ہیچ جا نکردہ + و اما نسائی نام او احمد ہست وفات او بمکہ سنۃ ثلث و ثلث مائۃ و وی نیز یکے از علما حفاظ و فقہا ست اخذ کردہ حدیث را از ابی داؤد و عبداللہ بن احمد بن حنبل را ملاقات کردہ و طبرانی و طحاوی از شاگردان او بند + و در بعضے مواضع کہ ابوداؤد و ترمذی باخراج حدیث کردہ اند نسائی از ان اجتناب مینماید بلکہ از اخراج حدیث از بعضے رجال شیخین نیز تجنبے می کند اما سادس نزد بعضے سنن ابن ماجہ ہست و نزد بعضے موطا و مختار صاحب جامع الاصول ہمین ہست و موطا جمع امام مالک ہست و وے مقدم ہست برین مذکورین زماناً و فضلاً و برکتاً ولادت امام مالک در سنۃ خمس و تسعین

كاملاً، وطيباً حاذقاً عاملاً، بل كان لاحد الائمة مقلداً متبعاً سعيداً ومقتدياً ومعتقداً ومريداً، اما من الف منهم الاحاديث متعصباً لامام الائمة ومعانداً فلا تلتفت الیه ابداً فالحمد لله الذي جعلني مقلداً لمن كان وليا كاملاً عابداً صالحاً زاهداً عارفاً برا تقيا نقيا مجتهداً تابعياً، و كان افضلهم فضلاً، واعلمهم علماً، واورعهم ورعاً، واقربهم زماناً، واعظمهم اماماً، اور شرح سفر سعادت مین مرقوم ہے که این چهار تن از امامان دین ومقتدیان ملت اند که ضبط و ربط احادیث واقوال صحابه وسلف وتطبیق وتوفیق میان آنها نموده وتفسیر وتاویل وبیان ناسخ ومنسوخ کرده وغایت بذل مجهود درین باب فرموده استنباط احکام بقیاس واجتهاد از نصوص کتاب وسنت نموده اند در غیر مجتهد آنرا جز تابع ایشان بودن چاره وحیله نیست ومشایخ طرق وبزرگان ایشان همین مذاهب بوده اند یا رب مگر آنها که یکی از ایشان بپایه اجتهاد رسیده موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتهادی نموده باشند، وبالجمله مذاهب حق وطرق وصول بمنزل مقصود وابواب آمدن در دین این چهار است وهر که راهی ازین راهها ودری ازین درها اختیار نموده براه دیگر رفتن ودر دیگر گرفتن منظور کند عبث وبیهوده باشد وکارخانه عمل را از ضبط وربط بیرون افگندن واز راه مصلحت بیرون افتادن است، ۰۰

ولد البخاری یوم الجمعة الثلاث عشرة لیلة خلت من شوال سنة اربع وتسعین ۱۹۴ ومائة، وتوفی لیلة الفطر سنة ستة وخمسین ۲۵۶ ومائتین، ولد مسلم سنة

یا حرفے یا بعد وے بود از دریای علم و چشمۂ فضل و باران رحمت و صلی اللہ
علیہ و سلم و چون اوقات صحبت مختلف بود و ہمہ دریک وقت ہمیشہ در
مجلس شریف مجتمع و نیز فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم در نوافل و مستحبات
و فضائل اعمال الا در فرایض و واجبات دایم بریک نسق نبود بجہت وفور شفقت
و توسعۂ رحمت بر امت تا بسر حد وجوب نرسد و اکثر چنان بودے کہ ہر عملے کہ وی
صلی اللہ علیہ و سلم مواظبت نمودے واجب گشتے و حکم الہی بفرضیت و وجوب آن
نازل گردیدے بایں سبب کہ مذکور شد ہر کدام از ایشان دید و دریافت آنچہ دیگری
ندید و در نیافت و ازینجا مخالفتے و مغایرتے در علوم صحابہ پیدا آمد و بعد از
گذشتن آن سرور ہر کدام از ایشان با نصیبۂ از فیوض علمی انوار سنت در بلاد
و امصار اسلام متفرق گشتند و نشر علوم و احکام نمودند و جماعۂ دیگر از عرب و
عجم کہ نہ بشرف حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم و دریافت زمان نبوت مشرف
و فائز گشتند بخدمت ایشان بشتافتند و بملازمت صحبت ایشان اقتباس انوار
علوم نمودند و ایشانرا تابعین خوانند و جماعۂ کہ شرف ملازمت صحابہ را نیز در نیافتند
و بملازمت تابعین رسیدہ آمدہ استفاضہ و استفادہ نمودند ایشانرا تبع تابعین گویند و
این ہر سہ گروہ یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین مقتدایان دین و بہترین امت
اند بحکم حدیث متفق علیہ کہ فرمود خیر امتی قرنی الذین انا فیہم ثم الذین
یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث + و در تابعین و تبع تابعین بجہت اختلاف
علوم و کثرت وقایع و حوادث و انسداد حجاب بجہت بعد زمان نبوت در ورود نوازل
وحی اجتہاد کثرت یافت و اختلاف شایع شد و در حقیقت باعث توسیع امر

ووفات در تسع وسبعین ومائة [179] وعمر شریف وی ہشتاد [84] وچہار سال وبعضے نود گفتہ اند و وے امام ست در فقہ وحدیث اخذ کرد علم را از قدمای تابعین وکبار ایشان و وے شیخ مشایخ احمد بن حنبل ویحیی بن معین ست ویحیی بن سعید القطان گفتہ ست کہ نیست در قوم اصح حدیثا از مالک وگفتہ اند اول کسیکہ تصنیف کرد در حدیث اوست ولیکن کتاب وے جامع ست صحاح را وغیر آن را واول کسیکہ تصنیف کرد در صحاح مجرد بخاری ست واما ابن ماجہ توفی سنة ثلث وسبعین [273] ومائتین وگفتہ اند بعضے از رجال احادیث وی مطعون اند ومتہم بکذب وسرقہ احادیث وحکم کردہ شدہ ست بر آنہا ببطلان وسقوط ونکارت وآنہا کہ تعدیم کردہ اند او را بر موطا ویکی از کتب ستہ شمردہ بجہت کثرت زوائد وست بر کتب خمسہ بخلاف موطا وبعضے گفتہ اند کہ کتاب دارمی سزاوار تر ست بگردانیدن وے سادس کتب زیرا کہ رجال وے در ضعف کمتر اند ووجود احادیث منکرہ وشاذہ در وی نادر ست اگرچہ احادیث مرسلہ وموقوفہ در وے بیشتر از کتاب ابن ماجہ ست توفی یوم الترویة ودفن فی یوم عرفہ سنہ خمس وخمسین [255] ومائتین + بیان منشاء اختلاف مجتہدین وذکر ائمہ اربع وبیان حکم اتباع ایشان + بدانکہ صحابہ را رضی اللہ عنہم برکت صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونورانیت باطن وصفائی عقیدت اختلافے واشتباہی درمیان نبود وبجہت سطوع انوار کتاب وسنت وحضور نور نبوت وشہود موارد وحی وتنزیل حاجت بقیاس واجتہاد نہ مگر در مسئلہ چند کہ بعد از رحلت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف گونہ پدید آمد ہر کدام از ایشان مثل نہرے

جدا ساختند و در علم حدیث کتب تصنیف کردند و مجتهدان امت بسیار بودند
وانچه قرار یافت و باقی ماند از مذاهب اهل سنت و جماعت چهار مذهب مشهور
است که در اعتقاد و اصول دین باهم یکے بوده اند و در فقه و فروع در بعضے
مواضع مختلف اقدم و اسبق ایشان امام اعظم ابو حنیفه نعمان بن ثابت
کوفی است ولادت وی در سنه ثمانین و وفاتش در مائه و خمسین (۱۵۰) و جماعه را
اختلاف در آنکه وی از تابعین است یا تبع تابعین باتفاق بر آنکه در روزگار
وی چندین از صحابه بوده اند انس بن مالک به بصره و عبدالله بن ابی اوفی در
کوفه و سهل بن سعد الساعدی بمدینه و ابوالطفیل عامر بن واثله که آخر صحابه
رسول الله اند در وفات بمکه و بعضے جز این چهار تن را نیز شمرده اند صاحب
جامع الاصول گوید که ملاقات ابوحنیفه بایشان و اخذ حدیث از ایشان نزد ارباب
نقل بثبوت نرسیده و اصحاب وی میگویند که وی جماعه از صحابه را دریافته و از
ایشان روایت کرده است و ویرا مسندیست که احادیث را در روایت از صحابه
مذکورین روایت کرده است گفت بندهٔ مسکین عبدالحق بن سیف الدین
خصه الله بمزید العلم والیقین و در واقع از حساب عقل بسے دور نماید که صحابه
رسول الله در روزگار وی باشند و وی قصد ملاقات ایشان نکند و ایشان را
در نیابد با آنکه وجود قدوم او درین بلاد که ایشان بوده اند ثابت شده و مدت
بست سال زندگانی کرده چه وجود صحابه تا آخر مائه بصحت رسیده است ما مالک
حق باصحاب اوست که گویند جماعه صحابه را دریافته است والله اعلم و وے جماعه کثیر را
از قرباء تابعین دریافته و در فتاوی و اجتهادات با ایشان مزاحمت کرده

وسعت دائرہ رحمتِ حق گشتند ولا بد چون مجتہد را اطلاع بر معانی قرآن واحادیث واقوال سلف ومعرفت ناسخ ومنسوخ شرط ست ایشان ہم فقیہ باشند وہم محدث تا آوردہ اند کہ نزد امام اعظم ابو حنیفہ رح صندوقہا بود از صحائفِ حدیث ولیکن اشتغال وی ویارانِ وی رحمۃ اللہ علیہم در جانب فقہ ووضعِ مسائل واستیعاب اصول وفروع آن غالب افتاد وسلسلہ روایت احادیث از ایشان کمتر برپا شد نہ آنکہ تمسک واستدلال ایشان باحادیث نبود حاشا وبعضے گویند غالباً مذہب ایشان عدم صحت نقل بالمعنی ست واکثر احادیث اینچنین منقول ومروی اند پس از جہت عدم احتیاط درین شان کمتر روایت کردند واین سخن مدخول ست با آنکہ اگر نقل بالمعنی نزد ایشان جائز نبودی تمسک بآنہا نیز نکردندی یارب مگر فرقے نہند در روایت وتمسک فتدبر وجماعہ دیگر براہ تاویل واجتہاد کمتر رفتند وبعمل بظواہر احادیث اکتفا کردند وایشان را اصحاب ظواہر خوانند چنانکہ دیگران را اصحاب الرای گویند وتمامہ مجتہدان اصحاب الرای اند خصوصیت با بو حنیفہ واصحاب وی ندارد یارب مگر خصوصیت این اسم با ایشان از جہت شیوع وکثرت باشد ودر اواخر زمان تبع تابعین واتباع تبع ومن بعدہم سلسلہ علم حدیث قوتِ دیگر گرفت وشیوع پذیرفت ورواجی تازہ ورونقے بی اندازہ یافت وچون در آخر زمان صحابہ واوائل تابعین بدعت خروج واعتزال پیدا شدہ بود وبحکم تعصب وخیانت بقصد ترویج مذہب مبتدع مستی رث وضع افترا باحادیث راہ یافتہ پس ائمہ حدیث واساطین ملت در مقام تصحیح وتنقید احادیث آمدہ وتقبیح وتفضیح اہل بدعت نمودہ حق را از باطل وقوی را از ضعیف

بکتاب اللہ ثم بسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم باحادیث ابی بکر
وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم (وفی روایۃ) اخری عنہ ماجاءنا
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی ہو وامی فعلی الراس والعین
ولیس لنا مخالفۃ وما جاء عن الصحابۃ تخیرنا وما جاءنا عن غیرہم
فہم رجال ونحن رجال (وروی) عن ابی مطیع البلخی قال دخل سفیان الثوری
وحماد بن سلمۃ ومقاتل بن حبان وجعفر بن محمد وغیرہم علی الامام
ابی حنیفۃ فقالوا بلغنا عنک انک تکثر من القیاس فی الدین واول من
قاس ابلیس فناظرہم الامام یوم الجمعۃ فی جامع الکوفۃ وعرض علیہم
مذہبہ وقال لہم انی اقدم العمل بالکتاب ثم بالسنۃ ثم انظر بعد
ذلک فی اقضیۃ الصحابۃ فاذا اختلفوا ولم یتفقوا علی شیئ قست حینئذ
فقبلوا ایدیہ وقالوا انت سید العلماء زاد فی روایۃ فاعف عنا مامضی
فقال عفا اللہ عنا وعنکم (وکتب) ابوجعفر المنصور الیہ قبل ان یجتمع
بہ بلغنی عنک انک تقدم القیاس علی الحدیث فقال ابوحنیفۃ لیس الامر کما
زعم من بلغک عنی ذلک اذا جاء قولک فاعلم ایہا الخلیفۃ انی اعمل بکتاب اللہ
عزوجل ثم بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم باقضیۃ الصحابۃ ثم
اقیس بعد ذلک ولیس بین اللہ تعالی وبین خلقہ قرابۃ فہذا تصریح
من الامام بانہ کان یقدم الاثر علی القیاس فضلا عن الحدیث النبوی
وانہ کان لایقیس الا بعد ان لایجد ذلک الامر فی الکتاب ولا فی السنۃ
ولا فی اقضیۃ الصحابۃ (وقال) علی ابن المدینی ابوحنیفۃ روی عنہ الثوری

ان يحتج به عند كثير من المحدثين وهذا النوع يوجد كثيرا في غير مذهبه كما يعرفه من مارس الفن (فاعلم) ان مذاهب الائمة الاربعة رحمة الله عليهم اجمعين + منسوجة من الشريعة المطهرة سداها ولحمتها لا سيما مذهب امامنا الاعظم لكن وجوه استنباطه تدق عن ادراك غالب عقول طلبة العلم وما يوجد في بعضها مما يخالف ظاهر الاحاديث فهو بالنسبة الى مدارك انهامنا والاصح عنده من قوله صلى الله عليه وسلم او فعله او من آثار الصحابة ما قام عنده بمقام اليقين وجعله حجة ثم ايّده بالنظر فيه والاستكشاف لما يعارضه ويخالفه اذ لا يقول عاقل ان الامام يجد في مسئلة نصا عن الشارع ويخالفه بقياسه ورايه حاشاه من راى او قياس يخالفان الشريعة والذي اجمع عليه اهل مذهبه انه ياخذ بخبر النبي صلى الله عليه وسلم ما جاء + فان اختلف خبران وكان لاحدهما وجه في التاويل يوافق به الخبر الاخر الذي ليس له الا وجه واحد في الظاهر وفق بينهما فان لم يجد خبرا عن النبي صلى الله عليه وسلم اخذ من آثار الصحابة ما كان اقرب الى كتاب الله وسنة نبيه ويسمّى ذلك اجتهادا (وروى) ابو جعفر الشيرماذي بسنده الى الامام انه كان يقول نحن لا نقيس في مسئلة الا عند الضرورة وذلك اذا لم نجد دليلا في الكتاب والسنة ولا في اقضية الصحابة (وفي رواية) اخرى عنه انه قال انا ناخذ اولا بالكتاب ثم بالسنة ثم باقضية الصحابة فنعمل بما تتفق عليه الصحابة فان اختلفوا قسنا حكما على حكم اذا اشتركا في العلة الجامعة بينهما حتى يتضح المعنى (وفي رواية) اخرى عنه انا نعمل

مسلمان لوگ عمل کیئے چلے آتی ہین امام صاحب مناکی تقلید وتعلیم سے ہزاروں آدمی پیشوا جہان کے ہوے پس تعصب ونفسانیت کی رو سے
ایسے امام موصوف سے ضد وعداوت وبغض ومخالفت وعناد رکہنا اور
تقلید وپیروی اُنکی نکرنا بڑی بے انصافی وحق تلفی وبی ادبی وگمراہی ہے
مشکوۃ مصابیح والے شافعی ابن حجر شافعی بیہقی شافعی نسائی شافعی
وغیرہم بہت محدثین نے تعصب کی راہ سے اپنے امام کی طرفداری اور
اپنے اپنے استادون کے پیر استاد کیطرف اخذ احادیث ضعیف وغیرہ
سکے منسوب کیئے اور یہہ فکر وخیال نکیا کہ امام اعظم رح اصل پیرو اُستاد ہین
صحابہ اور تابعین کبار سے علم دین کا حاصل کرتا بعین سے ہوکر اصل اُستاد ہو
اور سب امامون ومحدثین اُن کے شاگرد یا اُن کے شاگردونکے شاگرد
جہانتک نیچے جاوے وچنانچہ امام مالک رح نے امام صاحب موصوف کی ملاقات
وملازمت حاصل کی اور اُن کے اجتہاد کا اتباع کیا اور بہت سے تابعین سے
بھی علم حاصل کیا مجتہد ہوکر جدا امام ہوگئے اور ابو یوسف رح اور زفر رح اور
محمد رح امام ابوحنیفہ کے شاگردونسے علم حاصل کرکے امام مجتہد ہوکر اپنے اُستاد
کی تقلید وتابعداری مین قایم ومستقیم رہے پس امام مالک وامام ابو یوسف رح
وامام زفر وامام محمد رح علیہم تبع تابعین سے ہوے اور شافعی رح امام محمد رح کی
تقلید وشاگردی سے علم حاصل کرکے امام مجتہد ہوے اور اُن کے گہر مین طفلی
وقت سے پرورش پاکر اُن کے پسر ربیب ہوگئے کیونکہ امام محمد رح جب وہی طفل تھے
اُن کے ماکو اپنے نکاح مین لائے تو امام شافعی رح امام ابوحنیفہ رح کے
شاگرد کے شاگرد ہوے پہر امام مالک رح کے شاگرد بھی ہوے اور اُنسے بھی

وابن المبارك وحماد بن زيد وهشيم ووكيع بن الجراح وعباد بن العوام وجعفر
بن عون وهو ثقة لا باس به ولذلك يقول الامام الشافعي فيه الناس كلهم عيال على ابي حنيفة
في الفقه (قلت) اما الجواب عن الرأي والقياس فقد تقدم ويكفينا في ذلك قول معاذ رضي الله عنه
حين ارسله النبي صلى الله عليه وسلم الى اليمن وسئله بم تحكم قال احكم بكتاب الله قال فان لم تجد
قال اجتهد برائي ولا آلو فقال النبي صلى الله عليه وسلم حينئذ الحمد لله الذي وفق رسول
رسوله وهذا الحديث صحيح ثابت في الكتاب فمن طعن على الامام ابي حنيفة في استعمال الرأي
والقياس فقد طعن على معاذ بل على النبي صلى الله عليه وسلم وقد راينا مذاهب جماعة ممن تكلم
في ابي حنيفة قد ذهبت واضمحلت ثم مذهب ابي حنيفة باق الى يوم القيامة وكلما تقدم ازداد
نورا وبركة والناس اليوم مطبقون على ان اصحاب السنة والجماعة هم اهل المذاهب الاربعة مثل
ابي حنيفة ومالك والشافعي واحمد وكل من تكلم في مذهب ابي حنيفة درس مذهبه حتى
لا يعرف ومذهب ابي حنيفة باق ملأ الارض شرقها وغربها واكثر الناس عليه
اور اسیطرح امام صاحب موصوف کے مناقب و اوصاف درمختار ور دمختار کی شرح رد المحتار وغیرہ
ہزارون حدیث وفقہ کی کتابوں میں مرقوم ہین الغرض امام اعظم کے اوصاف و اذکار
کہانتک بیان ہو سارے جہان مین اُن کے مناقب و اوصاف وفتاوی و احکام مسائل
ہزارون کتاب و رسالون مین مذکور و مشہور و معروف ہین اُن کتابون کی دیکھنے سے
بینائی کہلجاے گی وہی اصل اُستاد و پیشوا سارے اماموں و اُستادوں کے ہین
پرہیزگاری و پارسائی و علم و دینداری مین اور امامون و محدثون سے بہمہ صورت
فوقیت و سبقت رکھنے والے ہین اور اصحاب و تابعین و تبع تابعین کے زمانہ سے
آج تک تقلید و اقتدا و پیروی ایک دوسرے کی بچلتے ہو کر کے ساری جہان کے

کرکے ہزاروں لاکھوں آدمی صراط مستقیم پر قایم و مستقیم ہوے **بیت**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + اگر کتنے محدثین تعصب
و نفسانیت کی راہ سے امام اعظم رح کی مخالفت و معاندت کرے تو اس سے
امام صاحب ممدوح کا کیا نقصان ہے چنانچہ ترمذی وغیرہ محدثون نے
اپنے اماموں کے فتاوے و مسائل و احکام کو ترجیح دینے کے لئے امام
اعظم رح کے فتاوے و مسائل و احکام کا خلاف کیا اور اُن کے فتاوے
و مسائل کے دلیلونکو اپنی کتابونمین کم نقل کیا اور اُن خارجیون کے نسلاً بعد نسلاً
کے اولاد و اولاد کے اولاد جہانتک پہنچے جاوے کہ جنہون نے مسلمانی دین
فتنہ و فساد ڈالنیکے لیئے وضع احادیث و نقل بالمعنی تبدیلات و تغیرات کے ساتھ
بتلانا کیا اخذ احادیث کرنے لگے اس شر القرون مین بہت شرار الناس پیدا
ہوے بہت موضوع حدیثین وضع کین نئے نئے استخراج کئے اِس صورت
مین رطب و یابس ناسخ و منسوخ قوی و ضعیف مرفوع و موضوع وغیرہ ہر قسم کے
سب جمع ہوے ایک دوسرے کے رجال و راویونکو غیر اعتبار و طعن کرنے لگے
چنانچہ نسائی نے بعضے مواضع مین ابوداؤد و ترمذی کے اخراج حدیث
سے اجتناب کرتے ہین بلکہ بخاری و مسلم کے رجال سے کہ اُنسے اخراج
حدیث کا کیا ہے تجنب کرتے ہین اور ابن ماجہ کے بعضے رجال تو مطعون
و متہم ساتھ جھوٹ بولنے و چوری احادیث کے ہین اسیطرح حدیث کی
کتابونمین بہت سے خلاف و اختلاف ہین اُنمین تمیز و امتیاز صحیح و غیر
صحیح وغیرہ کا کرنا بہت مشکل ہے پس اُن کتابون کے روایتونکا اعتبار

کچھ علم حاصل کیا پس امام شافعی رح بصورت امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد کے
شاگرد ہوے لیکن وے اپنے استاد کیطرح مجتہد ہوکر امام ابو حنیفہ رح کی
تقلید و تابعداری مین موافقت نکرکے بہت فروع مسائل مین امام صاحب
موصوف سے اختلاف کیا اور امام مالک رح نی امام ابو حنیفہ رح سے بہت
اصول و فروع مسائل مین اکثر موافق ہین مگر کہی فروع مسائل مین فرق
کیا پہر امام مالک رح امام احمد بن حنبل کے شیخون کے شیخ ہین اور امام
شافعی رح کے شاگرد ہی سے بہی علم حاصل کرکے امام مجتہد ہوکر امام ابو حنیفہ رح
کے ساتھہ اصول و فروع مسائل مین اکثر موافقت رہی مگر کہی فروع مسائل مین
فرق کیا پس امام شافع اتباع تبع تابعین سے ہوے اور امام احمد حنبل اتباع اتباع
تبع تابعین سے ہوئی بہی بخاری محدث اور مسلم محدث امام احمد حنبل رح سے علم
حاصل اور دوسرے لوگونسے بہی اور بہی مسلم نے بخاری کی ملازمت پاکر استفادہ
حاصل کیا اور ابو داؤد محدث بہی مصاحبونسے امام احمد رح کے ہین اور ترمذی
محدث بخاری محدث کے بیٹے محمد سے اخذ حدیث کا کیا اور امام احمد کے بیٹے عبد اللہ
سے بہی ملاقات کی اسیطرح اور محدثین بھی ایک دوسرے کے شاگردونسے ہین
غرض کہ تمامی امام مجتہدین تمامی محدثین وغیرہ ابو حنیفہ رح کے عیال مین داخل ہین
اب چاہے کوئی اسبات کو مانے یا نمانے اصل حقیقت وہ تو علم امام ابو حنیفہ رح کا
چاند سا روشن ہو رہا ہی اگر کوئی اندہی کو یہہ نہ سوجہے اور بینائی نہو وے تو
کوئی کیا کریگا ہزارون لاکہون آدمی انسے فیضیاب ہوکر سارے جہان مین ہزارون
لاکہون آدمیونکی آنکہین انسے کہل گئین اور انسے نسلاً بعد نسلاً آدمیونکا علم کامل حاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحٰبہ اجمعین ۵ امابعد ناظرین رسالہ ہٰذا کی ضمیر مہر تنویر پر روشن وہویدا ہو کہ چند روز سے بعض اشخاص گم کردہ راہ نے اپنے زعم باطل اور خیال خام مین وسعت آباد دین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہزبران بیشۂ تحقیق وشیران معرکۂ تدقیق سے خالی تصور کر کے اغواء واضلال عوام کالانعام شروع کیا یعنے آیات فرقان حمید اور اخبار سید المرسلین مین بانواع حیل تاویلات لاطائل پیدا کر کے نقیض وخلاف مین آئمہ ہدیٰ رضوان اللہ علیہم علے الخصوص امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بیڑا اوٹھایا + اور اون کے اجتہاد وتحقیق کو عکس کتاب وسنت ٹھرا کر حتی الوسع سواد اعظم سے بچلکر من شذ شذ فی النار + کا مصداق بنایا لیکن اس سے بیخبر کہ اجتہاد آئمہ ہدیٰ نور بصر ہے اور کتاب وسنت اشعہ شمس وقمر جسطرح شعاع شمس وقمر سے بلا نور بصر دیدۂ کور کو استفادہ نور سے معذور ہے اسیطرح بلاوساطۃ تقلید ائمہ موصوفہ منزل مقصود تک پونہچنا معلوم اسلئے کہ تقلید مذکور عین اتباع شریعت نبوی صلعم ہے اور اس سے انحراف سراسر ضلالت وگمراہی ہے + اونکے درجۂ اجتہاد سے نے پونہچنے پر اجماع اکثرین امت ہے اور ایسی جماعت عظیم کا اجتماع علی الباطل خلاف قیاس اہل بصیرت ہے + چونکہ فی الحال ستبعان ونابان عبد الوہاب

کرکے امام صاحب موصوف کے فتاویٰ کی کتابونکو رد کرنا اور اعتبار نکرنا
بلکہ اونسے اعراض و انکار کرنا امر حق سے دور پڑنا اور صراط مستقیم سے
بہکنا و بہٹک جانا ہے العیاذ باللہ منہ اللہ تعالیٰ مجھکو اور سب مسلمانونکو
اس سے بچاوے اب اس آخر زمانے مین واقف اسرار فروع و اصول
عارف اخبار معقول و منقول عالم محقق فاضل مدقق جناب مولوی عبد القادر بدرس
رحمۃ اللہ نے اس امر درپیش مین عوام مومنین کے افہام اور لامذہبون کے
مکر و فریب و شک سے دوری کے لئے بہت کوشش کرکے تذکرۃ المذاہب
اور احسن الادلۃ القویۃ یہہ دونون معقول و مقبول کتابین جو تصنیف کین ہین
بس ہے اللہ تعالیٰ کے درگاہ مین انکی کوشش مشکور ہو جاوے اس سے زیادہ بیان کرنیکی
کچہہ حاجت نہین جنکی آنکھین بینائی کہلی ہونگی + البتہ ان باتونسے کہل کہل
جاوینگی پس اب مومنونکو چاہیئے کہ ان لامذہبون کے اغوا و دغابازی
و مکر و فریب و حیلہ سازی سے دور بہاگین اور انکی چکنی چکنی باتونسے
بہک و بہٹک و گمراہ نہو جاوین + واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

تمت

فقیر حقیر ہدایت اللہ بہرائی عفا اللہ عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الله الله ما اعظم شانه وما احسن هانه سبحانه في
وصفه عن عقول + هو الذي ارسل رسوله يهدي الى الصراط المستقيم
ويهدي الى الدين القويم والصلوٰة والتحيات عليه وعلى اله الطيبين
الطاهرين واصحابه المخلصين الراشدين وائمة المجتهدين الراسخين
سيما اولهم واولاهم رتبة وازمنة امامنا ومقتدانا الامام الاعظم
النعمان + ابن الثابت الكوفي شكر الله سعيه في احياء كلماته واستنباط
احكامه من الكتب والسنة والاجماع والقياس اما بعد فقد القي
الي كتاب كريم وما ادريك ما الكتاب هو كتاب عزيز لا ياتيه الباطل
من بين يديه ولا من خلفه اما هو كتاب يكشف السوء عن وجوه المترددين
وما هو خطاب ينزع السواد عن قلوب الزائغين وما ظنك انه سيف
مسلول على عنق الوهابية الخبيثة وسهم مسموم في اكباد النجدية النجسة
الذي اعلى بضاعتهم الطعن في ائمة الدين واقصى صناعتهم القدح في الاولياء
المتقدمين على قلوبهم اكنة لا يفقهون حديثا ويحسدون الناس على ما
اتيهم من الله فضلا عظيما عاملهم الله بعدله وابعدهم من فيضه لعنهم قطعا
على سبيل الكمال فوجدته صحيحا مقرونا بالحق والصواب ويلقي بالقبول
لدي اولي الالباب ابوابه مقاصد له اية كانها ثمين من اصداف الدراية واياته
مروية عن الثقات العدول كاسناده مصححة من الروايات المقبول تمهيده

نجدی خصوصاً میاں نذیر حسین صاحب نے تمام ہمت کو اس امر میں صرف کرنا شروع کیا کہ کسیطرح حضرات آئمہ مذہبی سے لوگونکو بدظن کر کے زمرۂ ید اللہ علی الجماعۃ سے خارج کردین بناءً علیہ عالم نبیل فاضل جلیل عدیم فقید المثیل + بقیۃ السلف حجۃ الخلف جناب مولانا عبد القادر صاحب دام فیضہم نے محض بنظر اظہار حق و خیرخواہی مسلمین رسالہ ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ باوجود قلت فرصت و کثرۃ شغل عرصہ قلیل مین ایسا تالیف کیا کہ ہر موافق او مخالف کے زبان سے وجاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا + بے اختیار سرزد ہوا + مقلدونکو چاہیئے کہ اسکو حرز ایمان سمجھکر دلمین جگہ دین اور ہرگز غیر مقلدون کے طرف مائل نہوویں تاکہ صراط مستقیم و سواد اعظم سے منزل مقصود کو پہنچیں ایسا نہو کہ قافلہ سے نکلکر راہ میں سرگردان و پریشان ہوکر متاع ایمان کھو بیٹھیں

وما علینا الا البلاغ المبین

والحمد للہ رب العلمین

حررہ محمد حسین ساکن لکھنوال ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تزئین کلام ایزدست وتوشیح نظم ثنای یزدانی + ابتدای امور در بیدای
ابتری حیران وسرگردان + تا آنکہ رہنماے محمدت دستش نگیرد وکار ہائے
ذوبال در تیہ رسوائی وبیبرکتی سرآسیمہ وپریشان تا آنکہ قائد ستائیش بمنزل مقصودش
نرساند + صلوۃ کہ رفیق راہ حمدست درید وہر امر خطیر بحدیکہ نہایتش چون عدد
لاینتہی الی الامد ودر ودکہ انجامش چون انات غیر المنتہی الی الحدست برسید
بشیر عدیم النظیر بل ممتنع العدیل والمثیل محمدن الہادی الی سواء السبیل المہبط
الجبرئیل وبر آل نبیل واصحاب جلیل او فائز باد + مطفی نوائر فتن نجدیہ وماحی
رسوم محدثہ وہابیہ رسالہ ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ کہ ادلۂ
کاملہ اش چون بنیان مرصوص + براہین قطعیہ اش معقول ومنصوص + اظہار حق
از ہر نکتہ اش پیدا + انتصار اسلام از ہر لفظش ہویدا + نقوض واردہ اش بر مزعومات
خصم ارتفاعش از طوق بشر خارج اجوبۂ ساطعش از شبہات واہیہ معاندش سیف
علی سفست برگردن خوارج + ماہران علوم شرعیہ واقفان فنون عقلیہ کہ
ژرف نگہان تحقیق وباریک بینان تدقیق اند + اگر پرتو از جمال آبکار
افکارش واشعہ از حسن عرائس انظارش برایشان تابد جان ودل مرہون نگاہش
سازند وعقل وہوش باختۂ مشاہدہ اش گردانند + چرا نباشد کہ مطرح اشعۂ
نیر اعظم ومطلع انظار ومجمع آب زلال افکار جر عذب اعنے جناب محی مراسم ملت
رافع اعلام سنت ہادی گم گشتگان تیہ ضلالت سد یاجوج طغیان دستگیر لغزندۂ

براعات الاستهلال على المهمات النبال وتقاريبه سهلة المجال لحل
عقد الاضلال دلائله رشيقة المرام وبراهينه انيقة النظام واشكاله
كشكل المجسطی معضلة الانحلال ولوامعه كلوامع الفلسفی متعسرة الزوال
مامن بديع الا روعی وما من بيان الا اودع فيه كيف لا وقد صنفه
الفاضل العلامة وصنف التحرير الفهامة صدر الافاضل فخر الاماثل
عالم الفروع والاصول ماهر المعقول والمنقول مولانا المولوی اللاملی
ذو المجد والجاه مولوی محمد عبد القادر هوگلوی
لازال علم ارشاده وافادته مرتفعا فی مضمار العالم وما برح قلم اصلاحه
واقلاحه ناسخا على صفائح المعالم فلله دره وعلى الله اجره ولعمری
ان مولانا جل قدره جهد غاية الجهد فی ترتيبهم وبذل قصى الهمة
فی ترعيفهم عند فساد الزمان فی الاتباع والتقليد وخلائل لعناد فی
النبوة والتوحيد واندراس آثار الشريعة الحنفية السمحة البيضاء
والتباس رسوم الفقه المتفقهة المنقحة الغراء وشيوع مسائل اهل البدع
والاهواء وذلوع رسائل الخدع والارداء فهم اضلوا وضلوا عن
سواء السبيل والله يهدی كل غوی وضليل فهذا تذكرة
منه للطالبين المسترشدين وموعظة للمتقين المهتدين
شعر فما مات من خيم واصل وما غاب عن خ صم حاضر
والله يهدی من يشاء الى صراط المستقيم فقط تمام شد تقريظ
از بندہ امام الدين ساكن لكھن وال ضلع گجرات پنجاب

امام الدين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ القوی المتین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی آلہ وصحبہ الاکرمین وعلی الائمۃ المجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین اما بعد فیقول العبد الضعیف **لطف اللہ** جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ انی طالعت ھذا الکتاب واطلعت علی ما تضمنہ من العجب العجاب فوجدتہ کتابا قد اشتمل من التحقیقات الرائقۃ علی ما ہو مختار العظماء واحتوی من التقریرات الفائقۃ علی ما ذہب الیہ جم غفیر من الفضلاء یرشد الناظر الی الحق الصریح والقول المنصور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور سہ

ای کہ ہستی طالب راہ صواب + رو مگردان زین کتاب مستطاب + خویش بنگر دلیل از من مخواہ + آفتاب آمد دلیل آفتاب + جزی اللہ مصنفہ احسن الجزاء واوصلہ الی امنیاتہ بحرمۃ سید الانبیاء علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا

تقریظ ہذا مولوی لطف اللہ صاحب ساکن کویل عرف علی گڈہ دام فیضہ

نقل مہر مولوی صاحب موصوف

[illegible]

قربان مولانا محمد عبدالقادر صاحب مدّ الله ظلال نوالهم علیٰ
رؤس الطالبین والمستفیدین آمین یا رب العالمین

حررہ کریم بخش مفتی ساکن اکلی متعلقہ لکھن وال
ضلع گجرات پنجاب

بسم الله الرحمن الرحيم

رأیت هذه الرسالة المسمی بما احسن الادلة لدفع حیل الوهابیة
فوجدت ما فیها مطابقا لما فی الکتب المعتبرة المتداولة وموافقا
لما علیه اهل السنة والجماعة والله اعلم

حررہ الملک مولا بخش خاطر ساکن نوشہر ضلع گجرات پنجاب

بسم الله الرحمن الرحيم مطلب کتاب ما احسن الادلة القویہ لدفع حیل الوهابیہ بہت
خوب ہی اور درست ہی لائق عمل کرنے کے ہے حررہ فیض احمد مفتی لکھن وال ضلع گجرات پنجاب

بسم الله الرحمن الرحيم یہ کتاب ما احسن الادلة القویہ لدفع حیل الوهابیہ جسکو مولانا
محمد عبدالقادر صاحب ہوگلوی نے ہزار محنت اور ہزار جانفشانی سے تصنیف کی ہی
سو بلاریب قابل عمل ہے اور کتب معتبرہ متداولہ اسپر گواہ ہے جزاہ الله عنا خیر الجزاء

کتبہ مسکین محمد امین ساکن لکھن وال ضلع گجرات پنجاب

(آن نور یقین ست) و قرب منزل (از حضرت جناب رسالت مآب) صلی اللہ علیہ وسلم کہ قرآن بعینہ زمان اصحاب رضی اللہ عنہم ست) چندان سنہا برشید ند کہ تا برو نشوپس پسندہ ماندند و نیز بعد ازان ہم پایندہ خواہند ماند باینہمہ چندی ازانہا در گیتی ناپائدار بکار آمدند و مے آیند و خواہند آمد و چندے ازان برای روز رستخیز و پس از دو ذخیرہ پایندہ و ازندہ خواہند ماند ہزارہا دفاتی الکتب ازانہا مملو و مشحون اند + جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ازبرای افہام معانی ازان کلمات طیبات یعنے (کلام اللہ تعالی و کلام الرسول و کلام اصحاب رض) درجہ درجہ بمنزلہ منزلہ قواعد و ضوابطے پیدا کرد و ابوالاسود دیلمی کہ (او ستاد صاحبزادگان رض بود) حسب ارشاد فیض آباد آن سلطان بارگاہ شہامت بروزے دو صد کما بیش مسئلہ استخراج نمودہ اجزا مرتب داشت یعنے (شانزدہ باین قواعد حاجتی نابود) بلکہ برای ہمچو پس ماندگان کم فہم کم رای راہی رست بیافرید تا لغزشے نیابیم و از بانہ در آئیم و علم جہرا الی یومنا ہذا اگرچہ یاران پیروان در استخراج مکنونات قرانیہ و حدیثیہ برای ما کمترینان جای نگذاشتہ اند مگر خہی رحم دلی و شفقت درونی آن والیان ملک ہدایت باید دید کہ با وجود چندان کد و کاوش کہ در اظہار فرمودند رعایتا لاحوالنا و صونا لاقوالنا قواعد ہم برائے ما استنباط فرمودند و نگذاشتند ناگوئہ لغزشے بما راہ یابد و تغیرے و تبدلے در الفاظ حاملہ معانی پدیدا نیاید و الی الان ہمچنان نجم سعادت ما بندگان در ترقی ہست + امروز بندگانی چند پیدا شدہ اند کہ دران راہ نائیہا دستی می اندازند و کردہای و گفتہای آن بزرگواران را از راہ تعلی نفس و امید تجلی خود با از راہ گرداندہ و لبشرہ نفسانیت شتافتہ و بگو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب لیھتدی بمفاھیم العزیزۃ اولو الالباب
الذین افصح منھم بکرمہ ولطفہ ما ھو المکنون المبطون من الکتاب
الحمد للہ الذی نزل علی عبدہ القران العظیم المجید الذی فی اللوح المحفوظ
لیکون للعلمین نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ان یھتدی بہ
من ابتغی الھدی وابتدر + ویضل بہ الذی غترہ الغی ونکر فللہ الحمد
علی ما قضی وقدر ونھی اوامر + وسن لنا من الدین الحنیف وما رسنا بہ
ما ھو اھدی و امرہ بلسان عربی مبین + لکیلا یثقل علی التالین
المؤمنین + وان سوالا لفضل المبین رحمۃ ومنۃ منہ لئلا تضل فی ذلائم
ظلام الجھل + ولولاھا لھوینا الی الخطاء والزلل + ولانکبنا فی ھوۃ الخطل
وارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لاکمل الاعدل الاھدی ورضی اللہ تعالی
لنا بہ وخصنا بہ تکرمہ بالحسنی + تا نگہدار دمان بہ بیان راست تروالمہار
آن حق از گمراہی وحیان پیدا و آشکار گفت کہ یارانش را جای آشکار کردن
نگذاشت + سلمنا اگر ماند باندیشہ نیک و راہ روشنی بہ برکت ہمدمی وہم نفسی
وہمقدمی حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم در اندرون شان بود) گیتی
وشپتی میان خود بانہادہ جای اندیشہ نگذشتند و از کیت و ذیت وارستند
وان ہذا الا محض فضلہ واحسانہ علینا واللہ ذو الفضل العظیم علی الناس وعلینا و
لکن اکثر الناس لا یعلمون + ہمچنین پیروان شان رحمہم اللہ بصفائی دل کہ

انکار ائمہ اربعہ سیما حضرت اعلیٰ واقدس ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بہ بینند کہ از کجا تا کجا
می برد یعنے از عبدیت و معبودیت می کشد + باید شنید معنی لغوی تقلید
(قلادہ در گردن کسے انداختن (کار بگردن کسے سپردن) تیغ بگردن آویختن)
آویزن باید شنید کہ چون روز نخستین خلعت خلافت انی جاعل فی الارض
خلیفة + زیب تن مبارک حضرت ابوالبشر علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام شد
و تاج اصطفے مزین فرقد والا بیش گشت ملاء اعلیٰ ندا امر فاسجدوا گوش کردہ
منتهل سیادت اطاعت فسجدوا آمدند (و این امتثال را تقلید نامند) کہ در گردن شان
قلادہ الطاعت استادی خواجہ ابوالبشر انداختہ شد کہ این استاد شماست
حقش دانید و این را قلادہ اطاعت نام نهادند و همچنان شد و مقلد و مقلد آمدند
مگر آن یک نفر کہ سرکش و نافرآمد و بطمع خام از ان امتثال سرباز زد و رکن
الی مارکن شحن حماشحن + علاوہ بر آن کلمہ دعوی انا خیر منہ بر زبان
راندہ بدلیل عقلی چنانکہ ونہ انست کہ بحضور خداوند خداوندان دلیل عقلی نمی چلید
و مورد طرد و لعن ابدالآباد آمد + و این قلادہ شقاوت خوانند کہ از ان براہ
کژی کشیدہ شد + فئہ اولی بسبب آن اطاعت و انقیاد محفوظ الحال و معصوم
المقال آمدند + فئہ ثانیہ یعنے آن یک نفر همچنان کان شخص بصرہ الرمد
الی السما لکی ینظرہ انہ انما یقع طوق الطرد من الھواء فال امرہ الی ما آل فی انقض
علیہ الوبال و بطر از پرنکال + ان علیک لعنتی الخ در خور اقبال آمد + فالحمد للہ العلی
الحکیم حیث اکرمنا بفضلہ العام بتقلید وجعلنا بالاطاعة
کمال نکتہ علیہم السلام وادخلکم فی متابعة الشخص الرجیم اللئیم

گمراہی سرنگون گشتہ ہدایات نیک شان بہ ابر کران مانند وہم شان را رحمہم اللہ
وہم گفتار و کردار شانرا بدی و پلیدی آمیختہ نمایند + ہمسان جیلا بعد جیل و دہرا
بعد دہر ع یکی میرود دیگر آید بجا + سیما فی زماننا ہذا بسبب بُعد زمان این
گروہ شقاوت پژوہ دامن ہمت بکمر خذالت چست بستہ بآموزگاری رئیس علیہ اللعنہ
و فرزندانش خذلہم اللہ فی الدارین در گمراہ کردن اولاد ایمانداران جانفشانی
از حد گذرانیدند و رو غنہای سربستہ بیفروغ آراستہ بآموزگاری رئیس مغرور
علیہ اللعنۃ و فرزندانش خذلہم اللہ فی الدارین حوالۂ نوک قلم دادہ در افزایش
وساوس خاطر مسلمانی چند و چند در آمدہ درپے تضلیل و تلبیس شان افتادہ
و باقاویل واہیہ و ہابیہ رخنہ در سد عزت آن بزرگواران گذشتہ شکر اللہ
سعیہم انداختہ راساً براس از تقلید و پیروی شان انکار آوردند حالانکہ ابیات
قد الف کل کتب + فی الفقہ الفاز اہر + بلغے الی یوم الجزاء + من فضل رب قادر +
ویل لمن قد جنبا + عنہم و زیغ خاطر + بانکد انتقد شان + حیران وہائم
بی درج + مغبون عقل ناکل + مغنون شیطان بی سر + بزعم بانہ عالم +
نصا حدیث مکثر + لو یکثرث فی زہوہ + عن اخذ رب جابر + ینزل
علیہ وابل + لا القہر الا الہ القاہر + نیکسر فی بحر الغوایۃ والنکایۃ ناکر +
لا علم لہ فی مکر + لو اخذ بالابتر + ارفض سواد اعظما اعنے
اولی منشر + واختار حزبا ناشر + بطال قدر اقدر + واخی شیاطین
المذلۃ للخلائق کافر + اہوی جہنام القبائح + والفضائح من جر +
والکلام وان یطول ولکنی بحولہ اجول واقول + این قوم را

احق بالملاک منہ) وانا ایوید قولی ہذا بقول صاحب القصیدۃ الامالی بہ وایمان المقلد ذو اعتبار + لفقہ لاح فی یمن الہلال

فتدبر انکنت ذوتدبر + ازانجا کہ ہر کہ ومہ را در ہر حالت وہر وقت دولت علم دینیہ نقلیہ آسان نیست لہذا این قوم نوبت بنوبت وار بوار در صدد تلبیس وی آمدہ اند علی الخصوص درین ایام کہ معالم علوم عربیہ نقلیہ و باندرس آوردہ ہست وگرد جہالت بہوای بطالت بفلک پرانی گزیدہ این فرقہ خناس را زیادہ تر خیال اضلال بدماغ پیچیدہ ناخواندگان علوم نقلیہ را ازجا بردہ علم ناسوری بہام فلک بردہ اند + مگر باوجود اینہمہ جہالت قبیحہ و توارد حدثان شنیعہ بازشیران بیشۂ فصاحت و کمال داد شجاعت کلیمی سید ہند و بسرپنجۂ تقریرات فصیحہ انیقہ و تبیان رشیقہ جلوداد لہ قبیحہ شانرا ازہم می درند + درین زمان کہ بکشاکش آب ودانہ بندۂ مسکین از وطن مالوف بر آمدہ باگرہ رسید + فلما حضرت حضرت من سد تہ مجمع الاکابر والاصاغر محط کل وارد وصادر مولنا ومولی افضل المولوی امام الدین احمد حفظہ اللہ عن صدمۃ کل لدیغ ولدہ و فزت بمطالعۃ ما احسن الادلۃ الی دفع الحیل الوہابیۃ + حزت فی شحاذت مطبع مصنفہ حیث ابرز حو منۃ الکمال لابراز ہمات النزال للفرقۃ القاسیۃ قلوبہم الارذال + حمی حوزۃ دین الحق الاسلام علی طراز الفصال + وانشر معالم بیان الحق والحق انہ اتی فی تصنیفہ بالسحر الحلال من بین اقرانہ و عصر انہ قد فاز فوز النجاح عن الجلال عقیدۃ الشرذمۃ الشریرۃ القبیحۃ الشریرۃ المیلۃ لطرف السداد والصواب النکیلۃ عن سوی الصراط المستقیم

والقی علیه وعلیکم ما القی علیکم من النفرت عن قبول الحق والمیل عنه
والنزح عن تقبله والزیغ عن العثرا لا تحقیق بالتدقیق والتصدیق والصلوة
والسلام علی نبیه الکریم المبعوث الی کافة الخلق وهو بالاهتداء
حقیق + ازین گزارش دریافته شد که تقلید ائمه ع بعینه تقلید صحابه است رض
ووی بعینه تقلید حضرت سرور کائنات است صلی الله علیه وسلم تیج این تقلید به
عالم ارواح رقعه خواجه حضرت ابوالبشر است علیه السلام آنکه اون منکر التقلید در سلسله
که از کجا تا بکجا رفت + آرے آرے سه چون خدا خواهد که پرده کس درد +
میلش اندر طعنه پاکان دهد + بگذر از پاکان که پاکی خدا + در نظر ناید درازه
کج رو + ازانجا که من حیث الجبلت بنای آفرینش شان بر بدی افتاده است
ناچاراند که براه خیر و خوبی چه رنگ خرامند ع از کوزه همان برون تراود که
در وست + چار ناچار بر آن راه می تگند + خارخار وساوس ہیجوانی اعلی
خود در راه اہل ایمان سے اندازند و خود را مصدر حکم مثبته نص الٰہی سیصلی
نارا ذات لهب می گردانند وان ہذا الا التقلید الشیطانی + عجب تر گفت
ازین قوم آنکه با وجود مقلد بودن شان باینگونه تقلید بحسن بین بحسن خود باز
از سر تقلید منکر اند + وان هذا لشیئ عجاب فهذا هو الجهلاء الذین
نسوا اصل منشاء اصل تقلید السوء الذی ممدته فی النمرود و نحن
العقلاء الذین نحن منشاء التقلید الحسن الذی اظهرته بلاوزر فاعاذ نا الله
بفضله العمیم من التقلید السوء و هدنا الی التقلید الحسن فله الحمد
والشکر وله الثناء الحسن علی ما ارفدنا تمت التقلید الحسن (فتمن

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی ہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تخبرون۔ رب اعوذ بك من ہمزات الشیاطین واعوذ بك رب ان یحضرون۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی فرض علینا لہ الاطاعہ۔ الذی قال من اراد بحبوحۃ الجنۃ فیلزم الجماعہ۔ وآلہ واصحابہ وعلماء دینہ منہم من یحفظون الحکمۃ باللسان ومنہم من یہ وبالفقہ یتنبہ فصدق قولہ علیہ السلام فرب حامل فقہ الی من افقہ ورب حامل فقہ لیس بفقیہ۔ اما بعد فاعلموا ایہا الامجاد۔ ان الفساد قد شاع فی البلاد وزاد۔ علی الخصوص بارض الہند۔ من بنگالہ الی تخوم السند۔ ہذہ الدار مملوۃ باصناف الناس مختلفۃ الالوان والاراء والادیان۔ فہی معدن الخیر والشر۔ لکن مثقال ذرۃ من الشر۔ یدنس الف خیر ولا یقذر۔ کل یوم نشاء فیہ دین جدید وواضعہ فاسق اور شید خصوصاً من عہد سلطنۃ آل تیمور الی ہذا الزمان۔ نشاء فی الہنود والاسلام مذاہب وادیان۔ ففی الہنود

یا ویل لمن یزیغ صدور العلمین + ید نس الافتراء والویل یا ویح لمن ینسف بوغاء الاصرار والاوزار علی فرق الافاضل النبیلۃ مع انہم قد صعدوا عوالی شرفات السعادۃ الازلیۃ + وانہم سوار ایادی الھمۃ العلیۃ من ابدائہم سراح ذوائب النہمۃ البھیئۃ من اھدائہم وصفی قرائحہم عن ادناس الاہویۃ النزیلۃ + ونقی زجاج شاکینتھم عن صدا عجب الدنیا الرذیلۃ + اللّٰھم اھدنا صراطک المستقیم ولا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا الی سلوک طریق اللئیم الرجیم + انک انت الرؤف الرحیم + فللّٰہ در المصنف حیث سعی وبذل مجھودہ وما آل من من نفسہ فی اداء ما ھو مقصودہ + اللّٰھم ارحمہ واسبل علیہ سجال رحمتک یا ودود + یا ودود + یا ودود + بجاہ نبیک الودود وآل الودود + واصحابہ الودود + وھا انا العبد المفتقر الی اللہ الصمد خلیفہ ولی احمد شاہ نزیل آگرہ البلد الھزاروی المولد القریشی الحسب النسب بلا ریب لا الاحد + تمت

الوہابیہ۔ للہ درہ کیف حاورہم واضلہم بحیث طار عقلہم۔
کیف اثبت التقلید بانواعہ۔ والاجماع باسجاعہ۔ وزندقۃ
الوہابین وضلالہم۔ وکراہۃ امامتہم ووبالہم۔ بخ بخ کیف
غلب علیہم بحججہ الساطعۃ۔ کیف فاق علیہم ببراہینہ القاطعۃ
فی اثبات انقطاع الاجتہاد المطلق لا امکانہ۔ وللمسائل المختلفۃ عند
المجتہدین الکبار بد فائق قول ابی حنیفۃ رح ورجحانہ۔ وانّہ
فاز الکمال باستخراج اصول الحوض الکبیر۔ فہو لثناء العلماء لجدیر۔
المزید ہش الباب المعاندین بانوار البیان۔ فی انحصار المذاہب
بالاربعۃ استقراءً فی ہذہ الازمان۔ للہ درہ ثمّ للہ درہ لاثبات
کون ابی حنیفۃ من التابعین۔ بل تابعیّۃ صاحبیہ رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین۔ وانظروا الی اثبات حقیّۃ المذاہب الاربعۃ مع اختلافہا
لقد استحوذ علی سمان حججہم وعجافہا۔ ویل للکاذبین کیف ینکرون
فضیلۃ ابی حنیفۃ مع قرب زمانہ بزمان الصّحابۃ لعمری انّما
ہذہ من الخلابۃ الا تعلمون ان فضائل الامام لا تحصی۔ و
مناقبہ لا تستقصی۔ لیس ہذا الا الحسد۔ یسری فی الرّوح
منکم والجسد۔ الا تعلمون انّ الحسد حسبک۔ من تعلق بہ ہلک
کفاکم جہالتہم عن العربیّۃ والکتاب والسنّۃ والاجماع۔ بحکم
جواز اجتماع الزوجات فوق الاربعۃ من فانکحوا ماطاب لکم من
النّساء مثنیٰ وثلث وربٰع۔ فرّۃ قولہم ہذا یا للبراہین والحجج۔

الست مزامی و الثالث شاهی والیہما۔ والاسلام المهدویة ودین
شاہ اکبر وغیرہما۔ فلم یلبث الا انقشع ظلماتہم من جوّ الهند وتشققت
شقوقا۔ فصدّق ان الباطل کان زهوقا۔ فصاروا مذ مومین مدحورین
وارباب الحق لایزالون منصورین۔ فکذلك سیندرس اثار الوهابیین
اصحاب الظواهر منکری تقلید الائمة الاکابر یحثون اثلة هولاء الکرام
ولا یبالون۔ کفی لهم سبّ المومنین کفر لکنہم لا یعقلون۔ هم الذین
باعوا الدّین بثمن بخس۔ ووکسوا فی تجارتہم غافلین عن الوکس۔
لاعوجاج درکہم عن الشرایعیة یثیرون الفتن۔ لقصور باعہم عن احصاء
السنن یمیلون الی الشر والضغن۔ مکرهم فی التجنب عن مناظرة العلماء
شیٔ عجیب۔ حالہم انك اذا لم تغلب فاخلب۔ فلما ضاق الهند من شرهم
وضلالہم۔ اخذ العلماء یصنفون فی ردّهم ونکالہم هم غرر الاماجد
والاکابر۔ کانہم قال فیہم الشاعر ؎ شعر

ارائهم ووجوههم وسیوفهم فی الحادثات اذا دجون نجوم
منها معالم للهدی ومصابح تجلو الدّجی والاخریات رجوم

منہم العلامة الحبر ذو المجد والمفاخر الحاج محمد عبد القادر
صنف انفا تذکرة المذاهب۔ فجاء بحمد الله الواهب۔ نکبة للمفسدین
وهو علیہم غالب۔ ثم طار الیه سہام سہام الات جل یاء من کل
جانب من هولاء الطوائف ذوی المعائب۔ صنفه مد الحت کتاب
بالمسائل الرعابیه۔ المسمّی بما احسن الادلة القویة لدفع الحیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی انحسن الینا باحسن الادلۃ القویۃ البہیۃ لدفع الحیل
وتزییف اغلوطات الفئۃ الواہیۃ الوہابیۃ النجدیۃ ٥ فصارت
شبہاتہم وخدعاتہم واباطیلہم منکوسۃ ومردودۃ ٥ والذی انعم
علینا باتقن البراہین السنیۃ السنیۃ ٥ لرد خداع وتمزیق تشطیطات
الشرذمۃ الطاغیۃ اللاہیۃ اللدیۃ ٥ فظلت خدشاتہم ومبتدعاتہم
واغاطیلہم مطموسۃ ومطرودۃ ٥ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان ٥
علی سید الاواخر والاوائل ٥ المبعوث بالحجج والدلائل ٥ محمد ن الموصوف باعظم
الخلق واکرم الشمائل ٥ المنعوت بنبع العیون من الانامل ٥ وتبیان المسائل
مع الدلائل ٥ المنخول بالصحابق والاراٰمل ٥ الذی ہو من اشرف
الشعب وافضل القبائل ٥ وعلی الہ الامجاد الاطہار ٥ واصحاب الانجاد الاخیار ٥
الی ما سار السیار ٥ ودار الدوار ٥ وبعد فقد رئیت الرسالۃ المسماۃ
بما احسن الادلۃ القویۃ ٥ لدفع الحیل الوہابیۃ ٥ فطوبی لمن سرح
النظر فی ریاض معانیہا ٥ ونزہ العیون فی حیاض مبانیہا ٥ واجتنی
ازہار المنی من افنانہا ٥ وقطف اثمار النہی من اغصانہا ٥ فانہا تغنی
الناظرین عن وساوس الفرقۃ الزائغۃ ٥ وتعین الطالبین علی دفع الھواجس
ومکائد الطائفۃ الطاغیۃ ٥ لقد رصفہا شمس سماء المعالی ٥ وقبس الایام

حیث حرب الخصم یلجلج الکلام و یجمجم۔ حسبکم ماقلنہ فیہ
فاکتفوا و انظروا الی کتابیہ فتحظوا۔ لان البیان۔ لیس کالعیان۔
ولان عدّ جمیع مسائل ھذا الکتاب + یطیل الکلام ویطول بہ
الخطاب۔ فبالجملۃ انہ مشحون بالعجائب والغرائب۔ ولتثقیب
صدور المخالفین رمح ثاقب۔ غیر انہ اغلظ الکلام فی مواضع
عدیدہ۔ لعلہ عمل علی ان یفلح الحدید بالحدید۔ لا وجہ
لخشونۃ کلامہ فی بعض المقام سواہ۔ لانی لا اعلم حلمہ و
وقارہ وتقاۃ۔ لنغتنم وجودہ لاشتغالہ لقمع معاندی
الدّین۔ فابقاہ اللہ لقطع دابر القوم الی یوم الدّین۔ ولنشکر
سعیہ فی الدّین وندعوا لہ الخیر۔ فنختم الکلام بھذین
الشعرین بلا ضیر۔ **شعر** الثم انامله فلسن انا ملا +
لکنھن مفاتح الاغلاق + واشکر ضنائعہ فلسن صنائعاً +
لکنھن قلائد الاعناق + العبد الضّعیف خدا نواز الحسینی
البردوانی عفی اللہ عنہ واقاز۔ مدرس اوّل پٹنہ کالج

منکران تقلید نے اچھی طرح سے طابق النعل بالنعل کے جواب کے طمانچے کہائے ٭اور ثمرۂ سعادت ابدی بر تقدیر اذعان وایقان کے پائے ٭ہم لوگ بجان شکریہ اس حق نویسی کا ادا کرتے ہین ٭اور اپنی اپنی نامون کو بمنزلہ شہادت شاہدین کی درج کرتے ہین ع

۱
سید احمد علی عفا عنہ
پیشکار ہائی کورٹ

۲
خواجہ عابد حسین عفا عنہ
یکی از محصلین شپین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

۳
عبد العزیز
یکی از سابق محصلین مدرسہ کلکتہ

خورشید حسین غفر لہ
یکی از طلبہ مدرسہ سیتاپور

عبد الباری عفا عنہ
یکی از محصلین مدرسہ کلکتہ

معین الدین احمد غفر لہ اللہ احد
یکی از سابق محصلین مدرسہ کلکتہ

عبد الفتاح یکے از
محصلین پشین مدرسہ عالیہ کلکتہ

۸
حسن داؤد عفی عنہ
محصلین مین سے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے

۹
لطف احمد یکے از
محصلین مدرسہ عالیہ کلکتہ

۱۰
الجواب قاطع ارادت اللہ
یکی از محصلین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

۱۱
فقد جاء الحق وزہق الباطل
محمد عبد الرؤف غفر لہ ربہ المعطوف مترجم ہائیکورٹ

۱۲
سید بذل الحسن عفی عنہ
مترجم ہائی کورٹ کلکتہ

۱۳
وحید الدین احمد عفا عنہ
مترجم عدالت عالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

۱۴
الحق مصنف صاحب نے بحسب عقاید اہل سنت وجماعت جواب ترکی بترکی دیا اس تحریر کے صلہ مین جو صاحب جو کچھہ لکھین تھوڑا ہی
مختصر یہ ہی کہ منکران کے لئے شہاب ثاقب ہے ۔ خادم الطلبہ شیخ غلام اکبر جاد عنہ
یکے از محصلین مدرسہ محسنیہ ہوگلی

واللبانی فی قوۃ العلماء و مقدمۃ الحکماء الحبر المحقق العلامۃ النحریر الفہام البحر القمقام الجواہر الفرد الباہر المولوی عبد القادر
انجاہ اللہ من اسقام البواطن والام الظواہر ومن شر العوالم والمظاہر
نمق ہذا المقرظ وقرظہ العبد الاواہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
و اجناہ من الجناح فی المساء والصباح المدرس الاول للمدرسۃ
الاسلامیۃ الواقعۃ فی بلدۃ اکبراباد صانہا اللہ عن الشر والفساد
سراج الاسلام امام مسجد جامع اگرہ

## [illegible] نامہ علماے کبار و فضلا ئے نامدار متعلقین عدالت عالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

## اشتہار

[illegible] کتاب [illegible] جناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب مدرس کالج
[illegible] بنگالہ [illegible] منکران تقلید کی تردید مین گویا نسخہ اکسیر ہے ۔ علما و فضلا بلکہ
خاص و عام کے لئے گویا دستور العمل دلپذیر ہے ۔ ہر یک سوال منکر بے ادب
کے لئے جواب باصواب انکا نہایت خوبی و استحکام کے ساتھ منطبق و چسپان ۔
ہے تو بیت [illegible] نجوم دلائل انکے خرچ تلقی طبائع پر لمعان و فروزان ۔

از برائے رہنمائے بندگان — پے بہ پے ارسال کردہ مرسلان
تاز میدان غوایت وارہند — سوئے میدان ہدایت بر تگند
سرورِ شان افضل شان فرقلیط — تا تمر قازک رسید آن شہ خلیط
تا میان رہ بردمارا آن سنی — داد مارا از تحالک روشنی
حلم او برداشت اصر و زرِ ما — حکم او برداشت دین کفر را
رحمت عالم ززیر و تا زبر — ملکت او شد ہمہ جن و بشر
مالک ملک رسالت آن ملیک — مالک او ملک و ملک چار اخشیک
چار سو زیر و زبر فرمان او — ہست رجبا اے منم قربان او
نام پاکش رحمت للعالمین — ذرۂ ایوانش چرخ چنبرین
یکصد و چار از صحف آمد فزود — پر ز احکام خداوند ودود
چار ز ایشان شد کتاب منزلہ — ہین بباشی در کلامم دو دلہ
از جہت ہم چار شد منظورتر — از ملک ہم چار شد بس معتبر
از صحابہ ہم چہار آمد سدید — تابع شین ہم چہار آمد پدید
زین چہار انے کہ بشمردہ شدند — یک یکے ز ایشان بر بزرہ شدند
ہمچو قرآن جبرئیل و بو بکر — رحمت للعالمین ہم شبقدر
بیت اقدس نیز رمضا نر انگر — ثابت لقمان نہی تابع شمر
از اوامر فرض آمد بس ببین — از نواہے حرمت آمد بس کہین
تا یکے بشمر توان این چار را — اندکے بہتر لیے اذکار را
از خردمندان دین پرور یکے — بر سر آمد اے حذاقت پیشگے

قرآن مجید
بادشاہ

# خاتمۃ الطبع از جانب مطبع

حمد بیحد مر خدائی پاک را
طایر افلاک را بر پائے کرد
رافع افلاک و داحی زمین
والا ور دادار رحمٰن و رحیم
عقل را ور کنہ او پائے کبوت
کبرت آمد غور در ذات الٰہ
نے حد انسان کہ دریابد ورا
خالق بیچون و بچند و بچگون
عقل تا بید و بعکس آورد روے
لنگ آمد پا بهد در فتح وے
رہرو کو رفت اند کوئے وے
سیما سلطان جان فخر رسل
سید کونین ختم المرسلین
ما عرفنا گفت وافیضا ما عبد
ایں نور ما طاقت کو تا درین
من نیم تا چہ سا پا آدم رو سے

آنکہ امیسان وا مشت خاک را
زیر شان بسط زمین راجائے کرد
بر سر آب از کرمہائے بہین
برمراد خویش قیوم و حکیم
پائے اندیشہ در و گشتہ زبون
الحذر ثم الحذر راسے تباہ
نے حد انسان کہ بر تابد ورا
ہر یکے را سوئے خود شد رہنمون
گوش تا بو گوش یارا گوش ہو
فتح فتحم فتح آمد اے حرے
حسم و بکم گشت اندر کوئے وے
ہادی دین رہنمائے جزو و کل
باعث ایجاد علم و عالمین
تا مختار گشت از واحد صمد
[illegible]
[illegible]

بر صراط مستقیم آوردمان — راہ حق برما کشاد اندر زمان

کاش در دستم بدے تیغ حسلم — باز میدیدی کہ چون میشد ہضم

وہ شلائمین در ضلالت گمرہے — در بطالت دید خود را فہی

ہر کہ در پاکان بچشم عیب دید — بیشک اندر حق بچشم عیب دید

چونکہ در حق عیب دید آنکہ چہ ماند — لعنت اللہ بروے و بر آنچہ ماند

مرجع و بنیاد دین حضرت رسول — چار یارش از خداوندش قبول

تابع یارانش حضرت بو حنیف — در طہارت در نظافت بس شریف

ان سہ دیگر در ولایت در علم — تابع راہ حنیفے از کرم

گرچہ اولاد رسول اللہ بود — جعفر صادق قبول اللہ بود

در شریعت بو حنیفہ را بدید — نیک و بد در دین ازو آمد پدید

کور چشما حمقے بے دیدہ — خود نہ بیند آنکہ بہ بے دیدہ

نقص ہور اندر جہان تا آمد پدید — لعنت اللہ گم شد از راہ سدید

## تمام شد

من ندانم ناقص دین و خرد ۔ چون کند درا مرا ایزد رد و کد

ریشخند عاقلان میگیرد او ۔ چون حجاب پاکبازان درد او

چشم بینا قلب دانا نیستش ۔ فهم کامل پائے پویا نیستش

همچو مورے نقر طشتے خواهد او ۔ مرد گول آخر چه دستے خواهد او

بس بود شان مدح یزدان در کتاب ۔ عقل گرداری ببین دستے کتاب

چون خداوند جهانبان چشم وے ۔ کور گردانید از راه ستوے

چون تواند دید راه مستقیم ۔ الحذر ثم الحذر اے دل سلیم

نشدة الشیطان ورا از راه برد ۔ در گو زلت فرود افتاده مرد

تخت شین چارین طارم چگون ۔ چون پس انگشت پوشد آن حرون

اے بسا کو عقل دارد تیز و تار ۔ فضل حق را کے ببیند آن نزار

در طبیعت کمتر آمد هم فضول ۔ زان سبب هائم شود مرد جهول

شپرک نتوان که بیند روز را ۔ شب بروز آرد نه بیند روز را

جعل را بینی که سرگین جید او ۔ در خزد در روے وگوه می پوید او

چون خدا خواهد که پرده کس درد ۔ میلش اندر طعنه پاکان برد

جز که بد گوید ندارد کار هیچ ۔ جز که بد پوید ندارد بار هیچ

گر بهفت آبے بشوئی کلب را ۔ کے توانی پاک کردن کلب را

ور جبلت گشت واژون از خدا ۔ کے شود بر راه حق آن بے نوا

اے دریغا از کژی می وی است نخش ۔ پس کژی اندر کژی باز است بخش

داور دادار را بستائما ۔ کوست بر هر شے قیوم و قایما

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۳۹ | ۶ | ۳۳۷ھ | ۳۵۵ھ |
| ؍؍ | ۱۳ | القمہ | علقمہ |
| ۱۴۰ | ۱۰ | رنباغ | زنباغ |
| ۱۴۱ | ۱۳ | بسر | بشر |
| ؍؍ | ۱۴ | شکست | اسکت |
| ؍؍ | ۱۹ | رونکی پیدا | انکی روایت |
| ۱۴۴ | ۱۰ | ایک | ایکسو |
| ۱۴۷ | ۱ | کورہ | کوفتہ |
| ۱۵۴ | ۹ | سکے | سے |
| ۱۵۵ | ۴ | حقیقت | حقیت |
| ۱۵۷ | ۷ | عجرد | بنت عجرد |
| ۱۶۰ | ۱۹ | احد | احدًا |
| ۱۶۱ | ۶ | نافہمہ | نافہمون سے |
| ۱۶۷ | ۸ | گردن | گردی |
| ؍؍ | ۱۸/۱۹ | الجنۃ ـ تحنبہ | النخبۃ ـ تخبہ |
| ۱۶۹ | ۱۴ | جب | حسب |
| ۱۷۰ | ۹ | سمانین | ثمانین |
| ۱۷۱ | ۱۷ | صدی | + |
| ۱۷۴ | ۴ | بھی | ہی |
| ۱۷۵ | ۳ | کتابون | کتابون سے |
| ؍؍ | ۶ | خضیفہ | خفیفہ |
| ۱۷۶ | ۲ | متتب | منتسب |
| ۱۷۹ | ۲ | بینها | بینہما |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۸۰ | ۲ | ۔۔ لائیے | نے ۔ لائی |
| ؍؍ | ۳ | العمر | العلی |
| ؍؍ | ۹ | دلیل | (تا) دلیل لا |
| ۱۸۱ | ۹ | لفتوی | بغتوی |
| ۱۸۷ | ۳ | شرح سعادت | شرح سفر سعادت |
| ؍؍ | ۴ | عین العلم | شرح عین العلم |
| ۱۸۹ | ۱۱ | اپکی | ایکی |
| | | | |
| | | | |
| ۱۹۳ | ۶ | حقیقیت | حقیت |
| ؍؍ | ۱۰ | تعد | بعد |
| ؍؍ | ۱۹ | سکہتے | سب کہتے |
| ۱۹۶ | ۳ | قرات | قرائت |
| ۱۹۷ | ۱۳ | ھذ | ہذا |
| ۱۹۸ | ۱۰ | قال الی | قال اکی |
| ۱۹۹/۲۰۱ | ۱۹/۱۴ | ھکذ التعرف | ھکذا التعرف |
| ؍؍ | ۱۶/۱۷ | خذعا | خدعا |
| ۲۰۲ | ۴ | نارۃ | تارۃ |
| ؍؍ | ۵ | عدۃ علیہ | عدۃ ـ علیہا |
| ؍؍ | ۷ | صاحب | الصاحب |
| ؍؍ | ۱۵ | بمقابلہ | بمقابلۃ |
| ۲۰۳ | ۲ | نلانقل | نلا نعقل |
| ؍؍ | ۵ | الی تعبا یتعبر | الی ما بعد عبرۃ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۲ | ۱۴و۱۱ | یانت | بانت |
| 〃 | ۱۴ | فیہم | فیم |
| ۱۰۳ | ۲ | یاتت | باتت |
| 〃 | ۵ | - سنہ | سنہ |
| 〃 | ۴ | مستخمد | مستحمد |
| 〃 | ۸ | طھرو | طھورا |
| ۱۰۴ | ۵ | نزجوہا | ترجوہا |
| 〃 | ۷ | احذر۲ | حد |
| ۱۰۵ | ۱ | آدمی سکے | آدمی |
| 〃 | ۶ | غیر | غبر |
| 〃 | ۸ | انتہینا۔جانا | انتہیا۔حار |
| 〃 | ۱۰ | آکرمہ | عکرمہ |
| 〃 | ۱۱ | قال رسول | قال مو رسول |
| ۱۰۶ | ۱ | ما احذت | ما اخذت |
| 〃 | ۴ | درندسیکے | درندیکا خون |
| 〃 | ۵ | غدیرکے حوض کا | غدیری کا |
| 〃 | ۱۸ | صلی | علی |
| ۱۰۷ | ۸ | تشتقی | تستقی |
| ۱۰۸ | ۴ | رفعۃ۔صحیمہ | رفعہ۔صحیحہ |
| 〃 | ۱۰ | غدیر | غدیر سے |
| 〃 | ۱۹ | کے سلے | کی لیئ |
| ۱۰۹ | ۹ | (رسول | لرسول |
| 〃 | ۱۷ | مھوی | طھورا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۱۰ | ۶ | چخان | چسان |
| 〃 | ۹ | ظن کے | طعن |
| 〃 | ۱۱ | ہوسی | نہ ہوئی |
| ۱۱۱ | ۱۹ | جب۔کلکتہ | جب یہہ۔کلکتہ کو |
| ۱۱۲ | ۴ | + | تو |
| 〃 | ۱۸ | فقطر | فقط |
| ۱۱۷ | ۹ | کیونکر | کیونکہ |
| ۱۱۹ | ۸ | جوہر | جوہری |
| 〃 | ۱۹ | جب | حسب |
| ۱۲۱ | ۱۰ | صلایقا | طریقا |
| 〃 | ۱۲ | بین | مین |
| 〃 | ۱۳ | اسلامی | عسقلانی |
| 〃 | ۱۵ | المدلی | المدنی |
| ۱۲۲ | ۱ | اسطرح | اسطرح کی |
| 〃 | ۱۶ | انتھی | انتہی |
| ۱۲۴ | ۱۶ | جواب | سوال |
| ۱۲۸ | ۱۹ | لبغضیت | بعضیت |
| ۱۳۰ | ۱۰ | حتی | حیّ |
| ۱۳۱ | ۵ | بہی | یہہ ہی |
| ۱۳۴ | ۱۰ | رہے | کیئے |
| 〃 | ۱۸ | جنگ | سوئے جنگ |
| ۱۳۷ | ۲ | ہاسے | ہانی |
| ۱۳۸ | ۴ | منقول | مقتول |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٢٠ | ٣ | وہ راست | وہ راہ راست | ؍؍ | ١١ | ٹپل | قیل |
| ؍؍ | ٨ | احضر | احضرا | ؍؍ | ١٨ | [illegible] | [illegible] |
| ٢٧ | ٧ | بہتان ما | بہتان کا | ؍؍ | ١٩ | ندبور | زبور |
| ؍؍ | [illegible] | اگرچہ | اگر | ٢٩٤ | ٥ | اکور | ذکور |
| ؍؍ | ١١ | لکھی | کہی | ٢٩٦ | ١ | تشیعہ | اہل تشیعہ |
| ٢٧ | ٣ | یون نکیا | کیون نکیا | ؍؍ | ٢ | اجمال | جمال |
| ؍؍ | ١٥ | حقیقت | حقیت | | ١٤ | | غفرلہ الغفار |
| ٢٧ | [illegible] | کیسا | کرنیکی | | | | سترلہ الستار |
| ؍؍ | ١١ | این | ہمہ | | ١٥ | | منصوصہ اشریہ |
| ٢٨ | ١ | ولعنہا | ولعنہما | ٣٣٢ | ٦ | نقادت | تفاوت |
| ؍؍ | ٦ | وفے | ولمافی | ٣٣١ | ٥ | وغیرہ | وغیرہا |
| ؍؍ | ١٣ | مخالفت | المخالف | ٣٣٧ | ١٦ | اذلام | ازلام |
| ٢٨ | ١٧ | تکفر | نکفر | ٣١٩ | ١٧ | یظہی | یضی |
| ٢٩ | ١٢ | الطایفتان | الطایفتین | ٣٠٦ | ٩ | ابی عبدالقادر | ابی عبدالقاہر |
| ٢٩ | ١٦ | فرد | فردوا | ٣٠٨ | ١١ | ؍؍ | ؍؍ |
| ٢٩ | ١ | مشرکون | امشرکون | ٣٠٩ | ٣ | ؍؍ | ؍؍ |
| ؍؍ | ٣ | فردًا | فردوا | ٣٢١ | ١ | ؍؍ | ؍؍ |
| [illegible] | [illegible] | زان | زمان | ٣٤٥ | ١ | ومعنا | مانا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 〃 | ۱۸ | مخلقون | مخلوق | 〃 | ۱۷ | فافام بکر | + |
| ۲۰۴ | ۷ | فالحقیقه | فالحقیقة | 〃 | 〃 | ربتین | رکعتین |
| ۲۰۴ | ۸ | من الامام | من الامام بالتعقیب | ۲۲۲ | ۱ | فالک | [illegible] |
| 〃 | ۱۵ | التذکرة | التذکرة کتبت | 〃 | ۲ | الشیان | الشیخان |
| ۲۰۵ | ۷ | المعروفة | للتعرفة | 〃 | ۸ | تهفض | نهض |
| 〃 | ۱۵ | حصتم | خفتم | 〃 | ۱۰ | کانون | دونیان |
| 〃 | ۱۶ | تجدو | تجدوا | ۲۲۳ | ۷ | اثانا | اتانا |
| 〃 | ۱۳ | لاتفرق | لانفرق | 〃 | ۹ | مین | + |
| 〃 | ۱۵ | مین | مِنْ | 〃 | ۱۸ | بنیذ | نبیذ |
| ۲۰۸ | ۱۶ | حقیقت | حقیّت | ۲۲۴ | ۱ | الملتی | الملی |
| ۲۰۹ | ۱۰ | کرے | کر | 〃 | ۱۰ | ولکبه | ولکنه |
| ۲۱۰ | ۱۳ | یابا | یاابا | ۲۲۷ | ۵ | فلادس | فلله در |
| 〃 | ۱۷ | لمکان | لکان | 〃 | ۱۱ | ایفا | انفا |
| ۲۱۱ | ۱ | اصول | رسول | ۲۳۰ | ۵ | فضی | قضی |
| 〃 | ۱۰ | امّ | بامّ | ۲۳۱ | ۵ | وتحه | وتحته |
| ۲۱۲ | ۵ | مثاة | مشاة | 〃 | ۱۸ | والا | ولا |
| ۲۱۳ | ۲ | اباته | ایّامه | ۲۳۲ | ۱۹ | [illegible] | [illegible] |
| ۲۱۵ | ۱۵ | لستقبل | استقبل | ۲۳۵ | ۶ | کو | تو |
| ۲۱۷ | ۱۷ | وتسمیه | تسلیمه | ۲۳۶ | ۱۳ | العقد | انعقد |
| 〃 | 〃 | فلقاء | تلقا | ۲۳۷ | ۱۱ | شان | شان نزول |
| ۲۱۸ | ۱۹ | الجامع | البخاري | ۲۳۹ | ۱۳ | بمیل | یمیل |
| ۲۲۰ | [illegible] | نبیا | نبیا | 〃 | ۱۸ | مقتضی | مقضی |
| 〃 | ۱۴ ۱۵ | نقصر | یقصر | ۲۴۰ | ۳ | مین | مین العقوبة التی لا تستطیعوا ان تعد |

# التماس مہتمم مطبع

چونکہ اس کتاب مین کارپردازان مطبع کی جانب سے غفلت وقوع مین
آئی لہذا جابجا مضامین مین تقدیم و تاخیر ہونے کے سبب ہندسے بدل
ہوگئے ہین ناظرین ہندسہ کے ربط پر خیال نفرماوین - ربط عبارت کا ملاحظہ
کرلین کیونکہ مہتمم نے خود اسکو ترتیب دیا ہے دفتری کا بھروسا نہین کیا

الملتمس - عاصی امام الدین احمد مہتمم میڈیکل پریس